ہر مسلمان کی رہنمائی کے لیے تیار کی گئی آسان اور بنیادی کتاب

آسان فقہی مسائل

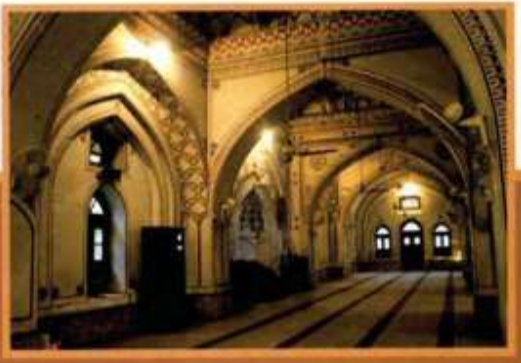

- جس میں ایمانیات اور نماز ..... روزہ، زکوٰۃ اور تجارت وغیرہ دینی ضروریات کے اکثر پیش آنے والے مسائل کو عام فہم اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
- علاماتِ قیامت کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

جامع و مرتب
مولانا عمر فاروق صاحب
استاذ الحدیث مدرسہ عائشہ للبنات کراچی

تخریج و نظر ثانی
بشارت الٰہی صاحب
فاضل و متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ بیت العلم
اردو بازار، کراچی

besturdubooks.wordpress.com

ہر مسلمان کی رہنمائی کے لئے تیار کی گئی آسان اور بنیادی کتاب

آسان فقہی مسائل

• جس میں زیر نیت، غسل، حلقہ کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
• وضو، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور کفارات وغیرہ کی ضروریات کا احاطہ
• نئے مسائل و عائلی اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے
• علامات قیامت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

عمر فاروق صاحب

بشارت الٰہی صاحب

ادارۃ السعید

92 322 2595199 فون 92 21 32726533

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

:ISBN

ناشر

سعید احمد مفتی ٹرسٹ

کتابت ۲۰۱۴ء ..... آسان فقہی مسائل

تعداد اول بحث ..... صفحہ ۳۲۰ قیمت بحق ٹرسٹ ۲۰۱۴ء

بمقام ..... بیت العلم ٹرسٹ

اسٹاکسٹ

ادارۃ السعید

فلیٹ نمبر ۱ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی ۱

فون 021-32726509 موبائل 0322-2583190

ویب سائٹ www.aiish.com.pk

ملنے کے دیگر پتے

۱۔ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور ..... فون 042-7224223

۲۔ مکتبہ سعید احمد شہید، اردو بازار لاہور ..... فون 042-7224196

۳۔ مکتبہ عبد اللہ، بی بی پی روڈ ملتان ..... فون 061-4564965

۴۔ مکتبہ فاروقیہ، اردو بازار راولپنڈی، گلزار ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی ..... فون 051-5771798

۵۔ مکتبہ رحیمیہ صدر، کوئٹہ ..... فون 081-6612263

۶۔ مکتبہ عثمانیہ، حیدر آباد ..... فون 022-2640675

۷۔ ادارۃ القرآن، نزد آستانہ بہاولپور، دار الکل، پھوپھی محمد اقبال ..... فون 071-5625851

نوٹ: یہ کتاب اب آپ مفتی محمد ابو بکر کی ویب سائٹ سے بھی منگوا سکتے ہیں۔

پروسیسنگ کارڈ رابطہ نمبر 0322-2583190

besturdubooks.wordpress.com

آسان فقہی مسائل

besturdubooks.wordpress.com

ضروری گزارش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات علماء کرام اور معزز قارئین کی خدمت میں نہایت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ الحمد للہ ہم نے اس کتاب میں تصحیح و تحریج کی پوری کوشش کی ہے تاکہ ہر بات مستند اور باحوالہ ہو، پھر بھی اگر کہیں مضمون یا عبارت میں کمی بیشی یا تائید و نظر ثانی کی ضرورت محسوس فرمائیں تو ازراہ کرم ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں وہ کمی دور کی جا سکے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے متعلق کوئی اصلاحی تجویز یا تاثر ہو تو ہم کو ضرور لکھیں۔

اس کتاب کی تصحیح اور کتابت پر الحمد للہ کافی محنت ہوئی ہے، امید ہے کہ ہماری اس محنت کو اہل علم حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرتے رہیں گے۔

جزاکم اللہ خیرا

آپ کی دعاؤں کا طلبگار

ادارہ بیت العلم ٹرسٹ

ordpress.com

منفرد علمی اور دینی تحفہ

"آسان فقہی مسائل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۱۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ تحفے میں بہترین چیز پیش کرے۔

۲۔ تو آپ چاہتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کی طرف سے سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

❶ یہ وہ کتاب ہے جو ایک مسلمان کے لئے سب سے بہترین تحفہ ہے کیونکہ یہ دینی علوم سے مالا مال ہے۔ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو یہ کتاب ہدیے میں پیش کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی اس حدیث پر عمل کر سکتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تہادوا تحابوا" یعنی ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو آپس میں محبت بڑھے گی۔

❷ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ یہ آپ کے گھر والوں، رشتہ داروں، دفتر کے ساتھیوں، کاروباری شراکت داروں اور معاشرے کے دیگر افراد کے مسائل کا حل اور دین کے طالب کے لئے مفید ہے تو آپ کا انہیں یہ کتاب تحفے میں پیش کرنا آخرت میں بہت بڑی اور عالی اجر و جزا کی دلیل کا حصہ ہوگا۔

❸ نیکی کے پھیلانے والے، علم دین اور کتابوں کی اشاعت کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ مگر کئی مسجد، لائبریری، لیکچر، نیکی کے اسٹال اور مدرسے کی لائبریری تک پہنچا کر۔ حاشر سے کی

---

۱ موطأ امام مالک، کتاب الجامع، باب ما جاء في الصدقة، ص: ۲۰۱، رقم: ۲۰۰۰

besturdubooks.wordpress.com

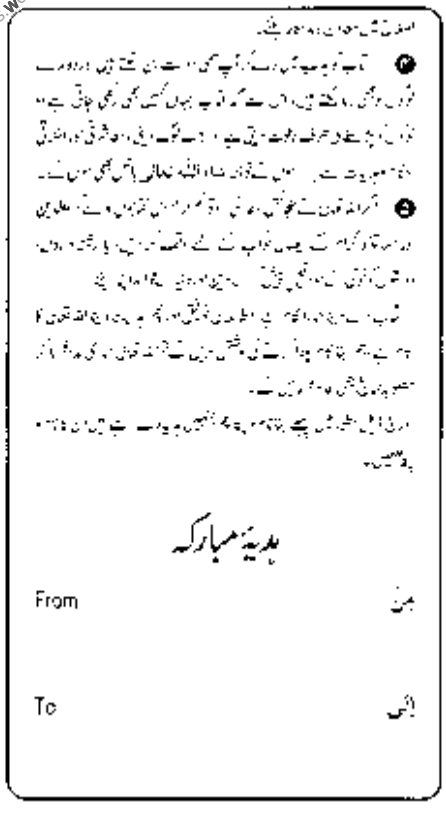

ہدیۂ مبارکہ

From

من

To

الی

besturdubooks.wordpress.com

فہرست مضامین

عرض ناشر ۳۴

پیش لفظ ۳۵

اسلامی عقائد ۳۶

ایمان کا بیان ۳۷

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق عقائد ۳۹

فرشتوں سے متعلق عقائد ۴۰

[illegible] ۴۱

[illegible] ۴۳

[illegible] ۴۴

[illegible] ۴۵

[illegible] ۴۶

[illegible] ۴۸

[illegible] ۴۹

[illegible] ۵۰

[illegible] ۵۱

[illegible] ۵۲

[illegible] ۵۳

[illegible] ۵۴

[illegible] ۵۵

[illegible] ۵۶

[illegible] ۵۷

[illegible] ۵۸

besturdubooks.wordpress.com

۵۰	
۵۱	
۵۲	
۵۳	
۵۴	
۵۵	
۵۶	
۵۷	
۵۸	
۵۹	
۶۰	
۶۱	
۶۲	
۶۳	
۶۴	
۶۵	
۶۶	
۶۷	
۶۸	
۶۹	
۷۰	
۷۱	
۷۲	
۷۳	
۷۴	
۷۵	

besturdubooks.wordpress.com

عقد ہجرت اور بیعت اولیٰ ۷۰

دیدار بیت اللہ ۷۱

قبل از ہجرت اصحاب کی تعداد ۷۲

حضرت ام سلمہ کے خاندان کی ہجرت ۷۳

پابندیاں اور مجبوریاں ۷۴

پابندی و مجبوری کی علامت ۷۵

حضرت عمر کے اسلام کی وجہ ۷۶

حضرت عمر کے اسلام کا اثر ۷۷

آپ کی اقامت دار ارقم ۷۸

اخلاقی بنیادات کی حفاظت ۷۹

رحمان ۸۰

آنحضرت کا خروج سے قبل ۸۱

واپسی الی مکہ (بعد از طائف) ۸۲

تعلیم پر عقائد اور اخلاق ۸۳

نماز کی آمد ۸۴

نماز میں کی ہجرت ۸۵

صورت پھیلانا ۸۶

حضرت ابوبکر کے قبول اسلام کا ۸۷

حضرت کے بعد کا بیان ۸۸

زندگی کی ۸۹

نیک آدمی کی ہجرت ۹۰

نماز کی ہجرت آتے ہی ۹۱

ہجرت کے بعد ۹۲

اقامت پر بیان اور ان کی تفصیلات ۹۳

besturdubooks.wordpress.com

عرش اور اس کی تفصیلات ۱۶

کرسی کی تشریح ۱۷

سات آسمان کی تشریح ۹۷

فرشتوں پر ایمان اور ان کی تفصیلات ۹۸

فرشتوں پر ایمان لانے کی تشریح ۹۹

فرشتوں کی حقیقت ۹۹

آسمانی کتابوں پر ایمان کی کیفیت ۱۰۱

فرشتوں کے صاحب اولاد ہونے کا رد ۱۰۱

فرشتوں کے کھانے ۱۰۲

فرشتوں کی جسمانی کیفیت ۱۰۳

عذاب قبر میں مبتلا مردوں کی حالت ۱۰۳

فرشتوں کی مزید صفات ۱۰۴

قیامت کا دن اور اس کی حالت ۱۰۴

قیامت کے نام ۱۰۵

قیامت کے دن کی کچھ تفصیل ۱۰۵

جنت پر ایمان لانے کی تشریح ۱۰۶

جنت کی حالت ۱۰۶

جنت میں داخلہ ۱۰۷

جنت کا نقشہ ۱۰۸

اہل جنت کی خوشیاں ۱۰۹

جنت میں نعمتیں اور آسائشیں ۱۰۹

اہل جنت کا پہلا انعام ۱۱۰

جنت کی نعمتیں ۱۱۰

جنت کے چند اور انعامات ۱۱۰

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۳ ... ...

besturdubooks.wordpress.com

۱۰۰ نماز جنازہ کے متعلق مسائل ۱۰۰

۱۰۷ شہداء کے متعلق مسائل ۱۰۷

۱۱۳ زکوٰۃ کے متعلق مسائل ۱۱۳

۱۲۲ صدقۂ فطر ۱۲۲

۱۲۶ عشر کے مسائل ۱۲۶

۱۲۹ خمس کے مسائل ۱۲۹

۱۳۰ روزے کے متعلق مسائل ۱۳۰

۱۳۵ حج کے متعلق مسائل ۱۳۵

۱۳۹ حج کے متعلق چند مسائل ۱۳۹

۱۵۲ آداب حج ۱۵۲

۱۵۴ حج کے بعض مستحبات ۱۵۴

۱۵۶ حج کے مستحبات ۱۵۶

۱۶۱ حج کے متعلق چند مسائل ۱۶۱

۱۶۲ عمرہ کے متعلق مسائل ۱۶۲

۱۶۵ عمرہ کے مسائل ۱۶۵

۱۶۸ عمرہ کے متعلق چند مسائل ۱۶۸

۱۶۹ عمرہ کا طریقہ ۱۶۹

۱۷۰ حج کے مستحبات ۱۷۰

۱۷۱ حج کے متعلق چند مسائل ۱۷۱

۱۷۲ حج کے متعلق چند مسائل ۱۷۲

۱۷۳ حج کے متعلق چند مسائل ۱۷۳

۱۷۵ فضائل ۱۷۵

۱۷۵ فضائل ۱۷۵

besturdubooks.wordpress.com

حلالہ کے متعلق بعض مسائل ۱۷۶

حلالہ کرانا کب تک حلالہ کرنے والے کا ضروری رہے گا ۱۷۶

حلالہ کرنے کا حکم ۱۷۸

زکوٰۃ کے احکام و مسائل ۱۷۹

نجاست سے پاک ہونے کے طریقے ۱۹۲

نجاست کی دو قسمیں ہیں ۱۹۲

نجاست غلیظہ کا حکم ۱۹۲

حلالہ پر فوائد اور نجاست غلیظہ ۱۹۳

نجاست خفیفہ کا حکم ۱۹۳

نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ سے متعلق چند مسائل ۱۹۵

آدمی کے جسم سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۸

کپڑے اور بدن سے بھی اشیاء سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۹

بدن سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۵

چمڑے اور چمڑے سے بنی ہوئی چیزوں سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۷

غسل کی اور وضو کی قسم کی پینے والی اشیاء سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۸

سلک، کاغذ بھی ہوئی اور بنی ہوئی اشیاء سے متعلق پاکی کے احکام ۱۹۹

کنواں کی پاکی سے متعلق احکام ۲۰۰

زمین اور زمین کی طرح اور مٹی کی پاکی سے متعلق احکام ۲۰۰

متفرق مسائل ۲۰۳

تیمم کا بیان ۲۰۵

تیمم کا حکم ۲۰۷

تیمم کب کیا جاتا ہے اور کب کیا نہیں جاتا ۲۰۸

تیمم کے فرائض ۲۱۳

فرائض سے متعلق مسائل ۲۱۳

besturdubooks.wordpress.com

۲۱۷ ... ...

besturdubooks.wordpress.com

واجب نماز	۲۳۰
جمعہ کا خطبہ	۲۳۰
نفل نمازیں	۲۳۳
قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان	۲۳۴
قضا نمازوں کا ترتیب سے ادا کرنا ضروری	۲۳۷
سجدۂ تلاوت	۲۳۷
وتر کی نماز	۲۴۹
قنوت کا بیان	۲۴۹
نماز توڑنے کا حکم	۲۴۹
نماز کے مکروہ سے توڑنے	۲۵۰
نفلی روزہ	۲۵۱
کن کے لئے روزہ رکھنا	۲۵۲
قضا روزہ	۲۵۲
نوافل	۲۵۳
صبح صادق	۲۵۳
نصف النہار	۲۵۳
اعتکاف کی نماز	۲۵۵
جمعہ کا بیان	۲۵۷
جمعہ کا دوسرے نام سے ذکر	۲۵۷
جمعہ کے پڑھنے والے	۲۵۸
جمعہ جس پر واجب ہوتا ہے	۲۵۸
جمعہ کے واجب ہونے کی تکمیل	۲۵۹
نماز عید پڑھنے کا بیان	۲۶۰
عید کی نماز کا بیان	۲۶۱

besturdubooks.wordpress.com

نفل نماز کے مسائل ۲۲۷
جمعہ کے دن کے خاص اعمال ۲۳۲
نماز کے بعد کے اذکار ۲۳۵
ہدیہ قبر ۲۴۵
کسی کے انتقال کی خبر سن کر کیا پڑھے ۲۴۶
میت کا غسل اور تجہیز و تکفین ۲۴۷
آداب و احکام قبر ۲۵۲
میت کی طرف سے ایصال ثواب کے طریقے ۲۵۴
میت کی وراثت کا بیان ۲۶۳
میراث کی تقسیم کے مسائل ۲۶۵
وصیت کے احکام ۲۶۸
عدت کے احکام ۲۷۰
عدت میں کیے جانے والے چند کام اور چھوڑنے کی چیزیں ۲۷۱
عدت میں کیا کیا چیزیں حرام ہیں ۲۷۲
عدت کے بعد بھی نکاح نہ کرنے کا ثواب ۲۷۳
رجعی طلاق میں نکاح ثانی کا حکم ۲۷۴
حیض کے مسائل ۲۷۵
حیض کی مدت اور اس کے احکام ۲۷۶
استحاضہ کے مسائل ۲۷۸
نفاس کے مسائل ۲۸۰

besturdubooks.wordpress.com

...	۲۸۵
...	۲۸۵
...	۲۸۵
...	۲۸۶
...	۲۸۸
...	۲۸۸
...	۲۸۹
...	۲۹۰
...	۲۹۲
...	۲۹۳
...	۲۹۵
...	۲۹۶
...	۲۹۸
...	۲۹۸
...	۲۹۹
...	۲۹۹
...	۳۰۰
...	۳۰۱
...	۳۰۲
...	۳۰۳
...	۳۰۳
...	۳۰۶
...	۳۰۶
...	۳۰۸

besturdubooks.wordpress.com

۳۱۲	
۳۱۳	
۳۱۴	
۳۱۵	
۳۱۵	
۳۱۶	
۳۱۷	
۳۱۸	
۳۱۹	
۳۲۰	
۳۲۱	
۳۲۲	
۳۲۳	
۳۲۴	
۳۲۵	
۳۲۶	
۳۲۷	
۳۲۸	
۳۲۹	
۳۳۰	
۳۳۱	
۳۳۲	
۳۳۳	
۳۳۳	

besturdubooks.wordpress.com

۳۲۳ ....

besturdubooks.wordpress.com

۳۴۵ ..... ۳۴۶
۳۴۷ ..... ۳۴۸
۳۴۹ ..... ۳۵۰
۳۵۱ ..... ۳۵۲
۳۵۳ ..... ۳۵۴
۳۵۵ ..... ۳۵۶
۳۵۷ ..... ۳۵۸
۳۵۹ ..... ۳۶۰
۳۶۱ ..... ۳۶۲
۳۶۳ ..... ۳۶۴
۳۶۵ ..... ۳۶۶
۳۶۷ ..... ۳۶۸
۳۶۹ ..... ۳۷۰
۳۷۱ ..... ۳۷۲
۳۷۳ ..... ۳۷۴
۳۷۵ ..... ۳۷۶
۳۷۷ ..... ۳۷۸
۳۷۹ ..... ۳۸۰
۳۸۱ ..... ۳۸۲
۳۸۳ ..... ۳۸۴
۳۸۵ ..... ۳۸۶
۳۸۷ ..... ۳۸۸

besturdubooks.wordpress.com

نصاب زکوٰۃ ۲۵
نقد رقم پر زکوٰۃ کا بیان ۲۵
سونے کی مالیت سے نصاب زکوٰۃ کا اندازہ ۲۵
چاندی کی زکوٰۃ ۲۵
سونا چاندی کی زکوٰۃ کا اجتماع ۲۵
سونا چاندی کی قیمتوں کے درمیان فرق کا حکم ۲۵
چاندی کی قیمت سونے کی قیمت کے برابر ہونے کا حکم ۲۵
زکوٰۃ میں کیسے سونے کی لیے جائیں ۲۵
تجارت کی چیزوں میں زکوٰۃ کا حکم ۲۶
پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہونے والی رقم پر زکوٰۃ کا حکم ۲۶
کمپنی کے حصص پر زکوٰۃ ۲۶
کمپنی کے حصص کی زکوٰۃ کا طریقہ ۲۶
کمپنی کی عمارت پر زکوٰۃ کا حکم ۲۶
کمپنی کے پرزوں پر زکوٰۃ کا حکم ۲۶
کمپنی کے حصص کی زکوٰۃ کے نصاب کی تفصیل ۲۶
کاروبار ۲۶
گاہک سے وصول ہونے والی رقم کا نصاب ۲۶
بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ کا نصاب ۲۶
مال کے درمیان سال گزرنے پر زکوٰۃ کا حکم ۲۶
کاروبار کے پرزوں پر زکوٰۃ کا حکم ۲۶
بیوی کی ملکیت میں دی گئی چیزوں پر زکوٰۃ ۲۶
روپیہ خرچ کرنے کی نیت سے پاس رکھی ہوئی کمپنی کا حکم ۲۶
متفرق مسائل ۲۶
اسے کیا کہتے ۲۶
حکم بتانے سے کی تلافی ۲۶

besturdubooks.wordpress.com

۳۵۴ ۔۔۔

besturdubooks.wordpress.com

۳۸۲ ....

besturdubooks.wordpress.com

۱ ..... ۱۰۱

۲ ..... ۱۰۱

۳ ..... ۱۰۱

۴ ..... ۱۰۱

۵ ..... ۱۰۲

۶ ..... ۱۰۳

۷ ..... ۱۰۳

۸ ..... ۱۰۳

۹ ..... ۱۰۳

۱۰ ..... ۱۰۳

۱۱ ..... ۱۰۴

۱۲ ..... ۱۰۴

۱۳ ..... ۱۰۴

۱۴ ..... ۱۰۵

۱۵ ..... ۱۰۵

۱۶ ..... ۱۰۵

۱۷ ..... ۱۰۵

۱۸ ..... ۱۰۶

۱۹ ..... ۱۰۶

۲۰ ..... ۱۰۶

۲۱ ..... ۱۰۷

۲۲ ..... ۱۰۷

۲۳ ..... ۱۰۸

۲۴ ..... ۱۰۸

۲۵ ..... ۱۰۸

۲۶ ..... ۱۰۸

۲۷ ..... ۱۰۹

۲۸ ..... ۱۰۹

۲۹ ..... ۱۰۹

۳۰ ..... ۱۱۰

۳۱ ..... ۱۱۰

۳۲ ..... ۱۱۰

۳۳ ..... ۱۱۱

۳۴ ..... ۱۱۱

۳۵ ..... ۱۱۱

besturdubooks.wordpress.com

۱ ۔ ۔ ۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۲۱ ....

۲۲۲ ....

۲۲۳ ....

۲۲۴ ....

۲۲۵ ....

۲۲۶ ....

۲۲۷ ....

۲۲۸ ....

۲۲۹ ....

۲۳۰ ....

۲۳۱ ....

۲۳۲ ....

۲۳۳ ....

۲۳۴ ....

۲۳۵ ....

۲۳۶ ....

۲۳۷ ....

۲۳۸ ....

۲۳۹ ....

۲۴۰ ....

۲۴۱ ....

۲۴۲ ....

۲۴۳ ....

۲۴۴ ....

۲۴۵ ....

۲۴۶ ....

۲۴۷ ....

۲۴۸ ....

۲۴۹ ....

۲۴۹ ....

besturdubooks.wordpress.com

روزے میں کان کے اندر تیل ڈالنا ... ۲۳۰
کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل ... ۲۳۰
روزے میں دوا کے ٹیکے لگوانا ... ۲۳۱
روزے میں آنکھ سے دوا ڈالنے کا حکم ... ۲۳۱
روزے میں پیاس سے حلق کانٹے کی طرح ہو جانا ... ۲۳۱
روزے میں پانی سے کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلا جانا ... ۲۳۱
پانی کے بارے میں صحیح مسئلہ ... ۲۳۲
مسواک کا حکم ... ۲۳۲
روزے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ... ۲۳۲
پانی سے روزہ کا ٹوٹنا ... ۲۳۲
انجکشن لگوانے میں روزہ کا حکم ... ۲۳۲
بھولے سے کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے ... ۲۳۳
روزہ کا وقت شروع ہونے کا وقت ... ۲۳۳
روزہ کا وقت ختم ہونے کا وقت ... ۲۳۳
روزہ کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنا ... ۲۳۳
روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا ... ۲۳۴
روزہ کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنا ... ۲۳۴
روزہ کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنے کا کفارہ ... ۲۳۴
کفارہ ادا کرنے کا طریقہ ... ۲۳۵
کفارہ ادا کرنے کا طریقہ ... ۲۳۵
کفارہ ادا کرنے کا طریقہ ... ۲۳۵

besturdubooks.wordpress.com

۱۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۲۷ ....

besturdubooks.wordpress.com

حاملہ عورت کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا	۴۶۰
نماز میں پڑھنے کی کتابیں	۴۶۱
بچے کے پیچھے نماز کا مسئلہ	۴۶۱
پانی کی کمی کی وجہ سے تیمم	۴۶۲
کیسے آدمی چندہ وصول کرنے کی اہلیت	۴۶۲
کس طرح کا امام نماز پڑھا سکتا ہے	۴۶۳
داڑھی منڈانے والے کی امامت	۴۶۳
نمک نمک کہنے والے کی امامت	۴۶۳
فاسق کی امامت	۴۶۳
طلاق کے بارے میں بھی	۴۶۴
آدمی کی زندگی کا بھی خلیہ محبت سے تم	۴۶۴
نابینا کی امامت	۴۶۵
نماز میں پڑھنے والا کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھتا	۴۶۵
نماز کے متعلق ضروری مسائل	۴۶۶
کھانے پینے کے حلال اور حرام چیزیں	۴۶۱
خنزیر حرام ہے	۴۶۱
کتا نجس ہے اور اس کا جھوٹا پینا حرام ہے	۴۶۲
جس جانور کا گوشت کھانا حرام ہے اس کا دودھ بھی حرام ہے	۴۶۲
بلی کا گوشت حرام ہے	۴۶۳
بندر کے گوشت کا حکم	۴۶۳
مرغیوں میں کون سی ہوتی ہے حلال اور حرام	۴۶۴
مردار حرام حلال ہے	۴۶۵
انڈوں کا حکم	۴۶۵
کھانے پینے کی چیز میں مرغی ڈال کر مر جائے	۴۶۹

besturdubooks.wordpress.com

طلاق حاکم کی دینے پر بچوں سے ملنے نہ دینے کا حکم ۲۷۷
دو مقروض سے اکٹھی رقم لی قسط دینے کا حکم ۲۷۸
بیع کا فسخ کرانے والے کا حکم ۲۷۸
بیع نے والے کا حکم ۲۷۸
بیع نے والے کا حکم ۲۷۹
بیع پر بیع کے کا حکم ۲۷۹
بیع کی رقم تاخیر سے دینے کا حکم ۲۸۰
بیع کو واپس کرنے کا حکم ۲۸۰
قسط کی رقم نہ دینے کا حکم ۲۸۱
بیع کی رقم ۲۸۱
قسط کی رقم میں تاخیر ۲۸۱
بیع کی رقم ۲۸۱
بیع کی رقم ۲۸۲
بیع کی رقم ۲۸۲
بیع کی رقم ۲۸۳
بیع کی رقم ۲۸۳
بیع کی رقم ۲۸۴
بیع کی رقم ۲۸۴
بیع کی رقم ۲۸۵
بیع کی رقم ۲۸۵
بیع کی رقم ۲۸۶
بیع کی رقم ۲۸۶

besturdubooks.wordpress.com

۲۸۸
۲۸۸
۲۸۹
۲۸۹
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۰
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۵
۲۹۵
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۶
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۸
۲۹۸
۲۹۹
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۳
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۵
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۶
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۸
۳۰۸
۳۰۹
۳۰۹
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۰
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۱
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۲
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۳
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۴
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۵
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۶
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۷
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۸
۳۱۸
۳۱۹
۳۱۹
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۰
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۱
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۲
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۳
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۴
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۵
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۶
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۷
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۸
۳۲۸
۳۲۹
۳۲۹
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۰
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۱
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۲
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۳
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۴
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۵
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۶
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۷
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۸
۳۳۸
۳۳۹
۳۳۹
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۰
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۱
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۲
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۳
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۴
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۵
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۶
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۷
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۸
۳۴۸
۳۴۹
۳۴۹
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۰
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۱
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۲
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۳
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۴
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۵
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۶
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۷
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۸
۳۵۸
۳۵۹
۳۵۹
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۰
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۱
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۲
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۳
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۴
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۵
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۶
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۷
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۸
۳۶۸
۳۶۹
۳۶۹
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۰
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۱
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۲
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۳
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۴
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۵
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۶
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۷
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۸
۳۷۸
۳۷۹
۳۷۹
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۰
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۱
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۲
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۳
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۴
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۵
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۶
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۷
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۸
۳۸۸
۳۸۹
۳۸۹
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۰
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۱
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۲
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۳
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۴
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۵
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۶
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۷
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۸
۳۹۸
۳۹۹
۳۹۹
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۰
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۱
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۲
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۳
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۴
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۵
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۶
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۷
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۸
۴۰۸
۴۰۹
۴۰۹
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۰
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۱
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۲
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۳
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۴
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۵
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۶
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۷
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۸
۴۱۸
۴۱۹
۴۱۹
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۰
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۱
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۲
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۳
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۴
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۵
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۶
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۷
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۸
۴۲۸
۴۲۹
۴۲۹
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۰
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۱
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۲
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۳
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۴
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۵
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۶
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۷
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۸
۴۳۸
۴۳۹
۴۳۹
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۰
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۱
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۲
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۳
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۴
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۵
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۶
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۷
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۸
۴۴۸
۴۴۹
۴۴۹
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۰
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۱
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۲
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۳
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۴
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۵
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۶
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۷
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۸
۴۵۸
۴۵۹
۴۵۹
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۰
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۱
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۲
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۳
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۴
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۵
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۶
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۷
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۸
۴۶۸
۴۶۹
۴۶۹
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۰
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۱
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۲
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۳
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۴
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۵
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۶
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۷
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۸
۴۷۸
۴۷۹
۴۷۹
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۰
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۱
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۲
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۳
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۴
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۵
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۶
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۷
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۸
۴۸۸
۴۸۹
۴۸۹
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۰
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۱
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۲
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۳
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۴
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۵
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۶
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۷
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۸
۴۹۸
۴۹۹
۴۹۹
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۰
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۱
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۲
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۳
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۴
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۵
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۶
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۷
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۸
۵۰۸
۵۰۹
۵۰۹
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۰
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۱
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۲
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۳
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۴
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۵
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۶
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۷
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۸
۵۱۸
۵۱۹
۵۱۹
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۰
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۱
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۲
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۳
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۴
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۵
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۶
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۷
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۸
۵۲۸
۵۲۹
۵۲۹
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۰
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۱
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۲
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۳
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۴
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۵
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۶
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۷
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۸
۵۳۸
۵۳۹
۵۳۹
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۰
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۱
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۲
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۳
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۴
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۵
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۶
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۷
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۸
۵۴۸
۵۴۹
۵۴۹
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۰
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۱
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۲
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۳
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۴
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۵
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۶
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۷
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۸
۵۵۸
۵۵۹
۵۵۹
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۰
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۱
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۲
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۳
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۴
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۵
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۶
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۷
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۸
۵۶۸
۵۶۹
۵۶۹
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۰
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۱
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۲
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۳
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۴
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۵
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۶
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۷
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۸
۵۷۸
۵۷۹
۵۷۹
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۰
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۱
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۲
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۳
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۴
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۵
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۶
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۷
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۸
۵۸۸
۵۸۹
۵۸۹
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۰
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۱
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۲
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۳
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۴
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۵
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۶
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۷
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۸
۵۹۸
۵۹۹
۵۹۹
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۰
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۱
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۲
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۳
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۴
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۵
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۶
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۷
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۸
۶۰۸
۶۰۹
۶۰۹
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۰
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۱
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۲
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۳
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۴
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۵
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۶
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۷
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۸
۶۱۸
۶۱۹
۶۱۹
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۰
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۱
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۲
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۳
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۴
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۵
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۶
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۷
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۸
۶۲۸
۶۲۹
۶۲۹
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۰
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۱
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۲
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۳
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۴
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۵
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۶
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۷
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۸
۶۳۸
۶۳۹
۶۳۹
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۰
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۱
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۲
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۳
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۴
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۵
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۶
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۷
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۸
۶۴۸
۶۴۹
۶۴۹
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۰
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۱
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۲
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۳
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۴
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۵
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۶
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۷
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۸
۶۵۸
۶۵۹
۶۵۹
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۰
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۱
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۲
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۳
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۴
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۵
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۶
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۷
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۸
۶۶۸
۶۶۹
۶۶۹
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۰
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۱
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۲
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۳
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۴
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۵
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۶
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۷
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۸
۶۷۸
۶۷۹
۶۷۹
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۰
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۱
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۲
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۳
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۴
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۵
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۶
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۷
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۸
۶۸۸
۶۸۹
۶۸۹
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۰
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۱
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۲
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۳
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۴
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۵
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۶
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۷
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۸
۶۹۸
۶۹۹
۶۹۹
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۰
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۱
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۲
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۳
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۴
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۵
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۶
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۷
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۸
۷۰۸
۷۰۹
۷۰۹
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۰
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۱
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۲
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۳
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۴
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۵
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۶
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۷
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۸
۷۱۸
۷۱۹
۷۱۹
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۰
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۱
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۲
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۳
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۴
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۵
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۶
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۷
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۸
۷۲۸
۷۲۹
۷۲۹
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۰
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۱
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۲
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۳
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۴
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۵
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۶
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۷
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۸
۷۳۸
۷۳۹
۷۳۹
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۰
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۱
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۲
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۳
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۴
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۵
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۶
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۷
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۸
۷۴۸
۷۴۹
۷۴۹
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۰
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۱
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۲
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۳
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۴
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۵
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۶
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۷
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۸
۷۵۸
۷۵۹
۷۵۹
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۰
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۱
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۲
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۳
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۴
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۵
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۶
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۷
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۸
۷۶۸
۷۶۹
۷۶۹
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۰
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۱
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۲
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۳
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۴
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۵
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۶
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۷
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۸
۷۷۸
۷۷۹
۷۷۹
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۰
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۱
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۲
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۳
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۴
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۵
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۶
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۷
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۸
۷۸۸
۷۸۹
۷۸۹
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۰
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۱
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۲
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۳
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۴
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۵
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۶
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۷
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۸
۷۹۸
۷۹۹
۷۹۹
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۰
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۱
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۲
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۳
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۴
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۵
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۶
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۷
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۸
۸۰۸
۸۰۹
۸۰۹
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۰
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۱
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۲
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۳
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۴
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۵
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۶
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۷
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۸
۸۱۸
۸۱۹
۸۱۹
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۰
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۱
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۲
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۳
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۴
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۵
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۶
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۷
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۸
۸۲۸
۸۲۹
۸۲۹
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۰
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۱
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۲
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۳
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۴
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۵
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۶
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۷
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۸
۸۳۸
۸۳۹
۸۳۹
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۰
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۱
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۲
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۳
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۴
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۵
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۶
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۷
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۸
۸۴۸
۸۴۹
۸۴۹
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۰
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۱
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۲
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۳
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۴
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۵
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۶
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۷
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۸
۸۵۸
۸۵۹
۸۵۹
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۰
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۱
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۲
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۳
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۴
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۵
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۶
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۷
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۸
۸۶۸
۸۶۹
۸۶۹
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۰
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۱
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۲
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۳
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۴
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۵
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۶
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۷
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۸
۸۷۸
۸۷۹
۸۷۹
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۰
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۱
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۲
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۳
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۴
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۵
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۶
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۷
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۸
۸۸۸
۸۸۹
۸۸۹
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۰
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۱
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۲
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۳
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۴
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۵
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۶
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۷
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۸
۸۹۸
۸۹۹
۸۹۹
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۰
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۱
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۲
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۳
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۴
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۵
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۶
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۷
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۸
۹۰۸
۹۰۹
۹۰۹
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۰
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۱
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۲
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۳
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۴
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۵
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۶
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۷
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۸
۹۱۸
۹۱۹
۹۱۹
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۰
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۱
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۲
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۳
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۴
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۵
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۶
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۷
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۸
۹۲۸
۹۲۹
۹۲۹
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۰
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۱
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۲
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۳
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۴
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۵
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۶
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۷
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۸
۹۳۸
۹۳۹
۹۳۹
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۰
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۱
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۲
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۳
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۴
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۵
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۶
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۷
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۸
۹۴۸
۹۴۹
۹۴۹
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۰
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۱
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۲
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۳
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۴
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۵
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۶
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۷
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۸
۹۵۸
۹۵۹
۹۵۹
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۰
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۱
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۲
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۳
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۴
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۵
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۶
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۷
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۸
۹۶۸
۹۶۹
۹۶۹
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۰
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۱
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۲
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۳
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۴
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۵
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۶
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۷
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۸
۹۷۸
۹۷۹
۹۷۹
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۰
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۱
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۲
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۳
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۴
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۵
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۶
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۷
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۸
۹۸۸
۹۸۹
۹۸۹
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۰
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۱
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۲
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۳
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۴
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۵
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۶
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۷
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۸
۹۹۸
۹۹۹
۹۹۹
۹۹۹
۱۰۰۰
۱۰۰۰
۱۰۰۰
۱۰۰۱
۱۰۰۱
۱۰۰۱
۱۰۰۲
۱۰۰۲
۱۰۰۲
۱۰۰۳
۱۰۰۳
۱۰۰۳
۱۰۰۴
۱۰۰۴
۱۰۰۴
۱۰۰۵
۱۰۰۵
۱۰۰۵
۱۰۰۶
۱۰۰۶
۱۰۰۶
۱۰۰۷
۱۰۰۷
۱۰۰۷
۱۰۰۸
۱۰۰۸
۱۰۰۸
۱۰۰۹
۱۰۰۹
۱۰۰۹
۱۰۱۰
۱۰۱۰
۱۰۱۰
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۱
۱۰۱۲
۱۰۱۲
۱۰۱۲
۱۰۱۳
۱۰۱۳
۱۰۱۳
۱۰۱۴
۱۰۱۴
۱۰۱۴
۱۰۱۵
۱۰۱۵
۱۰۱۵
۱۰۱۶
۱۰۱۶
۱۰۱۶
۱۰۱۷
۱۰۱۷
۱۰۱۷
۱۰۱۸
۱۰۱۸
۱۰۱۸
۱۰۱۹
۱۰۱۹
۱۰۱۹
۱۰۲۰
۱۰۲۰
۱۰۲۰
۱۰۲۱
۱۰۲۱
۱۰۲۱
۱۰۲۲
۱۰۲۲
۱۰۲۲
۱۰۲۳
۱۰۲۳
۱۰۲۳
۱۰۲۴
۱۰۲۴
۱۰۲۴
۱۰۲۵
۱۰۲۵
۱۰۲۵
۱۰۲۶
۱۰۲۶
۱۰۲۶
۱۰۲۷
۱۰۲۷
۱۰۲۷
۱۰۲۸
۱۰۲۸
۱۰۲۸
۱۰۲۹
۱۰۲۹
۱۰۲۹
۱۰۳۰
۱۰۳۰
۱۰۳۰
۱۰۳۱
۱۰۳۱
۱۰۳۱
۱۰۳۲
۱۰۳۲
۱۰۳۲
۱۰۳۳
۱۰۳۳
۱۰۳۳
۱۰۳۴
۱۰۳۴
۱۰۳۴
۱۰۳۵
۱۰۳۵
۱۰۳۵
۱۰۳۶
۱۰۳۶
۱۰۳۶
۱۰۳۷
۱۰۳۷
۱۰۳۷
۱۰۳۸
۱

besturdubooks.wordpress.com

تصویر کشی میں جان دار اور غیر جان دار کا فرق ۵۰۹

تصویر کشی کا حکم ۵۰۹

ناقص تصویر کا حکم ۵۰۹

یادگار تصویر اور انتظامی کارروائی وغیرہ کے لیے تصویر بنوانا ۵۱۰

تصویر کا استعمال ۵۱۰

بہت چھوٹی تصویریں ۵۱۰

بچوں کی تصویریں ۵۱۱

بچوں کی کہانیاں ۵۱۲

وہ تصویریں جو قدرتی طور پر بگڑی ہوئی ہوتی ہیں ۵۱۲

تصویر بنانے اور رکھنے والے پر وعید ۵۱۲

تصویر کی چار صورتیں ۵۱۴

تصویر کے دو نمبر کا حکم ۵۱۴

تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ۵۱۴

لباس کے احکام ۵۱۵

رسول اللہ ﷺ کے لباس کا بیان ۵۱۵

پاجامہ ٹخنے سے اونچا ۵۱۵

ٹخنے چھپانے کا حکم ۵۱۵

ٹخنے اور گول دامن کی قمیص پہننا ۵۱۵

کان اور غلاف والی قمیص پہننا ۵۱۶

مردوں کے لیے ریشمی کپڑا استعمال میں تفصیل ۵۱۶

ریشم کا بستر ۵۱۷

ریشم کے تکیے پر سونا ۵۱۷

ریشم کا استعمال ۵۱۸

ریشم کا بٹن ۵۱۸

besturdubooks.wordpress.com

ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا	۵۱۷
ٹوپی اور پگڑی	۵۱۸
ٹوپی کے بغیر نماز پڑھنا	۵۱۸
پائنچے یا پاجامہ ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم	۵۱۸
ٹوپی کی مروجہ قسم سنت ہے	۵۱۹
لباس	۵۱۹
بالوں کے متعلق ہدایات	۵۲۰
کانوں کے نیچے تک بال	۵۲۱
سر پر بالوں کے رکھنے کا حکم	۵۲۲
زلفیں رکھنے کا حکم	۵۲۳
داڑھی کے احکام	۵۲۳
شکل سے زائد داڑھی کاٹنا	۵۲۳
مونچھ اور حلق کے بال کاٹنا	۵۲۴
داڑھی اور بالوں میں خضاب لگانا	۵۲۴
داڑھی منڈانے یا کترانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا	۵۲۵
اخلاقی مسائل	۵۲۵
ناخن کاٹنا	۵۲۶
خوشبو استعمال کرنا	۵۲۶
پرفیوم استعمال کرنے کا حکم	۵۲۶
عورتوں سے متعلق نماز کے چند مسائل	۵۲۸
زیورات اور کپڑوں سے پاکیزگی کے استعمال کے احکام	۵۲۹
عورتوں کے لیے پہننے کے زیورات کا	۵۲۹
عورتوں کو سونا یا سونے کا زیور پہننا	۵۳۰
سونے چاندی کے برتنوں اور دنیا کا استعمال	۵۳۰

besturdubooks.wordpress.com

...	۳۳۱
...	۳۳۲
...	۳۳۳
...	۳۳۴
...	۳۳۵
...	۳۳۶
...	۳۳۷
...	۳۳۸
...	۳۳۹
...	۳۴۰
...	۳۴۱
...	۳۴۲
...	۳۴۳
...	۳۴۴
...	۳۴۵
...	۳۴۶
...	۳۴۷
...	۳۴۸
...	۳۴۹
...	۳۵۰
...	۳۵۱
...	۳۵۲
...	۳۵۳
...	۳۵۴
...	۳۵۵
...	۳۵۶

besturdubooks.wordpress.com

۵۲۹ ....

besturdubooks.wordpress.com

۵۱۲ ..... ۵۱۳ .....

۵۱۳ .....

۵۱۴ .....

۵۱۵ .....

۵۱۶ .....

۵۱۷ .....

۵۱۸ .....

۵۱۹ .....

۵۲۰ .....

۵۲۱ .....

۵۲۲ .....

۵۲۳ .....

۵۲۴ .....

۵۲۵ .....

۵۲۶ .....

۵۲۷ .....

۵۲۸ .....

۵۲۹ .....

۵۳۰ .....

۵۳۱ .....

۵۳۲ .....

besturdubooks.wordpress.com

۳۸ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال ۵۰۰

۳۹ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۵۰۱

۴۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ۵۰۲

۴۱ زہد و اتباع سنت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ۵۰۳

۴۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۴

۴۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۵

۴۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۶

۴۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۷

۴۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۸

۴۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۰۹

۴۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۰

۴۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۱

۵۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۲

۵۱ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۳

۵۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۴

۵۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۵

۵۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۶

۵۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۷

۵۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۸

۵۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۱۹

۵۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۰

۵۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۱

۶۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۲

۶۱ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۳

۶۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۴

۶۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۵

۶۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۶

۶۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۷

۶۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۸

۶۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۲۹

۶۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۰

۶۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۱

۷۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۲

۷۱ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۳

۷۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۴

۷۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۵

۷۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۶

۷۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۷

۷۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۸

۷۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۳۹

۷۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۰

۷۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۱

۸۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۲

۸۱ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۳

۸۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۴

۸۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۵

۸۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۶

۸۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۷

۸۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۸

۸۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۴۹

۸۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۰

۸۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۱

۹۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۲

۹۱ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۳

۹۲ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۴

۹۳ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۵

۹۴ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۶

۹۵ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۷

۹۶ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۸

۹۷ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۵۹

۹۸ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۶۰

۹۹ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۶۱

۱۰۰ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ۵۶۲

besturdubooks.wordpress.com

عرضِ ناشر

الحمد للہ اردو سیریز کے ۳۰۰ ویں فقہی مسائل کتاب شائع ہونے کی طرح روحانی زیادہ تعداد میں نے ہوتا شائع ہونی لوگوں کو دکھا دیا ہے اپنا یہ فقہی مجموعہ ہی مسجد میں وہ جب آپ قارئین کے ہاتھوں کو پہنچا کر دعاؤں کے ساتھ وہ گئے ایمان میں عبادات، اسلامی سیرت اور اخلاق و آداب والے مضامین کی بہت کمی تھی وہ تربیت کی چاہے ان کو صحیح مسائل بتا دے ہیں ہم لکھنے والے طلبہ کے تحفہ لیے دعا کرتے ہیں باقی وہ لمبا تفصیلی طریقہ زیادہ پہنچے

الحمد للہ اس کے لیے تو یہ کتاب تیار ہوئی یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے دو حصے تو الحمد للہ مطالعہ کر چکے ہیں اور باقی دو حصے کمپوزنگ کے زیور سے آراستہ ہونے والے ہیں۔ ہم نے جو فقہی یا نظر کر لیے ہیں ان کو پڑھ کر ان میں نظر و قرآن اور قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ ترجمہ کتاب کے ساتھ پڑھ جائیں گے۔ الحمد للہ اس کے بعد فقہی لکھوں پر کتاب شروع ہو گئی۔

اب یہ فکر تھی کہ جو بڑی عمر تک پہنچ گئے ہیں ان کے لیے کوئی ایسی کتاب شروع کی جائے جو مساجد میں روزانہ امام صاحب مطالعہ کر کے سنا دیا کریں۔ ہمارے ذہن میں ایک کتاب "پانچ منٹ کا درس" شائع ہوئی ہے مکتبہ دار الہدیٰ والے سہیل زبیر صاحب الرشید وغیرہ کو دکھائی ہے جس کا ان کی طرح شائع کر کے اسے کو شائع کریں گے ان دونوں کتابوں کا ریویو ابھی سے لے رہے ہیں۔ ہم نے حدیث نمبر کے ساتھ مولانا عبد الرزاق صاحب جوئی خالد حدیث فاطمہ صدیقہ کے مطابق اور ان میں بھی اللہ تعالیٰ سے مناجات کریں گے ان کی خدمت انجام دے رہے ہیں انہوں نے زیر نظر کتاب "آسان فقہی مسائل" کے نام سے مرتب فرمائی ہے اس میں پوری احادیث لکھ کر آئی کو ان کے ساتھ ترجمہ دے دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

محمد حنیف عبد الحمید

ناشر

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حضرت اقدس نے انسانوں کی زندگی کا مقصد بندگی قرار دیا ہے اور اس کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد راستہ تصور دیا ہے۔ حضرت نے قرآن مجید اور اس کے کسی حکم سے حدیث کے ذریعے بندگی کرنے کے طریقے بتائے ہیں اور فقہائے امت نے قرآن مجید اور احادیث میں بیان کردہ حکموں کے تحت عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق اور آداب سے متعلق تمام جزئیات کو بیان کردیا ہے تاکہ لوگ دینی زندگی کے بارے میں حضرت اقدس کی مرضی کے مطابق گزار سکیں اور آخرت کی سعادت حاصل کرسکیں۔

اس پر فتن دور میں عوام زندگی کے جس حصے سے بھی بچ کر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا حل چاہے ایک مشکل کام بن گیا ہے۔ حضرت اقدس اس پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے عرصہ دراز سے عوام و متعلمین اور علوم کے مختلف اور قرآنی و منتب سے علوم زندگی میں پیش آنے والے مسائل اور علوم سے متعلق اہم نکات بیان فرماتے رہے ہیں۔ ان کو ترتیب دی گئی ہے تاکہ اسے پڑھ کر لوگ اپنی زندگی حضرت اقدس کے ارشادات اور مسائل کے مطابق گزار سکیں اور دنیا و آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں۔

استفادہ کرنے والے حضرات سے چند گزارشات

❶ اس کتاب میں مشورہ شامل ہے [illegible] سوال والا [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ان کے علاوہ بیچنے والے مسائل میں بعض مختلف کرام سے رابطہ حاصل کیا جائے۔

1. یہ مسائل فقہ حنفی کے مطابق ہیں۔
2. مسائل مردوں سے متعلق ہیں۔ البتہ چند مسائل کسی مناسبت سے عورتوں کے بھی ذکر کیے گئے ہیں۔
3. جن کتب اور فتاویٰ سے مسائل لیے گئے ہیں ان کے مراجع بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ البتہ بعض وہ مسائل جو کئی کتب یا جگہ سے زیادہ پوچھے گئے ہیں ان سے متعلق ہیں۔
4. کسی بھی مسئلے میں کوئی ابہام ہو یا کسی عبارت کا مفہوم واضح نہ ہو تو علمائی طرف رجوع کر لیا جائے۔
5. یہ کوئی مستقل تصنیف نہیں، بل کہ مختلف کتب و فتاویٰ سے مسائل جمع کر کے ترتیب دیے گئے ہیں۔ ترتیب دیتے وقت [illegible] اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
6. جہاں ایک مسئلہ سے متعلق ایک سے زیادہ قول ذکر کیے گئے ہیں، وہاں ان تمام اقوال پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔
7. جن مسائل کو دہرایا گیا ہے وہ علمائی طبیعت میں راسخ ہے اور جن مسائل کی عملی شکل ختم ہو گئی یا ختم ہونے پر ہے ان کی عملی شکل ذکر کی جائے۔ مثلاً ٹیکس، سود، بینک انشورنس وغیرہ۔
8. بعض مقامات پر ایک ہی مسئلے کی مختلف صورتوں کو مختلف عنوانات سے تقسیم کیا گیا ہے۔
9. [illegible] مسائل کی [illegible] کیا جا سکے۔
10. [illegible] مسائل میں [illegible] کیا گیا ہے جہاں بعض مسائل کا تعلق [illegible]

(جاری ہے)

besturdubooks.wordpress.com

موقوف ہے۔

❶ فقہی اصطلاحات کے استعمال سے تمام حد تک بچنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ عوام پر اصطلاحات سمجھنے کا بار نہ پڑے۔

❷ اغلاط پر متنبہ کرنے والے اور مفید مشورے دینے والے حضرات اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے مستحق ہے "إن شاء اللہ"۔

مساجد کے ائمہ حضرات سے عاجزانہ گزارش:

(۱) مساجد کے ائمہ کرام کسی نماز کے بعد پانچ منٹ اس کتاب کو پڑھا کیا کریں۔ امید ہے کہ بہت فائدہ ہوگا۔ الحمد للہ ہماری عوام میں اب کافی طلب ہے اور بہت سے مسائل محض ناواقفیت کی وجہ سے نادیدہ کیے جاتے ہیں، اگر ان کی واقفیت ہوگی تو عبادات، معاشرت اور معاملات صحیح طریق پر ادا ہوں گے۔

(۲) اسی طرح محرمات، خصوصاً تارکین جماعت کی بھی ماہ بہ ماہ تعداد، اسم، عوامل و کائف کے نوٹ کی جائے تو چشمیاں ہوتی ہیں، ان چشمیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو یہ کتاب پڑھائی جائے تو انہیات، عقائد اور بنیادی ضروریات دین جو ہر مسلمان کی ضرورت ہے، اس کو بڑی حد تک مل جائے گا۔

معلمین مدارس اور سکولوں کے پرنسپل حضرات سے گزارش:

مدارس میں اسکول میں غیر تدریسی کلاسوں میں، واعظ، دینی واعظ، خطیب، دینی خطاب اور مدارس انہوں نے پڑھی جماعت اور بچوں سے والد پانچ منٹ روزانہ اس کتاب سے پڑھائی جائے تو ان لوگوں کی بہت سی غلط فہمیاں اور عقائد و مسائل سے واقفیت ہو جائے اور باخبر ہونے کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت سی دینی کمزوریوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ ہمارے ملک تک پہنچانے سے ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

انہوں نے بھی جس قسم کی بھی اس کتاب کی تیاری میں معاونت کی ہے، اللہ

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اسلامی عقائد

ایمان کا بیان

"ایمان" عربی زبان میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پر یقینی طور سے مان لینے کو کہتے ہیں اور شریعت میں رسول کی خبر کو عقل، حس کے مشاہدہ اور تجربہ کی بنیاد پر یقینی طور سے مان لینے کو کہتے ہیں۔

ایمان کی مختصر تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، ان امور سے جو ضروری طور پر دین کا حصہ ہیں دل سے یقین رکھنے کا نام ایمان ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلق عقائد

1. اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔
2. اس میں تمام خوبی صفات کامل طور پر موجود ہیں، ان کو کسی ہمسر کی ضرورت نہیں، وہ سب سے بے نیاز ہے۔
3. ہر چیز اس کی طرح فانی ہے، وہ سب سے پہلے ہے اور سب کے بعد بھی رہے گا، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کو کسی چیز سے کوئی مشابہت نہیں، وہ ہر عیب سے پاک ہے، اس کی ذات کی طرح کوئی چیز نہیں، جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے، وہی ہر چیز کا خالق ہے، اللہ

---

[1] صحیح [illegible] ۱۰۰ حدیث [illegible] ۱۰۰ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

خالق ہے، رازق ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے۔

۳ وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۴ اس کے خزانے میں کسی کا نقصان نہیں۔

۵ وہ جانتا ہے، دیکھتا ہے، سنتا ہے، چاہتا ہے، اس نے کسی کو پیدا کرنے کی اس کو کسی نے مجبور نہیں کیا، کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے، وہ ہر عیب سے پاک ہے۔

۶ اس کو ہر چیز پر قدرت ہے، دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں، وہ کسی کام میں مجبور نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس کو کسی کام سے روک نہیں سکتا۔ کوئی چیز اس کے ذمے ضروری نہیں، وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے، ہر چیز پر اسی کا تصرف اور قبضہ ہے، وہ زبردست قوت و حکمت کا مالک ہے، اس نے ہی سب کو سنبھالا ہوا ہے، وہی سب کو فنا کرے گا۔

۷ کوئی چھوٹی بڑی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور اس کے ختم ہو جانے کے بعد بھی جانتا ہے، وہ دل کے خیالات سے بھی باخبر ہے۔

۸ دنیا کی چیزوں کی اور حالات کا خالق اور مالک ہے، ہر قسم کے حالات اسی کی طرف سے آتے ہیں، زندگی، موت، عزت، ذلت، نفع، نقصان، کامیابی ناکامی، راحت، مشقت، خوشی، غمی، بیماری، تندرستی، امن، خوف، سکھ دکھ، تونگری، محتاجی، حفاظت، یہ کہ ہر قسم کے حالات جو کسی بھی مخلوق پر آتے ہیں، وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتے ہیں، ان حالات کے آنے میں ملک و مال اور اسباب کا کوئی دخل نہیں۔

۹ وہ سب کچھ سنتا، دیکھتا ہے، وہ بھی سے بھی آواز کو سنتا اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو

besturdubooks.wordpress.com

دیکھتا ہے اس کے سننے اور دیکھنے میں کوئی دوسرا اللہ تعالیٰ سے اپنے کو کوئی فرق نہیں وہ جو چاہتا ہے رات میں کبھی جو چاہتا ہے پڑھتا اور اس کے پاس کی حرکات کو کوئی پا نہیں سکتا اور دیکھتا ہے۔

- وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ بھی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے، روزی عنایت فرماتا ہے، گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کو چاہتا ہے، روزی تنگ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے، روزی زیادہ کر دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے پست کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بلند کر دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، انصاف والا ہے، وعدہ قبول کرنے والا ہے۔
- اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

فرشتوں سے متعلق عقائد

- فرشتے معصوم ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے جو حکم دیتا ہے بجا لاتے ہیں۔
- وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ سوتے ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں۔
- فرشتے فرشتے ہیں جن نہیں جن فرشتے نہیں، جن الگ ہیں فرشتے الگ ہیں۔
- وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تھکتے نہیں اور نہ اکتاتے ہیں، ان کی طرح نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں، وہ کبھی انسانی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت مریم علیہم السلام کے پاس فرشتوں کے آنے کے قصے انسانی شکل میں ان کے پاس آنے کے ہیں۔[1]

[1] شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص: ۲۰۰، تحقیق: محمد ناصر الدین البانی، المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ: السادسۃ عشرۃ، ۱۴۱۵ھ۔

besturdubooks.wordpress.com

● بعض فرشتوں کا درجہ بعض سے زیادہ ہے، لیکن ان کے مرتبے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔

● چار فرشتے زیادہ مشہور ہیں

حضرت جبرئیل علیہ السلام۔

حضرت میکائیل علیہ السلام۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام۔

حضرت عزرائیل (ملک الموت) علیہ السلام۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب فرشتوں سے زیادہ ہے، بڑی قوت والے ہیں، یہ انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حکم سے بندوں کی ضروریات پوری کرنے میں بھی ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوقات کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام

حضرت عزرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے روح قبض کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ چند مشہور فرشتے یہ ہیں

● "کراماً کاتبین" یہ فرشتے ہیں جو ہر انسان کے دائیں بائیں کندھے پر ایک

besturdubooks.wordpress.com

انسان کے ساتھ رہتے ہیں، ایک دائیں کندھے پر جو نیکی لکھتا ہے اور دوسرا بائیں کندھے پر جو برائی لکھتا ہے۔

- "حفظہ" وہ فرشتے جو انسان کو مصیبتوں سے بچانے پر مقرر ہیں۔
- "نگہبان" وہ فرشتے جو انسان کے مر جانے کے بعد قبر میں ان سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔
- کچھ فرشتوں کو حکم ہے کہ دنیا میں پھیل جائیں اور ایسی مجلسوں میں حاضر ہوا کریں جہاں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جا رہا ہو، دین کی تعلیم ہو رہی ہو، قرآن پڑھا جا رہا ہو، وہ بھی ایسے لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے ہوں اور جتنے لوگ وہاں جمع ہوں، ان سب کی حاضری کی گواہی اللہ تعالیٰ کے سامنے دیں۔

ان فرشتوں کی کمی نہیں، ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آ جاتے ہیں، عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں اور رات میں کام کرنے والے آ جاتے ہیں۔

- کچھ فرشتے جنت کے انتظام پر مقرر ہیں، جو جنت کے داروغہ "رضوان" کے ماتحت ہیں۔
- کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں، داروغہ دوزخ کے "مالک" کے ماتحت ہیں۔
- کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کے قاصد ہیں۔
- کچھ فرشتے محض اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، ان میں سے بعض تو ہمیشہ رکوع میں رہتے ہیں اور بعض سجدے میں رہتے ہیں۔
- کرام کاتبین اور انسان کے بہت سے خاص خاص کام کے فرشتے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے یہ بندے ہر وقت اپنے اپنے کاموں میں لگے رہتے

besturdubooks.wordpress.com

میں کبھی ناقرمانی نہیں کرتے۔

شیاطین و جنات

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کی ہیں اور ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے ان کو "جن" کہتے ہیں ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان کی آواز بھی ہوتی ہے ان میں سب سے زیادہ مشہور شیطان ہے جو لوگوں کو گمراہ، پریشان کرتا ہے اور ان کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

کتابوں سے متعلق عقائد

کتابوں سے مراد وہ صحیفے اور کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر نازل فرمائی ہیں ان میں سے چار کتابیں مشہور ہیں

1. توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
2. انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
3. زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
4. قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

قرآن مجید

1. قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام بھی ہے۔
2. پہلے پورا قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر نازل کیا گیا، پھر وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں دنیا میں نازل ہوا۔
3. جس ترتیب سے قرآن مجید اب موجود ہے اس ترتیب سے نازل نہیں ہوا، لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہے اور آپ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم ہوئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

besturdubooks.wordpress.com

ترتیب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اور یہ وہی ترتیب ہے جس ترتیب سے قرآن کریم لوح محفوظ میں موجود ہے۔

1. قرآن مجید آخری کتاب ہے اب اس کے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں آئے گی، اس کتاب کی کسی ادنیٰ بات کے انکار کرنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔
2. قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔
3. قرآن کریم کی نظیر قیامت تک کوئی نہیں لا سکتا۔
4. قرآن کریم قیامت تک کے انسانوں کے لیے راہ ہدایت اور ضابطۂ حیات ہے۔
5. قرآن کریم میں بہت سے احکام اجمالاً یا تفصیلاً بیان کیے گئے ہیں، پھر ان کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے فرمائی ہے اور قرآن کریم کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق احکام بتائے ہیں، ان سب کو ماننا اور ان سب پر عمل کرنا لازم ہے۔

چند آسمانی صحیفے:

1. ان چار بڑی کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے (چھوٹی کتابیں) حضرت آدم اور کچھ حضرت شیث اور کچھ حضرت ابراہیم اور کچھ حضرت موسیٰ علیہم السلام پر نازل ہوئے، یہ سب کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ کا کلام تھا۔
2. اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتار کر اس سے پہلے کی تمام کتابوں پر عمل کرنا منسوخ کر دیا۔

کتب سابقہ سے متعلق عقیدہ

1. قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ موجودہ توراۃ، زبور اور انجیل وہ اصلی

besturdubooks.wordpress.com

کفر ہیں کہتے ہیں، یعنی کہ ان میں سے جو دعوے انہوں نے کئے ہیں وہ اللہ کو پسند نہیں آتے۔

❹ ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ لوگ جو دعوے نبوت کے کرتے رہے اور انہوں نے جو معجزات دکھائے وہ سب جھوٹ اور فریب تھے۔ ان میں سے کوئی بات بھی اللہ کی طرف سے نہیں تھی۔ یہ لوگ اسلام کے دشمن تھے۔

اگر کوئی شخص ذرا بھی ان میں سے کسی بات کو اللہ کی طرف سے مانے تو وہ بھی کافر ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق عقائد

انبیاء علیہم السلام کے بھیجنے کا مقصد

ہر دور میں پروردگار نے کائنات میں اپنے کچھ مقدس بندے اپنے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے چنے۔ چنے ہوئے مقدس انسانوں کو جنہیں ہم "رسول اور نبی" کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں رسول بھیجا اور ہر رسول کو شریعت دی گئی (یعنی) "ان پر جو کچھ اترتے ہیں خواہ اس کی شریعت منسوخ کر دی گئی ہو یا باقی رکھی گئی ہو وہ بھی شریعت اور اس پر عمل کرنے والوں کو ایمان کہتے ہیں۔"

انبیاء علیہم السلام کی تعداد

بعض روایتوں میں نبیوں اور رسولوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ایک روایت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار سے بھی زیادہ آئی ہے۔ یہ تعداد کتنی کم ہے اس کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول بھیجے ہیں ان

besturdubooks.wordpress.com

ان سب کو اللہ تعالیٰ وحی فرماتے ہیں۔ ان میں کچھ نبی اور رسول ہیں۔[1]

حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے رسول ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری رسول ہیں۔[2]

رسالت و نبوت

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ یہ وہبی ہے، اس میں آدمی کی کوشش اور عبادت کو دخل نہیں ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے نوازتا ہے اور جو اس کا اہل نہیں ہوتا اسے نہیں نوازتا ہے۔[3]

انبیاء علیہم السلام کی صفات

تمام انبیاء علیہم السلام مرد تھے اور مرد تھے نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد صحیح و تندرست جسم کے مالک تھے۔ وہ مرد تھے۔ وہ ایسے تھے۔ ایسی بیماریوں سے پاک تھے جن کی وجہ سے لوگ ان سے متنفر ہو جائیں۔ ان سے نفرت کرنے لگیں اس کی وجہ سے لوگ ان کے اتباع کرنا چھوڑ دیں۔ مثلاً جذام برص وغیرہ۔[4]

سب انبیاء علیہم السلام فرائض اور واجبات کے عالم تھے۔ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی تھی اس میں کوئی کمی نہ آتی تھی۔

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ان کا مقام ہر مخلوق سے بڑا ہے۔

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق عقائد

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا شخص نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، نبوت و رسالت کا منصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم ہو گیا، قیامت تک جتنے انسان اور جن دنیا میں آئیں سب کے لیے آپ ہی پیغمبر ہیں۔
2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ ہے کہ مخلوق میں کسی کو اپنی جان سے بھی زیادہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو ہر واجبی پر مقدم رکھے۔[2]
3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سنت اور تحسین مستحب اور زیارت تعظیم عبادت ہے۔
4. آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں حیات دنیا کی سی نہیں لیکن یہ حیات برزخی عام شہداء سے بڑھ کر ہے، اس دنیا کی حیات کا تعلق روح اور جسم دونوں سے ہے، جسم سے روح کا تعلق ٹوٹ جانے کا نام موت ہے، موت کے ساتھ اختیار و قوت کی ہر شاخ کا ٹ دی جاتی ہے، حیات کا یہ ہے کہ اسے حیات کا یہ سب کچھ حاصل ہو، موت کے ساتھ حیات کا یہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے، اس کے برخلاف حیات برزخی میں روح اور جسم کا تعلق تو باقی رہتا ہے، اور اس کی بنا پر حیات کا اطلاق ہوتا ہے، لیکن اس حیات میں دنیا کی حیات کے بہت سے لوازم ختم ہو جاتے ہیں، مثلاً اس میں روح اور جسم کا تعلق اتنا کمزور ہوتا ہے کہ اس کی بنا پر نہ تو اختیار و قوت کی وہ شاخیں باقی رہتی ہیں جو دنیا کی حیات کے ساتھ تھیں اور نہ ہی جسم کو غذا کی ضرورت باقی رہتی ہے، اسی لیے انبیاء علیہم السلام کی ازواج سے نکاح کا حکم ختم ہو جاتا ہے اور ان کی وراثت بھی تقسیم ہوتی ہے، اور ان کی ازواج عدت کے بعد بھی کسی اور سے نکاح کر سکتی ہیں، تاہم اس زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق امت سے ختم نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دنیا میں وحی بھی آتی ہے، یہ خاص عقیدہ تو علمائے کرام اور شہداء کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔[3]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

۵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے زیادہ حلیم و بردبار تھے، تحمل میں آپ کے برابر کوئی بھی اور بلند نہیں پہنچ سکتا۔

۶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاندانی آدمی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے بارے میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے ہرقل کے سامنے فرمایا تھا: "محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔"

پاکیزہ نسب تو مسلمان اور یہود و نصاریٰ سب ہی کے ہاں پسندیدہ اور مطلوب ہے۔

۷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی پہلے سال میں ۶ ماہ تک نازل ہوئی، وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں مخلوق خدا کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے، تریسٹھ (۶۳) سال دو دن کی عمر میں ربیع الاول ۱۱ھ پیر کے روز آپ کا وصال فرمایا۔

۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کے ساتھ بہت زیادہ نیکیاں کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا احسان قرآن مجید ہے جو قیامت تک رہے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ معراج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے ساتویں آسمان اور وہاں سے عرش تک کا سفر کرایا، اور پھر اسی رات کو واپس مکہ مکرمہ بھی لے آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مخلوق سے محبت اور اپنے مرتبہ کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے اس خون کو زمین پر نہیں گرنے دیا بلکہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خون زمین پر گر جاتا تو قحط پڑ جاتا۔ پھر آپ نے اس خون کو پی لیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے خون کو پی لیا وہ کبھی جہنم کی آگ میں نہیں جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

معجزہ

نبی کی یا رسول کے ہاتھوں نبوت کے برحق ہونے اور ان کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں ایسی کوئی نہ کوئی بہت مشکل مشکل یا نئی ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ اسی چیز کو معجزہ کہتے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ نے جس پیغمبر کو جس زمانہ میں بھیجا اس کو معجزے بھی ویسے ہی کرنے کو دیئے کہ لوگوں کے سامنے ان کا اچھی طرح ہونا واضح صورت پر ثابت ہو جائے۔

چند مشہور معجزے یہ ہیں۔

1. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ بن جانا۔
2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو زندہ کرنا۔
3. حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا۔
4. حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا گلشن بن جانا۔
5. حضرت صالح علیہ السلام کے لیے چٹان کی پہاڑ میں سے بچہ والی اونٹنی۔
6. حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنات اور ہواؤں کا تابع دار ہونا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اس کی وفات ہوئی وہ صحابی ہے۔

مقام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان

[1] ... تفصیل کے لیے دیکھئے عقائد اسلام، مبحث فی نبوۃ محمد ﷺ، ص ۲۲۲

[2] ... الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، القسم الاول فی تعریف الصحابی، ۱/ ۱۰

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہونے کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان کی تعریف فرمائی ہے اور فرمایا "ہم نے ان کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسق کی نفرت ڈال دی ہے" ان کے لیے مغفرت اور ان سے ہمیشہ کی رضامندی کا اعلان فرمایا ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کی کامیابی اور آخرت میں ان سے مختلف انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بہت بڑی چیز ہے، اس امت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ سب سے بڑا ہے، ایک لمحے کے لیے بھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہو گئی، بعد والوں میں بڑے سے بڑا بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتا، جس طرح کوئی صحابی کبھی کسی دوسرے کو نہیں پہنچ سکتا اسی طرح کوئی ولی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درجے پر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، باقی چھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں رہتے ہوئے ان کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے، انہیں جاری رکھنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہیں۔

سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کی مدت خلافت دو سال تین ماہ دس دن ہے۔

دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ چار دن ہے۔

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کی مدت خلافت بارہ سال ہے۔

چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کی مدت خلافت پانچ سال تھی، ماہ وہ ان چاروں کو "خلفائے راشدین" کہتے ہیں۔ خلفائے راشدین کے بعد ان چھ صحابہ کا مرتبہ ہے جن کو چاروں خلفائے راشدین سمیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی، ان کو "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں۔ ان چھ کے نام یہ ہیں

حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

عشرہ مبشرہ کے بعد باقی بدری صحابہ کا درجہ ہے، اہل بدر کے بعد باقی احد کا مرتبہ ہے۔ اہل احد کے بعد اہل بیعت رضوان کا درجہ ہے، ان کے بعد مہاجرین وانصار کا، ان کے بعد باقی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا درجہ ہے۔[1]

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب صحابہ، مہاجرین وانصار سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا، ان کو برا کہنا قرآن مجید کی صریح مخالفت اور شریعت اسلامیہ کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے۔[2]

فائدہ: "مہاجرین" ان صحابہ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ دیا، ان کی کچھ کی تعداد ایک سو چودہ تھی اور "انصار" ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہتے ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مہاجرین کو اپنے شہر میں ٹھہرانے اور ہر طرح کی مدد کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ ان میں سے ہیں جن کے متعلق آپ نے فرمایا

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہاں آئے تھے اور آپ نبی علیہ السلام کی پانچ نمازوں میں سے صرف حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام قبول کیا۔

ضرورت شرعی اور نیک نیت کے ساتھ بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہمی معاملات کا بیان کرنا حرام ہے، جن سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں باہم دوئی پیدا ہو اور وہاں ہمیں دونوں فریق سے حسن ظن رکھنے اور مراتب کا لحاظ کرنا لازم ہے

فائدہ: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان بعض معاملات پر اجتہادی خطا واقع ہوئی ہے اور ان اختلافات کے نتیجے میں جنگ جمل اور جنگ صفین کی نوبت آئی۔ جنگ جمل میں ایک طرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ جنگ صفین حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پیش آئی۔ جنگ جمل خلافت علی کی جلد بازی کی وجہ سے پیش آئی، جب کہ جنگ صفین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجتہادی خطا کے سبب پیش آئی۔ دونوں لشکروں میں بعض ایسے حضرات کا اجر بھی ہے جن سے اجتہادی خطا واقع ہوئی، البتہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت اور بیعت خلافت کے تو کل تھے۔ البتہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ اختلاف کا سبب بن گیا۔

یہ سب حضرات چاہتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں سے قصاص لیں، جب کہ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ فوری قصاص کے بجائے کہ یہ فتنہ بڑھ جائے، جب حالات سازگار ہوں گے تو قصاص کے حصے میں پیش رفت کی جائے گی۔ یہ اختلاف بھی اجتہادی خطا پر مبنی تھا۔[1]

[1] شرح العقائد النسفية و النبراس، باب مسائل الصحابة، ص ۶۵۵

besturdubooks.wordpress.com

چناں چہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس اختلاف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجتہادی خطا ہوئی اور اجتہادی خطا پر عقاً و شرعاً مواخذہ نہیں ہو سکتا۔[1]

لہٰذا اس خطا پر ان کو برا کہنا جائز نہیں، کیوں کہ وہ بھی صحابی ہیں اور تمام صحابہ کے لیے اللہ رب العزت نے مغفرت اور اپنی رضا کا اعلان کر دیا ہے۔[2]

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد غزوۂ بدر میں تین سو تیرہ تھی[3] اور حدیبیہ میں پندرہ سو، فتح مکہ میں دس ہزار[4]، حنین میں بارہ ہزار[5]، حجۃ الوداع یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج میں ایک لاکھ چوبیس ہزار[6]، غزوۂ تبوک میں تیس ہزار[7] اور بوقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار[8] سے زیادہ، ایک لاکھ چوبیس ہزار اور جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کتب حدیث میں روایات منقول ہیں، ان کی تعداد ساڑھے سات ہزار ہے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات گیارہ تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان دونوں کی وفات

---

[1] فتاوی حقانیہ، کتاب العقائد، مشاجرات صحابہ: ۱/۳۱۷

[2] الإصابة في تمييز الصحابة، الفصل الثالث في بيان حال الصحابة: ۱/۱۵۶

[3] الطبقات الكبرى، غزوة بدر: ۱/۱۵۱

[4] السيرة النبوية، غزوة الحديبية: ۲/۶۲۱

[5] الطبقات الكبرى، غزوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح: ۲/۱۴۸

[6] البداية والنهاية، مرجع هوازن يوم حنين: ۴/۳۶۲

[7] صحيح البخاري، حديث الوداع: ۲/۶۶۷

[8] الطبقات الكبرى، غزوة رسول الله صلى الله عليه وسلم تبوك: ۱/۲۶۹

besturdubooks.wordpress.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہوگئی تھی، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت ام سلمہ، حضرت صفیہ، حضرت سودہ، حضرت میمونہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عزت کرتی ہیں اور تمام ایمان والوں کی مائیں ہیں اور صحابہ میں جن کی ایمان والی عورتوں سے افضل ہیں، ان میں بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رتبہ زیادہ ہے۔[1]

صاحبزادیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں چار تھیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نکاح حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان کا نکاح حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا۔

یہ چاروں صاحبزادیاں بڑی بڑی عزت والی اور صاحب فضائل تھیں، ان چاروں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحب فضائل زیادہ تھیں، وہ اپنی ماؤں سے بھی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔[2]

ولیانے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مسلمان جب تک اپنے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] پر [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو محبوب رکھتے ہیں، اپنے مخلص کو "ولی" کہتے ہیں۔

ولی خود کچھ نہیں ہوا ہو جاتے، نبی کے برابر نہیں ہو سکتے، وہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک اس کے ہوش و حواس درست ہیں، شریعت کا پابند رہتا فرض ہے، نماز، روزہ وغیرہ کوئی فرض عبادت معاف نہیں ہوتی، وہ "خدا" کی باتیں ہیں، ان کے لیے درست نہیں ہو سکتیں، جو شخص شریعت کے خلاف عمل کرے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست یا ولی نہیں ہو سکتا۔[1]

کرامت

ولی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بعض ایسی باتیں ظاہر کرتا ہے جو دوسروں سے نہیں ہو سکتیں، ایسی باتوں کو "کرامت" کہتے ہیں۔

کشف اولیا

اولیا کو بعض باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں، ان میں جو شریعت کے مطابق ہو وہ قبول ہے اور جو مطابق نہ ہو وہ قبول نہیں۔[2]

تقدیر کا بیان

تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا فرض ہے، ایمان بالقدر کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے سے پہلے ہی جان لیا تھا اور ہر کام کو ہونے اور ہر مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کے بارے میں جو فیصلہ صادر ہونا تھا اور جس کو جو کچھ اور جتنا کچھ ملنا تھا اور جو

---

[1] شرح الفقہ الاکبر، لملا علی القاری، ص ۱۷۰

[2] شرح عقائد نسفی، ص ۱۰۰، والمعتقد المنتقد، ص ۱۳۰

besturdubooks.wordpress.com

حالات بیان کرتے ہیں ان سب کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور ان کو ذکر کیا ہے۔

یہ عالم مثال ہے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ کے ارادے اور مشیت سے ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کو پہلے ہی سے پورے طور پر اس کا علم تھا۔

جب انسان کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ایک قسم کی طاقت ملتی ہے۔ اسی کو اختیار دی گئی ہے کہ وہ اس طاقت کو دیتا ہے ایک کام میں لگانے یا نہ لگانے میں، نیک کام میں لگانے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور برے کام میں لگانے کی وجہ سے عذاب ہوتی ہے۔ جس کام کے کرنے کی انسان میں طاقت نہیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا، قہر، اختیار، ہدایت و گمراہی کا پیدا کرنا، ان کو مصلحت کے مطابق ہے، تاکہ نیک و بد کا امتحان لیا جائے اور جب حال جزا اور سزا دی جائے، دلیل گمراہی کا کرنا ہے اور کرنا نہ کرنا انسان کا عمل ہے، اسی پر اس کو سزا ملے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کرنے سے بہت سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

خلاصہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس مسئلہ میں بحث نہ کریں۔[1]

قیامت اور علاماتِ قیامت

قیامت کا دن

جب دنیا میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا نہ رہے گا اور لوگ کھلے عام کفر و شرارت کی طرح پر اپنی شہوتیں پوری کرنے لگیں گے اور ظلم و زیادتی عام ہو جائے گی تو ایک دن اچانک اس خرمن کو جلنے کا دن بھی ہوگا، ایک فرشتہ صور نامی نام

[1] صحیح مسلم، کتاب القدر، ۲/۳۲۱، ۳۲۲، مصر۔ فتح الباری، ۱۱/۴۸۷۔ فتاوی حضرت شیخ الحدیث مد ظلہ، ۱/۱۹۰

besturdubooks.wordpress.com

اسرافیل ہے، جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکے گا جس کے سبب تمام زمین و آسمان اور کائنات کے درمیان ہے سب فنا ہو جائے گا اور چالیس سال بعد یہی فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ صور پھونکے گا جس کے سبب تمام مردے زندہ ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ تمام مخلوق کے فنا ہو جانے اور پھر دوبارہ زندہ ہو کر کھڑے ہو جانے کا نام قیامت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس آنے والے حادثے کا خوب بیان ہوا ہے، اس پر ایمان لانا فرض ہے۔

قیامت کب قائم ہوگی، اس کا متعین وقت اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں جانتا، البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں، ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آنا معلوم ہو سکتا ہے۔

ان علامات کی تین قسمیں ہیں

1. علامات بعیدہ (بڑی علامتیں)
2. علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ (چھوٹی علامتیں) بھی کہا جاتا ہے۔
3. علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ (بڑی علامتیں) بھی کہا جاتا ہے۔

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے، ان کو بعیدہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان لمبا زمانہ کا فاصلہ ہے، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، نبی آخر الزمان ہونا۔

ان علامات میں سے ایک علامت فتنہ تاتار ہے۔ جس کی پیشگی خبر صحیح احادیث میں دی گئی ہے، یہ فتنہ ۶۵۶ھ میں اپنے عروج پر پہنچا، جب کہ تاتاریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی عبرتناک شکست فاش پیش آئی، انہوں نے بنی عباس کے آخری خلیفہ معتصم کو قتل کر کے دار السلام کے بیش تر ممالک ان کی زد میں آ کر زیر و زبر ہوئے۔ ان کی صفات احادیث میں یہ بیان کی گئی ہیں کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناکیں چھوٹی اور چپٹی ہوں گی، ان کے چہرے (گولائی اور موٹائی

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہیں [illegible] ہیں گے [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

besturdubooks.wordpress.com

۱۳۔ دائیں آنکھ کا اندھا ہونا۔

۱۴۔ سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ سے چوسنے کے لیے آدمی کا بلایا جانا۔

۱۵۔ ختم جانا یا بے کار ہو جانا، کام نہ کرنا، کام نہ دینا۔

۱۶۔ جلد سے آنکھوں کا پیلے رنگ کا ہو جانا۔

۱۷۔ لفظوں کا اس طرح منہ سے ادا ہونا جس طرح ادا کرنے سے تلفظ سے ادا کرتے ہیں۔

۱۸۔ دشمنی میں سب سے بڑی جڑ یہ ہوتی ہے کہ ہم کسی کو جیتے جی برباد، جیتے کا بیٹے کے برابر بیٹے کا باپ کے برابر اور ان کا ایسا ہو جانا جیسے کوئی چیز آنکھ سے اوجھل ہو کر مٹ جاتی ہے، ختم ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ ملک عرب میں کھجوروں، زیتون اور انجیر کا ہونا، غیر قوموں کا ان سے کھانے کے پیاروں والے لوگوں کے لیے (تم قرآت عربی میں ہے)

۲۰۔ ضربت موت، بجلی کی آدمی کا چلانا۔

۲۱۔ زمین کا ہلنا۔

۲۲۔ آسمان سے پتھروں کا برسنا۔

۲۳۔ پہاڑ کا ہل جانا۔

۲۴۔ مرنے کے وقت جبرئیل علیہ السلام کے کالی گھٹا میں آنا۔

۲۵۔ چھوٹے کو بڑا سمجھنا۔

۲۶۔ کانوں کا کم سننا۔

۲۷۔ ٹڈی دل کا جانا رہنا۔

۲۸۔ آسمان پر کالی کے چاروں طرف سے نمودار ہونا۔

۲۹۔ کلمہ کا اس قدر رہ جانا کہ جس سے یاد دہانی مشکل ہو۔

۳۰۔ باطل مذاہب (جھوٹی مذہبوں) اور بدعتوں کو فروغ پانا۔

besturdubooks.wordpress.com

❹ جیسے یہود کی حکومت کا کمزور ہونا۔ [illegible]

فتنوں سے بچنے کے لیے نبوی تعلیمات کا خلاصہ

❶ صبر کرنا۔

❷ گناہوں سے توبہ کرنا۔

❸ اپنی اصلاح کی فکر کرنا۔

❹ فتنوں سے پہلے سے ہوکر جہاد میں نکلنا۔ اس زمانے میں جہاد کا ثواب زیادہ ہے۔

❺ جب اہل حق اور اہل باطل کی پہچان مشکل ہو تو ہر فرقوں سے علیحدگی اختیار کرنا۔

❻ فتنوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنا، مثلاً کعبہ سے باہر بیت قسم یا نہ کھانا۔

علامات کبریٰ

یعنی وہ علامات جو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہر ہونے سے صور پھونکے جانے تک ہوں گی۔ ان میں ان کو ترتیب زمانی بیان کیا جاتا ہے:

علامات قیامت بترتیب زمانہ

قیامت سے پہلے ایک بڑے سے واقعات ظاہر ہوں گے کہ ان میں ایک ایک دوسرے سے پیچھا نہیں ٹوٹتا کہ ان کے بارے میں تمہارے نبی نے بتلا دیا

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے؟

تمہیں بڑے بڑے کذاب (جھوٹے) ظاہر ہوں گے (بعض کذاب ظاہر ہو چکے) سب سے بڑے کذاب کا نام دجال ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے تک اس امت میں ایک جماعت حق کے لیے برسرِ پیکار رہے گی جو اپنے مخالفین کی پروا نہ کرے گی تاآں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں ڈٹی رہے گی۔

حضرت امام مولیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے کے مطابق یہ ضروری نہیں کہ یہ دینی جماعت کسی خاص جگہ یا خاص علاقے سے تعلق رکھتی ہو، بل کہ ممکن ہے کہ یہ جماعت مختلف علاقوں کے تمام یا اکثر طبقات میں منتشر اور متفرق طور پر موجود ہو۔ بعض اس جماعت کے کچھ افراد اسکاٹ لینڈ میں بھی پائے جاتے ہوں، کچھ فلپائن میں، کچھ طبقین میں، کچھ جاپان میں، کچھ وائیٹ۔

امام مہدیؑ

اس جماعت کے آخری امیر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے جو نسب کے لحاظ سے پوری طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔ آپ ہی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپ خوش قامت، قد سے لمبا، جان پہچان، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہوگا۔ لیکن آپ نے اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی، اس کی وجہ سے لگ دل ہوکر کبھی کبھی زبان پر ہم تھم... تے ہوں گے۔ آپ عالم فاضل ہوں گے۔

جب لوگ آپ کو خلافت کی پیش کریں گے تاکہ آپ انہیں دشمن کے پنجے سے نجات

besturdubooks.wordpress.com

واپس آئیں گے، اس وقت آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے، مگر اس بات کے لئے کہ آپ سے کرلوگ بھی جیسے کمزور کو امیر نہ بنا دیں، آپ کا مسئلہ پیش جائیں گے۔

اس زمانے کے اولیائے کرام آپ کو تلاش کریں گے، بالآخر لوگ مدینہ کے جھونپڑے دیکھ کر یہ کہیں گے، جب آپ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے، لوگوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کے ہاتھ پر باوجود آپ کے نہ چاہنے کے بیعت کرے گی۔ اس واقعے کی علامت یہ ہوگی کہ گزشتہ اور رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکا ہوگا۔[1]

مسلمانوں کا لشکر جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جماعت پر مشتمل ہوگا، ہند کا جہاد کرے گا اور فتح یاب ہوگا، اس کے حکم راجوں کو زنجیروں میں جکڑ لائے گا۔

(ہند سے مراد موجودہ ہندوستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال اور پاکستان ہیں سوائے پنجاب کے بعض علاقے ہیں، بعض مورخین کے بیان کے مطابق ہند کا اطلاق ان ملکوں کے علاوہ اور بھی بعض ممالک پر ہوتا ہے)

جب یہ لشکر واپس ہوگا تو شام میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائے گا۔

خروج دجال سے پہلے کے واقعات

رومی "اعماق" یا "دابق" کے مقام تک پہنچ جائیں گے۔ ان سے جہاد کے لیے مدینہ سے مسلمانوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جو اس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔

جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو رومی اپنے قیدی واپس مانگیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے جو آدمی تم نے پکڑے ہیں اور اب مسلمان ہو چکے ہیں، انہیں اور جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہم ان سے جنگ کریں گے۔ مسلمان کہیں گے کہ نہیں، واللہ! ہم ہرگز اپنے بھائیوں کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے، اس پر جنگ ہوگی، جنگ میں

[1] ابوداؤد، کتاب المہدی ۲/۴۳۱

besturdubooks.wordpress.com

ایک تہائی مسلمان قتل ہو جائیں گے جن کو تو اپنی تو تیں ہی تباہ کریں گی اور ایک تہائی مسلمان ایسے تباہی شہید ہو جائیں گے جو ان شہیدوں کے اور باقی ایک تہائی مسلمان بچ جائیں گے جو آخر تک فتح سے مخلوط ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ شدید خطرے میں گرفتار ہوں گے۔

اب وہ لوگ بیت المقدس میں مشغول ہوں گے کہ خروج دجال کی جھوٹی خبر مشہور ہو جائے گی جس سے پشتر وہاں سے واپس ہو جائیں گے۔

فَيَأْتِيْهِمْ کا مادہ ا ت ی ہے جس کے مشرق میں قرنی ہے اور اس اعتبار سے قرنی بمعنی شمال اور مغرب میں ہوگا۔ قرنی اور پرتگال ہے اس نے علاوہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں اس نام سے کوئی جگہ نہیں ملتی اس لیے ہم یہی سمجھتے ہیں کہ قرنی سے مراد پرتگال ہی ہے۔

"اطراق" ایک مقام کا نام ہے جو "قرنی" کے قریب تھا۔ یہ لفظ دو لفظوں کا مرکب ہے۔ "ط" ایک شخص کا نام ہے جو اس کے قریب رہنے والے لوگوں میں بڑی تھی ہے۔ "اطراق" اس کے دو میں چار لوگوں کا مجموعہ ہے۔ ایسے لوگ تین سے کم اور دس سے زیادہ نہیں ہوتے۔

مدینہ کے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ہو سکتا ہے اور اس کا مشہور شہر "حلب" بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا اصل حضرت کا خیال ہے کہ "یثرب" مدینہ مراد ہے۔

"قسطنطنیہ" کی جو مشہور شہر ہے۔ جسے آج کل "استنبول" کہا جاتا ہے۔

شروع دجال

جب یہ لوگ ۱۲ ہزار کی تعداد میں ہوں گے تو وہیں دجال آ جائے گا۔ اس سے پہلے کئی بار ایسے قریشی اپنے دعوے کر چکے ہوں گے۔ لیکن یہ ان میں سے نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ وہ بھی ہوں گے جو اصفہان سے نکلے ہوں گے۔ اور ان کا پہلا ہوگا۔ اور

besturdubooks.wordpress.com

رخصت ہو رہا ہوگا۔ عرب اس زمانے میں (فتنوں یا توحید کے اعتبار سے) تم سے دجال کے لشکر یہ وکار لوگ اور یہودی ہوں گے۔

یہودیوں کی تعداد ستر ہزار ہوگی، وہ ایسی تلواروں سے مسلح ہوں گے جن میں بہت سے ہتھیارات سجے ہوئے ہوں گے اور ان پر "سماخ" کا لباس ہوگا۔ دجال شام اور عراق کے درمیان نکلے گا۔

فائدہ: عرب کا اطلاق یمن، حجاز، سعودی عرب، شمول خلیجی ممالک پر ہوتا ہے، اردن، فلسطین، شام، لبنان اور شمالی افریقہ کے ممالک میں بھی عربی نسل کے افراد آباد ہیں۔ عراق سے مراد موجودہ عراق اور اس کے قریبی علاقے ہیں۔

"سماخ" لمبی قیمت والے کپڑے کو کہتے ہیں۔

دجال کا حلیہ

دجال جوان ہوگا اور عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہوگا (عبدالعزیٰ بن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص تھا جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا تھا) رنگ گندمی اور بال چنچ دار ہوں گے، دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی، بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، آنکھ میں سوئی جیسی سوئی، پیشانی پر کافر اس طرح لکھا ہوگا "ک ف ر" یعنی ہر مومن پڑھ سکے گا، خواہ لکھا جانتا ہو یا نہ ہو جو اس کو ناپسند کرے گا، ہر مومن کو دجال کے دونوں کاموں کے درمیان سے گزرنا ہوگا۔[1]

دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی، تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا، کعبے کو چھوڑ کر تمام زمین اس کے لیے لپیٹ دی گئی ہوگی اور ہر طرف فساد پھیلائے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ داخل نہ ہو سکے گا، اس زمانے میں مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے (سات دروازوں سے ظاہر سات راستے مراد ہیں) ہر دروازے پر دو فرشتوں کا پہرہ ہوگا، دجال کو اندر گھسنے

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب الملاحم ۲/۴۰۱

besturdubooks.wordpress.com

ہوں گے۔

وہ مدینہ طیبہ کے باہر سرخ ٹیلے کے پاس کھاری زمین کے ختم پر اور خندق کے درمیان مقیم ہوگا۔ تین دن مدینہ پر اس کا غلبہ ہو جائے گا۔ اس وقت مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے جو ہر منافق مرد و عورت کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے۔ یہ سب منافقین وہیں سے جا ملیں گے، عورتیں دجال کی پیروی سب سے پہلے کریں گی۔ خوش مدینہ طیبہ ان سے بالکل پاک ہو جائے گا، اس لیے اس دن کو "یوم الخلاص" کہا جائے گا۔ جب لوگ اسے پریشان کریں گے تو وہ نصف کی حالت میں واپس ہوگا۔[1]

فتنۂ دجال

فتنۂ دجال فتنہ سخت ہوگا کہ تاریخ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ اسی سے تمام انبیاء نے کر وہ تعلیم علماء اپنی اپنی امتوں کو اس سے خبردار کرتے رہے مگر ہم میں کی جتنی تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائیں، اتنی کسی اور نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ پہلے نبوت کا اور اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ساتھ جنت کا بہت بڑا لالچ ہوگا۔ زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو وہ باہر نکل کر اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ مارنے اور جلانے اور بیماری کے مرض کو قوت دے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین کو بھیجیں گے جو لوگوں سے باتیں کریں گے، چنانچہ یہ دجال کہی دیوانگی سے کہے گا: "اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا؟"

شیاطین اس سے کہیں گے: "ماں لوں گا" تو اس دیوانگی کے ساتھ وہ شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں آ کر کہیں گے: "بیٹا! تو اس کی علامت کر، بے شک یہ

---

[1] جامعہ صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال ۱۰۵۱/۲، جامع ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی الدجال ۱۹۱/۱

besturdubooks.wordpress.com

ے۔

جب نے کو جو فرشتے سوالوں نے کہ تم لوگوں نے جو دعوں کی کوشش کی ہے اس کو اس طرح بتلایا گیا ہے کہ ملنے والوں کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ کس کی تصدیق کر رہے ہیں جو کچھ اس نے کہا تھا وہ ہو جائے گا اور اس کے پیچھے آنے والے اس کی تصدیق کریں گے اور اس کو بلانے کا اس کے سب مخالف معاف ہو جائیں گے۔

اس کا ایک یہ فائدہ ہے کہ لوگ اس کی بات مان لیں گے اور اس کی دعوت میں جو لوگ سے کہتے ہوں سے پاک ہونے لگ آئے گی اور اس نے کہتے پر ان کی زمین نہ ہوت اٹھائے گی ان نے موسیٰ کو جب قریب (موسیٰ) ہو جائیں گے اور موسیٰ نے تمہیں دیکھ سے بچ جائیں گے اور لوگ اس کی بات نہ مانیں گے ان میں آخر پڑے گا اور ان سے سارے موسیٰ پاک ہو جائیں گے۔

محمد اس کی بڑی بڑی لڑائیوں نے سب سے پہلے اس وقت محمد میں ہوں کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کوئی بھی اسے قتل کرنے پر قادر نہ ہوگا۔

جو اس اور اویس کی صورت میں اس کے ساتھ ایک بہت بڑی اور ایک آگ نکلے گی حقیقت میں بہت آگ ہوگی اور آگ بہت زیادہ قوی اور قدرت والے اس کی بہت بڑی فوج ہے آگ ہوگا اور آگ کو یا کسی اور چیز سے بچانے کی تمہیں ہوگی آگ میں ڈالے گ

besturdubooks.wordpress.com

دجال کے ساتھ ہوگا اور جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیں گے تو دجال چالیس سے زیادہ دن زمین پر نہیں رہ سکے گا۔

دجال تو اس قدر طاقتور ہوگا کہ وہ بارش برسانے اور زمین کو اناج اگانے پر قدرت رکھتا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ اس کی جنت دراصل دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی۔ اس کے ساتھ ایک پہاڑ ہوگا جس میں سے روٹی کے پہاڑ نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ایک دریا ہوگا جس میں سے پانی کے پہاڑ نکلیں گے۔ اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جو بظاہر تو آگ ہوگی لیکن حقیقت میں وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جو بظاہر تو باغ ہوگا لیکن حقیقت میں وہ آگ ہوگی۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی جو بظاہر تو نہر ہوگی لیکن حقیقت میں وہ ریت کا ٹیلہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک ریت کا ٹیلہ ہوگا جو بظاہر تو ریت کا ٹیلہ ہوگا لیکن حقیقت میں وہ نہر ہوگی۔ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہوگا جو بظاہر تو مرا ہوا ہوگا لیکن حقیقت میں وہ زندہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہوگا جو بظاہر تو زندہ ہوگا لیکن حقیقت میں وہ مرا ہوا ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہوگا جو بظاہر تو مرا ہوا ہوگا لیکن حقیقت میں وہ زندہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہوگا جو بظاہر تو زندہ ہوگا لیکن حقیقت میں وہ مرا ہوا ہوگا۔

اس زمانے میں مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک تو ہوگا مدینہ جس کے ارد گرد پہاڑ ہوں گے۔ دوسرا شہر ہوگا مکہ جس کے ارد گرد پہاڑ ہوں گے۔ تیسرا شہر ہوگا بیت المقدس جس کے ارد گرد پہاڑ ہوں گے۔

دجال مشرق سے نکلے گا اور اس شہر میں سب سے پہلے آئے گا جو مدینہ کے قریب ہوگا۔

فَإِذَا هُوَ بِالسَّبَخَةِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ (صحیح مسلم)

جب وہ مدینہ کے قریب ہوگا تو مدینہ کے قریب ہی ایک شور زمین ہوگی۔

شام سے اصل علاقہ شام مراد ہے جو شمال (نیچے) میں اردن کے قریب ہے۔ عراق سے عراق (بابل) مراد ہے جو شمال (نیچے) میں اردن کے قریب ہے۔ عرش سے عرش (جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے) مراد ہے جو مشرق (پورب) میں ہے۔ یہ علاقے عرب سے باہر ہیں۔ اس وقت پھیلا ہوا تھا۔ اردن، فلسطین، لبنان، سوریا اور عراق (بابل) کے علاقے بیت المقدس کے ارد گرد ہیں۔ یہ سب ہی کے لئے تھے۔

شہر کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو دجال کا ساتھ دے گا۔ دوسرا گروہ وہ ہوگا جو دجال کی مخالفت کرے گا اور تیسرا گروہ وہ ہوگا جو دجال کے ساتھ بھی نہ ہوگا اور دجال کی مخالفت بھی نہ کرے گا۔ یہ گروہ اپنے گھروں میں چھپ جائے گا۔ ایک گروہ اپنے گھروں میں چھپ جائے گا۔ ایک گروہ اپنے گھروں میں چھپ جائے گا۔ ایک

besturdubooks.wordpress.com

گا، پھر دجال اس سے قریب والے شہر میں آئے گا، اس میں بھی لوگوں کے ساتھ یہی کچھ کرے گا جو پہلے شہر میں کیا ہوگا، یہاں تک کہ مؤمنین اردن اور بیت المقدس میں جمع ہو جائیں گے اور دجال شام میں فلسطین کے ایسے شہر تک پہنچ جائے گا جو "باب لد" پر واقع ہوگا اور مسلمان ایلیا نامی گھاٹی کی طرف منتقل ہو جائیں گے (یہ وہ جبل لکمی گھاٹی اردن میں واقع ہے) یہاں سے وہ اپنے مسکن چھوڑنے کے لیے تیاریوں کے ہو سب سے سہل پڑاؤ ہو جائیں گے۔ بالآخر مسلمان بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر محصور ہو جائیں گے جس کا نام "جبل الطور" ہے اور دجال پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈال کر مسلمانوں کی شدید طور پر محاصرہ کر لے گا، یہ محاصرہ سخت ہوگا جس کے باعث مسلمان سخت مشقت اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گے حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کی تانت حلال کر کے کھائیں گے۔

اچانک آخری بار اردن کے علاقے میں ایلیا نامی گھاٹی پر نزول ہوگا۔ اس وقت ہوائی حملہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنا ہوگا، وہ اوفیٰ اردن میں موجود ہوگا، وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کرے گا اور تہائی کو شہید کر کے چھوڑ دے گا اور صرف ایک تہائی مسلمان باقی بچیں گے۔ جب محاصرہ لمبا ہوگا تو مسلمانوں کے امیر امام مہدی ان سے کہیں گے۔ اب کس کا انتظار ہے؟

اس وقت سے جنگ کرو۔ شہادت یا فتح میں سے ایک بہتر تم کو حاصل ہو جائے۔ چنانچہ سب لوگ پختہ عہد کریں گے کہ کل صبح ہوتے ہی فجر کے بعد دجال سے جنگ کریں گے۔[1]

نزول عیسیٰ علیہ السلام

وہ رات سخت تاریک ہوگی، لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، صبح کی

[1] صحیح ابن حبان، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، الحدیث: ۶۷۸۹

besturdubooks.wordpress.com

تاریکی میں اچانک کسی کی آواز سنائے دے گی کہ تمہارا فریادرس آپہنچا، وقت قریب ہے تمہیں گھر کر پتہ کس شکم سے ندا آرہی ہے۔ فرض نماز فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے، نزول کے وقت وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔[1]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

آپ کشیر، سبز پانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم شکل ہوں گے، قد و قامت درمیانہ، رنگ سرخ و سفید اور بال شانوں تک پھیلے ہوئے سیدھے صاف اور چمکدار ہوں گے، جیسے غسل کے بعد ہوتے ہیں، سر جھکا کریں گے تو اس سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو چاندی کے دانوں کی طرح چمکدار اور موتیوں کی طرح سفید ہوں گے، جسم پر ایک زرد اور ہلکے سرخ رنگ کے دو کپڑے ہوں گے۔

جس وقت آپ کا نزول ہوگا وہ اس زمانے کے صالح ترین آدمی اور چار سو علماء پر مشتمل ہوگی، ان کے پیچھے پر آپ اپنا تعارف کرائیں گے اور دجال سے جہاد کے بارے میں ان کے جذبات و خیالات معلوم فرمائیں گے، اس وقت مسلمانوں کے امیر امام مہدی ہوں گے، جن کا تعین نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہو چکا ہوگا۔

مقام نزول، وقت نزول اور امام مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید مینارے کے پاس یا بیت المقدس میں حضرت امام مہدی کے پاس ہوگا، اس وقت حضرت امام مہدی نماز فجر پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکے ہوں گے اور نماز کی اقامت ہو چکی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن، وکذا فی سنن ابی داؤد

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے: "یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ اس کے اگلے لوگ پچھلوں کے امیر ہیں۔" تب امام مہدی پیچھے ہٹنے لگیں گے تو آپ ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: "آگے ہی نماز پڑھائیں کیونکہ اسی کا تو اقامت آپ کے لیے ہوئی ہے۔"

چنانچہ پھر اس وقت ان کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے پیچھے پڑھیں گے۔[1]

دجال سے جنگ

غرض نماز فجر سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] باہر نکلوائیں گے۔ اس کے پیچھے دجال ہوگا۔ اس نے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ آپ ہاتھ کے اشارے سے فرمائیں گے: "میرے اور دجال کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔" دجالی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے یا جیسے رانگ اور چربی پگھلتی ہے۔ اس وقت جس کافر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا اور یہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہیں تک سانس پہنچے گا۔ مسلمان پہاڑ سے اتر کر دجال کے لشکر پر ٹوٹ پڑیں گے اور یہودیوں پر ایسا رعب چھا جائے گا کہ پتھر اور درخت تک یہ کہتے ہوں گے: اے مسلمان! یہ یہودی کافر ہے اسے قتل کر ڈالو۔ لیکن غرقد کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔[2]

قتلِ دجال اور مسلمانوں کی فتح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] جب آپ نے فرمایا: میں نے [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

شہر جو سے بیت المقدس روانہ ہوئے جس سے نوح نہیں ملتے۔ اس وقت آپ نے یاس اور غم کا سامنا کیا۔ ایک بڑا دجال جس سے آپ دیوانہ وار باب لد پر قتل کریں گے۔ پانچ ہی قتل کی جائے گا ہوگی، نجوا اس نے بیٹے کے ہاتھوں کچھ نے والا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مومنوں کو آپ کے ساتھ سوا سطانوں کو دعا میں کے، وہ آخری دجال کے ساتھی یہودیوں کو قسمت ہو جانے کی اور ان کو مسلمان بھی بنی کر قتل کریں گے۔ کوئی یہودی کو کوئی پتھر یا درخت کی آڑ لے گا۔ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے "اے مسلمان میرے پیچھے کافر یہودی چھپا ہوا ہے آؤ اسے قتل کرو۔" باقی بقیہ تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان خنزیر کو قتل کریں گے، نصاریٰ کی تردید ہو جائے گی۔ یاجوج ماجوج کو کھا لیں گے۔ صلیب توڑیں گے۔ یعنی نصرانیت کو ختم کریں گے۔[1]

حضرت امام مہدی کی وفات

ان کے بعد امام مہدی سات یا آٹھ سال دنیا میں مسلمانوں کے خلیفہ رہ کر چالیس (۴۰) سال کی عمر میں انتقال فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھ کر دفن فرمائیں گے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔ آپ کی خدمت میں دور دراز کے لوگ جو دجال کے فتنہ سے بچے رہے ہوں گے، حاضر ہوں گے اور آپ ان کو جنت میں تقسیم درجات کی خوش خبری دے کر روانہ کر دیں گے، پھر لوگ اپنے اپنے علاقوں میں واپس ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کی خدمت و صحبت میں رہے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں ۴۵ سال قیام فرما کر وہاں سے تشریف لے جائیں گے، وہاں

[1] صحیح مسلم کتاب الفتن والاشراط الساعۃ ۲۹۳۷

besturdubooks.wordpress.com

سے حج یا عمرہ ادا کریں گے (حج اور عمرہ مدینہ طیبہ اور مدینہ کے درمیان کی مقام ہے جو مدینہ طیبہ سے چھ میل پر واقع ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر جا کر سلام عرض کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے۔

یاجوج ماجوج

قرب قیامت دجال کی زمین پر تباہی مچا کر رہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جانے کی وجہ ذوالقرنین بادشاہ نے تعمیر کی تھی۔ یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور اتنی بڑی تعداد میں ہوں گے کہ دوسرے ملکوں سے آنے والے کے دریا کے پانی پینے سے معدوم ہو جائے گا۔

(یاجوج ماجوج انسانوں ہی کے دو بڑے جتھے (مختلف قبیلوں سے ہم ہیں)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو کوہ طور کی طرف جمع کر لیں۔ کیوں کہ یاجوج ماجوج کا مقابلہ کسی کے بس کا نہ ہوگا وہ شیروں کو نوالہ بنا لیں گے۔ زمین میں جہاں جھیلیں کے پانی پئیں گے وہ جھیل پانی پی کر خشک کر دیں گے۔ ان کی اولاد کی تعداد اتنی ہوگی جب آگے والے پہلے پر ٹوٹ پڑیں گے تو ان کا پانی پی جائیں گے اور جب ان کی آخری جماعت وہاں سے گزرے گی تو کہے گی کبھی یہاں بھی پانی کا ایک قطرہ تھا۔ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اس زمین پر تمام ناپاک آدمیوں سے جنگ کریں

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اس وقت معصوم ہوں گے۔ اللہ کی حکمت تقاضا کرے گی کہ ایک ایسی مخلوق کو ایک ایسی کو سزا دے جو سزا سے بچ کر معصوم ہو گا۔ مجرم دل کی اتنی وسعت کہاں ہوگی جتنی خدائی ہوتی ہے)

فائدہ: کوہ طور مصر کے قریب مدین کے پاس ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

یاجوج ماجوج کی ہلاکت

لوگوں کی خباثت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں اور کانوں میں ایک کیڑا اور حلق میں ایک پھوڑا نکال دیں گے جس سے سب کے جسم پھٹ جائیں گے، وہ سب (فوراً) (چالیس) ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کوہ طور سے زمین پر اتریں گے مگر پوری زمین یاجوج ماجوج کی لاشوں کی بدبو اور بدبو سے بھری ہوگی جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک بڑا اور لمبی گردنوں والے بڑے بڑے پرندے بھیجے گا وہ ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی اور زمین اپنی اصلی حالت پر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برکات

دنیا میں آپ کا نزول، آپ کا زہد و عدل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ہوگا، اس امت میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے، پہلے آپ قرآن و حدیث اور اسلامی شریعت پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے اور نمازوں میں لوگوں کی امامت کریں گے۔

آپ کا نزول اس امت کے آخری دور میں ہوگا، برسوں کے بعد دنیا میں چالیس (۴۰) سال قیام کریں گے، اسلام کے دور اول کے بعد یہ اس امت کا بہترین دور ہوگا، آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے محفوظ رکھیں گے اور جو لوگ پناہ میں آنے کے بعد آپ سے ملیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں گے، اس زمانہ میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان و

besturdubooks.wordpress.com

مناسب مسئلہ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔

اس سے پہلے دجال متوقف ہو جائے گا اور نہ اس کی تشریح و مسخ کی جائے گا اور نہ ہی جزیہ مال و زر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ ان کو کوئی قبول نہ کرے گا، زکوٰۃ و صدقات کا لینا ختم ہو جائے گا، کیوں کہ سب مال داروں سے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور لوگ اپنے اپنے دل ہو جائیں گے۔ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیہ سے بہتر ہوگا، سات سال تک کسی بھی دو کے درمیان عداوت نہ پائے جائے گی، سب کے دلوں سے غل، کینہ، بغض وحسد نکل جائے گا، چالیس (۴۰) سال تک نہ کوئی مرے گا نہ بیمار ہوگا، جو زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، سانپ اور بچھو بھی کسی کو ایذا نہ دیں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، یہاں تک کہ بچہ اگر سانپ کے منہ میں بھی ہاتھ دے گا تو وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

درندے بھی کسی کو کچھ نہ کہیں گے، اونٹ شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا، حتیٰ کہ کوئی لڑکی شیر کے دائیں بائیں کر دیکھے گی تو وہ اسے کچھ نہ کہے گا، اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گایوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسے کتا بھیڑوں کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔

زمین کی پیداواری صلاحیت اتنی بڑھ جائے گی کہ بیج کھلے پتھر میں بھی بویا جائے گا تو اگ آئے گا، بل چلانے بغیر بھی ایک "مد" سے سات سو مد گندم پیدا ہوگا، ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اسے ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے، دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی بہت بڑی جماعت کو، ایک گائے پورے قبیلے کو اور ایک بکری پوری برادری کو کافی ہوگی، نزول نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندگی بڑی خوش گوار ہوگی۔[1]

[1] صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ۲/۴۰۳

besturdubooks.wordpress.com

فَاَبَانَ اَنَّهٗ اَبَانَ ہے تو ابدہ سماعت میں رائج تھا، دوسرے وزن کے حساب سے اس کا وزن تو وہی رہتا تھا مگر اس کا مادہ نہیں نکل رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکاح اور اولاد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد دنیا میں نکاح فرمائیں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی، نکاح کے بعد دنیا میں آپ کا قیام انیس (۱۹) سال، خلافت کل مدت تریسٹھ چالیس (۶۳) سال ہوگی۔

آپ کی وفات اور جانشین

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان نماز جنازہ پڑھ کر آپ کو دفن کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہو جائیں گے۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص کو اس کا دم "مقعد" ہوگا ضیغم مقرر کریں گے، پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔

متفرق علامات قیامت

آپ کے بعد اگر کسی کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت تک اس پر سواری کی نوبت نہیں آئے گی (مطلب یہ کہ اس کی ہمیشہ اولاد ہی ہوتی رہے گی، سواری کا وقت نہیں آئے گا) یا یہ مراد ہے کہ جہاد کے لیے سواری نہ ہوگی، کیونکہ بعد قیامت تک جہاد منقطع رہے گا۔

زمین میں تین جائے گئے ہیں، اخفات ہوں گے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب کی، جن میں مفسدین قدر ہلاک ہو جائیں گے۔

دجال

ایک خاص بھوں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا، اس سے مومنین کو تو زیادہ

besturdubooks.wordpress.com

سامحسوس ہوگا مگر کفار نے سمجھا ہے ہوگیں گے جیسے انہیں آپ پر ایمان لانا ہوگا

آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کی ایک علامت یہ ہوگی کہ ایک روز آفتاب مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس کو دیکھتے ہی سب کافر ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائے گا اور توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ جس کی توبہ بھی اس وقت قبول نہ ہوگی۔

دابۃ الارض (زمین کا جانور)

دوسرے روز لوگوں میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہوگا کہ خدا جانے آج سے چھٹ جائے گا دن نکلے گا یا نہیں نکلے گا کہ اچانک ایک عجیب شکل کا جانور برآمد ہوگا۔ اس جانور کے نکلنے کی افواہ اس سے پہلے دور دور پھیل اور خبر میں مشہور ہو چکی ہوں گی۔ مگر بالکل ایسے وقت زمین سے جانور کا نکلنا بہت زیادہ تعجب خیز ہوگا۔

1. چہرہ انسان کا ہے۔
2. پاؤں اونٹ کے ہیں۔
3. گردن بیل کی طرح ہے۔
4. دم گائے کی ہے۔
5. سینگ ہرن کے ہیں۔
6. پہلوؤں میں پر ہیں۔
7. ہاتھوں میں عصا ہے۔

یہ تمام حیوانوں سے صاف اور سلیس زبان میں باتیں کرے گا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ تمام شہروں میں اسی تیزی کے ساتھ پھرا کرے گا کہ کوئی انسان اس کا پیچھا نہ

besturdubooks.wordpress.com

کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ وہ اس سے بچ نہ سکے گا اور مجھ پر نشان لگا جائے گا اور وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھنچ دے گا جس کی وجہ سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا اور وہ صاحب ایمان نہیں ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے اس کی ناک یا کان پر سیاہ مہر لگائے گا جس کی وجہ سے اس کا تمام چہرہ سیاہ ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک دسترخوان پر بیٹھنے والے تین ہو جائیں گے تو صاحب ایمان کے لقمہ میں نورانی علامت ہو گی جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا اور یہ "دابۃ الارض" ہے جو صفا سے نکلے گا اور مکہ مکرمہ سے دو ہاتھ کے فاصلہ پر ظاہر ہو گا۔

آخر آپ کے غروب سے طلوع ہونے تک "دابۃ الارض" کے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے ایک سو بیس (۱۲۰) سال کا عرصہ ہو گا۔

حبشیوں کا غلبہ اور خانہ کعبہ کو ڈھانا

اس کے بعد حبشہ سے ایک لشکر کا غلبہ ہو گا اور ان کا بادشاہ ان پر حکومت کرے گا۔۔۔ وہ خانہ کعبہ کو ایک ایک اینٹ کر کے گرا دیں گے۔

شیطان کی آگ

یہ ہی دن کے علاوہ سے ایک آگ یمن کی گہرائی سے نکلے گی جو لوگوں کو محشر (شام) کی طرف ہانک کر لے جانے کی اور وہ مومنین وقت شام میں قیلولہ کرتے ہیں گے

"مقصد" اس حدیث کے بعد تیس سال نہ گزرنے پائیں گے کہ قرآن کریم لوگوں کے سینوں اور آیات کریمہ کتابوں سے اٹھا لیا جائے گا۔ یہاں اپنے مرکزوں سے ہٹ جائیں گے اس کے بعد دلوں سے نکال لیا جائے گا اور پھر قیامت آ جائے

besturdubooks.wordpress.com

ئی ہے

مؤمنین کی موت اور قیامت

ایک خوش گوار ہوا آئے گی جو تمام مؤمنین کی روحیں قبض کر لے گی، کوئی مؤمن دنیا میں باقی نہ رہے گا، سب سے بدترین لوگ رہیں گے جو کتوں کی طرح کھلم کھلا زنا کیا کریں گے، دیوار ڈھیں دیے جائیں گے، زمین چمڑے کی طرح پھیلا کر سیدھی کر دی جائے گی، اس کے بعد قیامت کا حال ایسے دنوں کی اس گابھن اونٹنی کی طرح ہوگا جس کے مالک ہر وقت اس انتظار میں ہوں کہ دن رات میں نہ معلوم کب بچہ جن دے، یا آخر ان ہی بدترین لوگوں پر قیامت آ جائے گی۔

صور کا پھونکا جانا

جب دنیا میں کوئی "اللہ اللہ" کہنے والا باقی نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکا جائے گا، صور بگل کی طرح ایک چیز ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے وہ اس کو منہ سے بجائیں گے، سب لوگ اس وقت عیش و آرام میں ہوں گے، کوئی کسی کام میں، کوئی کسی میں مصروف ہوگا کہ یکایک ہی لوگوں کے کان میں ایک بار کیسے آواز آئے گی، لوگ حیران و پریشان ہوں گے کہ یہ کیسی آواز ہے، آہستہ آہستہ وہ آواز بلند ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ کان پڑی آواز ہو جائے گی، اس کی آواز کی شدت سے ہر چیز فنا ہو جائے گی اور لوگوں پر ایک بے ہوشی طاری ہو جائے گی، پھر آہستہ آہستہ آواز اور زیادہ ہونے لگے گی جس کی وجہ سے باہر کے وحشی جانور شہروں میں آ جائیں گے اور شہروں کے لوگ گھبرا کر جنگل میں نکل

ف ۱ قرآن کی یہ آیت اور اس مضمون کی دوسری حدیثیں کے پیش نظر حکیم الامت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "معارف القرآن" میں "عذاب قبر" کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ:

"صاحب تفسیر مظہری نے اس آیت سے عذاب قبر کا ثبوت دیا ہے، اور اس پر اشکال کیا ہے کہ اس آیت میں تو صرف ایک صیحہ کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب ہوگا، اس سے پہلے عذاب قبر کا ثبوت کیسے ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں صرف ایک صیحہ کا ذکر ہے، دوسری آیات و احادیث میں دو صیحوں کا ذکر ہے، ایک صیحہ فزع کا، دوسرا صیحہ صعق کا، اس آیت میں صیحہ فزع کا ذکر ہے، اور صیحہ صعق کے بعد عذاب قبر کا ثبوت دوسری آیات و احادیث سے ہوتا ہے، اس لئے اس آیت سے عذاب قبر کا ثبوت ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔" (معارف القرآن ۷/۲۱۳)

ف ۲ صاحب تفسیر مظہری نے اس آیت سے عذاب قبر کا ثبوت دیا ہے۔ (۷/۲۱۳)

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ رہے گا

[illegible]

[illegible]

مرنے کے بعد کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

پوچھا: "اگر وہ تجھے نہ کھائے تو کیا کرو گے؟" اس نے جواب دیا: "اپنے ساتھ کی بوڑھی عورت کو لے جاؤں گا۔"

(یہ سن کر) شیطان نے کہا: "بیٹے کی ماں کی آواز سن کر تو ضرور بے ہوش ہو جائے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورت کی ہڈیاں آزما لینا ہی بہتر ہے (یعنی اس کی ہڈی توڑ دی جائے)۔"

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو بیت المقدس میں عزم رکھنے اور قول سے پھر جانے کا ذکر کیا تو فرمایا: "اس قبر والے کو تکلیف دو۔"

مختصر یہ کہ احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والے کو آپ کسی بھی طرح تکلیف میں مبتلا کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اور یہ اس کی زندگی ہو یا موت۔

برزخی زندگی قبر کے ساتھ ہی نہیں ہوتی بلکہ موت کے فوراً بعد سے قیامت قائم ہونے تک جس پر بھی وہ گزرتا ہے اس برزخی کیفیت کے اثرات قبر میں رکھا جائے یا سمندر میں بہا دیا جائے، تب بھی وہ اثر برزخ میں ہوتا ہے اور وہاں پانی کے اوپر یا نیچے کا کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ اعمال کے مطابق راحت یا تکلیف ہوتی ہے۔

نیک آدمی کی موت قابل رشک ہوتی ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

---

besturdubooks.wordpress.com

بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری نے زنا کے بارے میں گفتگو کی۔ یہاں تک پہنچے کہ انہوں نے کہا کہ ابھی بھی بدکاری ہوتی ہے اس سے پہلے کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے اور ہم کہتی آپ کے آس پاس (یا رب) اس طرح چلتے گئے جیسے وہ سے ہوا پر چلتے ہیں (مثلی اس طرح خاموش رہ گئے) پھر بچے کے بعد میں کہ ہم میں سے ایک عورت نے کہا کہ میں نے اس عورت کے ولی بچے پر دیکھا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) ایک بچی تھی جس سے زنا کرتا رہتا ہے (جیسے وہ کہتی ہیں) کیا کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کرے (یہ)

"قمر نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے دیکھا ہے (دیکھا) دوسرے عورت نے کہا قمر نے فرمایا کہ ہاں (یا اللہ) جب ہم اس بارے میں سنتے ہیں جاتا ہے (یا) اس طرح کہ ہم آتا ہے اس کے پاس آتا ہے اس سے ڈھونڈتے آتے ہیں اس کے علیہ پہنچ ہے سوال کرتے ہیں اس کے ساتھ رہتے ہیں اس کے ساتھ ہوتی رہتی ہے اور جتنی کوئی ہوتی ہے یہ فرشتے ہر رہتے ہیں اس کے ساتھ پہنچ اور اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ فرشتے اس کے ساتھ رہتے ہیں یہاں تک کہ اس نے اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور کرتے ہیں

"اس پر ہمارے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سنی طرف کی آپ نے فرمایا کہ اس طرح ہوتا ہے اس طرح ہوتا ہے (اپنی ہاتھ سے اپنی) آپ نے فرمایا کہ ہاں ہم آتا ہے اس سے لیتے ہیں ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان سے فرشتے (جو وہاں بھیجے ہوتے ہیں) اپنے ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان سے کوئی چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ اسے اپنے اندر اپنے پاس بلا لیتے ہیں اور ان کی طرف کہتے ہیں اس کے اندر ہوں کہ اس کے اندر ہوں کہ اس کے اندر ہوں کہ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

جنت پر بیٹھنے کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس کے ذریعے جنت کا آرام اور اس کی خوشبو آتی رہتی ہے اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر پہنچے کشادہ کر دی جاتی ہے۔ اس کے بعد نہایت خوب صورت چہرے والا بہترین لباس اور (اچھا) پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص اس کے پاس آ کر کہتا ہے

"خوش ہو جا اس دن سے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔"

وہ کہتا ہے "تو کون ہے؟ تمہارا چہرہ حقیقت میں چہرہ کہنے کے لائق ہے اور اس لائق ہے کہ اچھی خبر لائے۔"

وہ کہتا ہے "میں تمہارا نیک عمل ہوں۔"

اس کے بعد وہ (مومن) کہتا ہے "اے رب! قیامت قائم فرما۔ اے رب! قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے مال اور اہل و عیال کے پاس پہنچ جاؤں۔" (اس سے مراد جنت کی حوریں اور نعمتیں ہیں)۔

کافر کی موت آتے ہی ناکامیاں شروع ہو جاتی ہیں

جب کافر بندہ دنیا سے جا رہا ہوتا ہے اور آخرت کا رخ کرتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے اس کے پاس آتے ہیں۔ جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں اور وہ اس کے پاس آتی دور تک پھیل جاتے ہیں جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے، پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں، پھر کہتے ہیں

"اے خبیث جان! اللہ کی ناراضگی کی طرف نکل۔" ملک الموت وہ بات سن کر روح اس کے جسم میں اتنا ادھر ادھر بھاگتی ہے۔ ملک الموت اس کی روح کو اس طرح نکالتے ہیں جیسے لوہے کی سیخ گیلے اون سے کھینچی جاتی ہے (یعنی کافر کی روح اس کے جسم سے زبردستی نکالی جاتی ہے) پھر اس کو لیتے ہی پلک جھپکنے

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

آخر کیا دیکھا اور اس نے ہے دوزخ کا راز کھول دیا"

چنانچہ دوزخ کا راز کھول دیا ہے اور دوزخ کی تعریف کرنا آتی رہتی ہے اور قرآن پڑھنے کی ہوتی ہے یہاں تک کہ اس نے کیسے حرف کی پلیاں دوسری حرف کی پلیوں میں چلی جاتی ہیں اور اس کے پاس ایک شخص آتا ہے خوبصورت اور بڑے کپڑے پہنے ہوئے ہوتا ہے اس سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں مانگ تجھ کیا مانگتا ہے "صحیحت کی قرآن نے کیا کام کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے"

مردہ کہتا ہے "تو کون ہے مجھ پر خوش ہوتا ہے اچھی صورت والا ہے"

وہ کہتا ہے "میں تیرا عمل ہوں" یعنی تو نے قرآن پڑھا اس کے عمل میں قیامت میں یہاں سے زیادہ ہے میں تو قبر میں تیرا ساتھ کہتا ہے "اے رب قیامت تو قائم کر دے"

موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان اور اس کی تفصیلات

یہ دوسرا رکن ہے موت کے بعد اٹھنے والی زندگی ہے، اس مرحلے کو "حشر" کہتے ہیں، اس میں پوری دنیا کے لوگ دوبارہ زندہ ہوں گے۔

موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد سب کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرنے کے اللہ پاک کے فیصلے کو دل سے مان لیا جائے اس بات کا یقین کر لیا جائے کہ قیامت اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ زندہ کیے جانے کی جو خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کے ذریعے دی ہے وہ بالکل برحق ہے اور اس پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے۔

سب سے پہلے ہمارے لیے اس [illegible]

---

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے بعد اس کے بعد آپ نے بچے کو جلد جلد اپنی گود میں لے لیا اور اس نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا اور اس نے بچے کو اپنی گود میں لے لیا اور اس نے بچے کو

besturdubooks.wordpress.com

کے تو صرف ٹخنے تر ہوں گے، عام نمازیوں میں سے کسی کا پسینہ ایڑیوں تک، کسی کا ٹخنوں تک، کسی کا آدھا پنڈلی تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کمر تک، کسی کا سینے تک، کسی کا گلے تک ہوگا، کافر کا پسینہ تو منہ تک چڑھ کر لگام کی طرح اسے جکڑ لے گا۔ بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ مجبور ہو کر خاک پھانکنے لگیں گے، آفتاب کی گرمی کے علاوہ اور بھی نہایت ترش ناک اور بدبودار آگ سے پیش قدمی کریں گے، ہر فتادہ اپنے گناہ کے بقدر تکلیف میں مبتلا ہوگا ایک ہزار سال کی مقدار تک لوگ ان ہی تکالیف ومصائب میں مبتلا رہیں گے[1] اور سات منہ والی گرزیں عرش کے سائے میں لٹکا دی جائے گی

1. عادل بادشاہ۔
2. نوجوان عابد۔
3. وہ شخص جو مسجد سے دل لگا کر رکھے۔
4. وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے روئے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔
5. وہ دو شخص جن کی آپس میں محبت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، اسی پر ملتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں۔
6. وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس طرح خیرات کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہ ہو۔
7. وہ شخص جس کو مال دار، خوب صورت عورت برائی کے لیے بلائے اور وہ انکار کر دے یہ

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے لیے

---

[1] صحیح ابن خزیمۃ، ابواب صفۃ القیامۃ ... باب ما جاء فی شأن الساعۃ ... الرقم ۲۲۱۱

[2] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ بالیمین، رقم ۱۴۲۳

besturdubooks.wordpress.com

اور ان کا بلا کر دیدینے کا بیٹے وقت میں نماز ادا کی جاتی ہے مل کر کہ کہ کہ
بھی کہ۔

شفاعت پر ایمان اور اس کی تفصیلات

شفاعت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کچھ لوگوں کو دوسروں کی شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی تو ہم اس پر یقین رکھیں۔ شفاعت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوگا۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مقام محمود عطا فرمایا ہے جس کی وجہ سے تمام مخلوق آپ کی طرف رجوع کرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے سجدہ میں گر کر شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائیں گے۔ آپ سجدے سے سر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جو قبول کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے تاکہ آپ اپنی امت کے گناہگار لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروا سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد اللہ تعالیٰ خود شفاعت فرمائیں گے۔

یہ تین شفاعت وہ ہیں جن کا ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔

دوسری شفاعت وہ ہے جو کہ کافروں کے لیے ہوگی۔ کافروں کو جہنم سے نکالنے کی شفاعت نہیں ہوگی۔ ان کو ہمیشہ جہنم میں رہنا ہوگا۔

besturdubooks.wordpress.com

تیسری شفاعت بعض گناہ گاروں پر عذاب کا حکم جاری ہونے کے بعد ہوگی کہ ان کا قصور معاف کر دیا جائے اور جہنم میں نہ ڈالا جائے۔

چوتھی شفاعت بعض گروہ کو جو جہنم میں داخل ہوں گے ان کو دوزخ سے نکالنے کے لیے ہوگی۔

پانچویں شفاعت اُمتی اہل ایمان کے درجے بلند کرنے کے لیے ہوگی کہ اس مؤمن کو اس سے بڑھا کر اعلیٰ درجہ دیا جائے۔ یہ شفاعت کی پانچ قسمیں ہوگئیں جو احادیث سے ثابت ہیں اور سب حق ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام اور یہ درجہ دیا جانے کا اس کو اللہ تعالیٰ نے مقام محمود کا تعریف کا مقام کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی امت تک کے تمام مومنین ان کے نیچے ہوں گے۔ اس دن ہر ایک کو آپ کے مرتبہ کا علم ہو جائے گا کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام شفاعت کریں گے، انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد شہداء، علماء، حفاظ اور حجاج شفاعت کریں گے، پھر جو جو شخص جس کسی اور جس طرح بھی ہو اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کر سکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سے بعض لوگ ایک بڑی جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض چالیس آدمیوں کی اور کوئی ایک آدمی کی شفاعت کرے گا۔ مسلمانوں کے چھوٹے بچے بھی قیامت کے دن اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے اور جن لوگوں کی شفاعت قرآن کریم یا نیکی اور نیک عمل کرے گا۔[1]

---

[1] صحیح البیہقی، کتاب: ذکر فی ما جاء فی صفۃ الجنۃ والنار، ۱۲/۱۲۱۔ جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی الشفاعۃ، ۲/۶۷

besturdubooks.wordpress.com

حوضِ کوثر کی تفصیلات

قیامت کے دن ہر نبی کے لیے ایک حوض ہوگا اور ہر نبی کی امت کی ایک الگ پہچان ہوگی، جب اُنہیں حوضوں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کو نہایت شدت کی پیاس لگے گی۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کو پہچان کر اپنے اپنے حوض سے پانی پلائیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی پہچان یہ ہے کہ ان کے وضو کے اعضا نہایت روشن ہوں گے، (اور سنیے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کا نام "کوثر" ہے، وہ سب حوضوں سے بڑا ہے، اس کی لمبائی آپ کی مسافت ہے، اس کے کنارے برابر ہیں مشکِ ذفر کی طرح ہے، اس کے طرف وطول (لمبائی، چوڑائی) دونوں برابر ہیں اور اس کے ستاروں پر صوفی کے۔ نیچے ہیں اس کی مٹی نہایت خوش بودار مشک کی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، گلاب اور مشک سے زیادہ خوش بودار، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور برف سے زیادہ شفاف ہے، اس کے برتن ستاروں کی طرح چمک دار اور بکثرت ہیں، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے رہتے ہیں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جام بھر بھر کر پلائیں گے، جو انہیں وہ سے پی کر خوش حال ہو جائیں گے، جو ایک بار پی لے گا پھر اس کے بعد کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔

سب سے پہلے پینے کے لیے جو جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں جن کے سروں کے بال بکھرے ہوئے اور جن کے بھوک اور محنت و تعلن کے بدلے ہوئے ہوتے تھے ان کے لیے بادشاہوں اور حاکموں کے دروازے نہیں کھولے جاتے تھے اور عمدہ عورتیں ان کے نکاح میں نہیں دی جاتی تھیں اور ان کے

besturdubooks.wordpress.com

معاملات کی خرابی کا یہ حال تھا کہ ان کے دور میں جو شخص کسی کا بڑا تھا تو سب چڑا دیتے تھے اور جن کا حق کسی پر بڑا تھا تو پرواہ نہ کرتے تھے، بل کہ تھوڑا بہت چھوڑ دیتے تھے۔

لیکن لوگ جنھوں نے دین میں کمی نہ کی باتیں بیہودگی کی ہوں تو وہ بخشی پڑا نے سے آگے دیے جائیں گے۔"

تورِ تقسیم

پل صراط پر سے گزرنے سے پہلے نور تقسیم ہوگا۔ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ان کے اپنے اپنے اعمال کے بقدر نور ملے گا جس کی روشنی میں پل صراط پر سے گزریں گے۔ یہ نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کا راستہ بتانے والا ہوگا، کسی کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا، کسی کا نور کھجور کے درخت کے برابر ہوگا، سب سے کم نور اس شخص کا ہوگا جو صرف انگوٹھے پر لٹکتے ہوئے نور کا مالک ہوگا، کبھی بجھ جانے کا اور کبھی روشن ہو جانے کا۔

نامۂ اعمال کی تقسیم

قیامت کے دن سب کو نامۂ اعمال اب پیش کیے جائیں گے، مؤمنوں کو دینے سے پہلے ہاتھوں میں اور کافروں کو پیچھے سے بائیں ہاتھ میں ملیں گے۔ نیکیوں اور برائیوں کا ترازو میں تولا جانا بھی کہا گیا ہے۔ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا، وہ جنت میں جانے کا اور جس کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہ دوزخ میں جانے کا اور جس کے نیکیوں کے پلڑے برابر ہوں گے وہ کچھ مدت "اعراف" میں رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جانے کا۔ اعمالوں کے حساب میں آسانی ہوگی اور کافروں کے حساب میں تنگی اور سختی ہوگی، کسی پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا، ظاہری نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں

besturdubooks.wordpress.com

کی، جب نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا تو معلوم ہوگا کہ یہ جنت کا مستحق ہے، اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوگا تو معلوم ہوگا کہ یہ جہنم کا مستحق ہے، اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔

پل صراط پر ایمان اور اس کی تفصیلات

جنت میں جانے کے لیے دوسرا مرحلہ پل صراط پر گزرنا ہوگا، جو بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز، رات سے زیادہ کالا اور آگ سے زیادہ گرم ہوگا، اس میں کانٹے ہوں گے جس کی وجہ سے چلنا مشکل ہوگا، سب کو اس پر چلنے کا حکم ہوگا، اس پر سب سے پہلے انبیاء نے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گزریں گے، آپ کے بعد آپ کی امت گزرے گی اور پھر دوسرے لوگ گزریں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کرے گا اور انبیاء علیہم السلام کی بات "اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ" (اے اللہ! سلامتی فرما، سلامتی فرما) ہوگی، جہنم پر لگی پل صراط کے دونوں جانب سے لمبی لمبی آنکڑیاں لوگوں کو اچک لینے کے لیے تیار ہوں گی، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پکڑ لیے جائیں گے اور جہنم میں گرادیے جائیں گے، ان کانٹوں کی وجہ سے اکثر لوگ پھسل جائیں گے، بعض لوگ زخمی ہوکر جہنم میں گرجائیں گے اور بعض کا پاؤں پھسل جائے گا، لیکن وہ جہنم میں گرنے سے بچالیے جائیں گے۔

اس پل صراط کو پار کرنے میں کسی کی رفتار بجلی کی طرح ہوگی، کسی کی ہوا کی طرح، کسی کی پرندوں کی طرح، کسی کی گھوڑے کی طرح، کسی کی اونٹ کی طرح، کسی کی انسان کی طرح، کسی کی پیدل چلنے کی طرح، کسی کی گھسٹ گھسٹ کر چلنے کی طرح، بعض لوگوں کی جگہ آگ لپک لے گی، بعض کے پاؤں پر گرپڑے ہوئے پھپھولے ہوں گے اور کوئی زبانی کی چاہے گا، کوئی اور سوائے گھسٹ گھسٹ کر وہ بھی نہ چل سکے گا۔[1]

---

[1] ... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جہنم، الحدیث: ۶۵۷۳، ص ۱۰۰۲، ملخصاً
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، الحدیث: ۳۰۱، ص ۱۱۱، ملخصاً

besturdubooks.wordpress.com

دوزخ پر ایمان اور اس کی تفصیلات

دوزخ کی بناوٹ

دوزخ اللہ تعالیٰ کا جلیل خانہ ہے جس میں نافرمانوں کو ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے: "جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔"[1]

ایک جگہ فرمایا جس کا مفہوم ہے: "دوزخیوں کو آگ اوپر سے بھی گھیرے ہوئی ہے اور نیچے سے بھی گھیرے ہوئے ہوگی۔"[2]

جہنم کی گہرائی اتنی ہے کہ اگر ایک پتھر جہنم میں ڈالا جائے تو دوزخ کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے ستر (۷۰) سال تک گرتا چلا جائے گا۔

دوزخ کی دیواریں جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، وہ اتنی موٹی ہیں کہ ان میں سے صرف ایک دیوار کی چوڑائی طے کرنے کے لیے چالیس سال خرچ ہوں۔

دوزخ کے سات طبقے ہیں، ان سات طبقوں میں تہہ در تہہ مختلف قسم کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے جن کی حدت سے بھنڈی کی طرح اس کا دماغ کھولتا ہوگا، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسے ہو رہا ہے۔[3]

آگ کا عذاب اور اس کی کیفیت

دوزخ کو ایک ہزار برس تک دہکایا گیا تو اس کی آگ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار برس تک دہکایا گیا تو اس کی آگ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار برس تک دہکایا گیا

[1] سورۃ آل عمران ۱۲

[2] سورۃ الزمر ۱۶

[3] ... صحیح مسلم ... جہنم

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

گا۔[1]

دوزخ کے سانپ اور بچھو

دوزخ میں دنیا کی کئی کروڑوں سے زائد سانپ ہیں، ہر سانپ ان میں سے کوئی سانپ ایک بار ڈسے گا تو دوزخی پچاس (۵۰) سال تک اس کی سوزش محسوس کرتا رہے گا۔

دوزخ میں پالان سے لدے ہوئے گھوڑوں کی طرح بچھو ہیں، جب ان میں سے کوئی بچھو ایک بار ڈسے گا تو دوزخی پچاس (۵۰) برس تک اس کی سوزش محسوس کرتا رہے گا، دوزخیوں پر ایسے بچھو مسلط کیے جائیں گے جن کے ڈنک لمبے لمبے ہوں گے جیسی کھجور کے برابر ہوں گے۔[2]

دوزخ کے لباس اور کھانے

دوزخیوں کے لباس آگ سے بنے ہوئے ہوں گے جو خشک ہونے کے بعد آگ جیسے ہوں گے۔ دوزخیوں کو کھولتے ہوئے جلتے کھولتے پانی سے پلایا جائے گا اور اسے "حمیم" کہا جائے گا۔ دوزخیوں کے کھانے کے لیے تھوہر کا درخت ہوگا جو حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

"ضریع" ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے جو انتہائی بدبودار ہوتا ہے اور اونٹ اسے کبھی نہیں کھاتے، اگر کوئی جانور بھوک کی وجہ سے کھا لے تو مر جاتا ہے۔ اس درخت کو دوزخ کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمایا جس کا مفہوم ہے "ان کے کھانے کے لیے ہیپ کے علاوہ کچھ نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک کا مفہوم ہے" اب ڈنک زقوم (تھوہر) کا

---

[1] ...

[2] ...

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے گناہ گاروں کا کھانا ہے جو شکم میں پگھل نہ سکے اور پیٹ میں جوش مارتا ہے۔[1]

زقوم کھانے کے بعد انہیں کھولتا ہوا پانی حلق کے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں، زقوم دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپوں کے پھن۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ "زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو تمام دنیا والوں کی کھانے کی چیزیں خراب کر دے۔"[2]

قرآن مجید میں ہے "انہیں کھولتے ہوئے پانی اور غساق کے علاوہ کسی ٹھنڈک اور پینے کی چیز کا مزہ تک نہ چکھنے دیں گے۔"[3]

حدیث میں ہے "کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام دنیا والے سڑ جائیں۔"[4]

ملا نے فرمایا غساق دوزخیوں کی پیپ اور ان کا دھوون ہے یا دوزخیوں کے آنسو ہیں یا دوزخیوں کا ٹھنڈک والا جسم ہے یا مراد دوزخ کی ٹھنڈک اور ٹھنڈک جو ہے جو ٹھنڈک کی وجہ سے پی نہ سکے گا پھر بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر پینا پڑے گی۔

ملا تعوبی کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے "اگر پہاڑ اس سے ٹپکے تو پہاڑ گر پڑیں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا جو تیل کی تچھٹ کی طرح ہوگا، جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔"[5]

ایک اور جگہ ارشاد ہے "کھلے ہوئے پانی کا گھونٹ ہوگا۔"[6] اس کے

---

[1] الدخان ۴۴ تا ۴۶

[2] جامع الترمذی، ابواب صفۃ جہنم، باب صفۃ شراب اھل النار ۲/۹۰

[3] ایضاً ۲/۹۰

[4] صحیح الترمذی ابواب صفۃ جہنم باب صفۃ شراب اھل النار ۲/۸۹

[5] الکہف ۲۹

[6] ابراھیم ۱۷

besturdubooks.wordpress.com

اتار نے کے لیے تدبیریں سوچیں تو یہ آئے کہ دنیا میں پینے کی چیزوں کے بجائے کی اور کوئی چیز ہی استعمال کرتے تھے۔ لہٰذا پینے کی چیز طلب نہیں کریں گے تو کھولتا ہوا پانی اور سیسے کے چمچوں کے ذریعے ان کے ساتھ کیا جائے گا۔ جب وہ پینے کے لیے ان کے قریب ہوں گے تو ان کے چہروں کو بھون ڈالیں گے۔ پھر جب پانی پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ کے اندر کی چیزوں یعنی آنتوں وغیرہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔[1]

دوزخیوں کی جسمانی کیفیت

کافر کی زبان کو ایک فرسخ اور دانت فرسخ تک تپتے کر باہر نکال دے گا جس پر لوگ چلیں گے۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔

کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کے راستے کے برابر ہوگی۔

دوزخی کے کان کی لو اور مونڈھے کے درمیان ستر (۷۰) سال چلنے کا راستہ ہوگا جس میں خون اور پیپ کی وادیاں جاری ہوں گی۔

اگر دوزخیوں میں سے کوئی شخص دنیا کی طرف نکال دیا جائے تو اس کی وحشی صورت کے منکر اور بدبو کی وجہ سے زندہ لوگ مر جائیں۔

دوزخی کے سارے بدن پر گندھک لپٹی ہوئی ہوگی، تاکہ اس میں جلدی اور تیزی کے ساتھ آگ لگ سکے۔[2]

عذاب کی وجہ سے دوزخیوں کی حالت

دوزخی انگارہ بنیں گے کہ ان کے آنسوؤں کے پھوڑے میں نالیاں کی بنا دیں

---

[1] ساحدہ جامع الترمذی ابواب صفۃ جہنم باب ماجاء فی صفۃ شراب اہل النار ۲/۸۵

[2] ساحدہ جامع الترمذی ابواب صفۃ جہنم باب ماجاء فی عظم بدن الکافر ۲/۸۵

besturdubooks.wordpress.com

کے رہتے رہتے آنسو تھم جائیں گے آنسوؤں کے خون بہنے لگیں گے جس کی وجہ سے آنکھیں زخمی ہو جائیں گی ان کے نشانوں میں کھوپڑیاں پھوڑ دی جائیں گی دانت میں چھالے پڑ جائیں گے

دوزخی مرغوں کی طرح چلائیں گے

دوزخیوں کی درخواست

عذاب سے پریشان ہو کر دوزخی نے داروغہ سے کہا کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی ایک دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔

داروغہ (فرشتہ) نے جواب دیا درخواست کریں گے

"اے مالک! تم ہی دعا کرو کیونکہ پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام تمام کر دے" دوزخیوں کی درخواست ۱۲۰ سال سے عذاب میں ہزاروں کا عرصہ ہوگا۔ اس کے بعد کہیں گے "آؤ اپنے رب سے دعا درخواست کریں اور درخواست کریں" اللہ تعالیٰ ان کی درخواست کے جواب میں کہا جائے گا

"ذلت میں پڑے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو" اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بعد ہر قسم کی بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔

قیامت کا دن اور دوزخ کی حالت

قیامت کے روز دوزخ کو لایا جائے گا جس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے ان باگوں کو کھینچ رہے ہوں گے جب دوزخ کو لایا جائے گا تو اس حالت کو دیکھ کر دوزخ کی باگیں چھوڑ دیں گے اور وہ قیامت کے دن اپنے ٹھکانے (دوزخ) میں جا پڑے گا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

جس طرح چاند و سورج خلق کرکے چھوڑ دیے اسی طرح دوزخ و جنت بھی پیدا کر دی گئی ہیں ان لوگوں کو جنہیں نے کی جس کا دوزخ میں جانا طے ہو چکا ہوگا۔

جہنم میں دوزخی ڈالے جاتے رہیں گے اور دوزخ "کیا اور بھی کوئی ہے" کہتی ہے یہاں تک کہ سب دوزخی داخل ہو جائیں گے، پھر بھی نہ بھرے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے جس کی وجہ سے دوزخ سمٹ جائے گی اور یوں بھر کہے گی "بس بس تم پر تیری عزت اور کرم کا واسطہ بس ہوں۔"

اسی جہنم دوزخیوں سے موسم کے مطابق گرمی و سردی کی لہریں دوزخیوں پر پڑیں گی، وہ دیکھتے ہی جوش و خروش سے آوازیں لگانے لگے دوزخی لوگ ہے

دوزخ کے فرشتے

مختلف قسم کے عذاب دینے کے لیے انیس (۱۹) فرشتے مقرر ہیں، ہر ایک فرشتے میں تمام دنیا و انسانوں کے برابر طاقت ہے۔

لوہے کے گرز اور زنجیریں

دوزخیوں کے مارنے کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے، کہ دوزخ کا ایک گرز اگر زمین پر رکھ دیا جائے اور تمام جنات اور انسان مل کر اسے اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے، اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی کا ڈھیر ہو جائے۔

دوزخیوں کے جکڑنے کی زنجیریں آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے سے لمبی ہوں گی، پھر ان کے جسم میں پروئی جائیں گی، پھر پاخانے کے راستے سے نکالی جائیں گی، پھر ان کے سر سے نکالی جائیں گی، پھر انہیں آگ میں اس طرح جھونکا جائے گا جیسے سیخ میں گوشت کی بوٹی پروئی جاتی ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

اُس جانب سے سورہا ہوں اٹھے گا تب دوزخ دیکھیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: "تم نے یہ چاہے دیا"

وہ کہیں گے: "ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں بہتر سے بہتر چاہیں ہماں سے خوش اور زخیر ہیں اور اُن کے اکابر سے بڑے کہیں گے اُن کے شکنے انہیں جلائیں گے اور ان کے خوانوں اور زخیروں میں جزیرا ضافہ ہو جائے گا۔

اُن کا مسلمان۔ گناہوں کی سزا پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بلند ہی چھٹکارا پائیں گے۔ بعض گناہ گار مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دوزخ میں ڈالے بغیر جنت میں داخل فرمائیں گے[1] اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں سے بنائے رکھے۔

جنت پر ایمان اور اس کی تفصیلات

جنت اللہ تعالیٰ کا مہمان خانہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے والوں کے لیے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں رکھی ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہے[2]

ایک کی خوش بو پچاس (۵۰) سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

جو شخص ایک مرتبہ جنت میں داخل ہو جائے گا پھر وہاں سے نکالا نہ جائے گا۔

جنت میں موت ہے اور نہ نیند، کیوں کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے۔

جنت کی بناوٹ

جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ خصوصی طور پر نمازیوں کے لیے ہے ایک جہاد والوں کے لیے، ایک صدقہ والوں کے لیے اور ایک روزہ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، الحدیث ۶۵۶۹

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا ۲/۷۰

besturdubooks.wordpress.com

داروں کے لیے ہے۔[1]

جنت کی کئی قسمیں ہیں جن میں سب سے نچلے درجہ میں ہر مسلمان کو ملنے والی جنت سیدھے کی طرح ہے۔

جنت کی خوبصورتی میں ایک اضافہ ہونے کی وجہ ایک اضافی چاندی کی ہے۔

اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک کا ہے۔

جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔[2]

وہ جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور ان میں ہر چیز سونے کی ہے اور دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور ان میں ہر چیز چاندی کی ہے۔

جنت میں ایک سو کی کوئی خیمہ تیس (۳۰) میل یا ساٹھ (۶۰) میل کا ہوگا۔

جنت کی چوڑائی زمین و آسمانوں کی چوڑائی کی طرح ہے۔

جنت کے دو دروازوں کے درمیان چالیس (۴۰) سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے: "جنت میں سو (۱۰۰) درجے اوپر نیچے ہیں، ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے، سب درجوں میں بڑا اور بلند فردوس کا ہے اور اسی سے جنت کی چار ندیاں نکلتی ہیں اور اس سے اوپر عرش ہے، تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو۔"[3] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک درجہ میں بھر دیے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں۔

جنت کے دروازے اتنے کشادہ ہوں گے کہ دونوں دروازوں کی درمیانی مسافت تیز گھوڑے کی مسلسل ستر برس کی مسافت کے برابر ہوگی، پھر بھی جانے والے تنگی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ، ۲۸۳۴

[2] سنن الترمذی، کتاب الجنۃ، باب صفۃ الجنۃ وما فیہا، ۲۵۳۷

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ سے کیا مانگیں، اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خواہش کے مطابق [illegible] دے دیں گے۔

جنت میں ایسی راحت ہوگی کہ کوئی اہل جنت اس کے بدلے میں چلے تو اس کا سایہ ختم ہو جائے۔ جنت میں جتنے درجات ہیں سب کا تذکرہ ہونے لگے۔

دنیا کی ساری نعمتیں جنت کی معمولی سے معمولی نعمت کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

جنت میں داخلہ

جنت کی طرف سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے، آپ کے بعد دوسرے نمبر پر انبیاء (علیہم السلام) تشریف لے جائیں گے، امتوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جنت کی طرف روانہ ہوگی، پھر دوسری امتیں جنت کی طرف روانہ کر دی جائیں گی۔

ترمذی میں ہے نبی کی امت کی ۸۰ صفیں ہوں گی اور باقی امتوں کی ۴۰ صفیں ہوں گی، ایمان اور تقویٰ کے راستے کو اختیار کرنے والی تمام امتیں ہوں گی، ان سب امتوں کو اعزاز و اکرام کے ساتھ جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا، ان کے استقبال کے لیے جنت کے دروازے پر آٹھ فرشتے ہوں گے، وہ داخلوں پر پہنچتے ہی جنت کے محافظ ان کو جنت کی خوشخبری دیں گے۔ [illegible] داخل ہو جائیں گے۔

تقریباً ہر دن سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

جنت کا موسم

جنت میں [illegible] ہوگی، [illegible] جنت میں [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سے پہلے پہلے ایک دم بڑھاپا آ جاتا ہے۔ خوش گوار معتدل جوانی نہیں ہوتی۔ آتے آتے ہیں وہ بھرپور جوانی اور صحت کی سی کیفیت نظر آتا ہے۔ مگر وہ جنتی جوانی نہیں ہوتی جو آنکھوں کو چندھیا دے۔ اسی طرح ہر وقت جنت میں گرما سا رہے گا اور نہایت معتدل ہوگی، نہایت عجیب طرح کا اجالا پن اور کیف محسوس ہوتا رہے گا۔ روشنی میں گرمی اور تپش نہ ہوگی اور وہ روشنی جس قدر ہی تیز ہو اس کی وجہ سے سایہ نظر نہ آئے گا۔ آنکھوں کو تکلیف ہوگی۔

اہل جنت کی صفات

سب سے پہلے جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا روشن ہوگا پھر جو ان کے بعد جائیں گے ان کا چہرہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوگا۔

جنتی بے ریش ہوں گے۔ بھویں اور پلکوں کے بالوں کے علاوہ ان کے جسم پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں ہوں گی۔ سب کے جوان ہوں گے۔ ان کی عمر ۳۰ یا ۳۳ برس رہے گی۔ اس سے زیادہ عمر کے نہ ہوں گے، نہ کم۔ یہ عمر بدلے گی بھی نہیں۔ جو جیسا ہوگا۔

آپس میں کوئی اختلاف اور بغض نہ ہوگا۔ دل کی رنجش تک کے طور پر آپس میں بھی شراب تک پینا چھوڑ دیں گے۔ ایک دوسرے کو سزا نہ کریں گے۔ کوئی بری بات اور بری بات کی بات بھی منہ میں نہ آئے گی۔[1]

جنت کے لباس اور پھل

جنتی لوگ اپنے جوڑے میں کے جن میں سے ہم کھائیں گے اگر جنت کا

---

[1] ... صحیح البخاری ... صحیح مسلم ...

besturdubooks.wordpress.com

کپڑا اوپر میں پہنا جائے تو دیکھنے والے بے اختیار ہو جائیں اور سوچنے لگیں کہ یہ کپڑا کس کے جسم پر ہے؟ کپڑے کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ کپڑا کس کے جسم پر ہے۔ کپڑے سے ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ کپڑا کس کے لیے بنایا گیا ہے۔

اہل جنت کے مردوں اور عورتوں کے لباس میں فرق ہوگا۔ حلہ سے مخصوص صوفی کی پہچان ہوگی اور حور سے مخصوص کپڑا دیکھ کر ہر شخص جان لے گا کہ یہ حور کا لباس ہے۔

جنتیوں کے کپڑوں کی بابت قرآن و حدیث کے مطالعے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ

اہل جنت کا پہلا تحفہ

سب سے پہلے جنت میں داخلہ کی خبر سنانے کے بعد جو تحفہ پیش کیا جائے گا وہ جنت کی ابدی نعمتوں اور لازوال راحتوں کی پہلی جھلک ہوگی۔

جنت کی حوریں

جنت کے لیے پیدا کی جانے والی حوریں جنت کی دوسری مخلوق ہیں۔ ان کی طلب صوفی کی ہوگی۔ ان کی نظریں صرف اپنے صوفی کی طرف اٹھیں گی۔ جنت سے زمین تک سب روشن ہو جائے گا۔ خوشی ہوتے ہی جو حور صوفی کی روشنی کی وجہ سے پہچانی جائے گی۔ ان کے سر پر کوئی دوپٹہ یا اوڑھنی نہیں ہوگی۔ ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ ان کا کچھ حصہ زمین پر گرتا ہوگا۔ ان کے بال اتنے گھنے ہوں گے کہ ان کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آئے گا۔ ان کے بال ان کے جسم کے لیے لباس کا کام دیں گے۔ ان کے بال ان کے جسم کے لیے لباس کا کام دیں گے۔ ان کے بال ان کے جسم کے لیے لباس کا کام دیں گے۔

جنت کی حوروں کے بارے میں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ حور صرف جنت میں پیدا کی جانے والی مخلوق ہے۔ اس کا دنیا کی عورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ان کی بدبوؤں کا گویا تحفہ دھانی دے گا جیسے مغیبہ شیشے میں سربمہر شراب دھرتی دیتی ہے۔ مرد اجنبیان کے پاس جائے گا، نہیں بلکہ بدنصیبی پائے گا۔ مگر اس کی وجہ سے مرد اگر عورت کسی کو تکلیف نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی ہے، یاقوت میں سورائ نہ ہے کہ آر پار دیکھا جائے تو باہر سے دھاری دیتی ہے، جنتی اپنے چہرے کو ان کے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا۔ اگر خوبصورتی میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی تیزابی (مٹھاس) کی وجہ سے ساتھ سمندر شیریں سے زیادہ شیریں ہو جائیں، حوریں کہیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ مریں گی، ہمیشہ خوش حال ہیں، کبھی بدحال نہ ہوں گی، ہمیشہ خوش ہیں، کبھی ناراض نہ ہوں گی، مہمانے ہوئے ہوئے ہیں، ہمارے لئے اور ہم اس کے لئے۔

کھانے پینے سے متعلق نعمتیں

جنت میں چار نہریں اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی ہیں۔

1. "پانی کی نہریں" جن کا پانی بدبودار نہیں ہوتا۔
2. "دودھ کی نہریں" جن کا مزہ ہمیشہ ایک رہتا ہے کبھی بدلتا نہیں۔
3. "شراب کی نہریں" خوش ذائقہ۔
4. "خالص شہد کی نہریں"۔

ان شہد اور دودھ کی نہروں کی کوئی بڑی بھی اور مٹیالہ نہیں ہے، نہ اس پانی اور شراب کی مثال دنیا میں مل سکتی ہے، وہ شراب ایسی نہیں جس میں بدبو کڑواہٹ اور نشہ ہو جس کے پینے سے عقل جاتی رہے اور بے ہودہ باتیں ہونے لگیں۔

جنت میں ایسے کنوئیں ہیں، جن کا پانی یاقوت کا ہے، نہروں کی زمین خالص مشک کی ہے، پودوں کی جڑیں تانبے اور درختوں کی لکڑیاں سونے کی ہیں، وہ ایک سے بڑھ کر ایک سجی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جنتیوں کے منہ بالکل شیشے کی طرح چمکتے ہوں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

ان چیزوں سے آپ کو طرف اشارہ کریں گے انہیں ہی اس عرصے واپس کی۔

(جب ہی نے پیٹ بھر لی تو پوچھا "پھر کھانا کہاں جائے گا؟ یعنی جب پیٹ بھر جائے تو کھانا کیسے نکلے گا؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کھانے کے بعد ایک خوش پوش قوت نکل کر کہتی ہے کہ جو کھانا پیٹ بھر کر جب وہ بھوکا کر دیتا ہے تو اس کو پیٹ کی خوش اخلاقی کا قرار دیا جاتا ہے۔"

آداب پیدائش، اسلام، خوشی، بھائی، عزت، دعوت، دشمنوں کو محبت حاصل ہوگا۔ ہمارا کھانا میں نے کھانا کم ہوگا اور نہ عزت میں کمی ہوگی۔ مل کر کھانا ہوں۔ لقمے میں تو ہے۔ ایک کھانے کھوں سے کے ایسے دیکھنے میں ایک بیٹھے ہوں کے کھڑے ہے میں مخلف دکھائی دیتا ہے۔ دونوں عرصے کے پھولوں کی صورت ایک ہی ہوتی ہیں سے دیکھیں کہ کیا یہ ایک ہی قسم کا پھل ہے۔ کھانے میں مزہ دونوں سے لقمے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جنت کے لوگ کے لیے راستہ کا اٹھا ہوگا کہ اس سے زیادہ دل بھر جاتے ہیں جنت کی محفلوں میں کھانے میں اور ان کی بیوی بارہ ہاتھ ہے۔

کوئی پیدا نہ دیکھے کہ اس کا خوشبو لے تو کی چاہے کہ اسی وقت اس کو ہو جاتا ہے۔ اس پار آنے کا بھی اس میں سے اس قدر کھانے کا کہ اس کو پیٹ بھر جانے کا بعد میں اور پیدا ہو سے۔

یہ تھی کہ جو آدمیوں نے برابر کھانے پینے اور اس کی طاقت دی جاتی ہے۔

جنت میں لیتی کی کہ دنیا میں انہوں کے برابر پیدا ہے ہیں اور جنت کے دانوں میں نہ کھاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر پانی زیادہ ہو تو اس کو نہ تو ہاتھ لگائیں گے اور نہ ہی اس سے وضو کریں گے۔ ہاں اگر پانی تھوڑا ہو تو اس کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر پانی کم ہو اور اس میں نجاست گر جائے تو اس پانی کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

جنت کی دوسری بعض نعمتیں

جنت میں ہر جنتی کے لیے نہایت خوب صورت محلات ہوں گے۔

جنتیوں کو سونے کے، چاندی کے اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔ جنت میں سوار کے گزرنے والے کی (عام و معمولی) قدر گی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔ اگر جنتی کا چہرہ ظاہر ہو تو آفتاب کی روشنی کو مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی کو مٹا دیتا ہے۔

جو چیز چاہیں گے اسی وقت ان کے سامنے موجود ہوگی اور کوئی جنتی سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہونا چاہے گا تو اس کی چاہت پوری کر دی جائے گی، چنانچہ گھوڑا جنتی کو جنت میں جہاں وہ چاہے گا لے اڑے گا اور اس کی خواہش پورا ہوجائے گی۔[1]

جنتیوں کے خادم

اہل جنت کی خدمت کے لیے لڑکے ہوں گے[2] جو لڑکے نکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ہوں گے، خوب صورتی، چمک اور رنگ کی صفائی ستھرائی میں ان موتی کی

---

[1] ماخوذہ: صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، رقم: ۳۲۵۰؛ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا، ۲۸۳۸؛ جامع الترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمہا، ۲۵۱۴

[2] ماخوذ: صحیح البخاری، بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ، رقم: ۳۲۵۰

besturdubooks.wordpress.com

طرح ہوں گے وہ بھی میں پیدا ہوتا ہے، مگر انہار سے محفوظ رہتا ہے۔

اللہ رب العزت کا دیدار اور اہل جنت سے کلام

سب سے کم درجے والے جنتی سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے:

"اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر ملک دے دیں تو راضی ہو جائے گا؟"

وہ کہے گا:

"اے پروردگار! میں راضی ہوں۔" ارشاد ہوگا "جا تجھ کو اس سے پانچ گنا دیا" وہ کہے گا "اے رب! میں راضی ہو گیا۔" پھر ارشاد ہوگا "جو تجھ کو تمنا یا اور جس سے دل کو لذت ملے وہ سب تجھ کو دیا۔"

جنت میں ایک بازار ہے، اس بازار میں طرح طرح کی چیزیں ہیں۔ اس میں جنتیوں کے لیے وہ سب چیزیں موجود ہیں جو حسن و جمال اور نور کے تصور میں آتے ہیں۔ اللہ نے ہر ایک جنتی کو وہ سب چیزیں دی ہیں جن سے ان کی نظر، ان کے قلب اور ان کے دل کو لذت ملے گی۔ وہ جنتی جب ان چیزوں کو دیکھیں گے تو ان کو محسوس ہوگا کہ سب خوشی سے ان کی چیزوں کو دیکھ کر عقل حیران ہو جائے گی اور اس کی تعریف کریں گے، اس وقت جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گے۔[1]

جیسے آفتاب اور چاند میں رات کے سوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے رکاوٹ نہیں بنتا، اسی طرح ہر ایک جنتی کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر ایک کی طرف توجہ فرمائیں گے کسی سے غافل نہیں ہوں گے:

"اے فلاں ابن فلاں! تجھے یاد ہے کہ جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا؟"

اسے دنیا کے بعض کام یاد دلائیں گے، بندہ عرض کرے گا "اے رب! کیا

[1] حادیہ الفرقہ، طریق الہجرتین و بابہ السعادتین، باب حادی عشر فی سوق الجنۃ، ادارہ

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے مجھے بخش دیا؟"

فرمائیں گے "ہاں میری مغفرت کی وجہ سے تو اس مرتبے کو پہنچا۔"

سب اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہے ہوں گے کہ ان کے اوپر بے ہوشی چھا جائے گی اور وہ ایسی خوشی پر برسائے گا کہ لوگوں نے کبھی ایسی خوشی محسوس نہ کی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:

"اس بازار سے جو چیزیں تمہیں پسند ہوں وہ لے لو۔" چنانچہ جنتی اپنی اپنی خواہش کے مطابق چیزیں لے لیں گے۔ جنتی اس بازار میں ایک دوسرے سے ملیں گے۔ کپڑے نے مرنے والا بڑے مرتبے والے کے لباس کو پسند کرے گا، ابھی گفتگو ختم نہ ہوگی کہ چھوٹے مرتبے والا دیکھے گا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے، پھر جنتی اپنی اپنی قیام گاہ پر واپس آئیں گے۔ ان کی بیویاں ان کا استقبال کریں گی اور مبارک باد دے کر کہیں گی۔

"آپ آپ کی خوب صورتی اس وقت سے کہیں زیادہ ہے جب کہ آپ ہم سے جدا ہوئے تھے۔" وہ جواب دیں گے "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا، اس لیے ہماری خوب صورتی بڑھ گئی۔" عام مؤمنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہر ہفتے میں جمعہ کے دن ہوا کرے گا اور خاص مؤمنوں کو صبح و شام دیدار ہوا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائیں، آمین۔

اللہ تعالیٰ جنتیوں سے پوچھیں گے "تم خوش بھی ہو؟"

وہ عرض کریں گے

"بھلا خوش کیوں نہ ہوں، تو نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں۔"

besturdubooks.wordpress.com

(باقی حاشیہ صفحہ گزشتہ)

(۱) ابن ماجہ، جامع ابی عیسیٰ، ابوداؤد، صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی، و ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی، و ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی

(۲) ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی

(۳) ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی

(۴) ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب صفۃ الجنۃ، ج ۲، ص ۳۳۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] کی گھٹیوں کو جنت کے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

besturdubooks.wordpress.com

کفر یہ بات زبان سے نکالنے کا وبال

1. توبہ کی توفیق چھن جانے کا۔
2. اس کے ساتھ کفر کا خاتمہ ہونے کا۔
3. اس کے پیچھے تادیر عذاب جہنم کا مستحق ہونے کا۔

فی الواقع کفر اور اسلام کو چھوڑنے کا ارادہ دل میں کرنا زبانی اور بے تعلقی سے کفریہ الفاظ ادا کرنا ہے تو بھی کفر ہے تو پہلی چیز ایمان اور اسلام پر دوبارہ کاربند ہونا ضروری ہے پھر توبہ کرنے سے پہلے اس کے ہاتھ سے ذبح کیا ہوا جانور نہ کھایا جائے۔

تیسرے نمبر میں بعض اوقات کلمات کفریہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ان کلمات سے ضرور یا بعید از یقین میں سے کوئی چیز کا انکار ہوتا ہے یہ مطلب وہ نہیں کہ جس شخص کی زبان سے یہ کلمات نکلیں۔ اس کے سامنے رکھے اور مطلب کی تحقیق کیے بغیر کافر کہہ دیا جائے جب تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ کہنے والے کی مراد اس کے ایسے اعتقاد سے ہے جو کفر ہے اس کو کافر نہ کہا جائے۔ [1]

شرک کی حقیقت

اس ارشاد خداوندی سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخصوص تعریف عبادت و فرمان برداری کی خاطر کسی اور کی بھی تعظیم عبادت اور فرمانبرداری کا شرک ہے۔

بدعت کی حقیقت

صراط مستقیم کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے۔

بدعت وہ کام ہے جس کا کوئی ثبوت نہ کتاب میں ہے نہ سنت میں نہ قرآن مجید اور

---

[1] طریق نجاۃ صفحہ ۲۵۰

[2] [illegible] صفحہ ۱۲۱ [illegible] صفحہ ۱۹

besturdubooks.wordpress.com

ادا نہ پڑھی جائے۔ میں اس کی حجیت نہ ہونے اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت بیان کرنے تک اس موضوع پر لکھے جانے والے بہت سے مضامین میں اس عمل کا ذکر دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کو ترک کرنے والوں کو بھی اس عمل کے ثواب سے نوازے۔

نبی پر درود پڑھنے میں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجماع امت (۴) قیاس تینوں حجتیں ہیں۔

شریعت کی ان چاروں دلیلوں سے اس عمل کا حجت نہ ہونے اور اس کو دین کا کام سمجھا نہ جانے یا چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

مدعی حجیت پر اور حجیت پر اعتماد ہے آپ (شریعت صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدعت کو مسترد فرمایا ہے اور ہر محدث بدعت ایجاد کرنے والے کو دھتکارنے کا اعلان فرمایا ہے۔[1]

چند بدعتیں یہ ہیں

1. پڑھ کر بیٹھنا۔[2]
2. قبروں پر سجدہ کرنا۔[3]
3. قبروں پر چراغاں کرنا۔[4]
4. قبروں پر پھول چادریں غلاف ڈالنا۔[5]
5. ایسے کام کرنا جن پر اللہ نے نہیں بھیجا۔[6]
6. بیماری، خواب میں دن، خواب میں دیکھنے کا مخصوص کرنا۔[7]
7. عمل، دائم، پابندی، چلہ اور عرس۔[8]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلہا فی الحضر والسفر وما یجہر فیہا وما یخافت، ح ۷۵۶

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی القبر بعد ما یدفن، ح ۱۳۳۷

[3] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب النہی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ الصور فیہا والنہی عن اتخاذ القبور مساجد، ح ۱۱۸۰

[4] سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی اتخاذ السرج علی القبور، ح ۳۲۳۶

[5] سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی اتخاذ السرج علی القبور، ح ۳۲۳۶

besturdubooks.wordpress.com

چند ضروری باتیں

آج کل لوگ نماز سے بہت غافل ہیں اور بہت سی باتیں نماز کے بارے میں ایسی ہیں جو نہ جاننے کی وجہ سے نماز خراب ہو جاتی ہے اور بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں۔

1. نماز میں کان کی لو کو چھونا۔
2. کہنی سے کام لینا۔
3. ہر طرف دیکھنا۔
4. ہاتھ عورت کو دیکھنا اس کی آواز کا شہوت سے سننا خواہ اس سے پاس تعلق نہ بھی ہو۔
5. کپڑا یا جسم یا جانماز وغیرہ کا کھیلنا۔
6. کھیس یا کمبل کی بکل مارنا۔
7. ہاتھ سے کنکر پتھر وغیرہ ہٹانا۔
8. اپنی قمیص یا پاجامہ، تہبند، دھوتی، پتلون میں سے نجاست لگنے کے خوف سے نماز میں ہاتھ ڈالنا اور اس طرح کی اور بہت سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے نماز خراب ہو جاتی ہے۔
9. نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا۔
10. نماز سے پہلے وضو کرتے وقت کلی نہ کرنا۔
11. کانوں سے پیچھے پانی نہ پہنچانا۔
12. تھوک نگلتے رہنا۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۰ ۔۔۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۱ یتیم کا مال ناحق کھانا۔
۲۲ رشوت لینا دینا۔
۲۳ حیض کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا۔
۲۴ چیزوں کی قیمتیں زیادہ ہونے سے خوش ہونا۔
۲۵ اللہ تعالیٰ کے رزق میں عیب نکالنا۔
۲۶ دوسروں کے مقابلے میں خود کو اچھا سمجھنا۔
۲۷ کسی جوانی چاہنا۔
۲۸ حسد کرنا۔
۲۹ مسلمانوں سے کینہ رکھنا۔
۳۰ بلاوجہ غصہ کرنا۔
۳۱ کنجوسی کرنا۔
۳۲ بے فائدہ باتیں یا کام کرنا جس میں دنیا کی فائدہ ہو نہ آخرت۔
۳۳ دھوکہ دینے کے لیے بالوں کو سیاہ خضاب لگانا۔
۳۴ بوڑھوں کی توہین کرنا۔

چند غلط اور مشہور باتوں کی اصلاح

۱ سوتے میں شمال کی طرف پاؤں کرنا منع نہیں۔
۲ قینچی چلانے سے آپس کی لڑائی کا کوئی تعلق نہیں۔
۳ دو ڈبیوں کا ایک تیلی کو استعمال کرنا لڑائی کا سبب نہیں۔
۴ کوے کا گھر میں بولنے سے مہمان سے کا کوئی تعلق نہیں۔
۵ سرخی یا میں آنکھ اور عورت کی دائیں آنکھ پھڑکنے سے کسی مصیبت، رنج اور تکلیف کا کوئی تعلق نہیں اور اس سے خوش ہونے سے خوشی کا کوئی تعلق نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

- گھٹنے کے رہنے سے وضو یا نماز کا کوئی تعلق نہیں۔
- جاتے ہوئے شخص کو پیچھے سے بلانے کی وجہ سے ہونے والا کام رکتا نہیں۔
- ہتھیلی میں خارش ہونے سے کچھ ملنے کا کوئی تعلق نہیں۔
- شام کے وقت سونے کا اذان دینا ثابت نہیں۔
- اسلام میں نحوست کا کوئی تصور نہیں۔ چنانچہ منگل کا دن منحوس نہیں، ماہ صفر منحوس نہیں۔ رات کے وقت چوٹی کرنا، جھاڑو دینا، ناخن کاٹنا، کھانا کھا کر جھاڑو دینا، عصر کی اذان کے بعد جھاڑو دینا، جھاڑو کھڑی رکھنا، چپل کے اوپر چپل رکھنا، چارپائی پر چادر لپیٹ کر اٹھانا جائز ہے۔ کر بچھانا نحوست کا سبب نہیں۔
- صبح سویرے منہ کو کالی دیگ، ہنڈیا لگ جانے یا اور کوئی تکلیف پہنچ جانے پر شام تک اسی طرح ہوتے رہنے کا شگون لینا صحیح نہیں۔
- کسی کام کے لیے جاتے وقت بلی کے اپنے آگے سے گزر جانے سے اس کام میں ناکامی ہونے کا خیال کر لینا صحیح نہیں۔
- دکان دار کا صبح سویرے سامان ادھار دینے سے اس لیے انکار کرنا کہ میں نے شروع ہی میں ادھار دے دیا تو حال شام تک ادھار ہی فروخت ہوگا، صحیح نہیں۔
- کسی آدمی کے جنازہ گھر سے کے دوران یا کچھ دیر بعد اس شخص کے آجانے پر یہ سمجھنا کہ یہ شخص بڑی لمبی عمر والا ہے، صحیح نہیں۔
- مختلف قسم کی سانگر دھاگا درست نہیں۔
- مختلف رنگ کی چوڑیاں اور کپڑے پہننا جائز ہے، یہ خیال کہ فلاں رنگ سے مصیبت آئے گی، درست نہیں۔
- شریعت میں کوئی ہفتہ ایسا نہیں جس میں شادی سے منع کیا گیا ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۵۔ بچے کے کان میں اذان دینا سنت ہے۔

۱۶۔ کان چھوٹا ہو تو بے آواز قرآن مجید سے قابل پڑھا جاتا ہے۔

۱۷۔ بچوں کو ہاتھ لگانا اور ان سے مشغول کا حال معلوم کرنا اور ان پر یقین کرنا جائز نہیں، ولی خلیفہ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں، نا جائز ہے اور ان میں ذلت و خواری کا تخم ہے۔

۱۸۔ بچے کی پیدائش پر بچوں کو کھانے سے بچانے کے لیے اس کے گلے یا ہاتھ کی کوئی چیز کاٹنے، کھیل اڑانی یا کھانا بچے کے پیچھے پھرانا یا کل سے یا رنگ کا لگانا کام دست نہیں۔

۱۹۔ خواب کا اعتبار کرنا۔ بعد حق یا باطل کچھ اثر نہیں۔

۲۰۔ مشکل یا بعد آپڑنے سے کام نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۔ حسد کے وہم دل سے نکالنے کو حسد کرنے کی صورت میں شیطان کا بہکانا کام دست ہے۔

۲۲۔ زمین پر لوہا پانی روانی نہیں۔

۲۳۔ زمین پر لوٹ کر ہونے کی صورت میں پھٹنا۔ قیامت کے دن پھول سے اٹھنا پڑے گا دست نہیں۔

۲۴۔ عقد کرنے کے بعد ان کی آنکھوں پھٹنا کہ ان سے دنیا کی خوشی کم ہوگی دست نہیں۔

۲۵۔ یہاں میں داخل ہونے کے لیے اور داخل ہونے کے بعد چھ کلمے اور مفصل پڑھنا یوں لکھنے کے نادرست لکھے ہیں۔

۲۶۔ صدقہ سے آفت ٹلتی ہے اور صدقہ سے عمر زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی طرف سے صدقہ دینے کی خبر دی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے پیلوں کو بھینکنا کہ صدقہ سے رنج نکل جاتا ہے صدقہ سے

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

پانی کا بیان

وہ پانی جس سے وضو اور غسل کرنا بغیر کراہت کے درست ہے

❶ بارش کا پانی، میٹھے یا کنویں کا پانی، ندی یا سمندر کا پانی، دریاؤں کا پانی خواہ میٹھا پانی ہو یا کھارا، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی خواہ برف آسمانی ہو یا مصنوعی جو فریج وغیرہ کے ذریعے سے بنائی جاتی ہے، بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی، شبنم کا پانی۔[1]

❷ وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز پڑ گئی ہو اور پانی کے رنگ، مزہ یا بو میں کچھ فرق آ گیا ہو لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہ گئی ہو، نہ ہی پانی کے پتلے ہونے میں کوئی فرق آیا ہو جیسا کہ بہتے ہوئے پانی میں گھومتے ہوئے مل گئی ہو، پانی میں زعفران مل گیا ہو اور اس کا بہت ہلکا سا رنگ آ گیا ہو یا سابن مل گیا ہو یا اسی طرح کی کوئی اور چیز مل گئی ہو جو پتلا تھوڑا سا زرد مل گیا ہو یا سرکہ یا رس مل گیا ہو اور پانی کا کوئی ایک وصف بدل گیا ہو۔

❸ وہ پانی جس میں کوئی ایسی چیز پکائی گئی ہو جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اس کے پکانے سے پانی کا گاڑھا نہ ہوا ہو جیسے مرد و جلانے کے لیے بیری کی پتیاں ڈالی گئی ہوں۔

❹ وہ پانی جو نجاست جیسے پاخانہ، گوبر، لید وغیرہ سے گرم کیا گیا ہو۔

❺ وہ پانی جو زیادہ عرصے سے رکے رہنے، رکے رہنے، بند رہنے یا برتن میں بہت دن

---

[1] ہمارے ہاں عموماً پانی کے بارے میں جو مسائل بیان کیے جاتے ہیں وہ زیادہ تر حنفی مسلک کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم نے مسائل کو بیان کرنے میں حنفی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ ان مسائل کو بیان کرتے ہوئے ہم نے ایک کتاب "مدلل فقہ حنفی" مرتبہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم سے لی ہے۔ اس کتاب میں ہر مسئلہ کے ساتھ اس کی دلیل بھی بیان کی گئی ہے۔ اگر آپ کو مزید تفصیل جاننے کا شوق ہو تو آپ اس کتاب کا مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

رہنے سے رنگ بدل دے یا بدمزہ ہو جائے یا بو کرنے لگے جیسے حوض کا پانی زیادہ دن رکھنے سے بو کرنے لگتا ہے یا پرنالہ کے کیچن میں زیادہ دن پانی رہنے سے بو آنے لگتی ہے یا نرم یا تر پھپھوندی کو سفید یا رنگ لگانے سے کچھ دن پانی میں رنگ کی بو آتی ہے اور ذائقے میں بھی فرق آجاتا ہے یا کسی کنویں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے ہوں اور پانی میں بو آنے لگی ہو اور رنگ و مزہ بھی بدل گیا ہو لیکن پتلا پن باقی ہو تو اس طرح کا پانی پاک ہے اور اس سے وضو اور غسل وغیرہ سب جائز ہے۔ پانی میں بو آنے سے پانی اس وقت ناپاک اور ناقابل استعمال ہوتا ہے جب کہ پانی کی بدبو نجاست پڑنے کی وجہ سے ہو۔

1. وہ پانی جس سے پاک کپڑا، پاک برتن اور دوسری پاک چیزیں دھوئی گئی ہوں۔ مثلاً چاول دھوئے گئے ہوں یا ترکاری دھوئی گئی ہو اور پانی کا رنگ، بو، مزہ تبدیل ہوا ہو یا ان تینوں میں سے کوئی ایک وصف بدل گیا ہو اور عام بول چال میں اسے پانی ہی کہتے ہوں۔
2. وہ پانی جس سے سور، کتے کے علاوہ کسی بھی زندہ جانور کو نہلایا گیا ہو کہ جس کے جسم پر نجاست نہ لگی ہو اور پانی میں اس کا لعاب دہن نہ ملا ہو۔
3. وہ پانی جس میں سور کے علاوہ کوئی زندہ جانور گر پڑا ہو اور اس کا منہ پانی تک نہ پہنچا ہو اور اس کے جسم پر نجاست بھی نہ ہو۔
4. وہ پانی جس میں گھوڑا یا وہ جانور جس کا گوشت کھانا حلال ہے، مثلاً: بکری یا وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، پانی میں جانے اور پانی میں اس کا لعاب دہن بھی مل جائے، مثلاً: مچھر، مکھی، مکڑ، بچھو، شہد کی مکھی۔
5. وہ پانی جس میں ایسا جانور مر جائے یا پھول کر پھٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں مل جائے جیسے سینڈک، کچھوا وغیرہ۔ البتہ اس پانی کا پینا اور اس

besturdubooks.wordpress.com

ہے جانا پاک نہیں ہے۔

۱۱ دودھ کی دودھ یا گھی سے بدبو اگر دور نہیں ہوتی

۱۲ وہ کنواں جو پیشاب میں مسلسل گرتا رہے یا بند کر دیا گیا ہو

۱۳ دو گھڑے پانی کے جس میں مکمل طور پر نجاست گر گئی ہو

۱۴ دو پانی جس کے پاک ہونے کا یقین ہو تا پاک ہونے میں شک ہو مثلاً کسی مرد یا عورت نے پانی نکالا اور وہ پانی سے نہا چکنے کے بعد کہے کہ یہ پانی پیتے ہوئے میرا کتا یا دوسرا کوئی جانور اس پانی سے اس کو پیا معلوم ہوا۔

۱۵ دو پانی جو پاک ہے مگر پانی اس میں اتنا کم ہے کہ اگر نجاست گر جائے تو اس پانی کو ناپاک کر دے گی۔

۱۶ وہ پانی جو نجاست کا لگا ہوا پاک ہے مگر طہارت کے اس پانی کو دو قلتوں میں سے کسی ایک قلت سے کم ہے مثلاً وہ مرتی جو بند بہتی ہو یا وہ تالاب جس سے پانی نکالا جاتا ہو اور مراد نہ لگائے ہوں اور نہ ان کی چوڑائی میں کوئی نجاست گرنے سے ہونے کا خیر ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں جانور وغیرہ پینے کے لئے آتے ہوں جیسے جوہڑ وغیرہ کہ پانی کم ہونے کی وجہ سے جانور وغیرہ کے پینے سے ناپاک ہو جاتا ہو۔

۱۷ وہ پانی جو بہتا ہوا اگر پاس میں نجاست گری ہو جائے اور یہ شک ہو کہ اس کے رنگ، مزہ اور بو میں فرق آیا ہے یا نہیں آیا ہے پانی اور نجاست کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جتنا کم سے کم دو گھڑے پانی کا ہوتا ہے خواہ کتنی ہی کم مقدار میں نجاست ہو۔

۱۸ بہتا پانی جس میں مسلسل پانی آتا رہے اگر وہ جاری پانی سے زیادہ ہو مثلاً نہر ہے تو بھی اس سے جاری پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۹ جاری پانی اگر ناپاک ہونے کے بعد جب نجاست کا اثر ہٹ جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔

۲۰ چھت پر بارش کا پانی جو پرنالہ چلا تو اس پر چھت آلودہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

ناپاک ہو تو وہ پانی پاک ہے۔

۱۰ کسی کے پاس ایک برتن میں کچھ پانی ہو اور وہ اس کو مٹی کی ایک طرف سے اٹھی ہوئی چادر پر بہائے اور بہتے ہوئے پانی میں وضو کرے کہ اعضا سے گرنے والا مستعمل پانی اسی میں گرے اور یہ سب پانی پھر دوسری طرف سے ایک برتن میں جمع ہو جائے تو اس جمع کیے ہوئے پانی سے دوبارہ وضو کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ یہ جاری پانی تھا۔

۱۱ اگر ناپاک پانی کسی جنگلے وغیرہ میں ہو اور نجاست کی وجہ سے پانی کا رنگ، مزہ، بو کچھ بھی نہ بدلا ہو اور اسکی حالت میں پاک پانی اوپر سے بہہ رہا ہے یا اس جنگلے میں اس قدر نالہ ہو جائے کہ پانی کنارے سے نکل کر بہہ جائے تو اس سے پانی اور برتن دونوں پاک ہو جائیں گے اور اس پانی سے وضو اور غسل درست ہو گا۔

۱۲ وہ حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھائیں تو زمین نظر نہ آئے، یہ بھی بہتے ہوئے پانی کی طرح ہے، ایسے حوض کو دو درہ کہتے ہیں، حوض کا طول، عرض یکساں ہونا ضروری نہیں ہے، کمی بیشی کی گنجائش ہے۔

جس طرح دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا شرعی حوض ہے، اسی طرح پانچ ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا اور بیس ہاتھ لمبا یا چوڑا ہاتھ چوڑا اور پچیس ہاتھ لمبا یا دو ہاتھ چوڑا اور پچاس ہاتھ لمبا بھی شرعی حوض ہے، اگر حوض گول ہے تو اس کا گھیرا ۴۰ چالیس گز ہو اور احتیاطاً ۴۲ بیالیس گز ہو اور اگر حوض تین کونے دو طرف سے ساڑھے پندرہ گز ہونا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگر حوض کا رقبہ دو درہ حوض کے رقبے کے برابر ہو تو اس کا حکم دو درہ کے موافق ہوگا، خواہ شکل کچھ بھی ہو، چنانچہ حوض جب کہ اس کی ہر جانب پندرہ گز ہو تو اس کا رقبہ دو سو پچیس مربع گز بنتا ہے اتنا ہی رقبہ جس

besturdubooks.wordpress.com

شکل میں پڑا ہو یا اس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن سے وضو مکروہ ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس سے مذکورہ وجوہ کا علم نہیں کیا جا سکتا کہ غالب یہ ہے کہ پانی نے نجاست کو پاک کر دیا ہے اور اس کی مقدار کا اعتبار نہیں ہے۔ پانی کے دو بڑے حصے سے رکھنے کا معیار ہے۔ اگر کوئی تالاب جس کی لمبائی چوڑائی پانچ پانچ گز ہو اور گہرائی بھی اتنی ہو جتنی عموماً پانی کی سطح سے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے اور اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے سے دس گز کے فاصلے پر ہو اور اس کے کنارے کھلی جگہ میں ہوں کہ جانور جب چاہیں اس پر منہ ڈال سکیں تو ایسا پانی تھوڑا سمجھا جائے گا اور نجاست گرنے سے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ وہ تبدیل نہ ہوا ہو۔

اگر یہ حوض ایسی جگہ میں بنا ہوا ہے جہاں جانور کم آتے ہوں یا بنا تو ایسی جگہ میں ہے لیکن وہاں جانور آتے ہیں تو اس میں اتنی نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جتنی نجاست پڑنے سے بہتا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اگر اس حوض کا پانی بہتا ہو تو جس طرف سے پانی آ رہا ہے اس طرف کی نجاست پڑنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور جس طرف سے پانی جا رہا ہے اس طرف کی نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

وہ پانی جس سے وضو مسنون کے لیے نہانا مکروہ ہے

1. وہ تھوڑا پانی جس میں نہانے کی وجہ سے غالب یہ گمان ہو کہ نجاست مل گئی ہو۔
2. وہ پانی جس کے زیادہ ہونے کا یقین ہو اس میں غالب یہ ہو کہ اس میں نجاست ہو اگرچہ نجاست نہ ہونے کا شک ہو۔
3. ان جگہوں کا پانی جن میں اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا ہو۔
4. بئر بضاعہ۔
5. کھلی جگہ میں رکھا ہوا پانی۔

---

besturdubooks.wordpress.com

1. شکار کرنے کے حلال پرندے جیسے شکرہ، باز وغیرہ کا جھٹا جب کہ وہ پاخانہ نہ کھاتا ہو۔
2. جو چوپائے گھروں میں پالے جاتے ہیں جیسے سانپ، بچھو، چوہا، بلی وغیرہ کا جھوٹا۔

وہ پانی جو پاک ہو لیکن اس سے وضو غسل درست نہ ہو

1. کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑا ہوا عرق، جیسے مٹے کا عرق، تربوز کا پانی۔
2. وہ پانی جس میں دوا اور چیز ملی ہو یا پانی میں کوئی چیز پکائی گئی ہو اور اسے عام بول چال میں پانی نہ کہتے ہوں جیسے شربت، شیرہ، روشناب، کہ وہ کالا سیاہ ہو۔
3. وہ پانی جس میں کوئی چیز ڈال کر پکائی گئی ہو جس سے پانی کا رقت یا جزو جل گیا ہو۔
4. وہ پانی جس میں گیہوں کے لیے زعفران گھولا گیا ہو یا کوئی چیز ایسی ملی ہو۔
5. وہ پانی جس میں روٹی کا ٹکڑا بھیگا ہو کہ روٹی کا رقت اچھی طرح پانی میں آ گیا ہو۔
6. وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اسے مستعمل پانی کہتے ہیں۔

مستعمل پانی وہ ہے جو وضو یا غسل کرتے وقت بدن سے اترے جب کہ جان پڑے کہ کوئی نجاست نہ تھی، لہٰذا جو پانی بدن پر گرا ہو یا برتن میں وضو یا غسل کے بعد بچا ہو وہ مستعمل پانی نہیں ہے۔

اس طرح اگر کسی نے وضو یا غسل محض ثواب حاصل کرنے کے لیے یا بچوں کو وضو یا غسل سکھانے کے لیے کیا تو اس میں استعمال ہونے والے پانی کو مستعمل نہیں کہیں گے۔

چوتھا پانی ایسا کم ہو جو وضو کو نہیں کفایت کرتا ہو اور اگر وضو کرے یا وہ پانی بدن

۱؎ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، ص ۱۷۱، ج ۱

besturdubooks.wordpress.com

کر دیا تو وہ پانی مستعمل نہیں ہے۔ مستعمل پانی وہ ہے جو اعضاء کے کسی پاکی حاصل کرنے میں استعمال کر لیا گیا ہو۔ آج کل مشینوں سے جو پانی نکلتا ہے اس کو بھی پاک کیا جا سکتا ہے، مگر یہ پانی بھی وضو یا غسل میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔[1]

ناپاک پانی جس سے وضو یا غسل درست نہیں

1. کتے، سور، شیر، چیتے، بندر، گیدڑ، ان جیسے دوسرے جانور، مردار کے کھانے والے پرندوں، ان سب کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔
2. بلی نے چوہا کھا کر فوراً ہی منہ ڈال دیا ہو تو اس برتن کا پانی ناپاک ہے۔
3. گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں، لیکن وضو ہونے میں شک ہے، بہتر اگر نہیں صرف کرتے۔ کتے کا جھوٹا پانی ہے، اس کے علاوہ اور پانی نہ ملے تو وضو و تیمم دونوں کیے جائیں، پہلے پانی سے وضو کریں، پھر پہلے تیمم کریں، دونوں صورت اختیار ہے، اس پانی کا پینا درست نہیں۔
4. تھوڑا نجاست ہو پانی تھوڑی ہی نجاست سے بھی ناپاک ہو جاتا ہے، اگرچہ نجاست سے پانی کے رنگ، بو، مزہ میں کوئی فرق نہ آیا ہو۔
5. جن جانوروں میں بہتا خون ہوتا ہے اگر وہ پانی تھوڑے پانی میں گر جائیں اور مر جائیں تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اسی طرح اگر مرا ہوا پانی میں گر جائے تو بھی پانی ناپاک ہو جائے گا۔
6. پانی نجاست سے تو پاک ہو گیا ہے، مگر کپڑا ایسا ہوتا ہے جو ناپاک ہے، تھوڑے پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔
7. تھوڑے ناپاک پانی میں اگر پانی زیادہ بھی مل جائے تب بھی پاک پانی

[1] ... حاشیہ فتاویٰ ہندیہ علیٰ ہامش الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، فصل فی المیاہ، ج ۱، ص ۱۹

besturdubooks.wordpress.com

زیادہ سے زیادہ پانی لگانا

متفرق مسائل

1. نیچے زیادہ پانی کا استعمال جس کا عموماً رواج ہے اچھا نہیں اور اس سے بچنا چاہئے، ہاں یہ کہ کسی جگہ پانی کم ملتا ہو اور وہاں کے لوگ اس کے عادی ہوں تو ان کے لئے اس کا استعمال جائز ہے، اسی طرح اگر کسی کو وہم ہو کہ اتنے پانی سے طہارت نہیں ہوگی تو اس کا بھی یہی حکم ہے، وہم والے کو بھی اتنا ہی پانی استعمال کرنا چاہئے جتنا دوسرے لوگ کرتے ہیں۔

2. بعض لوگوں نے پینے کے لئے زیادہ پانی رکھنے کی غرض سے وضو کے لئے پانی کم استعمال کرنے کا طریقہ نکالا ہے، یہ بھی درست نہیں، وضو کے لئے پانی کم نہ ہونا چاہئے، زیادہ پانی کا بچانا درست ہے۔

3. اگر وضو یا غسل میں استنجے کی جگہ پر بہایا جانے والا پانی کسی نجاست کا اثر لگنے سے ناپاک ہو گیا ہو تو ایسا پانی استعمال کرنے سے وضو اور غسل نہیں ہوتا، اس لئے وضو یا غسل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ استنجے کی جگہ کا بہایا جانے والا پانی کسی اور جگہ پر نہ لگے۔

4. وضو میں کلی کرنے کے بعد تھوکا ہوا پانی نکالنا ضروری ہے۔

5. اگر کسی نے وضو یا غسل کرتے وقت پانی بہانے کے لئے نالی بنائی ہو تو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے وقت وضو کے اعضاء یا غسل کے اعضاء کو نالی کی طرف جھکا دے تاکہ وضو یا غسل کا پانی نالی کی طرف بہہ جائے، نالی بنانے کا یہ مطلب نہیں کہ وضو یا غسل کا پانی نالی کی طرف بہہ جائے، اس لئے وضو یا غسل کرتے وقت نالی کی طرف جھکا دینا کافی ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

سے پاک ہو جائے گا۔

۴ مرد و عورت جس پانی سے نہا لیں وہ پانی پاک ہے لیکن اگر اس پانی سے ناپاکی دور کرنے والے مائع کے اجزاء پانی سے علیحدہ ہو جائیں تو وہ مائع پاک ہے۔

۵ گڑھے میں پانی لیا اور پانی پیتے اٹھ کر اور اس سے پہلے لوٹے کو دیکھا جس سے معلوم ہوتا کہ لوٹے میں کچھ ہے یا نہیں، پانی لینے کے بعد دیکھا تو لوٹے میں نجاست پڑی تھی ایسی صورت میں گڑھے کا پانی پاک سمجھا جائے گا، یوں کہ ممکن ہے نجاست لوٹے ہی میں ہو۔

۶ اگر پانی بہا کر دوسری جگہ لے جائیں تو ان میں نہیں ہوتا اگر پانی میں مرغی، بلی یا چوہا مرا ہوا پایا جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اس پانی سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا۔

۷ پانی کی نلکی میں اگر پرندہ گر کر مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے اور اس کے گرنے کا وقت نہیں معلوم ہوتا تو احتیاط اس میں ہے کہ جتنے دن اس نلکی سے پانی لیا ہے ان دنوں کی نمازوں کو دوبارہ پڑھا جائے اور جتنے دن کی نماز کا قضا کرنا یاد ہے اتنے ہی دن کی نماز قضا کرے اور اس وقت سے اس پانی کو ناپاک سمجھا جائے اور اس سے پہلے کی نمازوں کو دوبارہ پڑھا جائے۔

۸ ۔ حوض میں نلکی لگی ہوئی ہے اس سے پانی گرتا ہے اور اس سے آپ نے وضو کیا، پھر پانی بچھو نے دیکھا، عورت پانی لے کر پیتے ہیں اور اٹھا کر لیتے ہیں اس نے یا خود یہ پانی پاک ہے، اگر اس پانی کے ناپاک ہونے کا اس طرح یقین ہو جائے تو پھر یہ پانی ناپاک ہوگا۔

۹ کافروں کے برتن کا پانی بھی پاک ہے لیکن اگر معلوم ہو جائے کہ ان نے برتن پاک کیے تھے تو پھر ان کے برتن کا پانی پاک نہ ہوگا۔

۱۰ دو قسم کے لوگوں سے ہم نے لوٹے پانی کے لیے ہیں اور پیتے ہیں اور خود بھی برتن ہاتھوں سے بھر لیتے ہیں، ان کا پانی پاک ہے، (۱) جو کہ نجاست کو نہ جانتے ہوں (۲) قصاب

besturdubooks.wordpress.com

کا ذہن پاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہو جائے۔

❹ آدمی کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ خواہ وہ مسلمان کا ہو یا کافر کا یا ایسے شخص کا جھوٹا ہو جس کو نجاست کی ضرورت ہو، یعنی کہ کوئی ناپاک چیز پی کر (جیسے شراب) یا کھا کر (جیسے مردار) اور پانی نہ پیا ہو۔[1]

استنجا کا بیان

استنجا کی اہمیت

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو نجاست لگی ہوئی ہے اس کو پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے: "عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔"[2]

ایک روایت میں ہے: "پیشاب سے بچو، بہت سے لوگوں کی قبر میں اسی کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔"[3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: "پیشاب سے زیادہ گندا کیا ہے۔"[4]

استنجا کا حکم

❶ اگر پاخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر دور تک نہ پھیلا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست دور تک پھیل گئی ہو تو ایک درہم سے زیادہ یا اس

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، مطلب فی الجلب والحصر، ۱/۱۹۹-۲۰۰، فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الآبار، ۱/۱۱۲-۱۱۳

[2] صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستبراء من البول، ۱/۱۲۹

[3] سنن الدار القطنی، کتاب الطہارۃ، باب نجاسۃ البول، ۱/۱۲۷

besturdubooks.wordpress.com

سے تجاوز کر گئی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو دھونا فرض ہے۔[1]

فائدہ: حضرات فقہاء کرام نے ایک درہم کی مقدار کا اندازہ ہتھیلی کی گہرائی سے کیا ہے کہ ہاتھ کے سیدھا کرنے کی صورت میں ہتھیلی میں جس حد تک پانی ٹھہر جاتا ہے وہ ایک درہم کے برابر ہے۔[2]

❼ نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور پتلے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے جیسے پیشاب، خمر، خنزیر تو اگر درہم سے کم ہو تو اس کا دھونا سنت ہے اور درہم کے برابر ہو تو دھونا واجب ہے اور اگر درہم سے زیادہ ہو تو دھونا فرض ہے اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے پاخانہ، مرغی، خنزیر کی بیٹ تو اگر وزن میں سوا ماشے سے کم ہو تو اس کا دھونا سنت ہے اور سوا ماشے سے چار ماشے تک کے برابر ہو تو دھونا واجب ہے اور سوا ماشے سے چار ماشے سے زیادہ ہو تو دھونا فرض ہے۔

لہٰذا اگر کسی نے استنجا کیے بغیر نماز شروع کر دی تو پتلی اور گاڑھی ہر دو قسم کی نجاستوں میں پہلی صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوگی، دوسری صورت میں رکعت اور مکروہ تحریمی ہوگی اور قضا ان کے ذمے فرض نہ ہوگی۔ لیکن جان کر وقت سے پہلے نماز توڑنے سے نماز کا وقت لازم ہوتا ہے، اس لیے نماز پوری کر کے استنجا کرے اور نماز لوٹائے اور تیسری صورت میں نماز مکمل نہ ہوگی، اس لیے نماز توڑ کے استنجا کر کے پھر پڑھے، نماز ہو جائے گی۔

---

[1] الدر المختار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۳۲۱

[2] الفتاوى الهندية، کتاب الطهارة، الباب الثالث، ۱/۵۰

[3] الدر المختار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۳۲۱؛ حاشية ابن عابدين، باب الاستبراء وغيره، فصل في الاستنجاء، ۱/۳۱۹

besturdubooks.wordpress.com

- ہوا نکلنے اور سونے کے بعد استنجا کرنا واجب ہے۔[1]
- جب کوئی ناپاک چیز پاخانہ پیشاب کے مقام سے نکلے تو اس کے بعد استنجا کرنا چاہیے جیسے خون، پیپ وغیرہ۔[2]

پاخانہ پیشاب سے فراغت کا مسنون و مستحب طریقہ

مناسب یہ ہے کہ پیشاب پاخانہ کی حاجت کے غالب ہونے سے پہلے ہی بیت الخلاء چلی جائیں۔ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کریں تو رومال، چادر وغیرہ سے سر ڈھانپ لیں اور اپنی انگوٹھی وغیرہ جس پر اللہ تعالیٰ کا یا کسی نبی کا یا فرشتے کا یا کسی قابل احترام شخص کا نام ہو اتار دیں اور یہ دعا پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" مرجمہ

"اے اللہ میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

پہلے بایاں پاؤں داخل کریں پھر دایاں۔ بیٹھتے میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو بلکہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں، کپڑوں کو اچھی طرح اوپر کر لیں اور مستقل پانی سے کچھ فاصلہ رکھیں، دونوں پاؤں کے درمیان قریب قریب اتنا فاصلہ ہو جتنا اطمینان سے بیٹھنے کے لیے ضروری ہے۔ خاص کر عورتوں کی بائیں طرف اور ان حالات میں کسی سے بات نہ کریں یہاں تک کہ سلام کا جواب بھی نہ دیں۔

اگر چھینک آئے تو دل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں زبان سے نہ کہیں اور نہ ہی کوئی اور بات وغیرہ کریں۔ اگر بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا یاد نہ ہو تو اسے زبان سے نہ پڑھیں دل میں پڑھیں۔ اپنی شرمگاہ نہ دیکھیں اور نہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت پاخانہ پیشاب میں تھوکیں اور نہ ہی بات چیت کریں یہاں تک کہ اپنے

[1] ... [2] ...

besturdubooks.wordpress.com

ہاں سے شغل کریں اور نہ زیادہ اونچا تھا کیں، بل کہ کوشش کریں کہ پیشاب شرم گاہ کی حالت میں بیٹھیں۔ اگر بیٹھنے کی جگہ کچی ہو تو کنکر اور ڈھیلے وغیرہ میں نجاست کے لیے بیٹھنا ہو تو چند باتوں کا مزید خیال رکھیں

1. پردے کی جگہ بیٹھیں۔
2. ایسی جگہ بیٹھیں جہاں پیشاب یا خانہ کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو۔
3. اس جگہ بیٹھنے سے اپنے جسم پر پیشاب یا خانہ میں لوٹ ہونے سے محفوظ رہے۔
4. پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں، اگر جگہ سخت ہو تو سے نرم کر لیں۔
5. فارغ ہونے کے لیے اور جائیں اگرچہ پیشاب قریب، جگہ پر نہ ہو تو بھی دعا پڑھ لے۔

جب پیشاب یا خانہ سے فارغ ہو جائیں تو پہلے ڈھیلوں سے استنجا کریں پھر ہاتھوں کو پانی سے پاک کر کے بدن کو شرم گاہ سے دور رکھتے ہوئے داہنے ہاتھ سے پانی میں ٹرٹی ڈالیں اور چھینٹیں نہ اڑیں، پھر پیشاب کی جگہ دھوئیں، پھر یا خانہ کی جگہ اگر دھونا ہو تو بائیں ہاتھ سے دھونے میں مدد کریں۔

اگر پیشاب کی نالی میں تکلیف ہو جاتی ہو تو ان سے پانی حاصل کرنے کے لیے آسان اور مختصر طریقہ یا تدبیر لکھی جا سکتی ہے کہ پیشاب سے فراغت کے بعد پیشاب یا خانہ کے مقام سے انگلیوں کی دو ہلکی کو سوتر جانب اس کے بعد پیشاب کی نالی کو سوت دیا جائے تو راستے میں جو رطوبت ہوگی وہ نکل جائے گی۔ گندگی پر کسی طرح پانی بہا دیں، یوں سمجھ کر نجاست قبض کے نیچے حصہ میں بھی نظر نہ آئے۔ پھر تین مرتبہ تھوڑا تھوڑا کر کے بائیں ہاتھ سے پانی لے کر ہر مرتبہ اچھی طرح

"اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالْمَاءِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيَ الْاَذٰى وَعَافَانِيْ"[1]

---

[1] سیر اعلام النبلاء، الطہارۃ، باب ما جاء فی الاستنجاء، ج ۱، ص ۱۶

besturdubooks.wordpress.com

شکر تحفہ: "(اے اللہ!) میں آپ کی بخشش چاہتا ہوں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھ کو عافیت بخشی۔"

فائدہ: (۱) مذکورہ بالا دعا سب ہی کے لیے استنجا کے بعد پڑھنے کی مخصوص نہیں اور نہ کوئی عدد مخصوص ہے، اصل کے مقصود صفائی ہے، وہ جس طریقے سے حاصل ہو جائے کافی ہے۔

(۲) ڈھیلا استعمال کرنے کی صورت میں مستحب یہ ہے کہ پاک ڈھیلے یا پتھر بائیں طرف رکھیں اور استعمال شدہ بائیں طرف، اسی طرح تشو پیپر استنجا بیت الخلا میں بائیں طرف رکھنا چاہیے اور گندگی کی کوکری یا ٹوکری بھی بائیں طرف رکھنا چاہیے۔ کوڑی یا ٹوکری ایسی ہونی چاہیے کہ بیت الخلا میں جانے والے کو اذیت نہ ہو۔

(۳) اچھا باتھ روم کیسے ہوتے ہیں۔

ایک وہ حصہ جو قضائے حاجت کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔

دوسرا وہ حصہ جہاں غسل کیا جاتا ہے یا وضو کیا جاتا ہے۔

حکم یہ ہے کہ ناپاک قضائے حاجت کے لیے بنی ہوئی ہے، اس میں داخل ہونے سے پہلے بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا پڑھ لیتے ہیں، اسی طرح نہانے کی جگہ یا وضو کی جگہ وضو کی دعا پڑھ لیتے ہیں، اگر چہ عنیا کا تقاضہ یہ ہے کہ بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا اچھا باتھ روم میں داخل ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی جائے، کیوں کہ بعض ملکوں کے اچھا باتھ روم میں داخل ہونے کے بعد زبان سے دعا نہیں پڑھ سکتے۔[1]

ڈھیلے اور پانی سے استنجا کرنے سے متعلق تفصیل

❶ استنجا میں بہتر طریقہ پانی کا استعمال کرنا بھی جائز ہے، اسی طرح اگر نجاست کی مقدار ایک درہم سے کم ہے تو صرف ڈھیلے استعمال کرنا بھی درست

[1] اسلام اور آداب طہارت، مفتی رضوان، ص ۲۰

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ چنانچہ ان حضرات کو اپنے اختلافات کو ختم کرنے کے لیے پہل کرنی چاہیے۔

۲ انھیں اپنے اختلافات سے بالا ہو کر باہمی یکجہتی سے دعوت دین کا کام کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ اس کے لیے پہل کرنی چاہیے۔

۳ اختلافات کو ختم کرنے کے لیے اپنے ہاں موجود ان تمام چیزوں کو ختم کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو اختلافات کو ہوا دیتی ہیں۔

۴ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرقہ سے وابستہ علما اپنے اپنے فرقہ کے عوام کو اس بات پر قائل کریں کہ اختلافات کو ہوا دینے والی تمام چیزوں کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے ان کو اپنے فرقہ کے عوام کو اعتماد میں لینا چاہیے۔ اس کے بعد ہی وہ اختلافات کو ختم کرنے کے لیے کوئی مؤثر قدم اٹھا سکتے ہیں۔

۵ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرقہ کے علما اپنے اپنے فرقہ کے عوام کو اس بات پر قائل کریں کہ اختلافات کو ختم کرنے کے لیے کوئی کسی سے اپنے دین کو منوانے کی کوشش نہ کرے۔ اس کے بجائے ہر فرقہ کے لوگ اپنے دین پر عمل کرنے کی پوری آزادی دوسرے فرقہ کے لوگوں کو دیں۔

۶ اختلاف میں کفر کا فتویٰ دینا اختلاف کو ہوا دینے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے ہر حال میں بچنا چاہیے۔

۷ کسی دوسرے فرقہ کی دل آزاری کرنا اختلاف کو ہوا دینا ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

۸ کسی بات پر دو فرقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس کے بعد ان کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

۹ دوسروں سے اختلاف کرتے ہوئے کبھی حق تلفی، بدتمیزی، بدتہذیبی اور بدتمیزی سے کام نہ لیا جائے۔ اختلاف ہونے پر بھی ان کے ساتھ عزت اور احترام کا رویہ اختیار کیا جائے۔

۱۰ اختلاف کی صورت میں ہر فرقہ کے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔ اس کے لیے ہر وقت صلح کا دروازہ کھلا رکھیں۔

besturdubooks.wordpress.com

پیشاب سے بچنے کا اہتمام کرنا یا شبہ ضروری ہے اگر اس میں ضرر ہو تو سے زیادہ اہتمام کرنا ضرر سے خالی نہیں ہے۔[1]

وہ جگہیں جہاں پاخانہ پیشاب کرنا درست نہیں

حنفیہ کے نزدیک مقامات پر پیشاب پاخانہ کرنا درست نہیں

1. پانی میں خواہ جاری ہو یا ٹھہرا ہوا کنواں ہو یا حوض سے قریب۔
2. اس سوراخ کی جگہ میں جس کے نیچے چلتے ہوں یا اس راستہ پر کہ جس پر لوگ چلتے ہوں یا اس راستہ پر جس میں لوگ سایہ میں بیٹھتے ہوں خواہ یہ راستہ بے آب و گیاہ صحرا ہو اور اگر کسی کی مملوکہ جگہ ہو تو مالک کی اجازت سے اس میں قضاء حاجت کرنے سے یہ ممانعت نہیں۔
3. عید گاہ میں۔
4. دفن کے راستے کے کنارے پر۔
5. پھل دار درخت کے نیچے۔
6. نیچے پتھر اور اوپر کی جانب دو ہاتھ سے زائد اونچا ہو ورنہ درست نہیں۔
7. راستہ، قبلہ کی جانب پر۔
8. ہوا کے رخ پر۔
9. سورج اور چاند کی سمت میں، کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانیوں میں سے ہیں۔
10. مسجد اور عیدگاہ سے اس قدر قریب کہ وہاں کی بدبو سے نمازیوں کو تکلیف ہو، اسی طرح قبرستان میں۔

[1] حاشیہ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، فصل فی الآبار، مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی، ۱/۱۰۱، ۱۰۲۔ الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس عشر فی آداب الخلاء، ۵/۴۱۲، ۴۱۳۔ الفتاوی التاتارخانیۃ، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث فی الاستنجاء، ۱/۴۱۲، ۴۱۳۔

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

وہ اشیا جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے

1. [illegible]
2. [illegible]

وہ اشیا جن سے اجتناب کرنا ضروری نہیں

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

1. پاخانہ، پیشاب، لکھنے کی سیاہی، شوشہ، اوقاف، چوہا، اور بلا، چھپکلی، سانپ وغیرہ سے استنجا کرنا درست نہیں۔
2. ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کریں جیسے مرکہ وغیرہ۔
3. ایسی چیزیں جو قیمتی ہوں خواہ زیادہ قیمت ہوں یا کم قیمت کی جیسا کپڑا، ورق گلاب وغیرہ۔

قیمتی چیز سے استنجا کرنا اس وقت منع ہے جب کہ یہ خیال ہو کہ استنجا کرنے سے وہ چیز بالکل بے کار ہو جائے گی یا اس کی قیمت کم ہو جائے گی اور کوئی استنجا کرنے کے بعد اس سے وہ چیز کام میں لا سکے اور قیمت میں کمی نہ ہو تو منع نہیں لہٰذا ایسا کپڑا جو پہننے کے قابل نہ رہا ہو اس سے استنجا کرنا جائز ہے۔

4. ادویہ کے جزو جیسے ہاں وغیرہ کی آمیزش وغیرہ۔
5. مسجد کی چٹائی، کوئلہ، بھاڑ وغیرہ۔
6. درختوں کے پتے۔

فائدہ: اگر کسی نے ان میں سے کسی چیز سے استنجا کر لیا تو بھی استنجا ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی پاکیزگی کی نعمت سے محروم نہیں ہو جائے گا۔

استنجا سے متعلق مکروہات

1. پاخانہ قبلہ سے [illegible] پاخانہ پیشاب [illegible]
2. پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے اور استنجا

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

کے وقت مکروہ تنزیہی ہے۔

- تمام کپڑے سے اگر ریشہ جدا کر کے پاخانہ پیشاب کرنا۔
- بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔[1]

متفرق مسائل

- تعویذ معمولی ہو یا کسی کپڑے میں لپیٹ دیا گیا ہو یا متحرک اور اق جیب میں ہوں تو انہیں بیت الخلاء میں ساتھ رکھ سکتے ہیں۔[2]
- پانی حاصل کرنے کے بعد اگر حرکت دائیں بائیں کرنے سے قطرے آنے کا وہم ہو اور دیکھنے پر آٹھ قطرے کا نہ آنا معلوم ہو اور ایک آدھ سے زیادہ قطرے نہ آنا معلوم ہو تو اس سے وضو ٹوٹنے کا نہ نماز فاسد ہوگی، مثل کے ایسے وہم کی وجہ سے دھلنا بھی واجب نہیں، البتہ اگر غالب گمان یہ ہو جائے کہ قطرہ آ گیا تو دھلنا ضروری ہے، چنانچہ نماز کی حالت میں ہاتھ لگا کر دیکھ لیا جائے اور نماز کے علاوہ جس طرح آسان ہو دیکھ لیا جائے، اگر قطرے کے ہونے کا علم ہوگا تو دھو لے جائے گا اور اگر قطرے کے ہونے کا ظن نہ ہوگا تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، البتہ اگر نماز کی حالت میں صرف شک ہو اور غالب گمان نہ ہو تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد تلاش کر لیا جائے، اگر نجاست کی تری کا یقین ہو جائے تو نماز لوٹانا واجب ہوگا۔[3]
- جس کو اکثر قطرے آنے کا وہم ہوتا ہو، اس کو پیشاب کے بعد اپنے حلق اور نالی کو خوب جھٹکا دینا چاہیے، پھر جب قطرے کا یقین نہ ہو جائے، وہم پر کبھی اعتماد

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، فصل فی آداب الخلاء، ص ۱۰۳ دار المعرفۃ بیروت۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۱/۳۰۰

[2] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان الامور التی یجب الوضوء منہا، ۱/۲۱۶ اسلامی۔ احسن الفتاوی، ۱/۲۱۶

[3] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان الامور التی یجب الوضوء منہا، ۱/۲۱۶

besturdubooks.wordpress.com

چاہیے کہ پانی کی تری رہے۔[1]

❷ اگر گیلی کو استنجا کرنے کے بعد کچھ دیر تک قطرے آتے رہتے ہوں اور ہو مخلص شرعاً معذور ہو تو اس کو وضو یا وضو کے عضو دھونے کی ضرورت نہیں اور کپڑے سے پونچھنا بھی ضروری نہیں اور اگر وہ مخلص شرعاً معذور نہیں تو اس کو عضو دھونا بھی ضروری ہے اور دو بار وضو کرنا بھی ضروری ہے، کچھ کپڑے سے پونچھنا کافی نہیں۔[2]

❸ استنجا کر لینے کے بعد اگر شبہ گمان ہو کہ پانی بھی صاف ہو گئے ہیں اور بدبو وغیرہ بھی ختم ہو گئی ہے تو وضو کا اعادہ یعنی نماز کے پیش نظر ہے ضروری نہیں۔ البتہ اگر شک ہو تو اعادہ ضروری ہے۔[3]

❹ چھوٹے بچوں کو قضائے حاجت کے بعد قبلہ کی طرف سے پیٹھ کر کے بٹھانا چاہیے۔[4]

❺ استنجا کرنے کے بعد ہاتھ مٹی یا صابن سے صاف کرنے سے پہلے شلوار باندھنے میں ہاتھ شلوار پر آتا ہے، اس سے شلوار ناپاک نہیں ہوتی۔[5]

❻ استنجا کرتے وقت پانی کے قطروں کے کپڑوں پر گرنے کی وجہ سے تین صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک وہ پانی جو نجاست والے حصے اور مخرج ہونے کے بعد گرتا ہے وہ تو ناپاک ہے، دوسرا وہ پانی جو نجاست سے مخلوط ہونے سے پہلے ہونے یا ہاتھ پر سے گر جاتا ہے وہ پاک ہے۔[6]

❼ استنجا کے بعد بدن پاک ہے، بدن کا خشک ہونا پاک ہونے کے لیے ضروری

---

[1] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی ما ینقض الوضوء ۱/۱۰۶

[2] فتاوی محمودیہ، کتاب الطہارۃ ۱/۸۵۷، ۸۵۸

[3] سراج الفتاوی، کتاب الطہارۃ، فصل فی الاستنجاء ۱/۱۷۶

[4] احکام و آداب طہارت وصلوٰۃ اور معاشرہ، ص ۹۲

[5] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، فصل ثانی ۱/۲۸۶

[6] کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، باب دوم ۲/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

نہیں۔

❻ استنجا خشک کرنے کے وقت سلام کرنا اور اس کا جواب دینا جائز ہے، مگر ایسی جگہ پر استنجا خشک کرنا یا خشک کرنے کے لیے شلوار میں ہاتھ ڈالنا جہاں سے گزرنے والوں کا سامنا ہو خلاف سنت ہے۔[1]

وضو کا بیان

وضو کے فضائل

حضرت عثمان بن حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا تو اس کے تمام جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔"[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "مومن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔"[3]

یعنی جن اعضاء تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائے گا۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔

❶ ایک مرتبہ سارا چہرہ دھونا، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی پہنچ جائے۔

---

[1] امداد الفتاوی: ۱/۸۱، احکام و آداب طہارت وضو اور تیمم، ص: ۲۶

[2] صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا ۱/۱۲۶

[3] صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب فضل مسائغ الوضوء ۱/۱۲۹

besturdubooks.wordpress.com

دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچانا چاہئے کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

- ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
- ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
- ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔[1]

وضو کے فرائض سے متعلق چند مسائل

1. مرد اگر داڑھی کے بال نہ دائیں یا بائیں طرف بالوں میں سے شعوری طور پر نکالے تو اس کا دھونا فرض ہے اور اگر داڑھی اس قدر گھنی ہو کہ جلد نظر نہ آئے تو اس کا چہرہ پر جو بھی کھال کو چھوتا ہو اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا فرض نہیں ہے، بلکہ کروٹیں ہی اچھی طرح مقام مخالف کے بالوں پر پانی بہا دینا کافی ہے۔ البتہ داڑھی کے وہ بال جو چہرے کی حد سے نہیں ان کو دھونا ضروری نہیں بہتر ہے۔[2]
2. اعضاء کے وضو کے دھونے کی حد یہ ہے کہ اتنا پانی ڈالا جائے کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں۔[3]
3. بعض اوقات موزے میں استعمال ہونے والا اسپرے یا تازوں پاؤں میں لگ جاتا ہے۔ وضو میں اس کو اچھی طرح چھڑنا ضروری ہے، اگر بغیر چھڑائے اوپر سے پانی بہا لیا تو وضو نہیں ہوگا۔
4. اعضاء کے وضو میں کسی عضو پر کوئی چیز جمی ہو، چپکی ہوئی ہو، مثلاً ناخنوں پر ناخن پالش ہو یا داڑھی کے بالوں پر خضاب کی تہہ جمی ہو اور یہ دونوں مسئلے ہوں تو

---

[1] بحار الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، دار الکتاب الاسلامی، ۱/۹۰

[2] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، دار الفکر، ۱/۱۰۰، مستفاد من: احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، ۲/۱۶۲

[3] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، دار الفکر، ۱/۹۶

besturdubooks.wordpress.com

...کنویں سے یا بہتے دریا سے خطاب کی ہوئی قید ہوتا ہے...
...ہے جس چیز سے لکھے وہ پانی بہا چکے ہے وضو نہیں ہوتا

5. جانور یا پرند وغیرہ نے اپنی منہ سے اپنی چونچ کا رکھوں یا کسی اور کے ہاتھوں یا پیروں میں لگے ہوئے اور خشک ہو جانے اور پانی نہیں تک نہ لگے تو وضو نہیں اور یہ چیز وہی خراب ہوئی ہے اور وضو نہیں ہوتا۔[1]

6. روئی پانے والوں کے ہاتھوں اور ہاتھوں میں آٹا لگا رہ جانے اور خشک ہو جانے تو اس کو پھیرنا بھی ضروری ہے اگر ایسے چیز سے وضو کر لیا اور اس نے پانی نہیں پایا تو وضو نہیں ہوتا۔

بہت سے ایسی صورتوں میں جب آٹا یا روغن وغیرہ ایسا چپٹ جائے کہ رگڑنے کے باوجود نہ چھوٹے اور چھڑانا دشوار ہو تو ایسے چیز سے بھی وضو درست ہو جائے گا۔[2]

طہارت وضو سے متعلق چند باتیں

1. وضو کرنے والے سے پہلے کریں۔[3]
2. وضو کے لیے پانی ایک بالٹی اور تقریباً چھ لیٹر ہے۔[4]
3. قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے، تاہم قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کی طرف منہ کرنا مکروہ نہیں۔[5]
4. کھڑے ہو کر وضو کیا جا سکتا ہے، بلا عذر ایسا کرنا بہتر نہیں، بیٹھ کر افضل ہے۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۵۲

[2] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، ۱/۲۱۰، نیز الوسیط، الفصل الاول، ۱/۱۰۱

[3] حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۰۱، نیز دیکھیے: حاشیہ الشرنبلالی علی مراقی الفلاح، ص ۲۰

[4] حاشیہ الشرنبلالی علی مراقی الفلاح، ص ۲۰، نیز دیکھیے: حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۰۱

[5] البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۲۲

besturdubooks.wordpress.com

کر بیٹھ کر وضو کرے۔[1]

۵ وضو کرتے ہوئے بلا ضرورت کوئی دنیا کی بات کرنا اچھا نہیں۔[2]

۶ وضو سے دوران سلام اور جواب میں کوئی حرج نہیں۔[3]

۷ اگر کوئی دوران وضو کرنے میں مشغول ہو تو اسے سلام نہ کیا جائے، اگر کوئی سلام کر لے تو اسے جواب دینا بہتر ہے۔[4]

۸ دوران وضو اذان کا جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔[5]

۹ وضو کرنے میں کسی سے مدد نہ لیں یعنی کسی دوسرے شخص سے اعضائے وضو کو نہ دھلوائیں، بل کہ خود ہی دھوئیں اور اگر کوئی شخص پانی دینا چاہے اور اعضا کو فوراً ہی دھوئیں تو کچھ مضائقہ نہیں، ان طرح بیماری و علالت کی بنا پر کسی دوسرے سے دھلوائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔[6]

۱۰ لوٹا بائیں جانب رکھیں، لوٹا آفتابہ کا ہو تو بہتر ہے۔

۱۱ اگر برتن چھوٹا ہو تو دائیں جانب رکھیں۔

۱۲ وضو کرتے وقت یہ نیت کریں کہ ہر وہ عبادت جو وضو کے بغیر صحیح نہ ہو اس کے کرنے کے لیے وضو کرتا ہوں، نیت کے الفاظ زبان سے بھی کہہ لیں تو اچھا ہے۔[7]

---

[1] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ۱: ۲۶۰

[2] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث، ۱: ۸، ضمن مسائل ۲۰۷

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ۱: ۲۶۱

[4] فتاویٰ ہندیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، باب السلام والمصافحۃ، ۶: ۴۳۰

[5] فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثانی، ۱: ۵۴

[6] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی مباحث ۱: ۱۳۱، مطبوعہ فتاویٰ رضویہ، ۱: ۱۹۲

[7] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث فی المستحبات، ۱: ۷

besturdubooks.wordpress.com

⑰ ہونے کو بقدر ضرورت کپڑا لیں۔[۱]

⑱ وضو میں ایک مد (تقریباً ایک لیٹر) پانی استعمال کرنے کی کوشش کریں۔[۲]

⑲ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے وضو مکروہ لکھا ہے۔[۳]

⑳ ہر عضو دھوتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" اور کلمہ شہادت پڑھنا مستحب ہے۔[۴]

㉑ وضو سے پہلے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ" نہ پڑھیں۔[۵]

㉒ اعضائے وضو کو ملنا نہ چاہیں۔[۶]

㉓ ہر عضو تین بار اس طرح دھونا چاہیے کہ ہر بار پہلا دھل جائے اور گرا ایک بار آدھا اور پھر دوسری بار باقی آدھا دھویا تو یہ دو بار نہ سمجھا جائے گا، بل کہ ایک ہی بار سمجھا جائے گا۔[۷]

㉔ اگر کوئی شخص کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے وضو کے دوران ہی وضو کے بعض اعضاء خشک کرنا چاہے تو یہ کرسکتا ہے، البتہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرنا خلاف سنت ہے، لیکن وضو دونوں صورتوں میں درست ہے۔[۸]

---

[۱] احکام و آداب طہارت و صلوٰۃ، ص ۲۰

[۲] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی سنن الغسل، (۱/۱۵۸) احکام و آداب طہارت و صلوٰۃ، ص ۵۸

[۳] احسن الفتاویٰ، کتاب الطہارۃ، باب الحدث، (۱/۲۲۱) احکام و آداب طہارت و صلوٰۃ، ص ۵۲

[۴] احسن الفتاویٰ، کتاب الطہارۃ، (۱/۲۱۰)

[۵] احسن الفتاویٰ، کتاب الطہارۃ، (۱/۲۱۰) ردالمحتار، (۱/۱۵۸)

[۶] ایضاً، (۱/۲۱۰)

[۷] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، (۱/۱۵۸) عالمگیری، الفقہ الاسلامی، کتاب الطہارۃ، الفصل الثانی، (۱/۱۰۰)

besturdubooks.wordpress.com

- منہ اچھے وقت پھونک نہ ماریں[1]
- داڑھی چوں کہ چہرے میں داخل ہے اس لیے اسے بھی پانی سے دھویا جائے گا، تو چہرے کے لیے جیسا کیا جائے گا مثلاً: پہلی مرتبہ دونوں چلو میں پانی لیں گے اور پورا چہرہ صحیح داڑھی دھوئیں گے، پھر دوبارہ دونوں چلو میں پانی لیں گے اور پورا چہرہ داڑھی سمیت دھوئیں گے، اسی طرح تیسری مرتبہ داڑھی کے لیے نئے پانی کی ضرورت لیے کے دھو کر خلال کریں گے اور دھونا بھی ایک مرتبہ ہے[2]
- داڑھی کے خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں داہنی اور ہاتھ کی پشت گردن کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے سے اوپر کی جانب لے جائیں[3]
- داڑھی کا خلال ایک بار کرنا سنت ہے[4]
- سر اور گردن کے مسح کے بعد انگلیوں کے خلال کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے[5]
- بعض کے نزدیک وضو میں انگلیوں کا خلال ابتدائے وضو میں ہاتھ دھوتے وقت کرنا چاہیے[6]
- وضو کے درمیان یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ"[7]

---

[1] کتاب الآداب، طہارت و صفائی اور ستھرائی، ص: ۱۶۰

[2] مفتاح دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، ص: ۱۲۱، ۱۲۲

[3] منیۃ المصلی، مسائل: ۱۶۰

[4] سنن الفطرۃ، کتاب الطہارۃ، ما یتعلق بالوضوء والغسل: ۲/۷۱

[5] کتاب الفقہ، کتاب الطہارۃ: ۱/۸۰

[6] کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، فصل پنجم: ۱/۲۱۵

[7] مصنف ابن ابی شیبۃ، باب قولہ تعالیٰ: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا﴾: ۱/۱۰۱، رقم الحدیث: ۱

besturdubooks.wordpress.com

قَدْ بَخَشْتَهُ "اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، مجھے بخشش و مغفرت عطا فرما اور میری دعا قبول فرما۔"

آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ وضو کا مسنون طریقہ

"بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھ کر وضو شروع کریں، دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک اس طرح دھوئیں کہ دائیں ہاتھ سے پانی بائیں ہاتھ پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو ملیں۔ اس طرح تین مرتبہ پانی لے کر دونوں ہاتھ دھوئیں۔

پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ میں نیا پانی لے کر منہ بھر کر اچھی طرح کلی کریں۔ پہلی کلی کے بعد مسواک کریں، مسواک ممکن یا مدھ کر اس طرح پکڑیں کہ دائیں چھنگلی کے نیچے اور اس کے برابر والی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا، شہادت کی جانب نیچے ہو، پہلے اوپر کے دانتوں میں دائیں، پھر بائیں، پھر نیچے کے دانتوں میں دائیں بائیں مسواک کریں، پھر سامنے کے دانتوں میں اوپر نیچے مسواک کریں۔ زبان پر لمبائی میں کریں، ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نیچے زمین اور از سر نو پانی سے بھگو کر دوبارہ کریں اور پھر مزید دو مرتبہ ایسے ہی کریں۔ اس کے بعد مسواک کو دھو کر دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دیں، زمین پر یا جگہ ہی نہ رکھیں اور پھر تین دفعہ کلیاں کریں، مسواک نہ ہو تو کپڑے یا انگلی سے دانت صاف کریں۔

پھر دائیں ہاتھ میں نیا پانی لے کر ناک کے نتھنوں تک پانی اچھی طرح پہنچائیں، تین مرتبہ ایسا کریں، ہر بار بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں، ناک کی رطوبت لوگوں کے سامنے پانی میں نہ گرائیں، گر جائے تو پانی بہا دیں۔

چہرہ دھونے سے پہلے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اچھی طرح سر پر تین مرتبہ مسح کریں۔ یہ پانی پیشانی کی طرف سے آہستہ آہستہ نیچے بہتا ہوا محسوس ہو۔ پہلے تمام سر پر ہاتھ پھیر لیں، مسح اور آنکھیں آپس میں ملا لیں کہ کوئی حصہ خشک یا ہونٹ نہ خشک نہ رہ جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں، پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ بلند کریں۔ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ پھر انگوٹھوں کو علیحدہ اس طرح کریں کہ بائیں ہتھیلی کی پشت دائیں ہتھیلی کی پشت پر ہو جائے اور دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی میں آ کر نیچے سے دونوں طرف نکل جائے۔

اب یہ سوچیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں کہ دونوں ہاتھوں نے انگلیوں کو ہدایت کی ہے کہ انگلیوں کو پھیلائیں اور ہتھیلیوں کو پیٹھ سے ہوتے ہوئے پیچھے کمر کی طرف لے جائیں اور پھر پہلوؤں تک لائیں۔

اس طرح ہاتھوں کی پھیلی ہوئی انگلیاں کانوں کے لو تک پہنچ جائیں اور ہتھیلیوں نے انگلیوں کو کانوں سے اور اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور ہاتھوں نے کانوں سے وہ کام لینے کا کام کیا ہے۔

دونوں کانوں کی لوؤں کو چھو لیا ہے۔

پھر تین مرتبہ انگوٹھوں کو ہدایت کریں کہ وہ کانوں کی ہتھیلی سے الگ ہو کر انگلیوں کی طرف سے ہوتے ہوئے شروع کریں، پہلے دایاں کان پھر بایاں کان چھوئیں۔ ایسا کرتے ہوئے ہتھیلیاں انگوٹھوں کو علیحدہ کریں اور انگوٹھوں کا خیال اس طرح کریں کہ بائیں ہتھیلی کی پھیلی ہوئی انگلیاں بائیں کان کی لو میں سے نکل کر نیچے دائیں طرف انگوٹھوں کو بائیں کان کی لو سے شروع کرتے ہوئے دائیں کان کی لو تک لے جائیں۔

پھر ہاتھوں کے انگوٹھوں کو ہدایت کریں کہ وہ کانوں کی لوؤں سے انگلیوں کی طرف سے ہوتے ہوئے شروع کریں اور پہلے دائیں کان کی لو کو چھوئیں اور پھر بائیں کان کی لو کو چھوئیں۔

اللہ اکبر ۔۔۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ [1]

اس کے بعد برتن میں وضو کا پانی بچا ہو تو اس کو پئیں، خواہ کھڑے ہو کر پئیں یا بیٹھ کر، بعض کے نزدیک کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

اگر کھڑا وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں۔

وضو کے بعد ہاتھوں کا پانی جھٹکنا مناسب نہیں۔

وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا جائز ہے، بعض کے نزدیک مستحب ہے۔[2]

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

1. پاخانہ، پیشاب یا ان دونوں راستوں میں سے کسی چیز کا نکلنا۔[3]
2. بواسیر کے مسوں پر تر انگلی کا اندر داخل کر لینا۔[4]
3. زخم کا فوار ہ ہونا۔[5]
4. نماز جنازہ کے علاوہ کسی بھی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ ساتھ والے بھی آواز سن لیں۔[6]
5. شہوانی خیالات یا بیوی سے بوس و کنار پر پیشاب کے مقام سے لیس دار پانی

---

[1] صحیح مسلم، ابواب الطہارۃ، باب ما یقال بعد الوضوء، ۱/۱۲۰

[2] الدر المختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی التنشیف، ۱/۳۱۹، عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول فی الوضوء، ۱/۷، فتاوی رحیمیہ، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ۱/۱۵

[3] ہدایہ، اولین، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس، ۱/۲۰

[4] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی نواقض الوضوء، ۱/۲۱۰

[5] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس، ۱/۷

[6] درمختار، کتاب الطہارۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ، ۱/۱۶۰

besturdubooks.wordpress.com

کا ٹوٹنا ہے[1]

1. کسی کپڑے یا دیگر کی مکلاوٹ کے بغیر مرد اور عورت کی شرمگاہوں کا مل جانا[2]
2. بے ہوشی یا نشے کا طاری ہو جانا[3]
3. درد کی وجہ سے ہونا پانی کان سے نکل کر بہتا ہے اگرچہ کوئی پھوڑا یا پھنسی معلوم نہ ہو وہ ناپاک ہے، اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، جب کہ کان کے سوراخ سے باہر نکل آئے[4]
4. اگر آنکھ سے پانی کسی زخم کی وجہ سے نکلے، خواہ وہ زخم ظاہر میں معلوم ہوتا ہو یا کسی معتمد طبیب دار طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو، تب تو اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں ٹوٹے گا[5]
5. اگر خون یا پیپ زخم کے اندر سے یا جسم کے کسی بھی حصہ سے نکل کر بہہ جائے یا پھایہ میں جذب ہو جائے پھر آگے بڑھنے کی وجہ سے باہر ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے[6]
6. اگر پھوڑے پھنسی کا خون ظاہر سے نہیں نکلا، بل کہ اس نے دبا کر نکالا اور خون بہہ گیا، تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا[7]
7. کسی کے زخم سے ذرا ذرا سا خون نکلتا رہا، اس نے اس پر کپڑا ڈال دیا یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ذرا سا نکلا، پھر اس نے پونچھ ڈالا، اس طرح کئی

---

[1] فتاوی رحیمیہ، کتاب الطہارۃ، باب نواقض الوضوء ۲/۶۱

[2] سیر المفتی، کتاب الطہارۃ ۱/۸۱

[3] الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس ۱/۱۵

[4] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی نواقض ۱/۲۰

[5] درمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی نواقض الوضوء ۱/۱۰۱

[6] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی نواقض الوضوء ۱/۱۳۹

[7] درمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی نواقض الوضوء ۱/۱۳۱

besturdubooks.wordpress.com

مرتبہ یہ کہ خون بہنے نہ پانی قوی ہیں ہوتے اگر ہیں معلوم ہو کہ اگر پانی بہہ جائے تو بہہ جائے گا وضو ٹوٹ جائے گا اور کچھ نہ کیا ہو تب بھی نہ پوچھا نہ جانا تب بھی نہ بہتا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

- مسوڑھی کے دانوں سے نکلنے والے پانی اور دانت کے گھلنے سے جو پانی نکلتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی جگہ سے بہہ جائے۔[2]
- کنگھی میں سے خون نکلے اور اس سے خون نہ بہتا ہو تو اگر آنے والے تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔[3]
- لیٹنے سے آنکھ لگ گئی خواہ چت لیٹے یا دائیں کروٹ پر یا بائیں کروٹ پر لیٹے تو بہر صورت وضو ٹوٹ جائے گا۔[4]
- نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا سجدہ میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔[5]
- اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سوئے اور اپنے کو شبہ اپنی سے رہا نہ رکھے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی نہ لگائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[6]
- بیٹھے ہوئے نیند کا یہ جھونکا آیا کہ گر پڑتا اگر گرتا نہ اور آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر گرنے کا اندیشہ ہو تو آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ گیا۔[7]

---

[1] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی نواقض الوضوء، ۱/۱۴۰؛ طہطاوی، حاشیہ ۱/۱۰۰

[2] فتاوی محمودیہ، کتاب الطہارۃ ۲/۲۱۶؛ فقہی رسائل ۱/۱۰۸

[3] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس ۱/۱۰؛ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۲۰۴

[4] فتاوی ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی نواقض الوضوء ۱/۱۰

[5] فقہی رسائل ۱/۱۰۳؛ ایضاً عالمگیری کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی نواقض الوضوء ۱/۱۴

[6] فقہی رسائل ۱/۱۰۳

[7] فتاوی الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ۱/۱۰؛ البحر الرائق، کتاب الطہارۃ ۱/۴۰

besturdubooks.wordpress.com

۱۹ کوئی شخص زبان پر کلمہ کفر جاری کرتا ہے لیکن اس کا دل اس کے خلاف ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا نکاح ختم ہو جائے گا اور اس کو توبہ اور تجدید نکاح کرنا ہوگا۔

۲۰ کوئی شخص بلا ارادہ کفر کا کلمہ بولتا ہے مثلاً خوشی کی وجہ سے یا غصہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۱ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے کفر کا کلمہ بولنے کا ارادہ کیا تھا لیکن کفر کا معنی نہیں سمجھتا تھا تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۲ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے کفر کا کلمہ بولنے کا ارادہ کیا تھا اور کفر کا معنی بھی سمجھتا تھا لیکن میرا دل اس کفر کے خلاف تھا تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۳ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے کفر کا کلمہ بولنے کا ارادہ کیا تھا اور کفر کا معنی بھی سمجھتا تھا اور میرا دل بھی اس کفر کے خلاف نہیں تھا تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۴ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے کفر کا کلمہ بولنے کا ارادہ کیا تھا اور کفر کا معنی بھی سمجھتا تھا اور میرا دل بھی اس کفر کے خلاف نہیں تھا لیکن میں نے یہ کلمہ کفر بولتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ میں اس کلمہ کفر کو بولنے کے بعد توبہ کر لوں گا تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۵ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے کفر کا کلمہ بولنے کا ارادہ کیا تھا اور کفر کا معنی بھی سمجھتا تھا اور میرا دل بھی اس کفر کے خلاف نہیں تھا اور میں نے یہ کلمہ کفر بولتے وقت یہ نیت بھی نہیں کی تھی کہ میں اس کلمہ کفر کو بولنے کے بعد توبہ کر لوں گا تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۶ کوئی شخص کسی کے سامنے کلمہ کفر بولتا ہے اور اس کے ہاتھوں سے کچھ ایسے کام ہو جاتے ہیں جو کفر کے ساتھ مشابہ ہوتے ہیں اور ان کاموں پر گواہ بھی موجود ہوتے ہیں تو اس سے بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

۲۷ کوئی شخص دوسرے کو اس طرح کلمہ کفر بولنے پر مجبور کرتا ہے کہ اگر وہ کلمہ کفر نہ بولے تو

---

۱ درمختار، کتاب الجهاد، مطلب فی مواضع کثیرة یکون الاکراہ فیها ملجئا، ص ۱۰۱۱، حقانیہ، و عالمگیری، کتاب الطلاق، الفصل الخامس فی الرجعة، ص ۳۷۰

۲ ایضاً، ص ۳۷۰

۳ ایضاً، ص ۳۷۰، و ہندیہ، کتاب الجهاد، الباب الثامن عشر فی المرتد، ص ۳۷۰

۴ ایضاً، ص ۳۷۰

۵ ایضاً، ص ۳۷۰

besturdubooks.wordpress.com

ہو کر گرے اور اتنے دن پھر گرتی ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر ایک

آدھ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

اگر قے میں خون آئے اور وہ پتا اور بلغم ہو اور خون غالب ہو تو وضو ٹوٹ جانے کا خوف

ورنہ خیر تھوڑا ہو یا زیادہ۔

اگر قے میں نر الغم ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ منہ بھر آئی ہی کیوں نہ ہو۔

اور اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر

سب ایک ہی دفعہ آتی تو منہ بھر آتی تو دیکھا جائے گا کہ کتنی دیر میں آئی ہے یا

کتنوں میں اگر تھوڑی دیر پابندی کی تو اس تھوڑی تھوڑی قے آنے سے (جس کی مجموعی

مقدار منہ بھر بنتی ہے) وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسی نہیں کی، بلکہ ایک مرتبہ قے ہوئی پھر تین چار گھنٹے بعد دوسری مرتبہ ہوئی اور پھر دو دن کے بعد تیسری مرتبہ ہوئی اور تھوڑی سی قے آگئی، اس طرح تیسری مرتبہ پھر تھوڑی مرتبہ ہوا تو اس صورت میں قے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ ان کی مجموعی مقدار منہ بھر بنتی ہو یا نہ ہو۔

منہ بھر کر آنے میں دو باتیں ہوتی ہیں جو دو شکل سے ہوتی ہیں۔ ایک تو آدمی

آسانی سے منہ میں رکھ سکتی ہے تو اسے منہ بھر نہیں کہتے۔

❶ دوسری چیز جس سے نکل جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وہ چیز بذات خود

ناپاک ہوتی ہے، جیسے پیشاب، اخون گندا پانی، منہ بھر کر آنے والی قے۔ اگر

ان میں سے کوئی چیز بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو بدن یا کپڑے کا وہ حصہ

ناپاک ہو جائے گا۔[1]

---

[1] حاشیہ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب الاول فی نواقض الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱۰۰ وما بعدہا، طبع دار المعرفۃ، کتاب الطہارۃ، المقصد الرابع فی نواقض الوضوء، ۳۸، ۳۹۔

besturdubooks.wordpress.com

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے

1. وہ تمام چیزیں جو بدن سے خارج ہوکر ناپاکی کا سبب بنتی ہیں، وہ چیزیں بھی وضو توڑ دیتی ہیں۔
2. بدن سے خون یا پیپ نکلے اور وہ بہہ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ وہ خون یا پیپ بہہ کر اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھے۔
3. منہ بھر کر قے ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
4. نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
5. بے ہوش ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
6. مرد و عورت کے شرمگاہ سے کوئی چیز نکلے یا شرمگاہ میں کوئی چیز داخل کی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز شرمگاہ میں داخل کی گئی ہو اور اس کا کچھ حصہ باہر ہو تو اس کو کھینچنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
7. مرد و عورت کے آپس میں ملنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

❽ شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھونا یا تولیہ یا کپڑے سے پونچھنا مستحب ہے۔

❾ حدث یا نجاست پہلے بائیں طرف استعمال کرنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ ان کا ہاتھ ضرورت دینا مکروہ ہے اور نماز سے پہلے منہ سے بدبو زائل کرنا ضروری ہے۔[۲]

❿ کہ تھیں، کھٹے آلو ہوں یا مٹی وغیرہ چبانے کی وجہ سے یا سردی کی تیزی کی وجہ سے یا حلوائی کی چوٹ کی وجہ سے جو پانی نکلے وہ ناپاک ہے اور جس سے وضو ٹوٹتا ہے، جب تک کہ اس میں بدبو وغیرہ نہ ہو، بلکہ صاف پانی ہو۔[۳]

⓫ جو شخص روزے کے بغیر سے مسلسل تھوکنے کی وجہ سے مجبور ہو، اس سے کلی وضو نہیں ٹوٹے گا۔[۴]

⓬ جس شخص کو قے آتی ہے اگر منہ بھر کے اندر قطرہ نظر آتا ہو تو وضو باقی رہے گا، جیسے تک باہر کی طرف یعنی منہ پر ظاہر نہ ہو گا۔ وضو نہیں ٹوٹے گا۔[۵]

⓭ کسی شخص نے قطرہ آنے کے خوف سے روئی رکھی تو اگر قطرہ حقیقت میں ظاہر ہوا اور باہر نہیں نکلا اور روئی کے باہر کے حصہ پر تری کا کوئی اثر نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[۶]

⓮ ناک وغیرہ سے بہتے ہوئے خون کا بہہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[۷]

---

۱ بحر الخلائق، کتاب الطہارۃ، ما یعاف الوضوء، ۱/۲۹

۲ عالمگیری، دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۰، بحر الخلائق، کتاب الطہارۃ، ما یتعلق الوضوء، ۱/۲۹، کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، ۱/۲۲۲

۳ عالمگیری، دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع نواقض الوضوء، ۱/۱۰، ۱۱

۴ عالمگیری، دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع نواقض الوضوء، ۱/۱۰

۵ عالمگیری، دار العلوم، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع نواقض الوضوء، ۱/۱۰

۶ عالمگیری، دار العلوم، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع نواقض الوضوء، ۱/۱۰

۷ عالمگیری، دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع نواقض الوضوء، ۱/۱۰

besturdubooks.wordpress.com

- عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]

بے وضو سے متعلق احکام

- قرآن کریم میں جتنی بھی آیت مبارکہ ہیں ان سب کو بھی بے وضو نہیں چھو سکتے۔[2]
- بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کا کسی کاغذ پر اس طور پر لکھا کہ کاغذ ہاتھ لگے بغیر نہیں رہتا ہے۔[3]
- نابالغ بچوں کو وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کا دینا اور ان کے لیے اس کا چھونا مکروہ نہیں ہے۔[4]
- اگر قرآن کریم کا ترجمہ سی اور زبان میں ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے، جو قرآن کریم کا ہے۔[5]
- قرآن کریم کی کیسٹ کو بے وضو ہاتھ لگا سکتا ہے۔[6]
- تفسیر میں اگر خود قرآن زیادہ ہو تو اسے بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے، اگر جہاں قرآن لکھا ہو وہاں ہاتھ نہ لگائیں۔ صدیث کی کتابوں کو بلا وضو چھونا جائز تو ہے، لیکن کراہت سے خالی نہیں۔[7]

---

[1] مشکوٰۃ باب الطہارۃ، وبوبہ: کتاب الطہارۃ، باب الفصل وحدیث: ۴۷۹/۱

[2] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ: ۱۹/۲

[3] مسائل وحلول (مدلل) ص: ۲۰۱، مسائل بہشتی زیور: ۲۱۸

[4] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الصبی: ۲۷۴/۱

[5] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ: ۲۱/۲

[6] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ: ۲۱/۲

[7] فتح الملہم - کتاب الطہارۃ - باب الحدث: ۱۰۰/۱، البحر الرائق - کتاب الطہارۃ - باب التیمم: ۲۰۱/۱

besturdubooks.wordpress.com

وضو کے متفرق مسائل

1. مسواک کا ایک بالشت ہونا مستحب ہے، استعمال کے بعد کم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔[1]
2. بہتر تو یہی ہے کہ مسواک کا استعمال کیا جائے، برش استعمال کرنے سے اگرچہ صفائی حاصل ہوتی ہے، لیکن مسواک کی سنت ادا نہیں ہو جاتی ہے، کیوں کہ مسواک کے استعمال سے دانتوں کی صفائی ہی مقصد نہیں بل کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع بھی ہے۔[2]
3. دانت نہ ہونے کی صورت میں مسواک کی فضیلت انگلی سے حاصل ہو جاتی ہے، مسواک کا استعمال سنت نہیں رہتا۔[3]
4. بعض کے نزدیک تین مرتبہ مسواک کرنے کے بعد تین مرتبہ کلی کی جائے۔[4]
5. جس نے پانی سے استنجا کیا ہو، اس شخص کا وضو یا غسل صحیح ہے۔[5]
6. وضو کے درست ہونے کے لیے مصنوعی دانت لگانے کی ضرورت نہیں۔[6]
7. اگر سونا، چاندی کا پترہ دانتوں پر چڑھایا ہو، خواہ ضرورتاً چڑھایا ہو یا بلا ضرورت، اس کے ساتھ وضو اور غسل درست ہے۔[7]
8. اگر وہ دانت وضو یا غسل ٹوٹ جائے تو دوبارہ نئے سرے سے وضو کرنا ضروری

---

[1] رد المحتار، کتاب الطہارۃ ۱/۱۱۹، حسن الحقائق، کتاب الطہارۃ: ۱۶/۱

[2] البحر الرائق، کتاب الطہارۃ ۱/۲۶، الحلبی کبیری ص ۳۷

[3] نور الایضاح، کتاب الطہارۃ ۱/۸۷، رد المحتار، کتاب الطہارۃ ۱/۱۰۱

[4] نور الایضاح، کتاب الطہارۃ ۱/۸۷، رد المحتار، کتاب الطہارۃ ۱/۱۰۱

[5] آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۳۲، احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ ۲/۲۲

[6] آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۳۲، عالمگیری دار المعلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ الباب الثانی ۱/۱۱

[7] کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، فصل چہارم ۲/۲۱۳، بحوالہ رد المحتار ۱/۱۰۲

besturdubooks.wordpress.com

ہے:

۹ اگر وضو کرنے کے بعد اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں تو اس کو وضو باقی سمجھا جائے گا، لیکن دوبارہ وضو کرنا بہتر ہے۔[1]

۱۰ اگر وضو کا ٹوٹنا یاد ہے، کرنا یاد نہیں تو دوبارہ وضو کریں۔[2]

۱۱ زمزم کے پانی سے وضو کرنا یا اس سے وضو کرنا جائز ہے، البتہ مسجد میں نجاست لے جانا یا اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔[3]

۱۲ عورت سے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔[4]

۱۳ وضو کے دوران اگر کوئی عضو خشک رہ جائے تو وضو کرنے کے بعد خشک رہنے کا حکم لیا کافی ہے، البتہ صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے۔[5]

۱۴ اگر وضو کے دوران شک ہوا کہ سر کا مسح کیا ہے یا نہیں یا کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے کا تعلق تھا، اور یہ شک پہلی مرتبہ ہوا ہے تو سر کا مسح کرلے اور وضو دہرالے جس کے بارے میں شک ہوا ہے اور اگر شک کی عادت ہی ہوگئی ہے تو پھر اس شک کی پروا نہ کرے۔[6]

۱۵ اگر وضو کے درمیان یا وضو کے بعد کسی معلوم عضو کی نسبت یہ خدشہ ہو کہ شاید وہ تو جس عضو کے بارے میں غالب گمان ہو کہ وہ نہیں دھویا تھا اسے دھولیا جائے

---

[1] شامی، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الشک، ۱/۱۰۲

[2] حلبی کبیری، کتاب الطہارۃ، فصل فی احکام الشک، ص ۱۰۲

[3] حلبی کبیری، کتاب الطہارۃ، ص ۱۰۲؛ شامی، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۰۲

[4] حلبی کبیری، کتاب الطہارۃ، ص ۱۰۲؛ شامی، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۰۲

[5] شامی، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الشک، ۱/۱۰۲

[6] شامی، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الشک، ۱/۱۰۲

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہے[illegible]

- نماز یا نماز پڑھنے کے لیے کیے جانے والے وضو سے نواقض کا وضو پانچوں وقت کی نمازوں پر بھی جا سکتا ہے[illegible]
- وضو کے بعد جب تک اس وضو کو ابطال نہ کرنے والی چیز پائی جائے وہ باوضو رہنا کہلاتا ہے اور وضو کو استوں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وضو سے عبادت کرنا درست ہے نماز پڑھی جائے یا کوئی اور عبادت کرنی ہو جس کے لیے وضو شرط ہے، مختار نماز پڑھنا ہے[illegible]
- عمدہ سے وضو کرنے کا ثواب زیادہ ہے[illegible]
- وضو کے مسنون کی رعایت کرتے ہوئے وضو کرنا چاہیے اگر چہ [illegible] مت نکل جائے[illegible]
- ہر وقت باوضو رہنا افضل ہے[illegible]
- ہر فرض نماز کے لیے تازہ وضو کرنا مستحب ہے[illegible]
- ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے[illegible]
- استنجا کرنے سے بعد وضو کیا یا نہیں کیا اگر وضو کر لیا تو [illegible] وضو کیا یا نہیں

[illegible] شامی، کتاب الصلاۃ، مطلب فی مواضع الوضوء ۱/۱۰۰

[illegible] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ ۱/۲۲، الفقہ الحنفی فی ثوبہ، کتاب الطہارۃ ۱/۱۸۲

[illegible] کتاب الطہارۃ، مطلب فی الوضوء علی الوضوء ۱/۱۹۱

[illegible] کتاب الوضوء، باب ما جاء فی فضل الطہور فی الصلاۃ ۱/۱۰۰، الفقہ الحنفی فی ثوبہ، کتاب الطہارۃ ۱/۲۲

[illegible] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ ۱/۲۲

[illegible] آپ کے مسائل اور ان کا حل، کتاب الطہارۃ ۱/۳۱۲

[illegible] آپ کے مسائل اور ان کا حل، کتاب الطہارۃ ۱/۳۱۲

[illegible] الفقہ، صفحہ ۱/۱۰۲

besturdubooks.wordpress.com

۲۴ ناخن کے نیچے جو میل ہوتی ہے وہ بھی پانی پہنچنے میں حائل ہوتی ہے۔

۲۵ اگر وضو کی شکل میں پانی کے نیچے اس میں بھنور بنے اور پانی کے اعضاء پر بہنے کے بعد اس کی کچھ مقدار باقی رہ جائے تو وضو ہو جاتا ہے۔

۲۶ وضو کے پانی کو اپنے جسم سے خشک کرنا بہتر ہے لیکن ضروری نہیں ہے۔

۲۷ اعضاء کے بچے ہوئے پانی سے اعضاء کو خشک کرنا مکروہ ہے۔

غسل کا بیان

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرائض ہیں جن میں

۱ پہلی طرح کلی کرنا کہ منہ کے ہر حصہ میں پانی پہنچ جائے۔

۲ دوسرا نتھنوں کے نرم حصے تک پانی پہنچانا۔

۳ تیسرا پورے جسم پر اتنا پانی بہانا کہ بال اور کھال کی ہر جگہ تک پہنچ جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

غسل کے فرائض سے متعلق مسائل

❶ ہمارے علاقہ میں پانی کنجوسی سے خرچ کرنے کا رواج ہے کہ پانی حلق میں نہ جائے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

❷ اگر چوٹ یا زخم کی وجہ سے پورے جسم پر پٹی باندھی ہو اور اس کو کھولنا ممکن نہ ہو تو غسل کیسے ہوگا؟ کیا ان کو معاف کیا جا سکتا ہے؟ اگر آسانی سے کھولنا ممکن ہو تو کیا اس سے غسل میں کوئی خلل نہیں؟ غسل کرتے وقت اگر بال بھیگ جائیں تو غسل کے بعد خلال کرنے کی ضرورت ہے؟

❸ غسل کی حالت میں وضو کے دوران منہ میں پانی کلی کرنا فرض نہیں، بلکہ یہاں تو احتیاط ہے۔

❹ جن لوگوں کے دانتوں کے درمیان میں کیپ یا کوئی چیز ضرورت کے وقت نکل جاتی ہے، غسل کی حالت میں ان کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا پانی کا پہنچانا ضروری ہے؟ ہمارے علاقہ میں ... ہے کہ ... کے کیپ کی وجہ سے کبھی غسل نہیں ہوتا۔ اس کو کیا کہتے ہیں؟ کیا یہ ... ہے؟ غسل کی حالت میں کیپ کو نکالنا ضروری ہے؟ اگر نہ نکالے تو غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟

❺ غسل خوب اچھی طرح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انگلیوں میں خلال کیا جائے کہ پانی اندر تک پہنچ جائے۔ غسل صحیح ہے اور اگر پانی نہ پہنچے تو غسل کیسے ہوگا؟

---

besturdubooks.wordpress.com

- نوٹے ہوئے دانت کو نکلوانا ہو تو اس سے باندھا ہوا دھاگے سے غسل میں کچھ حرج نہیں ہوگا، غسل میں کلی کر لینا کافی ہے، دانتوں کی جڑ میں پانی پہنچانا مقصود اور ضروری نہیں ہے۔[1]
- اگر سونے یا چاندی کا تار دانتوں پر چڑھایا ہو خواہ ضرورتاً چڑھایا ہو یا بلا ضرورت، غسل ہو جائے گا۔[2]
- کوا جو زبان سے پڑے ہے اس کو دھونا غسل میں فرض نہیں ہے۔[3]
- اگر نہاتے وقت کلی نہیں کی، لیکن خوب منہ بھر کر پانی پی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا، کیوں کہ مقصود تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانا ہے، کلی کرے یا نہ کرے، البتہ اگر اس طرح پانی پیا کہ سارے منہ میں پانی نہیں پہنچا تو یہ پینا کافی نہیں ہے، کلی ہی کرنا ضروری ہے۔[4]
- ایک شخص پر غسل واجب ہوا اور اس نے منہ بھر کر کلی کر لی مگر کھانا کھایا تو غسل کے لیے دوبارہ کلی کرنے کی ضرورت نہیں، فرض ادا ہو گیا۔[5]
- ناک کے اندر جو میل یا نک کے خطاب سے نام جاتا ہے اس کو نکالنا کہ اس کے نیچے کی جگہ کو دھونا ضروری ہے۔[6]
- ہاتھ پر چربی لگی اور اس میں موم، روغن یا ایسی کوئی دوا لگی تو اس کے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے۔[7]

---

[1] بنوری، اختلاف امت، مسئلہ کلی کرنا غسل میں، ص ۱۲۷

[2] کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، ۱/۲۱۷، ۲۱۸

[3] بنوری، اختلاف امت، مسئلہ کلی کرنا غسل میں، ص ۱۲۷

[4] ایضاً، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الغسل، ۱/۲۷۰

[5] ایضاً، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الغسل، ۱/۲۷۰

[6] بنوری، اختلاف امت، مسئلہ کلی کرنا غسل میں، ص ۱۲۷

[7] ایضاً، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام الغسل، ۱/۲۷۰، فقہی مسائل، ص ۲۱۰

besturdubooks.wordpress.com

❽ اگر ناخنوں میں یا ہاتھ پیروں میں کوئی ایسا لگا ہوا ہے کہ جس کی وجہ سے بدن پر پانی اچھی طرح نہ پہنچتا ہو، اس کو پڑتے ہی ذہن جاتا ہے تو بھی غسل ہو جائے گا۔[1]

❾ سر اور داڑھی کے بال گتھے ہی گتھے ہوں، مگر جہاں سے بال پھوٹے اور سب کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے، ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی بھی جڑ میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔[2]

❿ اگر کسی نے زعفران یا جاوتری کے خالص پانی یا خضاب لگایا اور اگر وہ پانی بھی طرح پکا اور خشک ہونے کے جسم بالوں تک پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ نہ بنتا تو اس صورت میں وضو غسل ہو جائے گا اور اگر وہ کاڑھ ہو بالوں تک پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ بنتا ہو تو پھر وضو غسل کچھ نہ ہوگا۔[3]

⓫ اگر سر کے بال کسی رنگ سے رنگے ہوئے ہوں اور وہ رنگ جمنے جیسا پکا ہو تو غسل نہیں ہوجائے گا۔[4]

⓬ آنکھوں کے کونوں میں جمی ہوئی کیچڑ کا چھڑانا واجب ہے، چھڑائے بغیر غسل درست نہیں۔[5]

⓭ کان اور ناف میں بھی خیال رکھے پانی پہنچنا چاہیے، ان میں بھی پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔[6]

---

[1] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، ۱/۷ ۔ ابن عابدین، کتاب الطہارۃ، مطلب فی الحائض تغتسل، ۱/۱۰۲

[2] فتاوی ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الغسل، ۱/۱۱ ۔ فقہی مسائل، ۱/۸

[3] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، ۱/۱۰ ۔ فقہی رسائل، ۱/۷ ۔ فتاوی رحیمیہ، کتاب الطہارۃ، ۲/۱۰۱

[4] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، ۲/۱۰۱

[5] فقہ النوازل، ۱/۲۹

[6] فقہ النوازل، ۱/۲۹

besturdubooks.wordpress.com

۱۱ اگر وضو میں آدھا سر دھویا پھر پورا وضو کیا یا کلی نہیں کی تو صرف ان سے پیچھے پڑھی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

۱۲ غسل کے بعد یاد آیا کہ فلاں جگہ تھوڑا سا حصہ رہ گیا تو پھر سے نہانا ضروری نہیں۔ بس اتنا حصہ دھو لینا کافی ہے۔ اس جگہ پہلے پانی لگنا ضروری ہے۔ اگر کل کا نہانا ایسا ہوا کہ اب صرف کل کا سا آدھا گھنٹہ میں پانی نہ لگا ہو تو صرف اسی جگہ میں پانی لگنے سے غسل ہو جائے گا۔ اگر زیادہ پانی ہو تو وہ بہہ جائے گا۔

۱۳ بیوی شوہر نے صحبت کرنے کے بعد دونوں نے وضو کیا ہو تو وہ بھی غسل کیے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے۔

غسل کب واجب ہوتا ہے اور کب واجب نہیں ہوتا

۱ شہوت سے منی نکلنے یا جانے میں غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۲ اگر قطرہ کی بات کلی دھونے کے بعد یقین ہو جائے کہ منی نکلی تھی تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر کلی دھونے کے بعد یقین نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر کلی دھونے کے بعد یقین نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر کلی دھونے کے بعد یقین نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔

۳ اگر کوئی شخص غسل کیے بغیر سو جائے اور خواب میں اپنے کو جماع کرتے دیکھے یا اس کو احتلام ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہونے کا یقین ہو، وہ بصورت میں غسل واجب ہے۔

اگر منی باہر نہیں ہے لیکن منی کا یقین ہے یا منی اور مذی میں شک ہے تو بھی غسل واجب ہے۔[1]

❹ حیض یا نفاس کی گیلی کے پاخانے کے مقام میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔[2]

❺ جس کو پاکی حاصل ہونے کے لیے جلدی غسل کرنا ضروری نہیں، وہ تب تک کہ کسی ایسے کام کا ارادہ نہ کرے جس کے لیے غسل ضروری ہو، مثلاً نماز، سجدہ تلاوت، نیز وہ چیزیں جو وضو توڑنے سے بھی توڑ دیتی ہیں، ان وقت تک غسل سے غسل ہونے سے نماز کی نیت نہیں ہوتا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ وضو بھی کر لیں۔[3]

طریقۂ غسل سے متعلق چند باتیں

❶ غسل میں ایک صاع (تقریباً ۳ لیٹر) پانی مستعمل کرنے کی بخشش کریں، یہ کم سے کم مقدار ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے، اس قدر پانی سے غسل ہو سکتا ہے، رحمت ہے، لیکن اسراف نہ ہو۔[4]

❷ غسل کرتے وقت کلی، ناک، وضو اور پاؤں دھونے سے پہلے جو جو اعضاء غسل سے دھو لیے جائیں، ان کو دوبارہ نہ دھویا جائے۔[5]

❸ غسل خانے میں پاخانے کی جگہ جانا اچھا نہیں ہے، یہ صحیح نہیں، اس کو بہتر

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

[4] ... [illegible]

[5] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ضرورت بات کرنے کی گنجائش ہے، البتہ بلا ضرورت باتیں نہ کریں۔[1]

2. تنہا مکان میں برہنہ بھی غسل کرنا درست ہے اور جہاں نہ کوئی ہوں وہاں اس طرح نلکے پر تہبند باندھ کر غسل کریں کہ گھٹنے بھی ڈھکے ہوئے ہوں۔[2]

3. غسل میں کھڑے یا بیٹھے ہو کر دونوں طرح جائز ہے، البتہ بیٹھ کر کرنا افضل ہے۔[3]

4. بیٹھے ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہونا مکروہ ہے۔[4]

5. اگر کسی کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں اس طرح ملی ہوئی ہوں کہ خلال کیے بغیر ان کے درمیان میں پانی نہیں پہنچتا، یعنی انگلیاں ایسی گھنی ہوئی ہیں کہ تکلف کے بغیر ان میں پانی داخل ہو سکے تو اس کے لیے غسل اور وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا فرض ہے۔[5]

آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ غسل کا مسنون طریقہ

1. سب سے پہلے ناپاکی دور کرنے کی نیت کریں اگر مستحاضہ ہو تو "بسم اللہ" پڑھیں، دونوں ہاتھوں گٹوں تک دھوئیں۔ بڑا اور چھوٹا استنجا کرکے (چاہے ضرورت نہ بھی ہو) بدن پر موجود نجاست دور کریں، پھر کامل وضو کریں، پھر تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہائیں، ہر مرتبہ پہلے سر پھر داہنے

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۱۰۲

[2] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب من اغترف بإناء بینہ وبین أصحابہ، ۱/۳۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز الاغتسال عریانا، ۱/۲۵۳

[3] سنن أبي داود، کتاب الطہارۃ، باب الغسل من الجنابۃ، ۱/۳۰

[4] حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، فصل آداب الاغتسال، ص: ۱۰۲؛ وانظر: الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الفصل الثالث في الغسل، ۱/۱۱

[5] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، کتاب الأول في الوضوء، الفصل الثالث في سنن الوضوء ومستحبہ وآدابہ، ۱/۵۶

besturdubooks.wordpress.com

کہ جسم، کپڑا یا جگہ ناپاکی سے پاک ہو جائے اور خوب بہہ جائے۔

1. غسل سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک پاک ہونا بھی ثابت ہے اور یہ پہلے بھی ہو سکتا ہے اور بعد بھی۔ بہتر دونوں میں سے یہ ہے کہ جو صورت بھی اختیار کی جائے، ہمیشہ اسی کو اختیار کرے۔[1]
2. غسل کے بعد وضو کا حکم اس جنبی کے لئے ہے جو کھانے، سونے یا جماع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اگر غسل کرنے میں مشغول ہو تو وضو کرنا ضروری نہیں۔ غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے پاؤں دھونا بھی ثابت ہے۔ اگر پاؤں پر کچھ نہ لگا ہو تو پاؤں پر وضو کرنا بھی ثابت ہے۔[2]
3. غسل کے بعد پہلے تر چیز پونچھنا اور بعد میں خشک چیز سے پونچھنا بہتر ہے۔ دونوں طرح درست ہے۔[3]
4. وضو کی طرح غسل سے فارغ ہو کر کھانا پینا سے پہلے سے بعد دوبارہ ثابت نہیں ہے۔[4]

جنبی (ناپاک آدمی) سے متعلق مسائل

1. جنبی ناپاک ہے۔[5]
2. جنبی آدمی دوسرے شخص سے ملاقات کر سکتا ہے، اس کا ہاتھ بٹا سکتا ہے، اس کے ساتھ کھا پی سکتا ہے، اس کے ساتھ اٹھ بیٹھ سکتا ہے، اس کے ساتھ سو سکتا ہے، اس کے ساتھ کام کر سکتا ہے، اس کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے، اس کے ساتھ چل سکتا ہے، اس کے ساتھ دوڑ سکتا ہے، اس کے ساتھ لڑ سکتا ہے، اس کے ساتھ صلح کر سکتا ہے، اس کے ساتھ معاہدہ کر سکتا ہے، اس کے ساتھ تجارت کر سکتا ہے، اس کے ساتھ شراکت کر سکتا ہے، اس کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہے، اس کے ساتھ رائے دے سکتا ہے، اس کے ساتھ فیصلہ کر سکتا ہے، اس کے ساتھ گواہی دے سکتا ہے، اس کے ساتھ گواہی لے سکتا ہے، اس کے ساتھ قرض لے سکتا ہے، اس کے ساتھ قرض دے سکتا ہے، اس کے ساتھ ہدیہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ ہدیہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ صدقہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ صدقہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ ہبہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ ہبہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ وصیت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ وصیت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ وکالت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ وکالت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ ضمانت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ ضمانت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ رہن لے سکتا ہے، اس کے ساتھ رہن دے سکتا ہے، اس کے ساتھ امانت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ امانت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ عاریت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ عاریت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ اجارہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ اجارہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ بیع لے سکتا ہے، اس کے ساتھ بیع دے سکتا ہے، اس کے ساتھ شفعہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ شفعہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ قسمت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ قسمت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مزارعت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مزارعت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مساقات لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مساقات دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مضاربت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مضاربت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ شرکت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ شرکت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ وکالت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ وکالت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ ضمانت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ ضمانت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ رہن لے سکتا ہے، اس کے ساتھ رہن دے سکتا ہے، اس کے ساتھ امانت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ امانت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ عاریت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ عاریت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ اجارہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ اجارہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ بیع لے سکتا ہے، اس کے ساتھ بیع دے سکتا ہے، اس کے ساتھ شفعہ لے سکتا ہے، اس کے ساتھ شفعہ دے سکتا ہے، اس کے ساتھ قسمت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ قسمت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مزارعت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مزارعت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مساقات لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مساقات دے سکتا ہے، اس کے ساتھ مضاربت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ مضاربت دے سکتا ہے، اس کے ساتھ شرکت لے سکتا ہے، اس کے ساتھ شرکت دے سکتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

- کل سے پانی پانی میں گر کر بہتے تھے اور جتنی پانی میں ہاتھ ڈال کر غسل کرے تو یہ پانی پاک ہے اور اس سے غسل درست ہے، اس لیے کہ یہ جاری ہے۔[1]
- اگر جنبی نے پانی میں ہاتھ غسل کرنے کی نیت سے ڈالا، مثلاً ہاتھ ڈال کر پانی کے اندر ہی پانی ہاتھ پر ملا اور ملنے سے مقصود غسل کرنا ہے تو یہ پانی پاک ہے، لیکن پانی کا وہ حصہ جو ہاتھ کو لگا ہے مستعمل ہو گیا، لہٰذا اگر پانی میں دوسرا پانی زیادہ ہے تو اس پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر مستعمل پانی اور غیر مستعمل پانی کی مقدار برابر ہے یا غیر مستعمل پانی کم ہو تو پھر یہ پانی پاک ہونے کے باوجود مستعمل ہونے کی وجہ سے غسل کے لیے قابل استعمال نہیں رہے گا، لیکن اگر پانی میں ہاتھ غسل کرنے کی نیت سے نہیں ڈالا بلکہ اس لیے ڈالا ہے کہ پانی ہاتھ میں لے کر ان ہاتھوں کو غسل کے لیے اٹھائے گا تو اس پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے۔[2]
- جنابت کی حالت میں کھانا پینا جائز ہے، مگر کھانے پینے سے پہلے استنجا اور وضو کر لینا اچھا ہے۔[3]
- حالت جنابت میں ہاتھ منہ دھو کر یا کھانے کے بعد دو گھونٹ پانی پی کر صبح صادق کے بعد غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]
- حالت جنابت میں ناخن کاٹنا اور ناف کے نیچے کے یا اور کسی مقام کے بال دور کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر ناخن یا بالوں کو دھو لے اور پھر کاٹے تو کراہت بھی

---

[1] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، مسائل الغسل ۱/۲۰۱

[2] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی احکام الغسل ۱/۳۸۶، عالمگیری، مصری، کتاب الطہارۃ ۱/۳۳۰-۳۰

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، غسل کے مسائل ۱/۲۰۰، فتاوی محمودیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی، الفصل الثالث ۱/۶۸

[4] آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۲۰۰

besturdubooks.wordpress.com

نہیں ہے۔

❽ حالت جنابت میں ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

متفرق مسائل

❶ نہانے سے وضو کی ہو جاتا ہے، بعد میں وضو کی ضرورت نہیں ہے۔[1]

❷ اگر غسل میں نکلنے والا پانی ناپاک نجاست والا ہو، باقی نکلنے کو دھو دیا جائے تو باقی نکلنے کو پاک ہوتے ہوئے غسل کر لینے کے بعد اگر کوئی نکلے تو وہی نکلے تو وہی حکم ہوتا ہے جو حکم کر لیا ہے۔[2]

❸ غسل کے وقت جو تھوڑی بہت پانی کی چھینٹیں پانی میں گرتی ہیں وہ پانی پاک ہے۔[3]

❹ اگر چہ میں غسل کی حاجت ہو تی ہو اور ان پر نجاست کی مالی نہ ہو تو ان کی چربی کا کھانا بھی جائز ہے۔[4]

❺ کپڑے میں کوئی ایسے ہوئے سے پہلے پاک ہو سکتا ہے۔[5]

❻ استنجا ہونے پر ناپاک پانی سے نکلنے ہوئے ڈھیلے کی جس کپڑے سے پونچھی ہو تی ہے وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔[6]

---

[1] فتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل ومستحباته، ۱/۱۱۲، دار الفکر، بیروت۔

[2] فتاوی الهندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث في الغسل، الفصل الثاني في سنن الغسل ومستحباته، ۱/۱۱۲، دار الفکر، بیروت۔

[3] البحر الرائق، کتاب الطهارة، باب ما یوجب الغسل وما یسن فیه، ۱/۱۲۳، دار الکتاب الإسلامي۔

[4] الهدایة، کتاب الکراهیة، باب الاستبراء وغیره، فصل في البیع، ۴/۴۷۸، دار احیاء التراث العربي۔

[5] ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۳۱۲، دار الفکر، بیروت۔

[6] ایضاً، ۱/۳۱۲۔

[7] ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۳۱۲، دار الفکر، بیروت۔

besturdubooks.wordpress.com

❺ اگر پاک جسم پر نجس کپڑا لپیٹ دیا جائے اور جسم پر پانی اس پر بہہ دیا جائے اور اپنے اپنے اس کو نچوڑ دیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، اگرچہ یہ کپڑا جسم سے الگ محسوس نہ ہو۔[1]

❻ اگر کسی بیمار کی جسم سے سرپانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر غسل جنابت کر لیں تب بھی غسل ہو گیا، لیکن جب تخلیف کا نہ ہو تو سر بھی دھونا ضروری ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

معذور کا بیان

معذور ہونے کی شرائط

معذور وہ شخص ہے جس کو ایسا عذر ہو کہ اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو برقرار نہ رہتا ہو، مثلاً کسی کو پیشاب کی نالی میں ایسا زخم ہو جو ہر وقت بہتا رہتا ہو، یا پیٹ کی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے ہر وقت اخراج رہتا ہو، لیکن ان اعذار میں معذور کا حکم اس وقت ہے کہ جب تمام نمازوں کے وقت شروع سے لے کر آخر وقت تک یہ عذر پایا جائے۔

❶ عذر شروع سے ابتدائی وقت سے لے کر آخری وقت تک اس طرح پایا جائے کہ اس کو عذر کے علاوہ اتنا وقت کبھی نہ ملے کہ وہ عذر جلدی جلدی مکمل کر لے، فرض نماز میں وہ سنت کی رعایت کرے اور جلدی جلدی بغیر ٹھہرے ہوئے ادا کر لے۔

❷ پورے فرض پڑھنے کی صورت میں بھی عذر سے بچنا ممکن نہ ہو۔

❸ کچھ نماز پڑھنے کی صورت میں بھی عذر سے بچنا ممکن نہ ہو۔

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب في الحائل ١/٣١٤

[2] حوالہ سابق، ص ١/٣١٦

besturdubooks.wordpress.com

❹ ... [illegible] ...

... [illegible] ...

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ جس جگہ صورت واقعیہ کا پتہ نہ چلے وہاں ظن غالب پر عمل کیا جائے گا، مثلاً کپڑے پر پیشاب لگا ہوا ہے، اس کی دو جگہیں ہیں، ایک جگہ سے دھویا ہے دوسری جگہ سے نہیں دھویا ہے، اب کپڑا پہننے والا نہیں جانتا کہ کس جگہ سے دھویا ہے اور کس جگہ سے نہیں دھویا ہے، تو ظن غالب پر عمل کرتے ہوئے جس جگہ کے بارے میں ظن غالب ہو کہ یہاں سے دھویا ہے وہاں سے نماز پڑھ لے، اور جس جگہ کے بارے میں ظن غالب ہو کہ یہاں سے نہیں دھویا ہے وہاں سے نماز نہ پڑھے۔

مذکورہ سے متعلق بعض مسائل

❶ اگر کسی کپڑے یا بدن کے کسی حصہ میں پیشاب لگا ہوا ہو، اور کپڑا دھونے سے پہلے کپڑے پر پیشاب لگا ہوا ہونے کا وسوسہ آئے، اور اس پیشاب کی تری کا اثر غالب ظن ہو تو اس کپڑے کا دھونا واجب ہوگا۔

❷ جس شخص کو نماز کے لیے بار بار وضو کرنے کی عادت ہو، اور طبیعی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ پہلی (یا پہلی سے) اس حسن ظن کی بنا پر کہ وضو ہے پڑھ لیتا ہو، اس وجہ سے کہ وضو ٹوٹنے کا شک ہے، وضو نہ کرے، تو اس کے لیے بھی اس حسن ظن کی بنا پر نماز پڑھ لینا اور وضو نہ کرنا جائز ہوگا، اور وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اسی طرح جو لوگ ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، ان کے لیے بھی اس طرح کرنا جائز ہوگا، اور وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مثلاً قے آئی، منہ بھر کر آئی، اور ناپاک ہوگئی، یا نکسیر پھوٹی، خون بہا، ناپاک ہوگیا، تو ان تمام صورتوں میں وضو کرنا واجب ہے، لیکن وضو کرنے کے بعد آئینہ میں دیکھنا،

... [illegible] ...

besturdubooks.wordpress.com

رکوع وسجود میں ایک ایک مرتبہ تسبیح پڑھیں، قومہ میں "ربنا لك الحمد" جلسہ میں اور التحیات کے بعد تشہد میں "اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد" اور تشہد "اللّٰھم اغفر لی" کافی ہے۔ ہاں کم از کم کی بھی تحدید نہیں ہے کہ صرف التحیات پر اکتفا کرے اور کچھ نہ پڑھے، قنوت وتر اور عیدین کی زائد تکبیریں تین تین مرتبہ "سبحان اللہ" اور دو قاقہ نہ پڑھیں۔ ۱۲ میں مسنون دعائے قنوت کے بجائے کوئی مختصر دعا مثلاً "ربنا انا ذنبنا اغفر لنا" پڑھ لیں۔

❹ اگر معذور اس پانچ منٹ کے وقفہ میں نماز شروع کرنے کا ارادہ نہ کرے تو وقفہ سے یا وضو کرنے یا وضو بھول جانے سے خون، پیپ وغیرہ کے معذور کا وقت ختم ہوجانے یا عمر تکلیف سے اس کو بند کرنا یا ختم کرنا واجب ہے اور بند کرسکنے کی وجہ سے اب وہ معذور نہیں رہتا۔[1]

❺ اگر بیٹھنے سے یا سجدہ کرنے سے خون جاری ہوجاتا ہے یا پیشاب کے قطرے گرنے لگتے ہیں، کھڑے رہنے یا بیٹھنے سے جاری نہیں ہوتے تو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھیں اگر کھڑے ہونے سے عذر جاری رہتا ہے، بیٹھنے سے نہیں تو نماز بیٹھ کر پڑھیں۔ ان صورتوں میں یہ شخص معذور نہیں ہوگا۔[2]

❻ اگر بیٹھے رہنے سے عذر جاری نہیں ہوتا۔ بیٹھنے یا کھڑے ہونے سے جاری ہوتا ہے تو یہ معذور رہے گا اور بیٹھ کر اشارے سے رکوع وسجدہ کرکے نماز پڑھے گا۔[3]

❼ اگر کسی کو مثلاً ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد عذر پیش آیا تو آخر وقت تک انتظار کرے، اگر عذر برابر جاری رہے یعنی جلدی جلدی وضو کرکے جلدی

---

[1] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام المعذور، ۱/۴۵۱

[2] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی احکام المعذور، ۱/۴۵۲-۴۵۳

[3] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السادس، الفصل الثانی فیما یعفی عنہ من النجاسۃ، ۱/۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

جماعت نماز پڑھنے کا موقع ملے تو اسی جماعت میں نماز ادا کرے۔ اگر
وقت کے اندر اس طرح کا موقع نہیں ملتا تو وقت نکل جانے کے بعد
تو وہ اکیلا نماز پڑھ لے۔ اس لیے کہ وقت کے اندر نماز ادا کرنا
فرض ہے اور جماعت واجب ہے۔ فرض کو چھوڑ کر واجب کو ادا کرنا
درست نہیں اور نماز کے لیے جماعت کا ملنا شرط نہیں۔ اس لیے
نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا تو وہ اکیلا ہی نماز پڑھ لے۔

❹ اگر کسی نے وقت کے اندر نماز نہیں پڑھی اور وقت نکل گیا تو وہ
نماز قضا ہو گئی۔ اب وقت میں جو فرض نماز پڑھے گا وہ ادا ہو گی۔
قضا نہیں ہو گی۔ اور جو نماز قضا ہو گئی ہے اس کو بھی ادا کرنا
واجب ہے۔

معذور ہو جانے کے بعد اب تک معذوری کا حکم باقی رہے گا

❶ جس شخص نے کوئی عذر ہونے کے بعد نماز پڑھی اور عذر باقی رہنے
کے باوجود اس نے یہ سمجھا کہ عذر جا چکا ہے اور وقت میں نماز پڑھ لی
تو اس کی نماز نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ عذر باقی ہونے کی حالت میں
اس نے جو نماز پڑھی وہ عذر ہونے کے بعد اس کی نماز نہیں تھی اور
عذر ہونے کی حالت میں اس نے نماز پڑھی نہیں۔ اب اس کا حکم
یہ ہو گا کہ اس کی عذر والی نماز ادا نہیں ہوئی اور اس کو نماز پڑھنی ہو گی۔

معذور کے احکام

❶ معذور شخص نماز کے وقت شروع ہونے کے بعد سے اب تک وقت رہنے کا اندازہ لگائے
کہ اس مقدار میں فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھ سکتا ہو تو نماز پڑھ لے۔

❷ جو شخص معذور ہو اس نے وقت کے پہلے حصہ میں نماز نہیں پڑھی، وقت نکل

besturdubooks.wordpress.com

ہونے کے بعد ہی وضو ٹوٹے گا، اگر پیشاب سے حدث طاری ہو جائے۔

- معذور فرض نماز مسجد میں ادا نہیں کر سکتا۔
- معذور ہونے کے بعد قطروں کا وقفہ وقفہ سے آنا اور جلدی جلدی آنا سب برابر ہیں۔
- معذور کے لیے فجر کا وضو سورج نکلنے تک اور سورج نکلنے کے بعد کیا ہوا وضو ظہر تک باقی رہتا ہے، چاہے اشراق پڑھے اور عید ین کے وضو سے ظہر کی نماز بھی پڑھ سکتا ہے، ظہر کا وضو عصر تک، مغرب کا وضو عشاء تک اور عشاء کا وضو صبح صادق تک رہے گا، بشرطیکہ وضو سے ٹوٹنے کی کوئی اور وجہ نہ پائی جائے۔
- اگر معذور کے ساتھ کسی اور عذر سے وضو ٹوٹ جائے تو کیا وضو ٹوٹنے کا حکم بدل جائے گا؟

زخم، پٹی اور کپڑوں سے متعلق مسائل

- اگر عضائے وضو میں سے کسی پر زخم ہو اور اس زخم کو پانی لگنے سے نقصان پہنچتا ہو تو اس زخم پر بندھی ہوئی پٹی پر ہاتھ پھیر لینا کافی ہے، خود پانی لگانا ضروری نہیں ہوتا اور اس زخم کو پانی لگنے سے نقصان نہ ہو تو پٹی کو کھول کر اس جگہ کو دھونا ضروری ہے اور اگر پٹی لگنے سے نقصان ہو تو پٹی کھولنا ضروری نہیں ہوتا، پٹی پر ہاتھ پھیر لینا کافی ہوگا۔
- پٹی کھول کر نیچے زخم کے مندمل ہو جانے کا حکم ہے۔
- اگر زخم کی پٹی زخم صحیح ہونے تک بدلنے کی حاجت ہو تو ہر بار بدلنے کے بعد وضو کرنا ضروری

---

۱ درمختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی حکم الدم ۱/۵۰۲ و ما بعدہ

۲ درمختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، فصل رابع ۱/۵۰۲

۳ درمختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، فصل رابع ۱/۵۰۲

۴ رد المحتار، کتاب الطہارۃ، فصل رابع ۱/۵۰۲

besturdubooks.wordpress.com

ہوگا۔[1]

❹ اگر کسی نے نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھا یا کسی سے سن کر پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی نے نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھا اور اس نے قرآن کو نہیں دیکھا بلکہ اس کو حفظ یاد تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[2]

❺ اگر کسی شخص نے نماز میں کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً کھانا کھایا یا بات کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی نے نماز میں کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی نہیں ہے مثلاً کپڑا درست کیا یا کھجلایا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[3]

❻ اگر کسی شخص نے نماز میں قصداً یا بھول کر کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً کھانا کھایا یا بات کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی نے نماز میں کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی نہیں ہے مثلاً کپڑا درست کیا یا کھجلایا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[4]

❼ اگر کسی شخص نے نماز میں کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً کھانا کھایا یا بات کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی نے نماز میں کوئی ایسا کام کیا جو نماز کے منافی نہیں ہے مثلاً کپڑا درست کیا یا کھجلایا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔[5]

---

[1] ... [illegible] ... نصاب [illegible] ... ۲۰۰

[2] ... [illegible] ... نصاب [illegible] ... ۲۰۰

[3] ... [illegible] ... نصاب [illegible] ... ۲۲۶

besturdubooks.wordpress.com

اٹھا کر بیٹھ جاتا ہے، پانی بہہ جاتا ہے، بھی وضو کرتا ہے، کبھی اس وجہ سے وضو نہیں کرتا کہ پانی نہیں ملتا ہے تو ایسے شخص کو کیا وضو کرنا چاہیے؟ اگر وضو کرنے کے لیے کوئی دوسرا آدمی مقرر کرنا پڑتا ہے تو اس کا انتظام کرے، اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہو سکیں تو ایسا شخص تیمم کر کے نماز ادا کرتا رہے۔

مسئلہ: جس کے لیے نماز کے وقت کوئی شخص اٹھانے والا ہو تو اٹھانا واجب ہے، ورنہ گناہ گار ہوگا اور نماز ادا نہ ہوگی۔

❹ ایسے شخص کے بدن میں حدث ہے جس کی وجہ سے بیٹھا ہوا شخص بھی پوری طرح نہیں سو سکتا اور لیٹنے سے بھی پوری طرح نہیں سو سکتا، ایسے شخص کو بیٹھا ہوا ہی سمجھا جائے گا، اس شخص کو چاہیے کہ پانی ملنے کی جگہ تک پہنچنے کا انتظام کرے، اگر ایسا شخص جو پانی لا دے اتنا مشکل ہو کہ اس کو اجرت دینی پڑے تو اس کو اجرت دینا واجب ہے، کیا اجرت اپنی جیب سے دینی ہوگی یا اگر مسجد سے اپنی قوم سے بھی ہو اور یہ اپنی استنجا کرنے پر اس کو اجرت دے کر استنجا کرا دیا ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر یہ شخص وضو اور نماز بھی ادا کرتا رہے، استنجا کرا سکتا ہے، لیکن اس کا خیال رہے کہ اس کا ہاتھ کاندھا اور پیٹھ نجاست نہ لگیں اور اگر کوئی دوسرا بھی نہ ملے تو وہ ایسے ہی بیٹھ استنجا کے نماز پڑھے، وضو کرانے کے لیے بیوی بچے ہوں تو ان سے وضو کرانا ضروری ہے اور اگر وہ راضی نہ ہوں اور خدمت کے لیے تنخواہ پر رکھنے پڑتے ہوں تو وضو کرانے کے لیے خادم کا رکھنا ضروری ہوگا اور تیمم جائز نہیں ہوگا لیکن اگر خادم رکھنے کی وسعت بھی نہیں ہے تو تیمم کر کے نماز ادا کرتا رہے۔[1]

❺ بیمار کے بدن اور کپڑوں کی طہارت بھی ضروری ہے، اگر نجاست لگی ہوئی ہو اور بھی ناپاک اور مشتبہ ہوگئی ہے تو ایسے مریض کو بھی حالت میں نماز پڑھ لینا چاہیے۔

---

[1] درمختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۴۹۲

besturdubooks.wordpress.com

نجاست کے پاک کرنے کا بیان

نجاست وہ چیز ہے جس سے انسان نفرت کرتا ہے اور اپنے بدن کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں کو اس سے بچاتا ہے اسی وجہ سے شریعت میں اس سے بچنے کا حکم ہے اور اگر کسی چیز میں لگ جائے تو اس کے دور کرنے اور اس چیز کے پاک کرنے کا حکم ہے۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں:

1. غلیظ نجاست اسے نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔
2. خفیف نجاست اسے نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ جیسے پاخانہ جس کا بدن جانے اور کپڑے اور جگہ اور بدن وغیرہ پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا حرام ہے اگر بے خبری میں نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوئی اور اس کا دوہرانا واجب ہے۔ اور اگر نماز پڑھتے میں معلوم ہوا کہ اس سے لگا ہوا ہے تو نماز توڑ دے اور اس کو دور کرکے نماز پڑھے اور اگر نجاست غلیظہ کی مقدار درہم کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے اور اگر درہم سے زیادہ ہو تو معاف نہیں یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست نہیں اور درہم سے مراد ایک قسم کی مکہ میں چلتا تھا اس کا وزن آج کل کے حساب سے چار ماشہ ہے اور اس کا قطر ساڑھے تین سانتی میٹر ہے۔ اس کے برابر نجاست غلیظہ معاف ہے اور اس سے زیادہ معاف نہیں اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست نہیں۔

اگر نجاست غلیظہ کا کوئی چیز ہے جیسے پاخانہ اور عرقی کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اس کو

besturdubooks.wordpress.com

میں سوکھے چاول یا اس سے کم ہو تو اسے دھونے والے کپڑے کی طرح پاک کرنا ممکن ہے اور اگر اس سے زیادہ تعداد ہو تو دھونے سے پاک کرنا ممکن نہیں۔[1]

نجاست غلیظہ کا یہ حکم صرف نماز سے متعلق ہے اگر کھانے میں نجاست غلیظہ ذرا سی بھی پڑ جائے تو کھانا ناپاک ہو جاتا ہے، اسی طرح پانی میں بدن کو ذرا سی بھی نجاست غلیظہ لگ جائے تو وہ جگہ یا بدن نجاست کا اثر زائل ہونے سے پاک ہو جائے گی، اگر اسے بچا لیا گیا تو گناہ ہوگا۔

اگر پیپ یا خون انجکشن وغیرہ سے باہر نکلے تو ناپاک نہیں ہے، ہاں پیپ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے اور پھیل کر اس کھجلی تک آ جائے جس کو کھجانے سے بھی زیادہ ہو جب بھی کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا، اسی طرح اگر یہ خون یا پیپ پانی پر گرے زیادہ بھی ہو جائے تو بھی ناپاک نہیں۔

اگر نجاست کھجلی تک گہرائی سے کم ہو بدن یا کپڑے پر لگے اور پانی کم ہو زیادہ ہو جائے تو وہ حکم ہے جو کھجلی اس کے حکم نماز یا صاحب نماز سے ہے۔[2]

مندرجہ ذیل اشیاء نجاست غلیظہ ہیں۔

1. جو چیز ہوا کے علاوہ اندر کے بدن سے باہر نکلتی ہے جس نے نکلنے سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہے، پیشاب، پاخانہ، منی، مذی، ودی، پیپ، خون، قے، دودھ پیتے بچے کا پیشاب، ہوا کے علاوہ کان، ناک، دہانہ، پیپ، خون وغیرہ۔
2. شراب اس کی تمام قسمیں بھنگ، افیون، چرس وغیرہ۔
3. مردار
4. جو جانور نہیں کھائے جاتے مثلاً درندے، ان کا پیشاب، گوبر، لید، ہو جانور کھائے جاتے ہیں ان کا گوبر، مینگنی، لید، حلال جانور کا پیشاب، گوبر، لید

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

❹ ...

❺ ...

❻ ...

❼ ...

❽ ...

❾ ...

❿ ...

⓫ ...

⓬ ...

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ کا ... پانی میں گر جائے تو اس سے ... اگر پانی کی دو قلتوں سے کم ہو تو وہ ... ہے اور اگر پانی دو قلتوں یا اس سے زیادہ ہو تو وہ ... نہیں ہوتا، اگر نجاست ... ہے تو نجاست کی ... دو قلتوں سے کم ہو اور ... ہے تو ... دو قلتوں سے کم ہو ... ہاتھ میں لگی ہے تو پانی دو قلتوں سے کم ہو ... کپڑے میں لگی ہے تو ... دو قلتوں سے کم ہو اور ... ہے کہ جس خصوصیت کے ساتھ

besturdubooks.wordpress.com

کی چوتھائی سے کم ہو اور پورا کپڑا تو معاف نہیں، البتہ کپڑے کا اتنا حصہ دھونا ضروری ہے جتنے حصے کو ناپاکی لگی ہے۔[1]

فی الوقت کا: نجاست خفیفہ کا یہ حکم صرف نماز سے متعلق ہے، اگر کھانے میں نجاست خفیفہ (ناپاکی) پڑ جائے تو کھانا ناپاک ہو جاتا ہے، اسی طرح ہاتھ یا بدن وغیرہ کو اگر اسی قسم کی نجاست خفیفہ لگ جائے تو وہ جگہ یہاں نجاست کا دھو آیا ہے یا پاک ہو جائے گی۔ البتہ چاہے نجاست خفیفہ ہو مگر نماز دوگانہ

مندرجہ ذیل اشیاء نجاست خفیفہ ہیں

حرام پرندوں کی بیٹ، حلال جانوروں کا پیشاب جیسے گائے، بکری، گھوڑے وغیرہ، گھوڑے کا پیشاب۔[2]

نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ سے متعلق مشترکہ مسائل

- نجاست غلیظہ اور خفیفہ میں سے کوئی نجاست بھی اگر اتنی چیز میں پڑ جائے جو پینے والی ہو مثلاً پانی، دودھ وغیرہ تو اس سے وہ پینے والی چیز ناپاک ہو جائے گی خواہ وہ پڑنے والی نجاست تھوڑی ہی کیوں نہ ہو، البتہ وہ ناپاک پانی یا ناپاک مرکب جو نجاست خفیفہ پڑنے سے ناپاک ہوا ہو اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو چوتھائی سے کم معاف ہے اور اگر نجاست غلیظہ کے پڑنے سے ناپاک ہوا ہو اور وہ پڑنے والی چیز پینے والی ہو تو ہتھیلی کی گہرائی کے برابر معاف ہے اور اگر گاڑھی ہو تو سارے چوتھائی تک معاف ہے۔
- اگر نجاست غلیظہ اور خفیفہ کسی چیز میں مل جائیں تو مجموعہ کو نجاست غلیظہ میں شمار کریں گے (مثلاً بکری اور بچے کا پیشاب اگر پانی میں مل جائے تو وہ پانی کو نجاست غلیظہ کہیں گے۔

---

[1] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ الباب السابع فی النجاسۃ، الفصل الثانی، ۱/۱۰۱

[2] الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۱۰

besturdubooks.wordpress.com

❹ [illegible] ہے تو وہ [illegible] نیابت [illegible] پیشہ ور [illegible] نیابت [illegible] کرنے والا [illegible] نیابت [illegible] ہے [illegible] نیابت [illegible] ہے [illegible] نیابت [illegible] ہے

besturdubooks.wordpress.com

❶ جو چیز خود ناپاک ہو جیسے پاخانہ پیشاب وغیرہ کے تمام اجزا اس کا استعمال خارجی اور داخلی کسی طرح جائز نہیں یعنی نہ کھانے پینے میں استعمال کی جاسکتی ہے اور نہ بدن وغیرہ پر لگانے میں اور جو چیزیں کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئی ہوں، خود ناپاک نہ ہوں، ان کا بیرونی استعمال جائز ہے اور اندرونی استعمال ناجائز ہے، البتہ ناپاک کپڑے کو پہننا اور اس کا پہننا جائز ہے۔[1]

آدمی کے جسم سے متعلق پاکی کے احکام

❶ کافر کا بدن پاک ہے، بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو۔[2]

❷ آدمی کی اگلی یا پچھلی منی اگر نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو جائے اور وہ نجاست ایسی ہو جو خشک ہونے کے بعد نظر نہیں آتی جیسے پیشاب تو وہ مقام تین بار پانی سے دھونے سے پاک ہو جائے گا،[3] اور اگر منی کسی ایسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئی ہے جو خشک ہونے کے بعد نظر آتی ہے، مثلاً کوئی چوتڑ اس میں تین بار دھونا شرط نہیں، بلکہ اتنا دھونا ضروری ہے کہ نجاست دور ہو جائے۔[4]

❸ اگر کوئی کافر کسی ایسی چیز کو کھانے پینے سے پاک ہو جائے، مثلاً شراب پینے سے یا سور جانے سے تو تین مرتبہ دھونے کے بعد برتن وغیرہ پاک ہو جائے گا۔[5]

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۵۰۰

[2] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۵۰۵

[3] الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۵۰۸

[4] الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۵۲۲

[5] الدر المختار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ۱/۵۰۱

besturdubooks.wordpress.com

۱۲ آدمی کے کپڑے پاک ہوں اور بدن یا کپڑے کے کسی حصہ پر نجاست لگی ہو تو اس کو
مثلاً کہنی سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

۱۳ آدمی کے کپڑے پر پیشاب لگا ہو تو اس کو دھونا ضروری ہے اور اگر کپڑے کا
کچھ حصہ پاک ہو اور کچھ ناپاک تو ناپاک حصہ کو دھونا کافی ہے۔

۱۴ آب جاری کا حکم وہ ہے جو بہتا ہوا پانی ہو اور ایسا پانی جو ٹھہرا ہوا ہو اس کو
آب راکد کہتے ہیں اور جاری پانی سے مراد ایسا پانی ہے جو نشیب کی طرف بہتا ہو۔

۱۵ جاری پانی اگر کم ہو تو اس کے کنارے کے قریب کا پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے
اور اگر زیادہ ہو تو جس جگہ نجاست گری ہے صرف وہی جگہ ناپاک ہوتی ہے۔

۱۶ راکد پانی جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اس کی گہرائی اتنی ہو کہ
اگر ایک شخص چلو بھر پانی لینا چاہے تو زمین نظر نہ آئے اس کو حوض کہتے ہیں
اور اگر حوض کا پانی ناپاک ہو جائے تو اس کا پاک کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کا
طریقہ یہ ہے کہ اس حوض کے برابر ایک اور حوض کھودا جائے اور اس کا پانی
اس حوض میں ڈالا جائے یہاں تک کہ دونوں حوض کا پانی برابر ہو جائے۔

۱۷ ناپاک حوض کا پانی آنکھوں میں لگانا یا اس سے وضو کرنا بہت ضرر کا کام ہے
اور اگر آنکھیں آ جائیں اور ڈاکٹر یا حکیم نے ایسا پانی لگانے کو کہا ہو تو اس
سے علاج کرنا درست ہے۔

۱۸ ناپاک کنویں میں اگر پاؤ بھر یا آدھ سیر پاخانہ گر جائے تو کنویں کا پانی
چھوٹا ہو یا بڑا ناپاک ہو جاتا ہے اور اس کا نکالنا ضروری ہے۔

۱۹ اگر پانی میں ناپاکی کا رنگ یا بو یا مزہ پیدا ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

---

۱۲ ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، مطلب فی طہارۃ الثوب ۱/۳۱۲

۱۳ ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، مطلب فی حکم الرشاش ۱/۳۲۳

۱۴ عالمگیری ۱/۱۷

۱۵ ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس ۱/۳۲۵

besturdubooks.wordpress.com

کپڑوں کی جگہ پر پاک ہوگئی ہے اسی طرح اگر بدن پر نجاست لگی ہے تو بدن میں نجاست لگی ہے لیکن بدن اور کپڑوں سے نجاست نہیں لگی ہے تو پہلی صورت میں بدن پاک ہوگیا اور کپڑا ناپاک ہے اور دوسری صورت میں دونوں ناپاک ہیں اور تیسری صورت میں بدن پاک ہوگیا اور کپڑا ناپاک ہے اور چوتھی صورت میں اس جگہ سے کپڑا ہٹا دیا جائے تو بدن پاک ہوگیا اور دوسری صورت میں دونوں ناپاک ہیں اور پہلی صورت میں دونوں پاک ہیں۔[1]

۱۲ پاک مال سے مراد جائز اور حلال مال ہے لہٰذا اگر کسی کا مال ناجائز ذرائع سے حاصل کیا ہو تو اس مال سے کپڑا دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا لیکن وہ شخص گناہ گار ہوگا۔[2]

۱۳ اصل میں یہ مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہے جس میں ایک عورت کا ذکر ہے جو حیض کے خون سے اپنے کپڑے کو پاک کرتی تھی۔[3]

کپڑے اور کپڑے جیسی اشیاء سے متعلق پاکی کے احکام

۱ نجاست غلیظہ (جو نجاست خفیفہ نہیں ہے) کوئی بھی نجاست کپڑے یا دیگر چیزوں پر لگنے سے اگر یہ واضح ہے کہ وہ لگ گئی ہے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر سے دھونے والی چیز (پانی) کو تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑ دی جائے۔ ایک مرتبہ میں اتنا پانی ڈالنا ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ نچوڑنے کے بعد پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ اگر نجاست ایسی ہو کہ خشک ہونے کے بعد اس کا اثر باقی رہتا ہو تو اس کو پاک کرنے کا کام ابھی باقی ہے کیونکہ اس نجاست کو پاک پانی اور کسی اور رنگ والی دھلی چیز سے دور کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا کپڑے یا دیگر چیزوں سے جب تک نجاست کا اثر باقی

---

[1] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، ۱/۳۲۲، بحر الرائق، کتاب الطہارۃ، ۱/۱۳۲، الاشباہ، ۱/۲۳۲

[2] عمدۃ الرعایہ، الطہارۃ، ۱/۱۰۰، فتاوی الاشباہ، ۱/۲۱۱

[3] عمدۃ الرعایہ، الطہارۃ، ۱/۱۰۰، فتاوی الاشباہ، ۱/۲۱۱

besturdubooks.wordpress.com

کپڑا پاک نہ ہوگا۔ اگر ایسے مرتبہ دھونے سے زیادہ مرتبہ دھونا چاہے تو ایک مرتبہ نچوڑنا کافی ہے، دو مرتبہ نچوڑنا چھ مرتبہ دھونے سے زیادہ اعلیٰ مرتبہ دھونا شمار ہوتا ہے۔

اگر نجاست کا وصف یا بدبو یا رنگ نہ جاتا مشکل ہو جاتی ہو جائے تو وہ حرج نہیں، معاف ہے اگر دھونے کے بعد نجاست کا وصف یا بدبو یا رنگ باقی ہے، مثلاً کوئی کپڑا خون لگ جانے یا خون لگ جانے کے بعد اس قدر دھویا گیا کہ پانی صاف نکلنے لگا۔[1]

❹ پاخانہ یا پیشاب کپڑے میں لگا، اگر اس نجاست کے خشک ہونے کے بعد نظر نہیں آتی مثلاً دور سے کپڑا دیکھنے میں پڑتا ہے نہ چھونے سے ہاتھ میں لگتا ہے تو تین مرتبہ دھونا کافی ہے، زیادہ سے زیادہ کپڑا نچوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

❺ اگر اس کے خشک ہونے کے بعد نظر نہیں آتی لیکن ہاتھ میں لگ جاتی ہے اس کو کپڑا نچوڑنا ضروری ہے، بغیر نچوڑے تین مرتبہ دھونے سے پاک نہیں ہوتا ہے، نچوڑنے کی صورت میں تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے، اس کو نچوڑنا کہتے ہیں کہ دھونے کے بعد پانی نکالنے کے لیے کپڑے کو اس طرح موڑیں کہ دھونے کا مطلب پورا ہو جائے، اس کو نچوڑنا کہتے ہیں۔[3]

❻ اگر پیشاب پاخانہ کے کپڑے کو بھینس کے پیشاب پاخانہ پر دھویا گیا تو پیشاب پاخانہ اگر نکل جائے تو پاک ہو جاتا ہے، بغیر نکلے پاک نہیں ہوتا ہے، اگر اس پر پیشاب پاخانہ کی تری ہے تو ناپاک کپڑا نچوڑنے سے اس کی تری پاک کپڑے میں لگ کر کپڑا پاک ہو جاتا ہے، اگر پاک کپڑا بھی نچوڑنے سے پہلے دھونے کا اعادہ کرے

---

[1] ... صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، ۱/۳۵، حدیث: ۲۲۷

[2] ... بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، باب الاستبراء، ۱/۲۲۳

[3] ... بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، باب الاستبراء، ۱/۲۲۳

besturdubooks.wordpress.com

ناپاک کپڑا اپنے سے ہی نکلا تو یہ پاک کپڑا ہے صورت میں اس کے اوپر کتنے کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔[1]

❷ ناپاک پانی کا ایک قطرہ یا اتنا تھوڑا سا کہ کپڑے میں لگ کر اس میں اثر نہ ہو مثلاً کپڑا اپنے پر پڑے تو اس پر ناپاک نہ ہوگا۔ یا اس صورت میں ہے جب کہ وہ پاک کپڑا اتنی چیز سے ناپاک ہوا ہو جو اس کو ناپاک نہیں کرتی مثلاً ناپاک پانی لگنے سے ناپاک ہوا اور اس کپڑا میں کوئی چیز لگنے سے ناپاک ہوا ہو تو یہ ناپاک ہوا ہے جیسے پیشاب لگنے کا کپڑا دھونے کے بعد اس میں اپنے یا کسی ناپاک چیز کا لگنا۔[2]

❸ ناپاک رنگ یا کسی ناپاک چیز کا رنگ کپڑے سے لگنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جب کہ اس سے کپڑا نچوڑنے پر ناپاک پانی ٹپکے اور اگر نچوڑنے پر نہ ٹپکے تو ناپاک نہ ہوگا۔

❹ ناپاک رنگ یا کسی ناپاک چیز کا رنگ کپڑے سے لگنے کے بعد اس کو دھونے سے کپڑا نچوڑنے پر ناپاک پانی ٹپکے اور اگر نچوڑنے پر نہ ٹپکے تو ناپاک نہ ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ رنگ کپڑے سے الگ ہو جائے اور اگر رنگ کپڑے سے الگ نہ ہو تو کپڑا ناپاک ہوگا۔[3]

❺ کپڑے کا جو حصہ پیشاب سے لگا ہو اگر اس کا کوئی حصہ کاٹ کر کسی نے کپڑے سے الگ کر دیا ہو کہ کپڑے کا کوئی حصہ نہ لگا ہو تو کاٹا ہوا ٹکڑا ناپاک ہوگا اور باقی کپڑا پاک ہوگا۔ اس طرح کپڑے کا کوئی حصہ کسی ناپاک چیز سے لگا ہو اور اس کو کاٹ کر الگ کر دیا ہو تو کاٹا ہوا ٹکڑا ناپاک ہوگا اور باقی کپڑا پاک ہوگا۔

---

[1] حسن الفتاوی، ج ۱، ص ۲۰۰

[2] حسن الفتاوی، ج ۱، ص ۲۰۰

[3] [illegible] (حسن الفتاوی، ج ۱، ص ۲۰۱)

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

۱۴ ناپاک کپڑے یا بدن پر ناپاک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھنا ہے۔ اس میں اصل نجاست ہے اس لئے صورت میں اگر نجاست کسی حائل سے نہ لگی ہو جیسے تولیہ یا ناپاک ہو جائے گا اور نماز نہیں ہے

۱۵ نماز میں اگر خلط ہے اور وہ اس نے کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اگر بدن کیا اور وہ اسی جگہ لگ جائے تو معاف ہے ورنہ نجس ہو جاتی ہے

۱۶ ناپاک رنگ سے پاک کرنے کا ایک طریقہ ہے جو ناپاک کپڑے کو پاک کرتے ہے

۱۷ اگر رنگائی یا ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کے لیے اس میں سے رنگائی نکالنا ضروری ہے اگر رنگائی کے ساتھ کوئی صابن وغیرہ کا کوئی ہے اگر کپڑا رنگا ہوا ہو تو بھی ضروری نہیں اس کو تین بار پانی ہو اور ہر بار پانی سے نچوڑ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اگر کپڑا رنگا ہوا نہ ہو تو نہیں ہو کپڑا چاہیے

۱۸ ناپاک نجس یا ناپاک کپڑے کی آلائش کپڑے پر لگ جائے تو نجس ہو جاتا ہے پاک ہو جائے گا اور اس کو تین بار دھونے کی بھی ضرورت پڑتی ہے اس لیے کہ تیل اور گھی کو پانی سے نہیں نکالا جا سکتا ہے کپڑے سے ناپاک ہو جاتے ہیں اور نجاست نجس ہو جاتے ہے پڑتی ہے ایک طریقہ ہے کہ پانی کپڑا پانی میں ہو جائے تو نجس ہو جاتا ہے نجس ہو جاتی ہے اس کا پانی ہو گا اس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

لیے کہ مرد و عورت کی چربی خود پاک ہے۔[1]

۱۴ غلط ہے کپڑے پر لگا کر پہنا جائے۔ یہی جب تک نجاست کا یقین نہ ہو جائے، دھونا ضروری نہیں۔[2]

۱۵ کفار کے دھوئے ہوئے کپڑے پاک قرار دیے جائیں گے جب تک کہ ان کے ناپاک ہونے کا یقین یا غالب گمان نہ ہو۔ البتہ مسلمین (ہندو) سے کپڑا دھلوانا بہتر ہے۔[3]

۱۶ جس پانی سے دھوبی کپڑے دھوتا ہے اگر وہ پاک ہے اور کپڑوں کو خوب نچوڑتا ہے تو کپڑے پاک ہوں گے اور اگر وہ پانی ناپاک ہے تو کپڑے ناپاک ہوں گے۔[4]

۱۷ زنانی غلین میں جو کپڑے دھیے جاتے ہیں، اگر اس بات کا غالب گمان ہو کہ ان میں ناپاک کپڑے بھی ڈالے جاتے ہیں تو اس صورت میں پاک اور ناپاک میں تمیز ہی ناپاک ہو جائیں گے، اس لیے کہ ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ تین مرتبہ پاک پانی میں ڈالا جائے، زنانی غلین کی دکانوں میں اس کی تدبیر پر عمل نہیں ہوتا، اس لیے دھوبن کے دھلے ہوئے کپڑے پاک نہیں، اگر کبھی وہاں دھلنے کی نوبت آئے تو ان کو اپنے طور پر پاک کر لیا جائے اور اگر ناپاک کپڑوں کے ڈالے جانے کا غالب گمان نہ ہو، محض شک یا تردد ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس حالت میں کپڑا دیا تھا اسی حالت میں رہے گا، یعنی اگر پاک کپڑا دیا تھا تو پاک رہے گا اور ناپاک دیا تھا تو ناپاک رہے گا۔[5]

---

[1] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ۱/۳۲۹

[2] کفایت المفتی، کتاب الطہارۃ، مسائل متفرقہ، ۲/۳۲۰

[3] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۰/۱۰۰، طبع جدید (بحوالہ سابق)

[4] احسن الفتاویٰ، کتاب الطہارۃ، ۱/۲۱۰

besturdubooks.wordpress.com

۱۵ کسی کپڑے سے اپنا جسم یا کپڑا پونچھا جس سے اس چیز کی طہارت یا نجاست میں شک ہے تو اس سے وہ کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔[1]

۱۶ کپڑا جس پر پیشاب یا پاخانہ لگا ہوا ہو اس سے دھوبی کے کپڑے دھونے سے ناپاک نہیں ہوتے۔ البتہ اس وجہ سے کہ ان کپڑوں میں نجاست لگ جاتی ہے۔[2]

۱۷ روئی نکلی ہوئے کے وقت روئی سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔

۱۸ بچھونے پر کوئی ایسی نجاست لگی ہو جو بچھونے سے جدا ہو سکتی ہو اور پانی اس پر اس طرح بہہ جائے کہ بچھونے کا پانی اس کے کسی حصہ پر نہ ٹھہرے تو اس صورت میں بچھونا پاک ہو جاتا ہے۔[3]

۱۹ بڑی پر جس میں نجاست لگی ہو اور وہ بڑی پاک ہے اس کے کھلنے سے بچھونا پاک ہو جاتا ہے۔[4]

۲۰ دانے کے وقت جو دانے نکلتے ہیں وہ پاک ہوتا ہے اور دانے سے جو روئی نکلتی ہے وہ بھی پاک ہوتی ہے اور اس کے کھلنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔[5]

۲۱ کپڑے پر نجاست دیکھی مگر نجاست کے وقت معلوم نہیں، اس وجہ سے کہ نجاست کی جگہ کا علم نہیں ہے کپڑا ناپاک سمجھا جائے گا اور اس کا دھونا ضروری ہے۔[6]

---

[1] فتاوی دار العلوم دیوبند، جلد اول، صفحہ ۱۰۰

[2] ایضاً، صفحہ ۱۰۱

[3] ایضاً، صفحہ ۱۰۲

[4] ایضاً، صفحہ ۱۰۳

[5] ایضاً، صفحہ ۱۰۴

[6] عالمگیری، جلد اول، صفحہ ۱۰۵

besturdubooks.wordpress.com

❸ ناک سے نکلنے والے خون یا پانی کو اس وقت تک ناپاک نہیں کہا جائے گا جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ منہ کے راستے سے نہیں آیا ہے۔ اس لیے اگر کسی کو ناک سے خون آنے کا شبہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ناک کو اچھی طرح صاف کر لے اور اس کے بعد وضو کرے۔

❹ کان میں اگر ناپاک کپڑے کا پھاہا رکھا ہو جائے اس کے بعد پاک کپڑے کا پھاہا رکھ دیا جائے تو اس پھاہے کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا اندر ہونا یقینی نہیں بلکہ شبہ پر مبنی ہے۔

❺ کپڑے سے اگر ناپاک خون کی کچھ مقدار لگی ہوئی ہے۔ خون کی مقدار سے یا تو کپڑے کا رنگ بدلا ہوا ہے یا کپڑے پر خون کے چھینٹے ہیں جو کہ معمولی نہ ہوں یا ناپاک کپڑوں کو پہنے اختیاط سے حالت میں کہ کپڑے پر لگے ہوئے خون کا علم ہو چکا ہے کہ نماز پڑھ لی ہے تو نماز دوبارہ پڑھنی ہے۔

ہر قسم کے متعلق پاکی کے احکام

❶ کپڑے کا جو حصہ ناپاک ہو جائے اس میں لگے ہوئے نجاست کو دور کرنے کے لیے پانی کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کپڑے پر نجاست لگی ہو اور پانی نہ ہو تو کپڑے کو پاک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ایسے کپڑے کو پہن کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

❷ کپڑے کو دھونے کی مثل ہے اگر کوئی اور چیز جو کپڑے کی نجاست کو دور کر دے۔ ان میں کپڑے کی نجاست کو دور کرنے کے لیے کپڑا نچوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے کپڑا کسی کے اوپر گر جائے اور اس پر بارش کی نجاست لگی ہو تو بارش کے ختم ہونے کے بعد وہ کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کپڑے پر نجاست لگی ہو اور اس پر سے پانی کا بہاؤ ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔

---

[1] سورۃ المائدۃ، الآیۃ: ۶

[2] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ، ۱/۶۷

[3] ابن عابدین، رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ۱/۳۱۰

[4] ظفر احمد عثمانی، امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان احکام النجاسۃ، ۱/۳۱۳

besturdubooks.wordpress.com

آ کے میں ڈال دیے جائیں تو نجس پاک ہو جائیں گے اور اس طرح نجس پانی سے بار بار دھونے کے بعد اخیر والی دھوئی ہوئی چیز پر آئی صاف پانی کچھ نہ کچھ ناپاک ہو جائیں گے اور کپڑے یا برتن پہلے سے پاک ہونے کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ وہ برتن نجس ہونے والے نہ ہوں، اگر نجس ہونے والے ہیں تو ہونے سے پاک نہ ہو سکیں گے۔[1]

❸ نجس کے لئے برتن یا ایسے پتھر کے برتن جو پتھر نجاست کو جذب کرتا ہو یا لکڑی کے برتن جو نجاست کو جذب کرتی ہیں تین مرتبہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائیں گے کہ ہر مرتبہ خشک کر لیے جائیں۔ خشک کرنا یہ ہے کہ پانی ٹپکتا بند ہو جائے اور اگر کوئی چیز اس پر رکھی جائے تو اس پر نمی نہ آئے اور تیسرا واں دفعہ سے کہ جب یہ پانی کسی برتن میں ڈال کر دھوئی جائیں اور اگر جتنے پانی میں دھوئی جائیں وہ پانی اوپر سے ڈالا جائے تو جتنے پانی میں صرف وقتی دیکھنے کو وہ بتا کوئی ہے کہ پانی ایک طرف سے دوسری طرف نکل جائے اور اوپر سے پانی ڈالنے پر صرف اس قدر نکالی ہے کہ سب دھل جائے اور پانی بالکل نہ لیک جائے لیکن اگر نجاست گاڑھی اور پاخانہ وغیرہ ہو تو تین دفعہ دھونے اور پاخانہ وغیرہ دھونے کے بعد تک اسی طرح ہے۔[2]

❹ اگر کنوئیں ناپاک پانی میں گر جائے اور اطمینان ہے کہ پانی اس کے اندر نہیں گیا تو اوپر سے اوپر کا پانی پاک کر لینا کافی ہے، وہ نہ نکال کر دھویا جائے اور پانی کے ظاہر پانی سے پاک کر لینا بھی صحیح ہے۔[3]

❺ حیض و نفاس والی عورت کے ہاتھ پاک ہیں ان کے ہاتھ برتن پر لگیں تو وہ

---

[1] فتح القدیر، کتاب الطہارۃ، باب الماء الذی یجوز بہ الوضوء وما لا یجوز بہ، فصل فی الآبار، ۱/۱۳۲

[2] درمختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۵۳-۴۵۴

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، نجاست اور پاکی کے مسائل، ۱/۱۹۰

besturdubooks.wordpress.com

دو پاک نہیں ہوتے۔

چمڑے اور چمڑے سے بنی ہوئی چیزوں سے متعلق پوچھی گئی احکام

جو چمڑا یا اور کوئی بھی چیز جو چمڑے سے بنائی گئی ہو اگر اس کو جانور سے کاٹنے سے پہلے دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ دباغت کہتے ہیں کسی ایسی چیز کو استعمال کرنا جس سے چمڑے کی بدبو اور اس میں موجود رطوبت ختم ہو جائے اور چمڑا خشک ہو جائے۔ اس کے بعد وہ چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ اس کو استعمال کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ اس پر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کا وضو کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کا بیگ بنا کر اس میں قرآن مجید رکھنا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی جائے نماز بنا کر اس پر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی جیکٹ بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی ٹوپی بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی بیلٹ بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی بنیان بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی شلوار بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی قمیص بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی پینٹ بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی جرابیں بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی جوتی بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی چپل بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی سینڈل بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی بوٹ بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی شوز بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی ہیلز بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی فلپ فلاپ بنا کر پہننا جائز ہو جاتا ہے۔ اس کی سلیپر

besturdubooks.wordpress.com

۴ ... [illegible]

۵ ... [illegible]

۶ ... [illegible]

۷ ... [illegible]

۸ ... [illegible]

۹ ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

دیگ کے منہ پر سے بہہ جانے تو دیگ میں جو شوربہ ہے وہ پاک ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ پاک کرنے کا یہ ہے کہ جس قدر وہ شوربہ ہے اس قدر پانی اس میں ڈال کر پکایا جائے کہ وہ زائد پانی جل جائے، اس طرح تین مرتبہ کیا جائے تو وہ شوربہ پاک ہو جائے گا۔[1]

خشک، گاڑھی اور جمی ہوئی اشیاء کے متعلق پاکی کے احکام

1. اگر خشک اشیاء جیسے خشک آٹا یا وہ اشیاء جو نمی ہوئی ہیں اور تر ہیں جیسے دال، سبزی، گوشت وغیرہ آٹا ناپاک ہو جائیں، مثلاً ان چیزوں میں کتا منہ ڈال دے تو جہاں جہاں کتے کے منہ کے نشانات ہیں، اس کو نکال دینا چاہیے، باقی پاک ہے۔
2. سالن یا اور کوئی گاڑھی جمی ہوئی چیز، مثلاً: جما ہوا گھی ناپاک ہو جائے تو اس قدر، پاک ہے اتنی مقدار صحیح نکال دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔[2]
3. گڑ، شہد اور گھی جمے ہونے کے زمرے میں ہیں، چکنی یا خشک گوند اس میں گر جائے تو اسے اور اس کے اردگرد سے شہد اور گھی کو کچھ حصہ نکال دیا جائے تو باقی شہد اور گھی پاک ہے۔[3]
4. اگر دانوں میں رکھی ہوئی گندم یا چنے چیونٹیاں وغیرہ کر جائیں، پھر وہی گندم یا گندم پسوائی جائے تو اگر چیونٹیاں اتنی زیادہ ہوں کہ انہیں دیکھ کر طبیعت کو نفرت آتی ہو تو وہ آٹا ناپاک ہے، استعمال کرنا صحیح نہیں۔[4]

---

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند: کتاب الطہارۃ، باب السابع فی النجاسۃ، (۱/۲۵۷)، مفتی محمد مع زیادۃ، کتاب الطہارۃ، باب النجاسۃ، مطلب فی تطہیر الدیگ، (۱/۲۳۲)

[2] عالمگیری: کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ، (۱/۶۲)

[3] الدر المختار: کتاب الطہارۃ، سنن الأنجاس، (۱/۳۱۵)

[4] فتاویٰ دار العلوم دیوبند: کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ، (۱/۲۳۲)

besturdubooks.wordpress.com

کھال کی پاکی سے متعلق احکام

1. مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور اس کا استعمال صحیح ہو جاتا ہے، خواہ کھال حرام جانور کی ہو یا حلال جانور کی۔ فَإِنَّ دِبَاغَ جِلْدِ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُطَهِّرُهُ وَيُبِيحُ الِانْتِفَاعَ بِهِ فِي الْيَابِسِ وَالْمَائِعِ (دباغت کھال کی بدبو اور رطوبت کے ختم کرنے کو کہتے ہیں۔ خواہ کسی سے ہو یا کسی اور چیز سے، جیسے بول کی پھٹکری وغیرہ میں رکھ کر ہو۔)
2. حلال جانور کی کھال ذبح کرنے کے وقت ہی پاک ہو جاتی ہے۔
3. اگر مردار کی چربی یا کسی اور ناپاک چیز سے مرنی ہو یا دباغت دی جائے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے۔
4. کھال پر دباغت کے بعد تر ہونے سے نجاست پیدا نہیں ہوتی۔

زمین اور زمین کی طرح اور اشیا کی پاکی سے متعلق احکام

1. ہوا سے زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے، خواہ جنس سے خشک ہونی ہو یا سورج سے یا آگ سے، باقی تین ہو یا کم، اس کا اعتبار نہیں ہے۔ خشک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نمی ہوا میں ختم ہو جائے۔
2. اگر ہوا سے زمین پر اتنا پانی جمع ہو جائے کہ نماز پڑھنے والے کے ٹخنے ڈوب جائیں تو اس کے لیے تیمم کرنا درست ہے، اگرچہ پانی ناپاک ہو۔ [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

❹ ناپاک، مٹی کی تہ اوپر نیچے کی اوپر کر دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔

❺ تھوڑا گوبر پاک ہو جائے تو اس میں آگ جلنے سے پاک ہو جانے کا اشارہ یہ گوبر ہو جانے کے بعد بھی ہے کا اثر نہ رہے۔

❻ ناپاک زمین پر مٹی، ریت وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے تو وہ پاک ہے۔

❼ مٹی کے ڈھیلے، ریت، کنکر بھی خشک ہونے سے پاک ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح وہ پتھر جو نجاست نہ ہو اور پانی کو جذب کر لیتا ہو وہ بھی خشک ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

❽ زمین سے اگنے والی چیزیں جو تر ہوں پرانی ہونی کھجوری، پتے، درخت، گھاس وغیرہ بھی خشک ہونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

❾ اگر کپڑے ہوئی گھاس ناپاک ہو جائے تو نظیف ہونے سے پاک ہو جاتی۔

❿ زمین پر جو چیزیں قائم ہیں جیسے: دیوار، کھڑکی کے ستون یا وہ چیزیں جو زمین سے چسپاں ہیں جیسے: درخت، تخم، پھل، سبزی کے لگائے ہوئے پودے بھی خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔[1]

⓫ جس کپڑے یا جسم کی زمین پر سے نجاست خبیثہ کا تھوڑا سا حصہ ہوا گزر رہا ہے، گزرنے والی زمین خشک ہو جانے سے وہ حصہ کپڑے اور بدن کا خشک ہو جانے سے وہ حصہ پاک ہو جاتا ہے اور اس پر نماز پڑھنا درست ہو جاتا ہے۔

⓬ [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سوکھنے سے پاک نہیں ہوں گی۔[1]

۱۲ پاک مٹی سے برتن مانجا جائے تو پانچ سے پاک ہو جاتا ہے۔[2]

۱۳ نئے کپڑے کے بالوں والے برش سے رگڑی ہوئی دیواروں کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیواروں کو تین مرتبہ دھویا جائے۔[3]

۱۴ جلتے ہوئے خام اینٹ کا ٹکڑا جو آگ میں اچھی طرح جل چکا ہو۔ اگر اس کو نکال کر پھینک دیا جائے تو اس کے بعد تھوڑا سا وقت لگنے والی پکائے میں کوئی حرج نہیں۔[4]

۱۵ اگر کھدے ہوئے گڑھے میں یہ معلوم ہو جائے کہ پیشاب باقی نہ رہا تب بھی دو گھنٹے بعد استعمال کیا جائے۔[5]

۱۶ بڑی مچھلیوں کے پاؤں کاٹنے سے تیروں یا ان کو نہاست لگ جائے اور وہ زمین میں دھنسی ہوئی ہوں تو خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ ہوا سے خشک ہونے سے پاک نہ ہوں گی۔[6]

۱۷ گرے ہوئے پتے اور پودے کے نرم حصے جو کچا پاک ہے جب تک کہ اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔[7]

۱۸ ایسی کھڑکی جو پانی کو خود بخود کھینچ لیتی ہے اس پر اگر پیشاب کرنے کے بعد پانی

---

[1] حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۱۱ — [2] الدر المختار، ۱/۱۱۱
[3] حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۱۱ — [4] الدر المختار، ۱/۱۱۱
[5] حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۱۱ — [6] الدر المختار، ۱/۱۱۱
[7] حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۱۱ — [8] الدر المختار، ۱/۱۱۱

besturdubooks.wordpress.com

ہوگئی تو دھونے سے پاک ہو جاتی ہے، دھونے کے بعد خشک ہو جائے اس کا اعتبار نہیں۔[1]

- پیر دھو کر تا پاک زمین پر چلنے کی وجہ سے اگر پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر تو پاک نہ ہوگا، البتہ اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جائے کہ زمین کی کچھ مٹی پیر میں لگ جائے تو پیر پاک ہو جائے گا۔[2]
- جو غلہ زمین دار اس نیت سے نکالتے ہیں کہ روندتے وقت بیلوں نے جو پیشاب یا خانہ کر دیا تھا اس کی طہارت ہو جائے تو زمین واروں کا یہ عمل درست اور ٹھیک ہے، اس ترکیب سے سارا غلہ پاک ہو جاتا ہے وہ بھی جو سائل کو دیا ہے اور وہ بھی جو باقی بچا ہے اور غلہ کی اتنی مقدار نکالنی چاہیے جتنی بیلوں نے پیشاب یا خانے سے خراب ہونا تھی۔[3]

متفرق مسائل

- مٹی کا تیل پاک ہے، جلا ہوا ہو، بہا ہو، بہنے کے بعد اس کا ہر جگہ جلانا اور دیگر استعمال میں لانا جب کہ مضر نہ ہو درست ہے، اسپرٹ، پٹرول، وانسٹ آئل کے بھی اگر مٹی کے تیل کی طرح اگر زمین سے نکلتے ہیں تو یہ بھی پاک ہیں ان کا استعمال جائز ہے۔
- سور کے علاوہ تمام جانوروں کے دانت ہمیں ہمیں ہمیں کی طہارت نہ ہو اور ان میں خون سرایت نہ کرتا ہو، جیسے سینگ، بال، ہڈی، پنجے، کھر، دانت وغیرہ،

---

[1] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ، الفصل الاول، ۱/۴۸

[2] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ۱/۴۹

[3] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ، الفصل الاول، وما یتصل بذلک من المسائل، ۱/۴۸

besturdubooks.wordpress.com

خواہ مرد ہو یا عورت کے دانت یا ناخن کھود دیئے تو نہیں پاک ہوتے۔[1]

۴ نجاست اگر بہا دی جائے تو اس کا بدن پاک ہے، وہ اگر بہہ جانے اور اس سے کوئی چیز ملائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے "توشہ" کو کہتے ہیں کہ نجاست کے بہا دینے سے بنتا ہے۔[2]

۵ مچھلی کا خون پاک نہیں، رہی مرغی مچھلی، مچھر کا خون بھی پاک نہیں، ایسے ہی اگر انسان کا خون بہتا ہو، بہتا ہوا ہو جائے تو پاک ہے۔[3]

۶ دو پانی جانور، مرد و عورت جن میں بہتا خون نہیں، مرنے سے بھی پاک نہیں رہتے خواہ خشکی والوں یا سمندر والوں جیسے مچھلی، جیسے کچھوا۔[4]

۷ کھانے کی چیزیں اگر جانوروں کے دانت سے دانت کے آنے کا گمان کی وجہ سے نجاست نہیں لگیں وہ پاک نہیں جیسے گوشت، سوداوی۔

۸ جس چیز جیسے روئی، سوداوی یا خشک کی ہوئی مٹی اگر خشک ہو جائے یا اس میں جذب ہو جائے یا بہہ جائے تو وہ بھی پاک ہے۔[5]

۹ نجاست سے پاک ہونے کے بعد زمین دوبارہ پاک ہے اگرچہ یہ نجاست کی آگ نے اس میں اثر کر دیا ہو۔[6]

۱۰ دو چیزیں بارش سے پانی سے بچا ہوا ہو اس میں نجاست خارجہ گرے تو ہو جاتا ہے۔

---

[1] ... [2] ... [3] ... [4] ... [5] ... [6] ...

besturdubooks.wordpress.com

⑩ حقہ کا پانی پاک ہے، اگرچہ نجاست کے لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

⑪ مشک اور اس کا ناف اور اسی طرح عنبر وغیرہ پاک ہیں۔

فائدہ: ہرن کے اندر جس جگہ سے مشک نکلتا ہے، اسے ناف کہتے ہیں۔

⑫ شہید کا خون جو اس کے بدن پر لگا ہو پاک ہے۔[1]

⑬ حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، چڑیا، مینا وغیرہ۔[2]

⑭ چیل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں، لیکن ان کا کھانا درست نہیں۔

⑮ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں۔

⑯ دخان، بھنگ، چرس، تمباکو پاک ہیں۔

⑰ چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے۔

⑱ جوتے منہ بھر سے کم ہو پاک ہے۔

⑲ گندا انڈا حلال جانور کا پاک ہے، بشرطیکہ گونا نہ ہو۔

⑳ مردہ جانور بکری، بھیڑ وغیرہ کی اون پاک ہیں اور ان کے کمبل وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔

㉑ مچھلی کا پتہ پاک ہے، حلال نہیں، جبکہ اس کا کھانا صحیح نہیں۔

㉒ نجاستوں سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں جیسے پاخانہ شراب وغیرہ سے وہ ناپاک ہیں۔

㉓ اگر ناپاک پانی میں روٹی یا دال وغیرہ پکائی گئی تو اب اس روٹی یا دال کے پاک ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

㉔ پکتے ہوئے گوشت یا اور کسی پکتی ہوئی چیز میں نجاست پڑ جائے تو پاک نہیں ہو سکتا۔

---

[1] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السابع — الفصل الاول ۱/۱۹

[2] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس ۲/۸۱

besturdubooks.wordpress.com

۴۵ ان جانوروں کا گوشت حرام ہے جن کے پیٹ سے کچھ حرام اس طرح نکل جائے کہ اس کا کوئی حصہ پیٹ سے باہر نہیں رہتا۔

۴۶ پیشاب کو پاک کرنے کا طریقہ وہی ہے جو دوسری پاک چیزوں کا ہے۔

۴۷ کتے یا اس جانور کے منہ کے راستے پیٹ پر ذبح کرنے کے بعد جو خون بہتا ہے وہ جانور کے جسم کا پاک حصہ ہوتا ہے۔

۴۸ کتے کا گوشت کھانا جائز نہیں مگر اس کے چھونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

۴۹ کتے اور بلی کا جھوٹا پاک ہے۔

۵۰ کنوئیں میں کتا گر کر مر جائے تو اس کنوئیں کا پانی نکالنا ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر کتا پھول جائے یا اس میں سے بدبو آنے لگے تو سارا پانی نکالنا ضروری ہے۔ اس کے بعد کنوئیں میں جتنا پانی ڈالا جائے گا وہ پاک ہو جائے گا۔

۵۱ جو چیزیں بغیر دھوئے پاک ہو جاتی ہیں اگر وہ کتے کے منہ لگنے سے ناپاک ہو جائیں تو اگر کتے کی لعاب لگی جگہ پاک نہ ہو سکے تو اس طرح کی دوسری چیزیں بھی ناپاک ہو جائیں گی۔ مثلاً کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو وہ پانی ناپاک کیسے ہو گیا؟

۵۲ اگر تنہا کوا پانی میں گر کر مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس میں جو پانی ہے وہ ناپاک ہے یا نہیں؟ اگر اس پانی سے وضو کیا جائے تو کیا وضو ہو جائے گا؟ اگر چند کوے پانی میں گر کر مر جائیں تو کیا حکم ہے؟

۵۳ کنوئیں میں گرے ہوئے کوے کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے چونچ ڈالنے سے پانی ناپاک ہو گیا ہے، درست نہیں ہے۔

۵۴ اگر کنوئیں سے کتے یا کوے کو پانی کا حوض یا نہر تک یا تبدیل کیے ہوئے پانی تک

---

۱ ۔ ماشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، ج ۱، ص ۴۱

۲ ۔ تفسیر القرطبی، سورۃ المائدۃ، تحت قولہ تعالیٰ: حرمت علیکم المیتۃ الآیۃ، ج ۶، ص ۴۳

۳ ۔ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، ج ۱، ص ۱۲۶

۴ ۔ الفتاوی الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی فی الماء الذی یجوز بہ الوضوء، ج ۱، ص ۱۸

besturdubooks.wordpress.com

پانی جانور وغیرہ کو پلایا جا سکتا ہے۔[1]

❹ تولیہ یا رومال سے جوتی اور پاؤں جھاڑنے کے بعد اسے پھینکنا یا اس پر تولیہ یا رومال وغیرہ رکھنا جس پر خیال کا اثر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

❺ وضو کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنے یا کلی کرنے کے بعد منہ یا ناک سے پانی نکال دینے سے وضو میں کوئی خلل نہیں آتا۔

تیمم کا بیان

تیمم کا معنی

پاک مٹی یا کسی اور ایسی چیز سے جو مٹی کے جنس سے ہو کے ذریعے بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

نجاست حکمیہ وہ نجاست ہے جس کے دور کرنے کے لیے وضو یا غسل کی ضرورت پیش آتی ہو۔[2]

تیمم کب صحیح ہوتا ہے اور کب صحیح نہیں ہوتا

مندرجہ ذیل صورتوں میں تیمم کرنا صحیح ہے

❶ پانی موجود نہ ہو۔

❷ پانی موجود ہو لیکن ایک میل شرعی یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، مطلب فی سؤر الحمار، ۱/۱۰۳

[2] الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۲۱۲

[3] الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۲۱۳

besturdubooks.wordpress.com

فی البدیل کا ایک شرعی کیل ہونا اور تیمم بدلی کے ٹوٹنے کا ہونا ہے۔

❹ پانی تو قریب ہو مگر پانی پینے کی کوئی صورت نہ ہو مثلاً پانی لینے کے لیے جانے میں جان یا مال کا خطرہ ہو۔

❺ پانی ملنے میں بھی دشواری شامل ہو مثلاً پانی لینے کے لیے جانے سے بیماری بڑھ جانے یا دیر سے شفایاب ہونے کا اندیشہ ہو۔

وضاحت: ٹھنڈا پانی نقصان دہ ہو اور گرم پانی نقصان نہ دے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے اسی طرح اگر ایک جگہ ہے کہ گرم پانی بھی مل جاتا ہے مگر دور ہے اور ٹھنڈا پانی قریب ہے تو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا فرض ہے گرم پانی تک جانا ضروری نہیں ہے اور اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں بیمار ہونے کا خوف ہو تو بھی تیمم کرنا درست نہیں۔

اگر ٹھنڈے پانی سے وضو یا غسل کرنے سے بیماری کا خوف ہے اور پانی گرم کرنے میں وقت نکل جانے کا خطرہ ہے تو ان صورت میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کی وجہ سے بیمار پڑنے کے یقین کے باوجود جناب خان پور ہونے کا وجوہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرنے سے وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو قضا پڑھے۔

❻ خود ہلاکت کا خوف ہو یا دوسرا ضرر اٹھانے والا ہو مثلاً پانی نہ ملنے کی صورت میں رفیق سفر کے بچھڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

❼ دشمن کے ملنے کی صورت میں رفیق سفر کے بچھڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

❽ خود اپنا یا رفیق سفر کا مال قریب ہو مگر پانی ملنا مشکل ہو اور اس پانی کو راستہ میں احتمال آنے والی صورت میں دوران سفر راستے میں اپنے یا رفیق کے پینے کے لیے یا اثاثہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔

وضاحت: اگر پانی اتنا ہو کہ اپنے اور رفیق سفر کے وضو کے لیے کافی ہو تو اس صورت میں تیمم کرنا درست نہیں بلکہ ایسے موقع پر ان دونوں کو وضو کرنا ضروری ہے اور اگر کافی نہ ہو تو پہلے رفیق سفر کو وضو کرائیں اور اگر وقت بھی تنگ ہو تو تیمم کرائیں۔

❾ اسٹیشن پر بکنگ بابو نے کم خرچ کے لیے بہت سے پانی نہ ملنے کا ڈر۔

besturdubooks.wordpress.com

۹ پانی مشکوک ہو مگر کسی کی اطلاع سے ہو اور ایک کنویں کے اندر اس کے علاوہ پانی نہ ہو۔

۱۰ اگر آٹا گوندھنے کے لیے یا سالن پکانے کے لیے پانی کی ضرورت ہو اور اس کے علاوہ پانی نہ ہو۔

۱۱ اگر دو برتنوں میں پانی بھرا ہو اور ایک کا پانی پاک ہے دوسرے کا ناپاک، آنکھیں بند کر کے ہاتھ ڈالا کہ کس کا پاک ہے تو اس صورت میں تیمم کیا جائے۔

۱۲ کنویں میں ہے جس کا پانی کم ہے اور مٹی بھی ہے اور پانی بہت کم ہے کہ اس پانی سے غسل نہ ہو سکے تو تیمم کیا جائے۔

۱۳ اگر وضو و غیرہ کے لیے پانی خریدنا پڑتا ہے اور قیمت بہت زیادہ ہے تو تیمم کر لینا درست ہے، اسی طرح اگر اپنے پاس نہ ہو مانگنے سے رقم نہ ہو تو بھی تیمم کر لینا درست ہے اور اگر اپنے پاس رقم ہو اور اس سے زیادہ ہو تو خریدنا وضو کا شرط ہے۔

۱۴ اگر کوئی جنگل میں ہو اور بالکل معلوم نہ ہو کہ پانی کہاں ہے، نہ یہ کہ کوئی آدمی ایسا ہو جس سے دریافت کیا جائے تو اپنے وقت میں تیمم کیا جائے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل یا کوس کے اندر پانی کا پتا بتایا اور غالب گمان یہ ہے کہ یہ سچا ہے یہ آدمی قابل اطمینان کی نشانی سے خود اس کا دل کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی تک اندر پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور ضرر نہ ہو ضروری ہے، پانی تلاش کیے بغیر تیمم کر لینا درست نہیں اور اگر پورا یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا درست نہیں۔

۱۵ اگر کسی نے پانی کے بارے میں کسی سے پوچھا مگر اس نے نہ بتایا، تیمم اس نے

besturdubooks.wordpress.com

تیمم کرنے کے بعد نماز پڑھی، پھر اس کے بعد اس نے قریب پانی پایا تو غسل کرے نماز لوٹائے۔

۱۴ دو آدمی نے ساتھ پانی تھا لیکن ایک نے نماز پڑھ لی اور تیمم سے نماز پڑھی، پھر پانی پایا تو اس کو تیمم درست ہے نماز دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں۔

۱۵ کسی جگہ میں کسی اور نے پانی ہوتو آدمی کو اندازہ سے معلوم ہو کہ اتنے پانی سے وضو ہو جائے گا یا نہیں تو پانی ڈھونڈھنے سے تیمم کرنا درست نہیں اور اگر پانی موجود ہے اور وضو کرنے سے نماز کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لینا درست ہے، لیکن وضو کرنے کے بعد پانی کا کام نہیں ہے، وضو کرنا واجب ہے۔

۱۶ کسی کی بیوی یا ماں تیمم کر کے نماز پڑھ رہی ہو یا کسی اور وجہ سے قریب ہو تو اس کو پانی دینا واجب ہے تیمم توڑ دیں اور وضو کریں، جب وضو ہو جائے تو پھر نماز پڑھ لیں۔

۱۷ کسی کو پانی نہیں ملتا ہے اور اس کو گمان بھی نہیں ہے اور پانی تھوڑا یا زیادہ ملنے کی توقع نہیں ہے تو تیمم کر لے، پانی سے دور ہو گیا ہو تو اس کو بھی یہی حکم ہے۔

۱۸ کسی کو پانی ملنے کا یا حلال ہونے کا یقین ہے تو بے وضو پڑھی ہو تو نماز نہیں ہوئی، وضو کر کے اپنی نماز لوٹائے۔

۱۹ بیمار کو تیمم کرنے میں وقت درست ہے جب تک دوسرے کی نماز میں بھی پانی ملے۔

۲۰ دوسرے کے مال کے ضائع ہونے کے خوف سے وضو نہ کرے اور تیمم کر لے درست نہیں، اپنا یا اپنے مال کے ضائع ہونے کے خوف سے تیمم کرنا درست ہے۔

۲۱ قید خانے کے داروغہ نے دو دن پر وضو کرنا واجب نہیں، تیمم کر لیا ہے، اگر قید خانہ میں پانی بہانے سے زخمی ہونے کا یا پانی نہ پینے دینے کا خوف ہو تو اتنا

besturdubooks.wordpress.com

تقدیر سے معاف بھی رکھی ہے حکم میں شمار ہوگا۔

- اگر آدھے اعضاء وضو صحیح ہوں اور آدھے زخمی ہوں تو صحیح اعضا کو دھونا پانے اور زخمی حصے پر مسح کرلیا جائے، لیکن اگر صحیح حصہ کو دھونے میں زخمی حصہ پر بھی پانی پہنچ جاتا ہو تو غسل کیا جائے۔[1]
- اگر غسل کرنے سے نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کیا جائے، وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر اگر غسل سے تیمم نے بعد وضو ہوجائے تو وضو کے لیے تیمم نہ کیا جائے، بل کہ وضو بھی کرلیا جائے۔[2]
- اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لیے غسل کیا لیکن نہانے کا حصہ رہ گیا، وہ پانی ختم ہوگیا تو پیروں کا دھلی پانی حاصل نہیں ہوتی تیمم کرلینا چاہیے۔ پھر اگر کہیں پانی مل جائے تو صرف سوکھی جگہ دھولی جائے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھولیا جائے اور وضو کے لیے تیمم کرلیا جائے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہوسکتا ہے، لیکن وہ بھی جب اتنے پانی میں نہیں چل سکتی تو وضو کیا جائے اور وہ جس سوکھی جگہ کے لیے غسل کا تیمم کیا جاتا ہے وہاں اگر غسل کا تیمم پہلے کیا جاچکا ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں، وہی پہلا تیمم کافی ہے۔[3]
- عید کی نماز میں اگر خطبہ شروع کرنے سے پہلے وقت جاتے رہنے کا خوف نہ ہو تو وضو کے لیے تیمم جائز نہیں اور اگر وقت چلے جانے کا خوف ہو تو جائز ہے۔ مقتدی کو اگر یہ خوف نہ ہو کہ وضو کرنے میں عید کی نماز فوت ہوجائے گی تو تیمم جائز نہیں، لوٹانا چاہیے۔

---

[1] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ۱/۲۷، ۲۸؛ ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۲۳۹-۲۵۷

[2] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۲۳۹

[3] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۲۴۱، ۲۴۲

besturdubooks.wordpress.com

۱۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

besturdubooks.wordpress.com

- پانی موجود ہوتے ہوئے تیمم کرنا کچھ لوگوں کے نزدیک درست نہیں۔
- اگر حالت جنابت میں جسم کے کوئی حصہ پر پانی نہ پہنچے تو تیمم کرنے سے بھی طہارت حاصل نہیں ہوتی۔
- ان صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے جن میں وضو کرنے سے مرض بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا اندیشہ ہو۔

تیمم کے فرائض

تیمم میں تین فرائض ہیں

1. نیت کرنا۔
2. دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر پھیرنا۔
3. دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر پھیر کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

تیمم کرتے وقت بہتر ہے کہ ہاتھ میں انگوٹھی وغیرہ کوئی چیز ہو تو اسے ہلا دیا جائے تاکہ ہاتھ پر مٹی پہنچ جائے۔ تیمم کرنے کے لیے ایک بار ہاتھ مارنا کافی ہے۔ تیمم کرنے کے بعد اگر پانی مل جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

فرائض سے متعلق مسائل

1. تیمم میں اگر دونوں ہاتھوں پر کوئی چیز لگی ہوئی ہو جس کی وجہ سے مٹی نہ پہنچ سکے تو تیمم نہیں ہوتا۔
2. اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء کے کسی حصہ پر پانی بہنے سے رہ جانے کا شک کرے تو تیمم صحیح نہیں ہوتا۔ اسی طرح دو شخصوں کے درمیان جو پردہ ہے اس کا بھی صحیح کرنا ضروری ہوتا ہے۔

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

[4] ... [illegible]

[5] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

- تیمم میں کلائی تک ہتھیلی و تیر دا تاروں ضروری ہے تاکہ صحیح پورا طریقہ ادا ہو جائے، کہنی و کلائی دیا کافی نہیں اس کہ اپنی جگہ سے بڑا کروں کے نیچے بھی مسح کریں۔[1]
- پورے ہاتھ یا کہنی ہاتھ سے مسح کیا جائے اور آخر کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم تین انگلیوں سے مسح کیا جائے، ایک یا دو انگلیوں سے مسح جائز نہیں ہے۔[2]
- اگر تیمم کرتے ہوئے ہاتھ اٹھ جائے یا کوئی جگہ ہاتھ لگنے سے رہ جائے تو رہی ہوئی جگہ کا مسح کرے، رہی ہوئی جگہ کا مسح کرنے کے لیے دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مارنے کی ضرورت نہیں ہے، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ ہاتھ اٹھائے بغیر اچھی طرح سے مسح کیا جائے، کوئی جگہ مسح کے بغیر نہ رہ جائے۔[3]
- انگلی کی نرولوں کا کٹی وغیرہ سے کٹ کیے ہوئے ہونا ضروری نہیں۔[4]
- تیمم میں چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے داڑھی کے بالوں پر مسح کرنا کافی ہے، داڑھی میں انگلیاں داخل کرنا جائز ہے، کرنا فرض نہیں ہے۔[5]
- ہاتھوں کا مسح کرتے وقت ناخنوں کے بالکل قریب والے بال، ناخنوں کے کونوں والے حصے اور ہتھیلی کے بالکل نیچے والے حصے پر ذرا خیال سے ہاتھ پھیرا جائے، زیادہ تکلف میں نہ پڑا جائے۔[6]
- جو جگہ کانوں اور داڑھی کے بیچ میں ہے، اس کا مسح بھی شرط ہے۔[7]

---

[1] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، ۱/۲۱، طحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۱۲

[2] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، ۱/۲۱، طحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۹۶

[3] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، ۱/۲۱، طحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۹۶

[4] حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۹۶

besturdubooks.wordpress.com

❹ ہتھیلیوں کا مسح کرنا فرض نہیں، بلکہ کہنی پر ہاتھ موڑنا بھی کافی ہے۔[1]

❺ اگر انگلیوں سے پانی کا بہنا ظاہر ہو تو صرف ہتھیلی کا مسح کرنا یا انگلیوں سے تر کرلینا کافی ہے۔

❻ اگر دونوں ہاتھ شل ہوں یا کٹے ہوئے ہوں تو کہنی پر کٹے ہوئے حصہ سے اوپر تک دھویا جائے۔[2]

جن چیزوں سے تیمم جائز ہے اور جن سے جائز نہیں

❶ زمین سے ملتی ہوئی ہر چیز مٹی کی قسم سے ہے، اس پر تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، چونا، سرخ پتھر، کوئلہ، ہڑتال، کچا اینٹ، ٹھیکرا، کچی اور پکی اینٹ، ریزہ، یا قوت، عقیق، زمرد، فیروزہ، پکی اینٹ اور مٹی سے برتن وغیرہ، اگر مٹی کے برتن پر روغن لگا ہوا ہو تو تیمم درست ہے۔ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا، چاندی، لکڑی، کپڑا اور کاغذ وغیرہ۔

البتہ اگر ان چیزوں پر گرد لگی ہو تو ان پر تیمم درست ہے۔ اگر پتھر پر کائی جمی ہو، مل کر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو جب بھی تیمم درست ہے۔ ہاتھ پر گرد کا لگنا ضروری نہیں ہے۔

ضابطہ: جو چیز زمین کے اندر جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ نہ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں، راکھ پر تیمم درست نہیں، اگر چہ وہ گل جاتا ہے۔ یہ وہ اصل ہے جس پر تمام جزئیات کی بنیاد ہے۔ [3]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

تیمم کا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

۴ چھ نمازوں، اور دو عیدوں کی نماز یا میت پر کی جانے والی نماز جنازہ بلا کسی عذر کے ہاتھ باندھے ہوئے پڑھ لی جائے تو اس سے بھی تیمم درست ہے۔[1]

۵ اگر زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور پھر زمین سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی تو وہ زمین پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز درست ہے، لیکن اس زمین پر جب کہ معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے، تیمم کرنا درست نہیں، لیکن اگر معلوم نہ ہو تو اجازت دی جائے گی۔[2]

۶ مٹی کے سوا تیمم کرنا درست ہے، کھر مناسب نہیں، اگر مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو کچھ کوئلہ اپنے کپڑے میں باندھ لیا جائے، جب سوکھ جائے تو اس سے تیمم کر لیا جائے، البتہ اگر نماز کا وقت نکل رہا ہو تو پھر جس طرح بھی ہو تیمم کر کے نماز پڑھ لی جائے، نماز قضا نہ ہونے دی جائے۔[3]

۷ دو انگلیوں کو چوسنے سے بچی ہیں، ان پر تیمم درست ہے۔[4]

۸ پیازی کو ٹھہ اور اس کی دوا پر تیمم کرنا چاہئے۔

۹ سنگ مرمر کے چکنے پتھر پر تیمم جائز نہیں۔[5]

۱۰ پختہ دیوار یا اس کے نقش پر تیمم کرنا مسجد کے ادب کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔[6]

۱۱ کسی حیوان یا انسان یا اپنے جسم پر قرار ہو تو اس سے تیمم ہو جائے جیسے کسی نے

---

[1] حسن الفتاوی، ۲: ۱۱۱ [2] فتاوی رحیمیہ، ۲: ۲۱۰

[3] [illegible] [4] [illegible]

[5] [illegible] [6] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

جھاڑ دیتی اور اس سے تیز اڑتا ہوا اور ہاتھوں پر پڑ جائے اور ہاتھ سے مل لے تو تیمم ہو جاتا ہے۔[1]

- اگر کوئی ایسی چیز جس سے تیمم جائز نہیں، مثلاً پانی، مثلاً پانی کے ذرات وغیرہ، ایسی چیز سے تیمم کیا جس پر تیمم جائز ہے، مثلاً مٹی وغیرہ کے ساتھ تو غالب کا اعتبار ہوگا، اگر مٹی غالب ہو تو تیمم جائز ہوگا ورنہ ناجائز۔[2]
- زمین یا پتھر جل جائے تو اس کی خاک پر تیمم کرنا جائز ہے، جب کہ وہ ریت، گھاس وغیرہ سے نہ ملے یا ملے ہوئے ہو۔[3]
- جس زمین پر تیمم جائز نہیں، اگر اس کا غبار کپڑے پر پڑے تو اس کی کوشش سے تیمم جائز نہیں، البتہ کپڑا پاک ہے۔
- ریل میں جہاں سے فراغت کے لیے کر چلتے ہیں، وہ جگہ ناپاک ہے، اس سے تیمم درست نہیں۔
- تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں، اس لیے یہ نہیں کرنا چاہیے۔[4]
- چوٹے میں تیل یا کوئی رنگ ملانے کے بعد تیمم صحیح ہے۔[5]
- مٹی بھگو کر جمائی جائے تو اس سے تیمم کرنے کے بعد اس سے تیمم کرنے کا حکم ہے۔[6]
- کئی تک ایک تیمم سے تیمم کر سکتے ہیں اور ایک شخص بھی کئی مرتبہ ایک تیمم سے تیمم کر سکتا ہے۔[7]

---

[1] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ص ۲۹

[2] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۲۱

[3] الہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، الفصل الثالث، ص ۲۲

[4] البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۱۰۲

[5] نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص ۲۲

[6] فتاوی عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ص ۲۹

besturdubooks.wordpress.com

❺ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ تیمم کا صحیح طریقہ اختیار کیا جائے جس پر دونوں ہاتھ مارنے کے بعد صرف ایک مرتبہ ضرب کر لینے میں یا کم از کم اتنا ہلا دینا کہ ہاتھ پر اٹھی ہوئی گرد انگلیوں کے ساتھ اس پر آ جائے اور پھر بعد کے دوسرے ہاتھوں کو اس پر مارنے میں۔

تیمم کا مستحب و مسنون طریقہ

نماز کی نیت کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کی نیت کرتے "بسم اللہ" پڑھیں، پھر انگلیاں کشادہ رکھتے ہوئے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پیچھے آئیں اور پھر پیچھے کو ہلا دیں۔ خواہ مخواہ جھاڑیں نہیں، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دیں، پھر دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر اس طرح پھیر کر آگے پیچھے ہلائیں کہ چہرہ کی کوئی جگہ ہاتھوں کے لگنے سے رہ نہ جائے، داڑھی کا خلال بھی کر لیں، پھر فوراً ہی داہنی سر بستہ دبوں ہاتھ اسی طرح اٹھا کر پہلے آگے پیچھے ہلائیں اور انگلیں جھاڑ کر دونوں ہاتھوں پر بھی عمدہ طرح مل لیں، داہنا ہاتھ بھی ذرا سی زیادہ مٹی لگ جائے تو انگلیوں میں خلال کر لیں اور انگوٹھی بھی ہلتی ہوئی ہو تو اسے ہلا دیں۔

بنوار اور مسئلہ کے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے۔ ہر بار جب بھی تیمم کی ضرورت پڑے دل سے اور منہ کی نیت سے ایک تیمم کر لیا جائے۔[1]

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن سے نہیں ٹوٹتا

❶ غسل کے لیے کیا ہوا تیمم وضو کے توڑنے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا۔

❷ اگر وضو کرنے کے لیے اتنا پانی مل گیا جسے استعمال کرنے پر قدرت ہے تو اس سے وضو کرنے پر کیا ہوا تیمم ٹوٹ جائے گا۔

❸ جن چیزوں سے باوضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی میں جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح اگر تیمم کر کے جاؤ اور پانی نہ ملے

---

[1] ماخوذ از بہشتی زیور، کتاب الطہارۃ، ص ۲۰۔

besturdubooks.wordpress.com

شانی سے تیمم کا حصلی پر روکیا تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

❹ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے ساتھ اتنا پانی ملنے سے کہ جس سے وضو کے فرائض وواجبات وسنن کا تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جس کا تیمم غسل کی مقدار پانی ملنے سے کہ جس سے غسل کے فرائض اور واجبات تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

❺ مسافر راستے میں پانی پایا اور معلوم بھی ہوگیا کہ پانی یہاں ہے لیکن ریل سے نہ اترے گا تو تیمم نہیں ٹوٹتا۔

❻ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو بیماری ختم ہوجانے سے تیمم ٹوٹ جائے گا۔

❼ جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا گیا تھا اس کے ختم ہوجانے سے تیمم جاتا رہتا ہے، مثلاً زخم پر اس کے بعد حق فرمایا ہوا ہے۔ پیدا ہوجائے مثلاً کسی شخص نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، پھر جب پانی ملا تو وہ بیمار ہوگیا، اس کی حالت میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے جو تیمم کیا تھا وہ ٹوٹ جائے گا۔

❽ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، پھر اسی بیماری بھی ٹھیک ہوگئی کہ جس میں پانی کا استعمال نقصان دہ ہوتا ہے، مگر پانی مل گیا تو اب وہ تیمم جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا باقی نہیں، بلکہ جدید بیماری کے لیے پھر سے تیمم کیا جائے۔[1]

❾ اگر کوئی شخص رفاقت ہو پانی کے پاس ہے گا۔ ہے تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔[2]

❿ اگر مسافر برتن میں یا مشکیزے وغیرہ میں پانی رکھا ہے تو اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا اور اس کو اس پانی سے وضو کرنا بھی جائز نہیں، لیکن اگر پانی بہت ہو جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ پانی پینے کے لیے بھی ہے اور وضو کے لیے بھی تو اس سے وضو جائز ہوگا۔[3]

---

[1] شامی، دار العلوم دیوبند، کتاب الطہارۃ، باب التیمم ۱/۲۰۱

[2] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، کتاب فرائض فی التیمم، الفصل الثانی ۱/۲۰

[3] درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم ۱/۲۵۱

besturdubooks.wordpress.com

متفرق مسائل

❶ اگر کسی عبادت کے لیے تیمم کیا ہو اور تصور بقاء ہو، اس کے لیے عبادت بھی ضروری ہو تو اس تیمم سے فرض صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں، مثلاً وہ پانا دونوں شرطیں پائی جائیں تو اس سے فرض ہوگا۔ اگر دونوں شرطیں یا دونوں میں سے ایک شرط نہ پائی جائے تو اس تیمم سے نماز صحیح نہیں ہے[1]

بندہ اگر بے وضو تھی نے زبانی حرارت کے لیے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز صحیح نہیں، کیوں کہ زبانی تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں، لیکن اگر زبانی محلس نے حرارت کی نیت سے تیمم کیا تو وہ اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے، کیوں کہ اس کے لیے عبادت شرط ہے[2]

اگر کسی نے قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لیے تیمم کیا تو اس تیمم سے فرض نہیں پڑھ سکتا، کیوں کہ قرآن قریم کو ہاتھ لگانا یہ اسی عبادت نہیں جو خود مقصود بالذات ہو، لہٰذا اگر بوقت تیمم صرف حرارت کی نیت کے بجائے یہ قرآن قریم کو ہاتھ لگانے کی نیت کے ہوتے کامل طہارت کی نیت کرے تو اس سے نماز بھی درست ہے[3]

❷ دریا میں تیمم کر کے نماز شروع کی، دوران نماز نجاست آنے میں ایک مسئل سے کم وقفہ کیا تو اگر نجاست پر پانی قلیل ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

❸ ریل گاڑی یا بس میں نماز پڑھنے کے لیے نہ تیمم کر سکتا ہو نہ وضو تو جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لے، پھر بعد میں قضا کر لے[4]

---

[1] حاشیہ الطحطاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، فصل فی شروط التیمم، ۱/۱۰۳

[2] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۱۶۱

[3] رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۱/۱۶۱

[4] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ۲/۱۲۵

besturdubooks.wordpress.com

- اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے انسانوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے اس تیمم سے پڑھی گئی تمام نمازیں دوبارہ ادا ہوں گی، مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا کوئی کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا۔[1]
- اگر خود تیمم کرنے پر قادر نہ ہو تو دوسرے شخص سے تیمم کرایا جا سکتا ہے۔[2]
- اگر مسجد میں غسل کی ضرورت پیش آ جائے اور اپنے پاس تیمم کرنے کے لیے مٹی وغیرہ بھی موجود ہو تو مسجد سے تیمم کر کے نکلنا بہتر ہے۔
- اگر سفر میں قید ہوا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لیں اور پھر اس نماز کو دوبارہ کی ضرورت نہیں۔[3]
- اگر پانی موجود ہو، لیکن نماز جنازہ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے تیمم کیا ہو تو نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہوگا۔[4]
- اگر پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو اور کسی عذر کی وجہ سے تیمم بھی نہ کر سکتا ہو تو اس وقت نماز بغیر تیمم کے پڑھ لی جائے، پھر جب وضو کرنے کی طاقت ہو تو وضو کر کے دوبارہ تیمم کر کے نماز لوٹا لی جائے۔[5]
- اگر ریل میں غسل کی ضرورت پیش آ جائے اور اتنا پانی موجود ہے جس سے غسل کیا جا سکتا ہے تو غسل کرنا ضروری ہے، لیکن اگر اتنا پانی موجود نہیں ہے اور اسٹیشن ایک میل دور ہے تو تیمم ہو سکتا ہے، البتہ اگر ریل اسٹیشن سے ایک میل سے کم فاصلہ پر ہو اور اسٹیشن پر پانی ملنے کی قوی امید ہو تو تیمم کرنا جائز

---

[1] البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب التیمم: ۱/۱۶۲

[2] البحر الرائق، کتاب الطہارۃ، باب التیمم: ۱/۱۶۰

[3] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم ... الفصل الاول: ۱/۱۸

[4] عالمگیری، کتاب الشہادۃ، الفصل الثالث فی المسترشد: ۲/۱۱

[5] المختار، خاتمہ علی حاشیۃ الشرنبلالی، فصل فیما یجوز بہ التیمم: ۱/۱۶۲

besturdubooks.wordpress.com

نہیں، اگرچہ نماز قضا ہو رہی ہو۔[1]

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

کن موزوں پر مسح جائز ہے اور کن پر جائز نہیں

❶ چمڑے کے موزے جو اتنے موٹے ہوں کہ کئے ان میں چھپ جائیں، ان پر مسح درست ہے، لیکن اگر موزے اتنے چھوٹے ہوں کہ کئے موزے کے اندر نہ چھپ سکیں تو ان پر مسح درست نہیں۔

❷ وہ موزے ہوا تنے پتلے چمڑے کے ہوں کہ اگر ان کو تین کوس جوتے کے بغیر پہن لیں تو وہ پھٹ جائیں تو ان پر بھی مسح جائز نہیں۔

❸ اگر چمڑے کا موزہ اتنا مضمحل ہے کہ جوتے کے بغیر تین کوس تک چلنے سے پھٹ جاتا ہے تو ایسے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں رہتا۔[2]

فائدہ: چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پاؤں کی کھال سے ملے ہوئے ہوں۔

❹ اگر کپڑے کی جرابیں ہوں، خواہ سوتی کپڑے کی ہوں یا اونی کپڑے کی، ان کی دو قسمیں ہیں

① ایک یہ کہ وہ اتنی موٹی اور مضبوط ہوں کہ کم از کم تین میل جو پانے بغیر سفر کرنے سے نہ پھٹیں اور باوجود کشادہ اور ڈھیلی ہونے کے پاؤں سے بغیر باندھے بغیر چڑھی رہیں، نیز پانی ان میں سے تر پہنچے، نہ ہی جلدی سے جذب ہو، کسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے، خواہ ان پر چمڑا لگا ہو یا نہ لگا ہو۔

② دوسری قسم یہ ہے کہ یہ کسی قسم کی جرابوں میں جو صفات بیان کی گئی ہیں، وہ

---

[1] الهندية، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المسح ۱/۲۲

[2] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب السادس الفصل الاول ۱/۳۰

besturdubooks.wordpress.com

سے یا ان میں سے کچھ اس میں دھوئے ہوں، اس قسم کی ٹوپیوں پر مسح کرنے کے جائز ہونے یا نہ ہونے میں یہ تفصیل ہے:

اگر سر کی ہڈیوں پر براہ راست چپکا ہوا ہو، اس طرح کہ کنپٹی جیسی چیز سے نہ چھپ سکے ہوں تو ان پر مکمل مسح جائز ہے اور اگر مکمل پیشانی کا یا بالکل ہو یا کم تہائی پیشانی میں چھپے ہوئے نہ ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں اور بعض حضرات کے نزدیک اس دوسری قسم کی ٹوپیوں پر مسح جائز تو ہے، لیکن احتیاط کے خلاف ہے، اس لیے ان پر مسح نہ کرنا بہتر ہے۔[1]

5. جو عمامے زمانے میں چھوٹی، درمیانی، گاؤن کے اندر سے رائج ہیں، وہ بڑے ہوتے ہیں اور ان میں شملہ دو ہاتھ سے زائد لمبا ہوتا ہے، ان پر مسح کرنا جائز ہوتا ہے، لیکن پانی جائے، اس لیے ان پر مسح کی حال میں جائز نہیں ہے۔[2]

6. اگر موزے کسی جگہ سے پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہو، جس سے چلتے وقت پاؤں ظاہر ہوتا ہو تو اس پر مسح جائز نہیں، تین چھوٹی انگلیوں کا اعتبار اس وقت ہے جب اندر والی انگلیوں کی طرف سے نہ پھٹا ہو، اس کے بعد سے پھٹا ہو اور انگلیوں کی طرف سے پھٹا ہو تو اس وقت ان انگلیوں کا اعتبار ہوگا جن پر سے پھٹا ہے۔[3]

7. اگر موزے کی سلائی کھل گئی لیکن ان میں سے چمڑا نکلتا نہیں رہا تو اس پر مسح کرنا درست ہے اور اگر اتنا ہو گیا جتنے وقت تین انگلیوں کے برابر جگہ نکلتا ہے، وہ بے وضو ہو گیا تو پھر اس پر مسح کرنا درست نہیں۔

8. اگر ایک ہی موزے میں مختلف جگہ پھٹن ہو، مثلاً جدا جدا تو تین انگلیوں کی

---

[1] در مختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین: ۱/۲۶۷-۲۶۸

[2] در مختار، کتاب الطہارۃ، باب مسح علی الخفین: ۱/۲۶۸

[3] الفقہ الاسلامی، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین: ۱/۲۲۸

besturdubooks.wordpress.com

مقدار سے کم ہو گر سب کو ملا لیا جائے تو تین انگلیوں کے برابر ہو جائے، تو عورت میں بھی مسح جائز نہیں اور گر دونوں اعضاء میں مختلف جگہ پھٹن ہو، لیکن ہر ایک عضو کے کسی چوتھائی پھٹن تین انگلیوں کے برابر نہ ہو تو مسح کرنا جائز ہے۔[1]

۹ اگر کوئی شخص چمڑے کے موزوں پر بدائیں پہن لے تو اگر چمڑا اس قدر موٹا ہو کہ اس میں کافی پانی جذب کرنے سے پانی کی تری موزوں تک پہنچ جاتی ہے تو پھر ان پر مسح کافی ہوگا، ورنہ جرابوں کو اتارنا ضروری ہوگا، بھی تری کے موزوں تک نہ پہنچنے کی صورت میں اگر جرابوں کو اتارے بغیر مسح کر لے تو جائز نہیں ہوگا۔[2]

۱۰ اگر پائنچے کا موزہ نکال لیا جائے اور اس کے اوپر سوتی جراب پہن لی جائے تو اگر پائنچے کو جراب کے ساتھ موڑ دی جائے تو اس پر مسح جائز ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پائنچے کو نیچے کر لیا جائے تو اس سوتی جراب پر مسح جائز نہیں ہے۔[3]

۱۱ گرگابی کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ نکال چمڑے کا لیا جائے، تلے کے علاوہ کسی اور چمڑے کا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

۱۲ بیڑے کے ان موزوں پر جن پر گرگابی دست ہے، موزوں کے اندر جراب پہننے کی صورت میں بھی مسح کی رخصت ہے۔[5]

۱۳ اگر موزہ واقعۃً پھٹا ہوا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں ہے۔[6]

---

[1] ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۲۶۷

[2] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح، الفصل الاول، ۱/۲۶

[3] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۲۸۲

[4] امداد الاحکام، کتاب الطہارۃ، فصل فی المسح علی الخفین، ۱/۲۹۶

[5] احسن الفتاوی، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۲۸۲

[6] عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح، الفصل الاول، ۱/۲۶

besturdubooks.wordpress.com

⓯ جرابوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے

موزوں پر کب مسح جائز ہے

موزوں پر مسح اس وقت جائز ہے جب کہ موزے وضو کرنے کے بعد پہنے ہوں یا پورا وضو کر کے پہنے ہوں، جو باقی فرض غسل یا صرف پاؤں دھونا موزے پہننے سے رہ گیا ہے اور باقی وضو نہیں ہے تو اب ان موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے[1]

مسح کے فرائض

مسح کے دو فرائض ہیں

❶ موزوں کے اوپری حصے پر مسح کرنا۔

❷ ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے مقدار مسح کرنا ہے

موزوں پر مسح کرنے کا مسنون و مستحب طریقہ

دونوں ہاتھوں کو صاف پانی سے گیلا کریں۔ پھر داہنے ہاتھ کی پوری انگلیاں اکٹھا کر کے انگلی کے بیرونی حصے سے داہنی طرف سے پورا مسح کریں اور بائیں ہاتھ کی پوری انگلیاں اکٹھا کر کے انگلی کے بیرونی حصے بائیں موزے کے نیچے کی طرف سے پورا مسح کریں انگلیوں کو اس طرح کھینچتے ہوئے ٹخنوں سے اوپر لے جائیں کہ انگلیوں کے نشان موزوں پر آجائیں[2]

مسح کے طریقے سے متعلق مسائل

❶ اگر پوری انگلیوں کو موزے پر نہیں رکھا بل کہ صرف انگلیوں کا سرا موزے پر

---

[1] ... [illegible] مسح علی الخفین ۱۰۱

[2] ... الطحطاوی کتاب الطہارۃ باب مسح علی الخفین ص ۱۰۲

[3] ... الطحطاوی کتاب الطہارۃ باب مسح علی الخفین ص ۱۰۲

[4] ... [illegible] مسح علی الخفین ۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] اور انگلیوں کو کھلا رکھنا ضروری ہے تاکہ مسح کرتے وقت انگلیوں سے [illegible] پانی بہہ جائے۔ اور اگر انگلیوں سے پانی نہ بہے تو انگلیوں کے درمیان سے ہاتھ پانی لگا کر انگلیوں کو خشک کر لینا چاہیے تاکہ مسح کرتے وقت پانی بہہ جائے۔

❼ اگر وضو کرتے وقت کسی شخص کی داڑھی یا بھنویں یا پلکوں پر پانی لگا ہو تو اسے چاہیے کہ انگلیوں سے ان بالوں کو اچھی طرح خلال کر لے تاکہ پانی بالوں کے نیچے جلد تک پہنچ جائے۔

❽ مسح میں استیعاب ضروری ہے یعنی سر کے تمام حصے پر مسح کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے سر کے تمام حصے پر مسح نہ کر سکے تو جتنے حصے پر مسح کر سکتا ہے اتنے حصے پر مسح کر لینا کافی ہے۔

❾ اگر کسی نے سر کے بال منڈوا لیے ہوں یا بال کٹوا دیے ہوں تو اس کا مسح ادا ہو جائے گا یا نہیں اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ مسح کیا جائے۔

❿ اگر کسی نے سر کے تمام بالوں کو ایک ساتھ ملا کر مسح کیا یا سر کے کچھ بالوں کو الگ الگ کر کے مسح کیا یا سر کے کچھ بالوں کو ملا کر اور کچھ کو الگ الگ کر کے مسح کیا، ہر صورت میں مسح ادا ہو جائے گا۔

موزوں پر مسح کی مدت اور اس سے متعلق مسائل

❶ مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات ہے۔ یعنی مقیم نے جب وضو کر کے موزے پہنے ہوں تو ایک دن ایک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

رات تک نماز کے پانچ وقت ہیں اور ان کا وقت کب سے کب تک ہے۔ ان کی تفصیل کیا ہے۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے۔ ان کی رکعتیں کتنی ہیں۔ ان میں کون سی نماز کتنی ہے۔ ان میں کون سی نماز کتنی آواز سے پڑھنی ہے۔ یا کون سی نماز کتنی آواز سے پڑھنی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

❶ مثلاً ہر نماز کے لئے وقت کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اس کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

❷ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

❸ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھے تو اس کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس کو بھی دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

---

۱ ۔۔۔ [illegible]

۲ ۔۔۔ [illegible]

۳ ۔۔۔ [illegible]

۴ ۔۔۔ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

جن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اور جن سے نہیں ٹوٹتا

❶ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے البتہ مسح جاتا رہنا وضو کا ٹوٹنا کہلاتا ہے۔[1]

❷ موزے پر مسح کرنے کے بعد کسی پانی میں پورا پیر ڈوب جائے یا اتنا تھا اس لیے اندر سے اندر پانی چلا گیا یا اندر جانے والا پانی پاؤں کے ٹخنے سے زیادہ ہوں یعنی پیر تو ڈوبا مگر ٹخنہ نہ ڈوبا یا ڈوبا مگر پانی اندر نہ گیا یا اندر گیا مگر اتنا کم کہ اگلی طرح اندر جاتا تو ٹخنہ تک پانی نہ رہتا۔[2]

❸ موزے پر مسح کرنے کے بعد کسی نے موزے کو پھاڑ دیا جیسے اتفاقاً آگ کی چنگاری گر گئی یا خود کسی نے موزے کو پھاڑ دیا یا پھٹ گیا تو اگر اتنا پھٹ جاتا کہ وہ اب اوپر نہ چڑھ سکے۔

❹ اگر اتنا پھٹ گیا کہ اس سے دو انگلیاں پیر کی ظاہر ہوتی ہیں یعنی اس سے اندر کی طرف دیکھنے کی حالت میں اس سے دو انگلیاں نظر آئیں تو مسح جاتا رہا اور کھلی ہوئی جگہ کا دھونا فرض ہو گیا۔[3]

❺ اگر پاؤں کا اکثر حصہ موزے سے باہر آ گیا یا تین انگلیوں سے زائد موزے میں سے نکل کر پیر اوپر کی طرف ہو گئے تو مسح ٹوٹ جائے گا۔[4]

❻ مسح کی مدت گذر جانے سے مسح ٹوٹ جائے گا۔[5]

❼ اگر چیزوں میں اس قدر باریک یا تنگ سوراخ ہو جائیں جن میں سے پانی نہ

---

[1] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ۱/۲۰۱
[2] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ۱/۲۰۱
[3] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ۱/۲۰۱
[4] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ۱/۲۰۱
[5] ہدایہ، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

نہ جائے تو اس سے مسح ختم نہ ہوگا اگرچہ کتنے ہی دن یا رات کیوں نہ ہوں۔[1]

وضاحت: اگر مسح ٹوٹ جائے اور وضو باقی ہو تو صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے، دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں البتہ پورا وضو دوبارہ کر لینا بہتر ہے۔[2]

مسح کے متفرق مسائل

- معذور کے لیے موزوں پر مسح کرنے کا حکم یہ ہے کہ وضو شروع کرنے سے موزے پہن لینے کے زمانے تک اگر ایک مرتبہ بھی عذر پایا گیا تو وقت کے نکلنے سے مسح ٹوٹ جائے گا اور اگر ایک مرتبہ بھی عذر نہیں پایا گیا تو مسح کی مدت پوری کر سکتا ہے۔
- غسل کرنے والے کے لیے مسح کرنا جائز نہیں، خواہ غسل فرض ہو یا سنت، اس کو پاؤں دھونے ہوں گے۔[3]

پٹی اور پلستر پر مسح کا حکم

- زخم کے اوپر ہتھیلی کی گولائی کی مقدار سے زیادہ پٹی تھی، زخم کا خون یا پیپ پٹی کے اوپر والے حصے میں ظاہر ہوا تو اگر زخم کے منہ سے اچھا ہونے کا اندیشہ اور غالب گمان ہو تو ایسی صورت میں پٹی اتارنا واجب نہ ہوگا اور اگر زخم بالکل درست ہو گیا ہے تو پٹی اتار دینی چاہیے۔
- اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کے کھولنے یا باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں، پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا

---

[1] درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۲۷۳

[2] ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۲۷۲

[3] حاشیۃ الطحطاوی، الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ۱/۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

چاہیے، اگر مسح بھی نہ کیا ہو تو وضو صاف ہے مسح بھی نہ کرے۔

❻ اگر پرانی پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی تحلیل نہ ہو تو زخم کو چھوئے بغیر باقی بچا ہوا حصہ کاٹ دینا چاہیے اور اگر پٹی نہ تحلیل ہو تو پوری پٹی پر مسح کر لے اس بنا پر بھی اس کے نیچے زخم ہے اور اس بنا پر بھی نیچے کچھ نہیں پر زخم نہیں۔

❼ اگر پٹی کے پلستر پر مسح کرنے کے بعد پلستر گر جائے یا وضو کرتے وقت پلستر پر مسح کرتے وقت اس میں اتنا سوراخ ہو گیا کہ بقدر تین انگلیوں کے مقام پر سے پلستر پر مسح کر لے اگر آدھے سے زیادہ پلستر پر مسح کر دیا تو پٹی کافی ہے اور مکمل مسح تو پورے پلستر پر ہوتا ہے۔

❽ اگر پٹی تحلیل نہ ہوئی اور زخم بھی اچھا نہیں ہوا تو بعض دفعہ پٹی پانی پٹی پانی جذب کر لیتی ہے اس پٹی پر دوبارہ اگر مسح کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر زخم کی پٹی کے اتنے حصے کو دھونے کی ضرورت ہو گی اور اس حصے پر دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت ہو تو مسح کر دے تیار ہے آج کل اچھے اچھے ڈاکٹر جانتے ہیں، مگر بعض دفعہ اس کا خیال نہیں رکھتے۔

❾ اگر ہاتھ یا پاؤں ایسے زخمی ہوں جن پر پٹی باندھنا ہے وضو کی حالت میں پٹی باندھی جائے تاکہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان نہ ہو تو پٹی باندھنے والے وضو کرتے وقت سے پہلے پٹی پر اس طرح مسح کر لے اور اس پر پانی ڈالے تو پٹی کے نیچے کا حصہ نقصان دہ نہ ہو تو پانی ڈالنا ضروری ہے۔

❿ اگر زخم سے خون بہہ رہا ہو اور پٹی پر جاری ہے کہ اس نے اوپر پانی نہیں پہنچنے دیا تو اس پر مسح کرنا کافی ہے اگر زخم نقصان دہ ہو پانی نہ ڈالے تو نقصان دہ نہ ہو تو پانی ڈالنا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔

---

besturdubooks.wordpress.com

ضروری نہیں ہے۔

۸ اگر کسی کے منہ پر چیچک نکلی ہوئی ہے، داڑھی پر بھی ہے تو داڑھی کا بھی یہی حکم ہے اگر زخم کو پانی لگانا نقصان کرتا ہے یا نہلانے میں تکلیف ہو تو نہلانے کے بغیر اس پر مسح کیا جائے۔

۹ اگر چیچک یا زخم کو پانی لگانے سے وہم نقصان کرے یعنی کسی نقصان کا نہ ہونے تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور اگر زخم پر مسح کرنا بھی نقصان کرے اس وقت تیمم یا پٹی باندھنا ساقط ہے۔

۱۰ پٹی پر مسح کرنا جائز ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ پانی کی حالت میں باندھی ہو بلکہ اگر پٹی باندھنے کی حالت میں باندھی ہو تب بھی اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

۱۱ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پٹی اگر وضو باندھتے ہوئے کی حالت میں مکمل اور وضو والوں کا اعضاء ہی حکم ہے۔

۱۲ اگر پٹی کے اردگرد میں کچھ حصہ کھلا ہوا ہو تو اس پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

۱۳ اگر وہ پٹی گر جائے تو پہلے کی پٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے۔

۱۴ اگر پٹی پر مسح کرنے کے بعد کسی طرح سے بھی پانی لگ جائے تو مسح باقی نہ رہے گا۔

۱۵ مسح کے لیے نئی وضو کا ہونا شرط ہے یعنی وضو کرنے کی حالت میں۔

۱۶ پٹی پر مسح کرنا مکمل مدت تک نہیں ہے جب تک کہ زخم اچھا نہ ہو پٹی پر مسح کرتا رہے۔

۱۷ اگر پٹی پر مسح کرتے ہوئے اگر پٹی اپنی حالت میں اگر زخم پر نہیں ہوتا تو نیا پٹی رکھنے کے لیے اس کو کھولنے سے وضو ٹوٹ نہیں جاتا ہے اپنی حالت

besturdubooks.wordpress.com

مل پی لیتے سے وضو اور نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن اگر پانی ساعت میں نہ ملے تو تیمم کرنا جائز ہے۔ اگر زخم والی جگہ کے علاوہ وضو کے اعضاء میں بھی زخم ہو تو اس صورت میں بھی جب کہ زخم والی جگہ اس عضو پر ہو جس کا دھونا وضو میں فرض ہے، اگر زخم والی جگہ کے علاوہ کسی اور عضو پر ہے جس کا دھونا وضو میں فرض نہیں تو اس زخم والی جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

- جس شخص پر غسل کی حالت ہو اور اس نے پٹی باندھی ہو جس کا اتارنا نقصان دہ ہو یا پلستر چڑھا ہو تو وہ باقی جسم کو دھو کر پٹی اور پلستر پر مسح کر سکتا ہے۔[۱]

اوقاتِ نماز

- نمازِ فجر: اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور طلوعِ آفتاب تک رہتا ہے۔[۲]

مستحب وقت: اس وقت ادا ہو جائے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لی جائے اور پھر بھی اتنا وقت بچ جائے کہ اگر دوسری مرتبہ کسی وجہ سے نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو وقت موجود رہے۔[۳]

- نمازِ ظہر: اس کا وقت سورج ڈھلنے کے وقت شروع ہوتا ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اصل سایہ کے علاوہ دوگنی ہو جائے تو یہ وقت ختم ہو جاتا ہے۔[۴]

---

[۱] ماخذہ من عالمگیری، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس ... الفصل الثانی ۱/۲۰۰ و مختصر القدوری، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین ۱/۲۷، ۲۸، الدر المختار، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین ۱/۲۱۲، ۲۱۵

[۲] مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان اوقات الصلاۃ ۱/۲۰۶

[۳] و مختصر القدوری، کتاب الصلاۃ ۱/۳۲، ۳۳

besturdubooks.wordpress.com

کہ ظہر کا وقت ہر چیز کا سایہ مثل سے دو مثل ہونے تک باقی رہتا ہے۔[1]

مستحب وقت: اول وقت میں بلا تاخیر ظہر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔[2] گرمی کی شدت میں ٹھنڈا ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔[3]

❹ نماز عصر: اس کا وقت ظہر کے وقت کے ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

مستحب وقت: عصر کی نماز کو موسم گرما میں دیر سے پڑھنا مستحب ہے، آفتاب میں زردی آنے کے بعد تک یہ نماز غروب سے آدھ گھنٹہ پہلے تک پڑھ سکتے ہیں۔[4] یہ وقت اختیاری ہے۔[5]

❺ نماز مغرب: اس کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور شفق کی سفیدی ختم ہونے تک رہتا ہے۔[6] یہ وقت اضطراری ہے۔[7] اس نماز کے لیے تین وقت ہیں۔ ایک فضیلت، دوسرا جواز اور تیسرا عذر۔ ان تینوں کے الفاظ مختلف ہیں۔ ایک فضیلت کا وقت ہے، ایک جواز کا وقت ہے اور ایک عذر کا وقت ہے۔[8]

مستحب وقت: مغرب کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔[9]

❻ نماز عشاء: اس کا وقت شفق کی سفیدی غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور رات کے تہائی حصے تک رہتا ہے۔[10]

مستحب وقت: ایک تہائی رات گزرنے کے بعد مستحب وقت ہے، آدھی رات تک جائز رہتا ہے اور آدھی رات کے بعد مکروہ ہے۔[11]

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، ص ۲۳۹، ۱

[2] ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ۱، ۳۶۲

[3] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۱، ۳۶۲

[4] حاشیۃ الطحطاوی، ۱، کتاب الصلاۃ، ص ۲۳۱

[5] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الاول، الفصل الثانی، ۱، ۵۱

[6] البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ۱، ۲۶۲

[7] البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ۱، ۲۶۲

besturdubooks.wordpress.com

نوٹ: شرعی علاوہ ہر وقت نوب آفتاب سے شروع ہوتی ہے اور ختم ہونے تک رہتی ہے۔

❶ نماز وتر: اس کا وقت نماز عشاء کے بعد ہے۔

مستحب وقت: رات کے آخری حصے میں اٹھنے کا عادی ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ وتر آخر پڑھے اور جو عادی نہ ہو وہ وتر عشاء کے بعد ہی پڑھ لے۔[1]

❷ نماز عید الاضحیٰ کا وقت اتنی دیر بعد ہے جتنی دیر میں سورج کو برچھی کے برابر اونچا ہونے میں نماز پڑھنے والا اس وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔[2]

❸ نماز عید الفطر: اس کا وقت آفتاب کے اتنی دیر بعد نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے جتنی دیر میں زوال آفتاب تک پہنچ جائے۔

مستحب وقت: عید الفطر کی نماز کا بعد ہی پڑھنا مستحب ہے تاکہ عید الاضحیٰ کی نماز سے

نمازوں کے مکروہ اوقات

تین اوقات ایسے ہیں جن میں [illegible] نماز نفل ہے خواہ وہ ہو جو وقتاً فوقتاً فرض ہو یا جو وقت سے پہلے فرض [illegible] ہو یا جو بعد میں قضا ہو جائے یا جو [illegible] ہو یا جو [illegible] ہو یا جو [illegible] ہو

besturdubooks.wordpress.com

- غروبِ آفتاب سے تقریباً دس منٹ پہلے سے غروبِ شمس تک۔

تین اوقات ایسے ہیں جن میں صرف نوافل مکروہ ہیں

1. صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک۔
2. عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک۔
3. نمازِ عیدین سے پہلے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

وہ حالات جن میں ہر قسم کی نماز مکروہ ہے

1. جب خطیب خطبہ شروع کردے۔
2. کچھ لوگوں کا پیشاب یا پاخانہ کے وقت اور کھانا سامنے ہونے کے وقت پڑھنا (اگر وقت تنگ ہو تو نماز پڑھ لینا بہتر ہے)
3. جماعت کی نماز شروع ہونے کے بعد۔

نماز پڑھنے کی ایسی جگہیں جہاں نماز مکروہ ہے

1. قبرستان میں۔
2. حمام میں۔
3. گندگی کی جگہ پر۔
4. اونٹ کے باڑے میں۔
5. چلتی سواری پر۔
6. چھت پر جبکہ نیچے کا حصہ خالی ہو۔

اذان واقامت کا بیان

اذان وقت داخل ہونے کے بعد ہی چاہیے اور پہلے اذان کہی جائے

besturdubooks.wordpress.com

داخل ہونے کے بعد دو رکعت پڑھ لی جائے۔[1]

۶۔ اذان دینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مؤذن پاک حالت میں قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے اذان کہے۔[2]

اذان میں چھ مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" ہے، ان سب میں را کو ساکن پڑھا جائے۔

اذان و اقامت پر فرض نماز کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔[3]

۷۔ فرض بھی باجماعت نماز کے لیے اذان اور اقامت مستحب ہے۔[4]

قضا کرتے وقت، ظہر کے بعد، ظہر کے پاس اذان کہنا یا مسلسل بارش ہونے کے وقت اذان کہنا مکروہ ہے۔

۸۔ وضو بچے کو نہلانے کے بعد اپنے ہاتھ میں دعا کر قبلہ رخ ہو کر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" پر چہرہ دائیں طرف اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" پر چہرہ بائیں طرف موڑا جائے۔[5]

بعض اوقات کسی وجہ سے نومولود کو جلدی نہیں نہلاتے، اس کی وجہ سے اذان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، بچے کو کپڑے سے صاف کر کے اذان کہی جاسکتی ہے۔ اگر غفلت یا لاعلمی سے کچھ دن گزر گئے تب بھی جب معلوم ہو اذان کہی جائے۔

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

نماز سے پہلے مندرجہ ذیل امور کی رعایت رکھتے ہوئے نماز شروع فرمائیں:

---

[1] البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/۲۶۴

[2] در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/۳۸۱

[3] حلبی کبیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، طلس: ۱/۴۲۰

[4] طحطاوی علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

بدن پر قسم کی نجاست سے پاک ہو، کپڑے بھی پاک ہوں، ناقی غلبہ نہ ہو، پر جہاں دونوں ہاتھ ٹیکے، گھٹنے، پاؤں اور پیشانی رکھی جائے، پاک ہو۔

نوٹ: مرد (بالغ یا نابالغ، مثلاً ۷ سال) عورت (بالغہ یا نابالغہ) تین کپڑوں میں نماز پڑھیں، دو کپڑوں میں نماز پڑھیں جنہیں تہبند اور چادر کہا جاتا ہے، مستحب وقت میں نماز پڑھیں، قبلہ کی طرف منہ کر لیں، سیدھے کھڑے ہو جائیں، دونوں قدموں کے درمیان تقریباً چار انگلیوں کا فاصلہ رکھیں، دل سے نیت کریں۔ فرض نماز کی تعیین کریں، مثلاً ظہر، عصر، مقتدی اقتدا کی بھی نیت کریں، دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں (خواہ تکبیر سے پہلے یا تکبیر کے ساتھ اور یا تکبیر کے بعد، تینوں طرح درست ہے) ہتھیلیاں قبلہ رخ کریں، بالکل سیدھی کھلی ہوں، اپنے حال پر رکھیں، کانوں کی لو کو انگوٹھوں سے نہ چھوئیں۔

پھر امام سے تکبیر سے فارغ ہونے کے بعد اتنی آواز سے تکبیر کہیں کہ خود سن لیں یا قریب کا شخص سن لے، واجب ہے۔ اللہ اکبر میں الف کو لمبا نہ پڑھیں اور ساکن پڑھیں اور لفظ اللہ کی ہ کو زبر یا پیش خوب ظاہر کریں، تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ نہ چھوڑیں، مثل کہ باندھ لیں اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پر چھنگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنالیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں یا ہتھیلی کلائی پر پہنچا دیں، دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں، ہر کوئی ہو سکتا ہے، کلائی پکڑ لیں، کہنی نہ چھوڑیں۔

پھر ثنا (سبحانک اللھم) پڑھیں۔ پہلی رکعت میں ہم اور مقتدی اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھیں، مقتدی ثنا کے بعد چپ پڑھیں، مثل کہ خاموش رہیں، امام اور مقتدی (کیلا نماز پڑھنے والا) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھیں، پھر امام و مقتدی متصل وسب آہستہ سے آمین کہیں۔ سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں، سورت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیں اور انگلیاں کشادہ رکھیں، گھٹنے، پنڈلیاں اور کمر

besturdubooks.wordpress.com

سیدھی رکھیں اور کہنیوں کے درمیان کندھوں کے برابر فاصلہ رکھیں۔ ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں۔ انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوں نہ بالکل ملی ہوئی ہوں۔ امام جب تک رکوع میں رہے مقتدی تین بار پڑھتے رہیں اس کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے کھڑے ہوں۔ اکیلا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے کھڑے ہو اور آہستہ "ربنا لک الحمد" کہے۔ مقتدی نہ کہے۔ کچھ لوگ "اللھم ربنا ولک الحمد" کہتے ہیں جو غلط ہے۔

پھر اطمینان سے قومہ کریں۔ اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔ پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی۔ پیشانی اور ناک زمین پر رکھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں۔ انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کریں اور ہاتھ کندھوں کے برابر رکھیں۔ ہاتھوں پر پیشانی اور ناک زمین پر رکھیں۔ بازو پہلو سے علاحدہ رکھیں۔ کلائیاں زمین پر رکھیں۔ اطمینان سے تین مرتبہ تسبیح پڑھیں۔

پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سر اٹھائیں اور بیٹھ جائیں، اس طرح کہ ایڑی مقعد ان الأیسر پر ہو۔ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھیں، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے رخ گھٹنے کی طرف آجائیں، دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں۔ پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔ جب سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھ لیں۔ پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے ... طرح کیجئے۔ دونوں سجدے پہلی رکعت کے کیے جائیں۔

دوسری رکعت بھی رکعت کی طرح پڑھیں، البتہ ثنا اور تعوذ (اعوذ باللہ) نہ پڑھیں۔ جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے اٹھ جائیں تو بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کر لیں۔

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] دائیں [illegible] دائیں ہاتھ کو بائیں [illegible] بائیں ہاتھ کو دائیں [illegible]
[illegible] شہید میں ہے "لا الہ [illegible] پڑھیں تو شہادت کی انگلی اٹھا لیں [illegible]
[illegible] پڑھیں قعدہ میں جائے "الا اللہ" [illegible] بائیں [illegible] کی انگلی [illegible]
[illegible] پہلی [illegible] نے [illegible] کی انگلی کو [illegible] دیا ہوں کی انگلی اور [illegible] نے [illegible]
[illegible] شہادت کی انگلی سے اشارہ [illegible] نیچے [illegible] کہیں [illegible] اس نے بعد "اللھم
انی ظلمت نفسی [illegible] ما یقول [illegible] پڑھیں [illegible] نیچے "السلام
علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں [illegible] دائیں [illegible] بائیں طرف [illegible]
نیچے [illegible]

[illegible] میں [illegible] نے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کیفیت [illegible]
[illegible] کی [illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہوتا ہے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] اور
[illegible] بائیں [illegible] ہوتا ہے [illegible] طرف [illegible] نے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کیفیت [illegible]
[illegible] میں [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] نے [illegible]
[illegible] نیچے [illegible] نے [illegible] سے [illegible] نیچے [illegible] اس [illegible]
کہ [illegible] نے [illegible]

[illegible] سے [illegible] [illegible] اللہ [illegible] [illegible] اللہ الذی لا الہ الا
ھو الحی القیوم [illegible] اللہ" پڑھیں، ایک مرتبہ "اللھم انی علی
ذکرک وشکرک [illegible] عبادتک" پڑھیں [illegible] نے [illegible] اور [illegible]
[illegible] اکبر [illegible] [illegible] سے [illegible] اور [illegible] پڑھیں [illegible]
میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] پڑھ [illegible] پڑھیں [illegible] دوسری
تیسری [illegible] [illegible] [illegible] اللہ الحمد للہ رب العالمین" پڑھیں

[illegible] نیچے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

آ کر ملیں۔ اگر کسی نمازی کے سامنے سے گزرنا ہو اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف ہو تو مسنون فرض نماز پڑھنے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی دو رکعت نماز اس طرح ادا کر لیں کہ دونوں ہاتھ بیٹھے تک اٹھتے ہوئے دائیں ہتھیلیاں چہرے کی جانب ہوں اور ہاتھوں میں قدرے جھکاؤ ہو۔ پھر بڑی دلسوزی کے ساتھ ایک بات بار بار دہرائیں اور آنکھیں آسمان کی طرف رکھیے اور دعا کیجیں کہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔[1]

فی زمانہ اگر امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور مقتدی کی "التحیات" پوری نہ ہوئی ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ "التحیات" پوری کر کے کھڑا ہو، اسی طرح اگر مقتدی کے "التحیات" پوری کرنے سے پہلے امام سلام پھیر دے تو مقتدی کو چاہیے کہ "التحیات" پوری کرنے کے بعد سلام پھیرے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو مثلاً مسبوق نے تشہد پڑھی ہو اور امام کھڑا ہو جائے تو امام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔[2]

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں تراویح کی نماز خشوع پڑھنے کے بعد ہم بھی یہی محسوس کرتے ہیں لیکن چونکہ وہاں امام کی قرأت بہت تیز ہوتی ہے اس لیے امام کے ساتھ ہی پڑھنے کے بعد باقی رکعتیں تنہا پڑھ لیں۔

نماز کو توڑ دینے والی چیزیں

❶ جیسے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور قہقہہ کے ساتھ ہنس پڑے۔

---

[1] ... [illegible] ... [illegible]

[2] ... [illegible] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

- نماز میں کوئی بات کرنا ہے
- اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا، اسی طرح اگر مقتدی نے کسی سے قرآن سن کر یا خود ہی قرآن دیکھ کر اپنے امام کو لقمہ دیا اور امام نے لقمہ لے لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔
- کسی مصیبت یا درد سے اپنے اختیار سے اس طرح رونا کہ الفاظ بھی ظاہر ہو جائیں، اگر رونا اللہ کے خوف، جنت و جہنم کی یاد سے ہو یا بے اختیار ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔
- کھانا پینا۔
- یا علم چلانا جس میں سبق سمجھ جائے یا حاصل ہو سکے ہونے ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ چلنا یا قبلہ نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔
- نمازی کا نماز میں کوئی ایسا عمل کرنا کہ دیکھنے والے اس عمل کو اس کے سامنے نماز توڑنے والا عمل کہیں یا یہ محسوس ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، مثلاً: تین بار "لبیک اللھم لبیک" کہنے کی مقدار میں تین مرتبہ دائیں طرف منہ پھیرنا کہ ایک مرتبہ منہ پھیرنا تصور کیا جائے، پھر دوسری مرتبہ پھیرا جائے، پھر ہاتھ ہٹا کر تیسری مرتبہ پھیرا جائے۔
- قرأت قرآن میں چند ایسی غلطیاں ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بچنے کی کوشش کی جائے کہ "ح، ہ، ع، ء، ص، س، ث، ذ، ز" اور قبیرہ قریب کو صحیح ادا کیا جائے، کیوں کہ بعض مرتبہ لفظ کی تبدیلی سے معنی ایسے بدل جاتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔
- دیکھ کر پڑھتے ہوئے الفاظ منہ سے نکالنا، پڑھ جانا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

۱۰ تشہد پڑھنا۔

۱۱ امام کی تجدے سے اُٹھنے پر اُٹھ جانا۔

۱۲ سلام کرنا، سلام کو جواب دینا، چھینکنے والے کو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا، بری خبر پر بِاللّٰہِ پڑھنا، اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا، تعجب خیز بات پر سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا۔

۱۳ کھانے والے کو دیکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

۱۴ اذنِ اللّٰہ سننے والے کو یا اکبر کی ضرب کو یا اکثر کی بار کہنا[۱]

قَالَ اللّٰہُ نماز پڑھتے ہوئے رِجل چھل دسے اور اس پر اپنا سامان رکھا ہوا ہے یا بچے سوئے ہیں تو نماز توڑ دینا درست ہے[۲]

جس طرح بیٹھا ہوا شخص کھانا شروع کر دے تو نماز توڑ دینا درست ہے[۳]

وہ کام جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے

۱ ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا جن سے اعضا کی شکل و ہیئت ظاہر ہو۔

۲ منہ کپڑے سے یا ہاتھ سے چھپانا۔

۳ چہرے کو ڈھانک لینا۔

۴ ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس میں جان دار کی تصویر ہو۔

۵ صرف ناک پر یا صرف منہ پر پیتانی والی جگہ تجدہ کرنا۔

۶ آنکھیں بند کرنا۔

۷ پیر لٹکا کر بیٹھنا۔

---

[۱] حاشیہ طحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، ص ۳۷۰، ۳۷۱، و مختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، ۲/ ۴۳۸، ۴۳۹

[۲] عالمگیری، دار الفکر بیروت، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی ادابھا، ۱/ ۷۴

[۳] بہشتی زیور، حصہ دوم، ص ۱۲۱

besturdubooks.wordpress.com

- مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟
- پانی نہ ہونے کی وجہ سے وضو نہ کرنا۔
- زبان سے تسبیح کرنا۔
- دانتوں سے ناخن کاٹنا۔
- دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
- کسی آدمی نے دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔
- نماز کے بعد اس طرح سجدۂ سہو کرنا کہ پیشانی زمین پر نہ لگے۔
- بلاعذر بیٹھ کر نماز پڑھنا۔
- بلاعذر دوسرے کے سہارے کھڑا ہونا۔
- مقتدی کا امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا۔
- دونوں کی نیت میں قرأت کرنا۔
- فرض نمازوں میں سورتوں کو بدلنا یا ترجمہ آیت کے خلاف پڑھنا۔
- امام کی قرأت سے مقتدی کا اپنی قرأت کو ملانا۔

فرض، واجب، سنت، مستحب نمازیں

فرض نمازیں

جن کے ترک میں پندرہ (۱۵) فضیلت اور سات (۷) گناہوں میں سے دو (۲) گناہ ہیں یا ہوتا ہے۔

واجب نمازیں

وتر کی تین رکعتیں جو عشاء کے فرض کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔

---

besturdubooks.wordpress.com

سنت موکدہ

فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے چار، بعد میں دو، مغرب کے بعد دو، عشا کے بعد دو، جمعہ کی نماز سے پہلے چار، جمعہ کے بعد چار رکعتیں اور بعض علما کے نزدیک چار رکعتوں کے بعد دو رکعتیں بھی سنت موکدہ ہیں۔ تراویح کی بیس رکعتیں بھی سنت موکدہ ہیں۔

نفل نمازیں

تہجد کی دو، چار یا آٹھ رکعات، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں، اشراق کی دو یا چار رکعتیں، چاشت کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں، ظہر کی سنتوں کے بعد دو رکعتیں، عصر سے پہلے چار رکعتیں، مغرب کے بعد سنتوں سمیت چھ رکعتیں، عشا سے پہلے چار رکعتیں، عشا کی سنتوں کے بعد دو رکعتیں، صلاۃ التسبیح کی چار رکعتیں۔ وتر کے بعد دو رکعتیں، نماز سفر کی دو رکعتیں، نماز استخارہ کی دو رکعتیں، نماز حاجت کی دو رکعتیں، جمعہ کی سنت موکدہ کے بعد دو رکعتیں، نماز توبہ کی دو رکعتیں۔[1]

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان[2]

کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آئے فوراً اس کی قضا پڑھیں، بلا عذر قضا

---

[1] حاشیہ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، فصل فی سنن الوضوء، ص ۲۱۶، ۲۱۷

[2] مسلمان عورت کو چاہیے کہ بالغ ہونے سے لے کر اب تک جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں ان کی قضا پڑھ لیں۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل قبائلی کلچر سے تعلق رکھتا ہے۔ اب ہر گھر کے سربراہ کو یہ ذمہ داری نہیں ہوتی لہٰذا ہر عورت کو اپنی نمازیں خود ہی قضا کرنی چاہئیں۔ ایک کام کی بات یہ ہے کہ ہر نماز کی قضا کرتے وقت اس کا وقت یاد رکھیں۔ مثلاً فجر کی قضا پڑھ رہی ہیں تو یہ نیت کریں کہ میں فجر کی فلاں نماز کی قضا پڑھ رہی ہوں۔ اس طرح ہر نماز کی قضا کرتے وقت اس کا وقت یاد رکھیں۔ (ادارہ)

besturdubooks.wordpress.com

پڑھنے میں دیر لگا تا ہے۔

قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جس وقت فرصت ہو پڑھ لیں، البتہ نفل نہیں پڑھ سکتے۔[1]

جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی ہو اس سے پہلے والی نماز اس کی قضا نہیں ہوئی ہو اس سے پہلے نمازیں قضا نہ ہوئیں لیکن سب کی فجر پڑھ چکا ہے، صرف ہی ایک نماز کی قضا پڑھنا بتایا ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھے پھر وقتی اور نماز پڑھے۔ اگر بغیر قضا نماز پڑھے اور نماز پڑھی تو ادا درست نہیں ہوئی، قضا پڑھنے تک بعد کی نماز یا پڑھی ہوئی۔[2]

اگر قضا نماز یاد نہیں رہی، یا کل بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو ادا درست ہوگئی، یاد آنے سے پہلے صرف قضا نماز پڑھے، اعادہ نہ کرے۔[3]

اگر وقت بہت تنگ ہے کہ قضا پڑھے تو وقتی نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے ادا پڑھ لے پھر قضا پڑھے۔[4]

اگر کئی وقتی نمازیں یاد ہیں کہ قضا ہوگئیں اور ان نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز کی قضا بھی نہ ہوئی کہ ترتیب ساقط ہوجائے تو ترتیب ساقط قضا نماز میں نہ پڑھے اس وقت قضا اور وقتی نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

اسی طرح اگر وقتی نماز قضا ہوئی تو پھر وقتی نماز پڑھتے وقت قضا کی ادا درست نہیں ہے۔ قضا نمازوں کے پڑھنے کی ترتیب اس طرح ہے کہ جو نماز سب سے پہلے قضا ہوئی ہے اسے پہلے پڑھے، اس کے بعد جو نماز قضا ہوئی ہے اسے پڑھے۔ اگر قضا پڑھتے میں بھول کر اپنے وقت کی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز نہیں ہوئی

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۶

[2] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۷

[3] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۷

besturdubooks.wordpress.com

پڑھیں پھر ظہر، عصر، مغرب، عشا تو پہلے فجر پڑھے، پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا، اگر پہلے فجر نہیں پڑھی تھی کہ ظہر پڑھ لی تو اب پہلے فجر پڑھے پھر ظہر، اسی طرح پڑھتے جائیں کہ ظہر کی نماز فجر سے پہلے پڑھنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔[1]

اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہوگئیں تو اب ان کی قضا پڑھے، چھ بھی ہوا اور زیادہ جاتے ہیں اور ان چھ نمازوں کی قضا میں کوئی ترتیب ضروری نہیں، وقت کا اختیار ہے کہ جو نماز بعد میں قضا ہوئی ہے اس کی قضا پہلے کرلے اور جو نماز پہلے قضا ہوئی ہے اسے بعد میں پڑھ لے۔[2]

قضا صلوٰۃ فرض نمازوں ہی کی ادا کی جاتی ہے، سنتوں کی قضا نہیں ہے، مثلاً فجر کی نماز قضا ہو جائے تو سورج سے پہلے پہلے قضا کرنے کی صورت میں سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر سورج کے بعد قضا کی تو صرف فرض کی قضا پڑھے۔

فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک فجر کی فرض نماز کی قضا پڑھ لے تو بہتر ہے، ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد سورج سے پہلے پہلے فجر کی قضا پڑھ لے۔

ظہر، عصر، عشا کی چار چار رکعتی نمازیں اگر کچھ فرض قضا ہوگئی ہوں تو ان کی قضا پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کی قضا میں اذان اور اقامت کہہ کر پڑھے، اذان اور اقامت کہنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے۔[3]

اگر کئی فجر کی نمازیں قضا ہوگئیں ہوں تو ان سب کی قضا پڑھنے کی ایسی فوقیت نہیں آئی ہے کہ ہر وقت ان کی قضا پڑھتا رہے اور دوسرے ضروری کام چھوڑ دے۔

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

besturdubooks.wordpress.com

فدیہ ایک دن میں چھ نمازوں کا ہوگا، پانچ فرض اور ایک وتر۔ فی نماز پونے دو کلو گندم، اس کی قیمت فدیہ میں دینا واجب ہے۔[1]

قضا نمازیں جو جلدی طور پر (جیسے کے سے) ادا کرنا چاہیے، بقیہ نماز عصر اور فجر کے بعد لوگوں کے سامنے قضا نہ پڑھے، کیوں کہ اس وقت میں نوافل مکروہ ہیں تو دیکھنے والے اس نماز کو قضا ہی سمجھیں گے اور گناہ کا اظہار بھی مستقل گناہ ہے۔ لوگوں کے سامنے وتر کی قنوت میں، حالتِ قنوت سے قبل تکبیر کہے مگر ہاتھ نہ اٹھائے۔

قضا نماز میں اگر کسی خاص دن کے بارے میں یقینی طور پر یاد ہو کہ اس دن فلاں نماز نہیں پڑھی تھی، پھر تو اسی دن کی تعیین سے نیت کریں، مثلاً "میں اتوار ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ کی ظہر کی نماز پڑھتا ہوں۔" اور اگر یہ نہ ہو کہ کس دن کی نماز قضا ہوئی ہے تو یہ نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں مجھ سے قضا ہوگئیں ہیں، ان میں سے پہلی ادا کرتا ہوں، جب یہ ادا ہو جائے تو اگلی نماز پہلی بن جائے گی، پھر اس کی ادائیگی بھی اسی طرح کی ہوگی، یوں سب نمازیں وقت، دن، تاریخ کے اعتبار سے ادا ہو جائیں گی۔[2]

قضا نمازیں ادا کرنے کی آسان تدبیریں

پہلی تدبیر

چوں کہ ایک دن میں بہت سی نمازیں پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اس لیے اس کی ایک آسان تدبیر یہ ہے کہ ایک دن کی فرض قضا نمازوں کی کل تعداد نوٹ ہوتی ہے۔ فجر کی ۱، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین، عشا کی چار، اور نفل وتر کل ۱۳ رکعتیں ہیں، جن کی ادائیگی کے لیے متوسط طریقہ پر کل ۱۳ منٹ کی ضرورت ہے جو

---

[1] ہندیہ، دار الفکر، ۱/۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱/۱۲۸

[2] بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ما یتعلق بقضاء الفوائت، ۲/۶۶

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

دوسری تدبیر

[illegible]

تیسری تدبیر

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سے ضرب دو = ۸۸۸ من گندم ہوئی۔

اگر وارث لوگ بہت نیک بھی ہوں تو یہ اتنی کثیر رقم فقراء کے لیے بھی اس کو برداشت کرنے کی کوئی امید ہے، خاندان والوں کو دوا کر سکیں۔ اس لیے ہر مرد اور عورت کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی نفلی نمازوں کی ادائیگی کی خود ہی فکر کریں۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم

1. پانچوں وقت کی نمازیں جماعت سے ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔
2. نماز تراویح اور سورج گرہن کی نماز کے لیے جماعت سنت مؤکدہ ہے۔
3. رمضان میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔
4. نفل نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لیے لوگوں کو جمع کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر دو تین افراد جمع ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔[1]

اگر کوئی شخص اپنے محلے کی مسجد میں اپنے وقت پر نماز پڑھے، وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اس کے لیے بہتر ہے کہ دوسری مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھے۔ اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے گھر میں جماعت سے نماز پڑھ لے جس کی ترتیب یہ ہوگی کہ مرد کے کھڑا ہونے کی جگہ سے پیچھے پہلی صف میں اس کے پیچھے عورت یا عورتیں ہوں۔[2]

اگر کوئی شخص نے فرض نماز پڑھ لی ہو اور وہ دوسری مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں فرض نماز جماعت سے ہو رہی ہے تو اسے ظہر اور عشاء میں نفل کی نیت سے جماعت میں شریک ہو جانا چاہیے۔

اگر فرض نماز میں جماعت سے ہو رہی ہو تو پھر جماعت شروع ہونے سے پہلے ظہر اور

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہوسکے پہلے کی مخلوقی ہونی چاہئیں بعد میں پڑھے اختیار ہے کہ ان سنتوں کو فرض کے سنتوں کے بعد پڑھے یا پہلے پڑھے۔

اگر تیسری نماز میں یا چوتھی رکعت میں کوئی شخص شریک ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور باقی تین رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں ثنا، سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے، پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھے اس کے کھڑا ہو جائے۔ پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ ملائے اور پھر اپنی نماز پوری کرے۔[1]

اگر مغرب کی تیسری رکعت ملے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر رکوع میں سجدہ کر کے بیٹھ جائے۔ پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ اور سورت ملائے اور رکوع سجدہ کرنے "اَلتَّحِیَّات" میں بیٹھے اور درود و دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

اللہ جل جلالہ کی صفتوں میں مسجد میں باجماعت نماز جائز ہے:

1. مسجد عام راستہ پر ہو۔ مثلاً کسی شہر کی مسجد جس میں امام و مؤذن اور وقت نماز طے ہوتا ہے
2. پچھلی جماعت اہل محلہ نے نہ پائی ہو۔ (مسجد والے اور مسجد کا خیال رکھنے والے)
3. پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو[2]

نمازی کے آگے سے گزرنا

نماز عید اور کھلے میدان میں نماز جنازہ کے علاوہ ہر نماز کے پڑھنے کی جگہ سے دو صف

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

(تقریباً ۲۴ گز) فاصلہ سے آگے سے گزرا جا سکتا ہے، یہ فاصلہ مسجد کی کھلی جگہ ہے جس کا طول اور عرض ۱۰۰ ایک سو گز سے کم نہ ہو۔

اونچی جگہ، مثلاً چبوترہ یا تخت وغیرہ پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا اس صورت میں جائز ہے، جب کہ نماز پڑھنے والے کی جگہ گزرنے والے کی جگہ سے اونچی ہو، اور اس صورت میں بھی گزرنا جائز ہے، جب کہ نماز پڑھنے والا نیچے ہو اور گزرنے والا اتنا اونچا ہو کہ اس کے پاؤں نمازی کے سر کے سامنے نہ ہونے پائیں۔

اگر اگلی صف میں نمازی جگہ چھوڑ کر کوئی شخص پچھلی صف میں کھڑا ہو گیا تو بعد میں آنے والے شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ اگر دو نمازیوں کے درمیان جگہ نہ پائے تو نمازی کے سامنے سے گزر کر اگلی صف کی خالی جگہ کو پُر کرے۔ نمازی کے بالکل سامنے بیٹھنے والا شخص دائیں یا بائیں سے نکل سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو سترہ بن سکتی ہے، مثلاً لاٹھی، چھڑی، کجاوہ وغیرہ تو نمازی کے سامنے رکھ کر اس کے آگے سے گزر جائے، یہ چیز کوئی اٹھا لے۔

نمازی کے سامنے کوئی شخص پشت کیے ہوئے یا بیٹھا ہوا بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے سے نہ گزرے، یہ بات ہے کہ بیٹھا ہوا شخص گزرنے والوں کے لیے سترہ بن جائے گا۔

امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ بات اس صورت پر محمول ہے جب کہ آدمی اپنے سامنے کوئی لکیر کھینچ لے، ورنہ ہر آدمی کے لیے ایک ہاتھ لمبی لکیر کھینچنا ضروری ہے، ایک ہاتھ لمبی لکیر کھینچنے کے بعد اگر کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آ سکنے کو گوارا ہو سکتا ہے۔

مسجد حرام میں سجدہ کی جگہ پر کپڑا بچھانے کے مسائل ہیں، البتہ طواف کرنے والا نمازی کے سجدہ کی جگہ کو چھوڑ کر آگے سے گزر سکتا ہے۔[1]

جمعے کی نماز

ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعے کے دن کا اہتمام کرے، اچھی طرح غسل کرے، صاف ستھرے کپڑے پہنے، اگر خوش بو ہو تو اسے استعمال کرے، جلدی مسجد جانے کی کوشش کرے، پیدل جائے، جمعے کی نماز سے پہلے یا جمعے کی نماز کے بعد "سورۂ کہف" پڑھے، اس کی برکت سے دجال کے فتنے سے حفاظت رہتی ہے۔

حدیث میں ہے: "جب جمعے کا دن ہوتا ہے، تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام، اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں) پھر جب نماز کے لیے امام بیٹھ جاتا ہے، تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننے لگتے ہیں۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے، اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد آنے والے کو مرغی، اس کے بعد آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔[2]

جب امام خطبہ دینے کے لیے آتا ہے، تو فرشتے اپنے دفاتر لپیٹ لیتے ہیں اور آنے والوں کے نام لکھنے بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔[3]

ایک اور حدیث میں ہے کہ "جو شخص جمعے کے دن اچھی طرح غسل کرے

[1] [illegible]

[2] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، [illegible]

[3] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے، بہت دور سے آتا ہے، پھر مل جاتا ہے، سواری پر نہیں ہوتا، امام سے قریب ہونے کی نیت نہیں ہے اور قریب سے خطبہ سنتا ہے، اس وجہ سے اس کی تسمہ کی کوئی بات نہیں کہ جمعہ کے لیے جتنے قدم چل کر آتا ہے، اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں کا ثواب اور ایک سال کی راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔"[1]

جمعہ کے خطبے کے مسائل

- جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبہ سننا واجب ہے، اگر کوئی خطبہ نہ سنے، بات کرتا رہے تب بھی خاموش رہنا ضروری ہے، اور اگر خطبہ نہ تو سنے، نہ بات چیت کرے، اسلام کرنے والے کا جواب دینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔[2]
- کمر پیچھے شور ہو رہے ہوں تو ان کو ہرا، ہاتھ کے اشارے سے بھی روکا جا سکتا ہے، زبان سے روکنا صحیح نہیں، البتہ خطیب زبان سے بھی روک سکتا ہے۔
- دونوں خطبوں کے درمیان دو زانو بیٹھنے رہنا مستحب ہے۔[3]
- جس مسجد میں جمعے کی نماز پڑھنے کا ارادہ ہے، اس مسجد کی پچھلی اذان کے بعد غسل کی تیاری کے علاوہ کسی بھی کام میں مشغول ہونا جائز نہیں، خرید و فروخت کا کام بھی نہ ہو، غسل کی تیاری میں شامل کرنا، پانی سے وضو کرنا شامل ہے، البتہ مسجد جاتے ہوئے راستے میں راستے کی چیزیں جیسے کچھ خریدنا، دوست کو کوئی چیز دینے کو کہنا یا جانے والے کو کچھ کہنا، لیکن افضل طریقہ یہی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔[4]

---

[1] سنن ابی داود، ابواب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ، ۱/۱۵۶

[2] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الانصات یوم الجمعۃ، ۱/۱۲۱؛ ۱۲۲؛ عامۃ الطحطاوی، ۱/۳۷۰؛ ۳۷۱؛ ردالمحتار، ۲/۱۷۳

[3] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الجلوس بین الخطبتین، ۱/۱۲۲

besturdubooks.wordpress.com

نمازِ تراویح

تراویح کی نماز مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے، اس کا چھوڑنا گناہ ہے۔ عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد میں جماعت تراویح اور رباعت فی البیت سے بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور چار چار رکعت فی البیت سے بھی پڑھی جا سکتی ہیں، مگر دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے، بیس رکعات کے بعد وتر پڑھے جائیں۔[1]

تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھا سنت ہے، اگر پورا قرآن مجید رمضان کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی پورا ہو جائے۔

اگر کوئی شخص مسجد میں اپنے وقت پر پہنچا کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو امت چاہیے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے، پھر تراویح میں شریک ہو، اگر تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں تو وتر کو جماعت سے پڑھنے کے بعد چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کی جائیں۔[2]

جس کی وتر کی نیت جماعت سے رہ گئی ہو وہ اپنے مخلص کو فرض نماز میں یا تراویح میں شریک بنا لیا ہو۔[3]

نوافل

تحیۃ الوضو

وضو کرنے کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعت نفل پڑھنے کو تحیۃ الوضو کہا جاتا ہے۔

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کو تحیۃ المسجد کہا

---

[1] حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (تراویح) ۲۲۳/۱

[2] الدر المختار مع رد المحتار (باب الوتر والنوافل) ۶۶/۲

[3] الدر المختار مع رد المحتار (باب الوتر والنوافل) ۶۶/۲

besturdubooks.wordpress.com

جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لی جائیں۔

اگر تمہارے گھر اور مسجد میں کئی مرتبہ جانا ہوا تو صرف ایک مرتبہ "تحیۃ المسجد" پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا آخر میں۔[1]

اگر مکمل پڑھنے کا وقت نہ ہو تو مسجد میں داخل ہونے کے بعد چار مرتبہ یہ کلمات کہہ لیں:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" پھر درود شریف پڑھ لے۔[2]

استخارے کی نماز

جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی تحقیق ہو اور دل اور کسی ایک جانب کا معین کرنا ممکن نہ ہو لیکن اس کام کا کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہوں یعنی اس کام کا کرنا یا نہ کرنا شرعاً ضروری نہ ہو اس صورت میں کام کرنا فرض اور واجب نہ ہو صرف بہتر صورت اختیار کرنا ہو تو ایسے وقت استخارہ کیا جاتا ہے۔

استخارے کا فائدہ یہ ہے کہ ضرور خیر حاصل ہوگی، خواہ دنیا میں یا آخرت میں۔ دنیا کی خیر یہ ہے کہ وہی چیز مل جائے جس کے لیے استخارہ کیا ہے یا اس کا قائم مقام (متبادل) مل جائے اور آخرت کی خیر یہ ہے کہ ثواب مل جائے اور معصیت چھٹ جائے یا کم ہو جائے۔

جب کوئی آدمی کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس کام میں خیر مانگے، اسے استخارہ کہتے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد التی علی طرق المدینۃ، الحدیث: ۱۱۸۶

[2] سنن ابی داود، الصلاۃ، باب التسبیح، الحدیث: ۱۵۰۱

[3] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/۴۵۹

besturdubooks.wordpress.com

حدیث میں ہے کہ استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے[1] استخارہ کے بعد کیے ہوئے کام پر کبھی پشیمانی نہ ہوگی۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر دعا پڑھے، دعا کے شروع و آخر میں حمد خداوندی کی تعریف کرے اور درود شریف پڑھے۔ حسب

دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ قَالَ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ۔[2]

جب "هٰذَا الْاَمْرَ" پر پہنچے تو اپنی اس ضرورت کا اظہار کرے جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے، اس کے بعد آیات دل میں مضبوطی سے آئے دل بھر جائے، اسی کو کرنا چاہیے۔

استخارہ دن رات میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے، ایک دن میں کئی مرتبہ بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے وضو بھی ضروری نہیں۔

آرائیں دن میں یا چند مہینے نہ ہو اور دل کی خلش دور نہ ہو تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے۔ "ان شاء اللہ" ضرور اس کام کی

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ، ۹۳۱/۲

[2] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ، ۹۳۱/۲

besturdubooks.wordpress.com

پہچان پانے کے معصوم ہو جاتے ہیں۔

استخارہ کے لیے خواب میں جو کچھ دکھائی دیتا ہے، ضروری نہیں کہ وہ اچھی خواب ہی ہو، کبھی کبھی برا خواب بھی دیکھنے سے بھی استخارہ ہو جاتا ہے۔

فرض نماز میں استخارہ کرنے کے لیے استخارہ کی دعا پڑھنا یا سجدۂ استخارہ پڑھنا یا تسبیح پر پڑھنے کی تاریخ کے بارے میں روایتیں ہیں۔

استخارہ کرنے سے پہلے اور استخارہ کرنے کے بعد جس شخص کے بارے میں استخارہ کیا ہے اس کے بارے میں کوئی خاص خیال نہ کرنا چاہیے۔

استخارہ کرنے کے بعد جس طرف دل کا رجحان ہو اسی کو اختیار کرنا چاہیے، ایسا نہیں ہوتا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد ہی کوئی بات دل میں آتی ہے۔

اسے استخارہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنا کافی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقال فرمانے سے پہلے استخارہ نہیں کیا۔

سجدۂ سہو کا بیان

نماز میں بھول چوک سے واجبات میں کمی یا زیادتی ہو جائے اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی، لیکن نماز میں نقصان آجاتا ہے، اس کی تلافی کرنے کے لیے نماز کے آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے جاتے ہیں، ان دو سجدوں کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرے، دو سجدے کیے جائیں، پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرا جائے۔

جس نے بھول کر سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدۂ سہو کر لیا، جب بھی ادا ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

ہو گئی لیکن اس سجدہ کو ادا کرنا واجب ہے اس لئے دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ کو صحیح طریقہ سے ادا کیا جائے تبھی نماز صحیح ہوگی۔

سجدہ سہو واجب قرار دینے کی وجہ: سجدہ سہو کی وجہ اصل میں یہ ہے کہ نماز میں کوئی نہ کوئی کمی بیشی ہو جاتی ہے اور یہ کمی بیشی بھول چوک سے ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کمی بیشی کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب قرار دیا ہے تاکہ نماز کی کمی بیشی کی وجہ سے نماز میں جو نقص پیدا ہو گیا ہے وہ سجدہ سہو کے ذریعہ دور ہو جائے۔

سجدہ سہو کے چند مسائل

1. اگر نماز میں واجب کے ترک سے سجدہ سہو واجب ہوا تھا لیکن نمازی نے سجدہ سہو ادا نہیں کیا اور اسی حالت میں نماز کا وقت ختم ہو گیا تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا یعنی اب سجدہ سہو ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا۔
2. اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو کافی ہے مثلاً ایسے نمازی پر جس نے دو سجدے بھول کر چھوڑ دیئے ہوں ایک ہی سجدہ سہو کافی ہوگا۔
3. سجدہ سہو سے پہلے جو نماز پڑھی ہے اس میں کوئی کمی بیشی ہو گئی ہو تو سجدہ سہو کے بعد پھر تشہد اور درود شریف اور دعا پڑھنا ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں سجدہ سہو کیا جائے

1. فرض نماز میں کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا ہو۔
2. واجب کو بھول کر دیر سے ادا کیا ہو۔
3. فرض یا واجب کو بھول کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ادا کیا ہو۔

---

besturdubooks.wordpress.com

❼ سنتی نماز میں تیسری (۳) رکعت کے بعد بلند آواز سے قرأت کرے پانچویں نماز میں تیسری (۳) رکعت کے بعد آہستہ آواز سے قرأت کرنا۔

❽ جلسے سے ایسے کھڑے ہوں دونوں کو کھڑا کرلیں۔

❾ جلسے سے ایسے کھڑے ہوں تو ہاتھ اٹھائیں۔

❿ رکوع میں جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں ایک مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

⓫ پہلے قعدہ میں التحیات اور درود پڑھ لینا۔

⓬ فجر اور جمعہ کو چھوڑ کر باقی نمازوں میں سے پہلے قعدے میں التحیات کے بعد "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" یا اس سے زیادہ پڑھ لینا۔

⓭ آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے جو لمبے سے مسنون جملے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ..." تک ہیں وہ پڑھ لینا۔

⓮ نماز میں دعا مانگتے یا سنتے وقت ہاتھ نہیں چھوڑنا۔[1]

سجدہ سہو کرنے کی تفصیل

کسی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھ کر التحیات میں بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور پوری نماز پڑھ چکنے کے بعد یاد آیا تو اس نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر پوری نماز پڑھ کر سلام پھیرنے سے پہلے یاد آیا تو التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور التحیات نہ پڑھے تو بھی سجدہ سہو واجب ہے۔[2]

کسی واجب کو چھوڑ دیا مثلاً رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور اگلی رکعت کا قریب تک پہنچ گیا تو واجب ہے اور التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

کہیں اگر بھول جائے تو پانچ رکعت پڑھ لے یا پانچویں رکعت کے بعد قعدہ میں یاد آئے یا اثنائے رکوع یاد آئے تو کیا حکم ہے؟

کہ پانچویں رکعت کے بعد یاد آیا تو پہلی رکعت اور آخری رکعت کو ملا کر چھ رکعتیں ہوئیں اور دو رکعتیں نفل ہوئیں اور دو رکعتیں سے بھی نفل ادا ہو گئے۔

اگر پانچویں رکعت میں سلام پھیرا تو دو رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی اگر بھولے سے اس میں بیٹھ گیا ہے تو پانچ رکعت پوری کرے دو رکعت اور پڑھے۔

اگر مغرب میں یہ رکعت بیٹھنے کی آپ سے تو نہیں چار رکعتوں کے بعد سلام پھیر سے اور مغرب کے نفل دو رکعت پڑھے۔

اور فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں تشہد پڑھنا بھول گیا اور پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو پانچویں رکعت کے ساتھ ملا لے اور تشہد پڑھ لے اور سجدۂ سہو کر لے۔

اگر پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے یاد آیا تو ٹھیک ہے رکعت ادا ہو گئی اور سجدۂ سہو کرے اور اگر سجدے میں یاد آیا تو نفل ہو گئی۔

اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور کہا کہ میں نے بھول کر پڑھا ہے اور اس صورت میں دو رکعتیں نفل ہو گئیں اور یہ رکعت بے کار گئی۔ اگر مغرب میں یہی صورت پیش آئے تو دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور ایک رکعت بے کار گئی اور دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور دو رکعت نفل پڑھے۔

آخری تشہد نہ پڑھا اور سجدہ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟ نماز ہو گئی یا نہیں؟

ف: ہدایت الناس، جلد ۱، ص ۲۰۰، مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم

ف: ہدایت الناس، جلد ۱، ص ۲۰۰، مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم

ف: ہدایت الناس، جلد ۱، ص ۲۰۰، مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم

besturdubooks.wordpress.com

نماز میں سہو ہونے کے مسائل

سہو کا سجدہ جب کرنا ہو تو التحیات کے بعد سلام سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ ایک دفعہ کہنے کی مقدار اس سمت میں لیٹ کر بائیں یا دائیں طرف سے اٹھ کر بیٹھ جائے پھر سجدہ کرے۔ اسی طرح اگر دو سجدے کرنے ہوں تو دونوں میں اتنی دیر لیٹے یا بیٹھے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہا جا سکتا ہے۔

اسی طرح جب التحیات کے لیے بیٹھے تو قعدہ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو جب تک کھڑا ہونے کے قریب ہے بیٹھ جائے اور سہو کا سجدہ کرے اور اگر کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر بیٹھنا نہیں اور سہو کا سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کی مقدار لیٹ کر یا بیٹھ کر کرے۔ ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔[1]

نماز میں شک کے مسائل

❶ اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر یہ شک عام طور سے کبھی ہوتا تھا تو سوچ کر فیصلہ کر لے اور اگر یہ شک اکثر ہوتا رہتا ہے تو سوچے، اگر دل کا رجحان ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت اور پڑھ لے، پھر سجدہ سہو کرے واجب نہیں۔

❷ اگر دل کا رجحان یہ ہے کہ میں نے چار ہی رکعتیں پڑھی ہیں تو سوچ کر فیصلہ کر لے۔ لیکن اگر سوچنے کے بعد بھی شک رہے کہ تین رکعتیں ہوئیں یا چار رکعتیں ہوئیں تو تین رکعتیں سمجھ کر ایک رکعت اور پڑھ لے۔ اس صورت میں قعدہ اولیٰ کی رکعت میں بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے، پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔[2]

---

[1] ہدایہ، باب سجود السہو، ۱/۱۱۲

[2] ابن عابدین شامی، الدر المختار، باب سجود السہو، ۲/۷۰۰

besturdubooks.wordpress.com

اقتدا کے مسائل

1. امام کی تحلی سے مقتدی کو بھی تحلی کرنا واجب ہے۔[1]
2. مقتدی کی بے تحلی سے سہو پر سجدۂ سہو واجب ہے اور امام اس کے ذمہ ہے۔[2]
3. اگر مقتدی کی جماعت میں رہتی ہوں تو وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنے کے لیے سلام نہ پھیرے۔ بل کہ قعدہ میں بیٹھا رہے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔ امام نے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اپنی باقی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑا ہو۔[3]
4. باقی نماز کو پورا کرنے کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

1. قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن میں سے کسی آیت کے پڑھنے یا سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے۔
2. سجدۂ تلاوت کے لیے پاکی ضروری شرط ہے۔
3. اگر آیت سجدہ کا ترجمہ کسی زبان کی کسی کتاب میں پڑھا جائے تو جو سمجھ لے اس پر سجدہ واجب ہوگا۔[4]
4. سجدہ سننے والے کے لیے ضروری ہے کہ سجدہ والی آیت کو آپ سے پڑھے تاکہ سننے والا سجدہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہو۔[5]

---

[1] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر، ۱/۱۲۱

[2] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر، ۱/۱۲۱

[3] درمختار، صفۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، مطبوعہ سہیل، ۱/۴۵۱

[4] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/۱۲۳، طبع ماجدیہ

[5] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/۱۲۳

besturdubooks.wordpress.com

❺ سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ گھٹنے رکھ کر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر سجدہ میں جائے۔ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہے، پھر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر سر اٹھا لے اور اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ شکر بجا لائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

❻ آیت سجدہ پڑھ کر تو اسجدہ تلاوت بہتر ہے، اگر اس وقت سجدہ کرنے کا ارادہ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت پر یہ کلمات پڑھ لے

"سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" [1]

❼ اگر کسی کے ذمے کئی سجدے تلاوت کے باقی ہوں تو اسے اختیار ہے، ادا کرنے کی صورت میں نیت کرنا واجب ہوگا، ایک سجدہ کا فدیہ پونے دو کلو گندم ہے، ادا کیے بغیر اور وصیت کیے بغیر مر گیا تو گناہگار ہوگا۔

❽ اگر نماز میں سجدہ والی آیت پڑھی تو وہ آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز میں ہی سجدہ کرے، باقی سورت پڑھ کر رکوع میں جانے یا آیت سجدہ کو چھوڑ کر فوراً سجدہ کیا، بل کھانے کے بعد دایاں آستین اور پردہ ہلے پھر سجدہ کیا تو بھی درست ہے۔ اگر تین آیتوں سے زیادہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہو گیا، لیکن نماز ناقص ہوئی اور اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ نہیں کیا تو اب یہ سجدہ نماز سے باہر ہونے سے بھی ادا نہ ہوگا تو اب واپس آکر سجدہ کرنے کی ضرورت ہوگی ہے

❾ جس شخص نے نماز میں شامل ہونے سے پہلے امام سے آیت سجدہ سنی اور امام کے سجدہ تلاوت کرنے کے بعد یہ نئی رکعت میں شامل ہوئی تو اسے سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو اسے نماز سے

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

قاری کو دوسرے رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

۱۴ ایک ہی رکعت میں کئی آیتیں پڑھنا: ایک ہی رکعت میں دو آیتیں یا دو سے زیادہ آیتیں پڑھنا بھی صحیح ہے، اور ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے، اور اس سے بچنا چاہئے، اور اگر ایک آیت کو بار بار دہرایا، مثلاً فجر کی نماز میں سورہ یونس کی ۱۰۷ ویں آیت کو بار بار دہرایا تو اتنی ہی مرتبہ سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔

۱۵ ایک سجدہ کئی آیتوں کا کافی ہونا: کئی آیتوں پر ایک ہی سجدہ کافی ہے، مثلاً اگر کسی نے ایک ہی رکعت میں سورۂ حم سجدہ کی ۳۷ ویں آیت پڑھی، اور اس کے بعد کی آیتیں بھی پڑھ لیں تو اس پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، (۳۷ ویں آیت کے بعد سجدہ کی علامت ہے) اور اگر ۳۷ ویں آیت پڑھ کر سجدہ کیا، پھر اسی رکعت میں آگے بڑھ کر کوئی اور آیت پڑھی تو اس پر دوسرا سجدہ واجب ہوگا۔

۱۶ ایک آیت کئی بار پڑھنے میں ایک ہی سجدہ کافی ہونا: کسی نے ایک ہی سجدہ والی آیت کئی بار پڑھی، اور ہر بار سجدہ کیا، یا ایک ہی بار پڑھی، اور ایک ہی سجدہ کیا، دونوں صورتیں جائز ہیں، البتہ پہلی صورت مکروہ ہے، اور دوسری مستحب ہے۔

۱۷ اگر مجلس میں کئی آیتیں پڑھی گئیں، اور ہر آیت پر سجدہ کیا گیا تو ہر سجدہ ادا ہوگیا، اور اگر ہر آیت پر سجدہ نہیں کیا گیا تو ہر آیت کا سجدہ واجب ہوگا۔

۱۸ اگر ایک آیت کو دو مجلسوں میں بار بار دہرایا گیا تو ہر مجلس میں ایک سجدہ واجب ہوگا، اور اگر ایک مجلس میں بار بار دہرایا گیا تو ایک سجدہ واجب ہوگا۔

۱۹ پڑھنے والے کے لئے سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھنا: کوئی شخص ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتا رہے، اور سجدہ نہ کرے تو اس میں تین صورتیں ہیں، پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہے، اور سننے والے پر بھی ہر مجلس میں ایک سجدہ واجب ہے، اور پڑھنے والے پر ہر مجلس میں تین سجدے واجب ہیں۔[1]

---

[1] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۳۶۸، فصل فی سجود التلاوۃ، طبع دار الکتاب العربی، بیروت۔

[2] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/ ۱۲۶، طبع دار الفکر، بیروت۔

besturdubooks.wordpress.com

- سجدے کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ بیٹھ کر دوسری آیت پڑھ لی تو بھی ایک سجدہ واجب ہوگا۔ دونوں سجدے ادا ہو گئے۔[1]
- اگر سواری کھڑی ہو یا چل رہی ہو تو ایک آیت کو دو یا زیادہ بار پڑھنے سے ایک سجدہ واجب ہوگا اور اگر بیٹھی ہو تو دو یا زیادہ بار پڑھنے پر ایک سجدہ واجب ہوگا۔[2]
- وضو، تیمم پر آیت سجدہ پڑھی گئی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے۔[3]
- جو آیت سجدہ لکھے سے سنی گئی اس سے سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔[4]
- حالت نشہ میں آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔[5]
- نیند یا بیماری وغیرہ کی غنودگی میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے پر سجدہ واجب ہے لیکن خود ان پر واجب نہیں۔[6]

نماز کے بعد سجدہ

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ تلاوت چلے جاتے ہیں ایسا کرنا درست نہیں۔[7]

سجدۂ شکر

سجدۂ شکر صرف اس وقت مستحب ہے جب کوئی خاص نئی نعمت ملی ہو۔[8]

---

[1] البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ ۲/۱۲۱

[2] سیر الفتاوی، کتاب الصلاۃ، ما یتعلق بالسجود التلاوۃ ۲/۱۰۲

[3] الہدایۃ، الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، فصل فی السجود التلاوۃ ۱/۱۳۱

[4] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ ۱/۱۳۳

besturdubooks.wordpress.com

مسجد سے متعلق فضائل واحکام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسجدوں کے بارے میں فرمایا ہے:

تَرْجَمَہ: ''ان گھروں کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔''[1]

حدیث میں ہے جس کا مفہوم ہے ''اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں''[2] مساجد روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔

ملا نے فرمایا ہے کہ مسجد کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہو نے کوئی ناپاک چیز داخل نہ لے جائے، شور نہ مچائے، دنیا کے کام دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے۔[3]

مسجد میں گم شدہ چیز کے لیے اعلان کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر مسجد میں کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اس کا اعلان نہیں کیا جا سکتا ہے۔[4]

گم شدہ بچے کے لیے مسجد سے اعلان کرنے کی گنجائش ہے، لیکن اس کے لیے بلند آواز کرنے والے بلند آواز سے ایک مائک مسجد کی حدود سے باہر لگا کر اس میں اعلان کیا کریں۔[5]

مسجد میں خرید و فروخت اور دکان سجانا جائز نہیں ہے البتہ مختلف کے لیے بقدر حاجت خرید و فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ خرید و فروخت کا سامان مسجد میں نہ

---

[1] سورۃ النور: ۳۶

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل المساجد ومواضع الصلاۃ، ۱/۲۳۲، رقم الحدیث: ۶۷۱

[3] مسائل جہنتی زیور، ۲/۱۳۰، فرید بک لاہور

[4] فتاویٰ رحیمیہ، ۹/۱۰۱، دار الاشاعت کراچی

[5] مسائل جہنتی زیور، ۲/۱۳۰، فرید بک لاہور

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] مسجد میں کوئی اور اعلان نہ کرے بلکہ اعلان کرنے والا چلا جائے، اگر مسجد میں اعلان کی ضرورت ہو تو کوئی اور انتظام کرے، اعلان کے وقت کی علامت یہ ہے کہ اعلان کیا جاسکتا ہے۔[1]

مسجد کے اندر کھانا کھانا درست ہے، جب کہ دسترخوان مسجد میں نہ بچھایا جائے۔[2]

مسجد کے لیے مسجد کی چٹائی استعمال کرنا جب کہ اصل مسجد میں نہ لائی جائے، بہتر اور افضل ہے۔

اگر مسجد کا دروازہ قریب ہو اور پنکھا اتنا بڑا ہو جس سے یہ خیال ہو کہ ایک پنکھا چلانے سے دوسرے پنکھے نہیں چلیں گے تو ایسی قسم کی بجلی اور ضرورت ہو تو مسجد میں لگانے میں حرج نہیں، لیکن مسجد میں لگائے ہوئے معمولی پنکھے مسجد میں دروازوں کے اوپر بھی درست نہیں۔[3]

مسجد کے لیے وقف شدہ قالین یا کوئی بھی چیز مسجد کی ضرورت میں خرچ ہو سکتی ہے، اس کے علاوہ کسی اور مصرف میں اس کا خرچ کرنا مسجد کی بھلائی کے لیے بھی جائز نہیں۔

امام کا مسجد کے دروازے پر مسجد کی بجلی استعمال کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ استعمال شدہ بجلی کا خرچ مسجد میں جمع کرائیں۔[4]

مسجد میں موبائل کی گھنٹی بند رکھنا عام معلومات کے لیے عام فہم درست ہے۔[5]

مسجد میں اپنے ساتھ کوئی بچہ لانا درست نہیں، البتہ اگر کوئی شخص کسی بچہ پر پہلے سے بیٹھا ہوا ہو اور نماز پڑھنے کے لیے اس کو رکھ چھوڑے تو اس میں حرج نہیں۔

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[5] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

نہیں ہے[1]

مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز ہے لیکن یہ مسافر اور معتکف کے لیے جائز ہے[2]

مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اور اگر کسی جگہ سے وضو کا پانی لینا ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا درست ہے، لیکن مسجد کی دیوار وغیرہ سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے، اس کے لئے صاف مٹی یا ایسی چیز جو مٹی سے تیمم کرنے والے اپنے ساتھ بھی لیا جاتا ہے وغیرہ ہونا ضروری ہے[3]

حائضہ عورت کے لیے مسجد میں ٹھہرنا حرام ہے، اور اگر مسجد میں ناپاکی کے لیے گئی اور وہاں اس نے حیض شروع ہو گیا تو اس کو فوراً نکلنا ضروری ہے[4]

مسجد میں سوال کرنا اور بیچنے والے کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے[5]

مسجد کو راستہ بنانا حرام ہے[6]

مسجد میں چیخنا اور شور مچانا بھی مسجد کا ادب نہیں ہے[7]

مسجد میں تیر، تلوار یا اسلحہ، بندوق، رائفل، پستول، تلوار وغیرہ کو استعمال کرنے والے کا مسجد میں داخل ہونا اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ ان کی نوک کو پکڑے ہوئے ہو اور نیچے کی طرف کیے ہوئے ہو[8]

اگر ان چیزوں کا مسجد میں گرنا یقینی ہو تو مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے[9]

اگر ان چیزوں کا مسجد میں گرنا یقینی نہیں ہے، بلکہ صرف ظن غالب ہے تو اس صورت میں بھی داخل ہونا جائز نہیں ہے، البتہ اگر کسی کو یقین ہو کہ اس کے ہاتھ سے گرنے کی وجہ سے مسجد میں آگ

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

[4] ... [illegible]

[5] ... [illegible]

[6] ... [illegible]

[7] ... [illegible]

[8] ... [illegible]

[9] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔

یوں اصل تو یہی ہے کہ مسجد میں پانی نہ لایا جائے لیکن اگر کوئی ضرورت ہو تو

کسی مسجد میں وضو کا پانی نہ ہونے کی وجہ سے نمازی کو مسجد سے باہر جانا پڑے تو

وضو کا بہت ثواب ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ ٹونٹی والے برتن میں پانی مسجد میں

لے جائے۔ اس صورت میں احاطہ مسجد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسجد میں مکھی وغیرہ کو پکڑنے کی اجازت ہے اس صورت میں جب کہ

مکھی مسجد میں نہ آئے۔

مسجد کے بیت الخلاء آنے پر پانی کا بہانا کسی دوسری جگہ منتقل کرنا

یا نہ کرنا، وضو کرنا یا نہ کرنا، ان سب کا حکم مسجد کا ہے۔ اس لیے کہ مسجد

کے حدود میں سے جو جگہ بیت الخلاء کے لیے دی گئی ہے وہ بھی مسجد ہے۔

مسجد کا پانی کسی ایسی جگہ منتقل کرنا جس کی نسبت سے وہ جگہ مسجد کی

ضرورت نہیں۔

مسجد میں اپنا گھریلو سامان رکھنا، اس کی حفاظت کے لیے وہاں سونا

یا اس کے ذریعے مسجد کی حفاظت میں اضافہ کرنا جائز ہے۔

مسجد کے صحن یا چھت پر سے آنے والے پانی کا حکم مسجد کے اندر والے پانی

کا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مسجد کی دیوار یا مسجد کی زمین سے متصل ہونا مکروہ ہے، لیکن اگر مسجد کی توسیع ہو تو یہ جائز ہے۔[1]

مسجد کی چٹائی جس پر نماز ادا کی جاتی ہے، اسے مسجد سے باہر نہیں لے جانا چاہیے، چٹائیوں سے غلاف ہٹا کر انہیں گھر لے جانا اور بچھانا جائز ہے۔[2]

مسجد کے دروازے کو رات کو بند کرنا اور پہرے دار کی نگرانی کا انتظام ہونا چاہیے۔[3]

مستقل طور پر مسجد کی الماری کو ذاتی کتب کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔[4]

کھلے ہوئے پرزوں کو کھٹکھٹانے کے لیے مسجد کے کھمبے یا مسجد کی دیوار پر ہتھوڑا مارنا درست نہیں۔[5]

مسجد میں کھجلی یا خارش کا پمفلٹ پھینکنا جائز ہے۔[6]

عیدگاہ اور جنازہ گاہ

یہ دونوں مسجد کی طرح نہیں ہیں

ان میں فرق یہ ہے کہ درمیان میں دیوار یا کوئی حد فاصل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مسجد کی طرح اعتکاف درست ہے، اس میں جنبی اور حیض و نفاس والی عورت داخل ہو سکتے ہیں، لیکن اتنی دیر تک نہیں رہ سکتے کہ پیشاب کی نجاست ان میں داخل ہو کر نیچے پہنچ جائے۔[7]

ان میں پیشاب یا خانہ کرنے کی جگہ نہیں، عیدگاہ یا جنازہ گاہ میں جنازہ کو اور جا سکتے ہیں۔

---

[1] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، فصل فی المکروہات، ۱/۶۵۹

[2] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الصلاۃ وما یتصل بہا، ۱/۱۲۶

[3] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الصلاۃ وما یتصل بہا، ۱/۱۲۶

[4] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، فصل فی المکروہات، ۱/۶۵۹

[5] رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، فصل فی المکروہات، ۱/۶۶۰

[6] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، فصل فی المکروہات، ۱/۶۵۹

[7] رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاعتکاف، مطلب فی الاعتکاف، ۲/۴۴۱

besturdubooks.wordpress.com

آداب واحکام سفر

مناسب ہے کہ سفر جہاں کیا جائے وہاں یا مضافات کو طے کرنا بہتر ہے۔

بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے سفر کی ابتدا کی جائے۔ یہ بات وقت ہے فکر سے روانہ ہونے سے پہلے دو رکعتیں نفل پڑھ لی جائیں۔

دورانِ سفر سورۂ کافرون، سورۂ فجر، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر سورت سے پہلے "بسم اللہ" اور سورۂ ناس کے بعد بھی "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ یہ عمل دورانِ سفر آفتوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

اگر کسی شخص کو سفر میں سورئے ملے تو اس کو بھی "سورۂ قریش" پڑھنی چاہیے۔ اس کا بھی حفاظت و سلامتی سے تعلق ہے۔

(۱) بہتر تو یہ ہے کہ سفر پر جانے کے لئے کسی اچھے دن سے پیش از وقت روانگی کے لئے جہاز کی سیٹ بک کرالی جائے۔

وطنِ اصلی کا مفہوم اور اس کے احکام

وطنِ اصلی انسان کا وہ آبائی وطن ہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو یا جہاں اس نے اہل و عیال کے ساتھ اس ارادے سے رہائش اختیار کر لی ہو کہ اب مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا ہے۔

اگر کسی شخص کے آبائی وطن میں اس کے مکانات یا دکانیں ہوں اور اس نے کسی دوسرے شہر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مستقل رہائش اختیار کر لی ہو تو یہ آبائی وطن اس کے لئے وطنِ اصلی نہیں رہا۔[1]

اگر کسی شخص نے دو جگہ مکانات بنا رکھے ہوں اور دونوں جگہ اس کے اہل و عیال ہر سال

---

[1] ملخصاً من کتاب الصلاۃ و احکامھا للمؤلف ص ۲۰۱۔

[2] ھذا ھو الذی فی کتاب الصلاۃ و احکامھا للمؤلف ص ۲۰۱ و ھو المناسب ھنا۔

besturdubooks.wordpress.com

دونوں شخصیں اس کے لیے وطن اصلی ہیں۔[1]

جس شخص نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے قدیمی وطن کو چھوڑ کر کسی دوسرے شہر کو اپنا وطن بنا لیا، مگر بعد میں اپنے اہل و عیال اور سازوسامان کے ساتھ قدیم وطن چلا گیا اور جس شہر کو اس نے یا اس کے اہل و عیال نے مکان اور زمین کو کرایہ پر دے دیا تو اب یہ شہر بھی اس کا وطن اصلی ہوا اور وہاں منتقل ہو گیا۔

قدیم وطن اصلی میں بعض دفعہ دوسرے (سوتیلی) نہیں آتے، اس لیے کسی نے ایسے ملازمت کی، مکان بنایا جس کا لازم ہوا کہ بعض سوتیلوں میں وہاں قیام کیا کرے تو ایسے مکان میں آنریبل مرجع نہ ہوں وطن کے ساتھ کچھ وقت گزارنا لازم ہو ملازمت وطن اصلی کے حکم میں ہو جائے گا، البتہ وہاں پہنچنے کے بعد قصر نہیں، نہ کہ پوری نماز پڑھنی ہوگی۔[2]

موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں اچھی قیمت اور پر اپنی زمین خریدتے ہیں، وہ مکان بنا لیتے ہیں، تاکہ اس کی قیمت بڑھ آئے، رہنے یا اچھی خاصی ظلمت شہر میں گھومتے رہنے، اسی چکر کے ہونے سے وہ پکا وطن اصلی نہیں ہوگی۔ کیوں کہ کسی ایسی جگہ کے وطن اصلی ہونے کے لیے اس کو وطن بنا کر ہمیشہ رہائش (یا غیر محدود اقامت) کا اختیار کرنا ضروری ہے، صرف مکان و جائداد کا حاصل کر لینا کافی نہیں ہے۔

اگر اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کاروبار ہو اور وہاں اہل و عیال نہ ہوں، لیکن وہاں ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو تو وہ جگہ اس کے لیے وطن اصلی ہوگی۔

وطن اقامت کا مفہوم

وطن اقامت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی جگہ کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنا

---

[1] بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، مسئلۃ من سافر الخ، ۱/۹۷

[2] البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۱۳۶

[3] بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، مسئلۃ من سافر الخ، ۱/۹۷

besturdubooks.wordpress.com

جہاں ٹھہرا جا سکتا ہے، اگر کوئی شخص وہاں سے ملازمت کی تلاش پر اپنے اہل و عیال سے ساتھ رہتا ہو اور یہ ارادہ بھی ہو کہ ملازمت ختم ہوتی یا نہ ہو، بہرحال تو یہاں سے چلے جانے کا اس صورت میں وہ جتنا دن بھی رہے اس کے لیے وہاں اقامت ہوگی۔[1]

مسافر کی نماز کے مسائل

۲۸ میل یعنی ۴۵ کلو ۷۲ کلومیٹر کی مسافت کے ارادے سے نکلنے والا شخص شرعاً مسافر ہے، اس کے لیے قصر کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر وہ ظہر یا عشاء کا وقت ہونے پر گھر پہنچ کر چار رکعتیں پڑھیں اور قصر نہیں کیا تو نماز کا دوہرانا ضروری ہوگا۔ اس سے کم مسافت کا سفر ہو تو قصر جائز نہیں۔

مسافر بننے کے لیے ضروری ہے کہ ۴۵ میل کلومیٹر سفر کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے، لہٰذا اگر صرف چند کلومیٹر کے ارادے سے نکلا اور وہاں سے پھر چند کلومیٹر کا ارادہ کر کے آگے بڑھتا رہا، یہاں تک کہ ۴۵ میل کلومیٹر سے بھی زیادہ سفر کر لیا، پھر بھی مسافر نہیں بنے گا، لہٰذا وہ اپنی جگہ میں قصر نہ کرے گا۔[2]

مسافت سفر کا حساب

مسافت سفر (۴۵ میل کلومیٹر) کی ابتدا کا حساب اس جگہ سے کیا جائے گا جہاں سے سفر شروع کیا جا رہا ہے، اسی طرح مسافت سفر کی انتہا کا حساب مسافر کے قصر نہ کرنے کی جگہ تک ہوگا، اس درمیانی مسافت کا حساب نہیں ہوگا۔ البتہ قصر کرنے والے شہر سے نکلنے کے بعد شروع کیا جانے کا خواہ ۲۵ میل کلومیٹر سے زیادہ ہی کیا ہو۔[3]

کسی شہر کی آبادی سے ملحق بستیوں میں پہنچنے والی ہوا سے مسافر شہر کی جس سمت سے

---

[1] البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۱۳۶

[2] البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/۱۳۶

[3] البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، ۲/۱۳۶

besturdubooks.wordpress.com

خبر کرے گا، وہی مبتدا کی خبر بنانے کے بعد آخر کرے گا۔

الشکر الخزیمۃ: بفتح الخاء المعجمۃ وکسر الزاء المعجمۃ: یعنی داخل ہونے والوں سے مراد لشکر کی وہ جماعت ہے جو لشکر سے پہلے دشمن کی طرف روانہ کی جائے گی۔[1]

شیخ کے قول میں بلد یا فی قطر: یعنی کسی بھی شہر کی حدود کو اختیار ہوگا۔

مذکورہ بالا بحث میں جب تک اپنے گاؤں یا شہر کی حدود میں داخل نہ ہو جائے، اس وقت تک آخر کرے اور داخل ہونے کے بعد قصر کرے۔[2]

مذکورہ آبادیوں کے درمیان ۱۲ سے ۱۳ کلومیٹر کے بقدر یا اس سے زائد فاصلہ ہو تو دونوں مستقل آبادیاں شمار ہوں گی، لہذا جب اپنی آبادی سے نکلے پر قصر کرے اور آبادیوں کی درمیانی دوری ۱۲ سے ۱۳ کلومیٹر کا فاصلہ ہو، یہ عرف میں دو الگ آبادیاں ہیں، تو دونوں آبادیوں کی شمار سے نکلے جانے والوں کو دونوں آبادیوں کی شمار سے خارج میں والوں کی بلد والوں آبادیوں سے نکلنے کے بعد قصر کیا جائے گا۔[3]

مصنف نے کسی چند دن کی مدت کی نیت کرنے کی تعیین بعد میں ارادہ ہوا کہ اس اور ان شاء اللہ تعالیٰ کرتے ہوئے تو اب تک ۱۵ دن مدت مکمل ہونے کی نیت سے اقامت شمار کرنے کا ضمیر ہی رہتے تھا۔

اگر کسی خاص چند دن کی نیت نہ کی ہو، تو اتنے کل ملکی یہ رہنے کا ارادہ اس آبادی کی نیت میں دل میں کر لیا تو قصر ہی پڑھتا رہے گا۔[4]

اپنے وطن سے مختلف سمتوں میں مختلف جگہوں نے کم دن کے دو مقامات کی نیت کی جائے گی، لہذا اپنے شہر کے مختلف محلوں میں چند دن ٹھہرنے کی نیت سے

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] نہیں سمجھا جائے گا لیکن اگر دونوں مختلف بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو وہ ایک جگہ نہ سمجھی جائے گی، لہٰذا ان مختلف بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے والا مسافر رہے گا۔

اگر کوئی شخص کسی دوسرے مقام سے اپنے وطن کی سمت آئے اور شہر کا حد کراس کر لے اور اس مقام سے اس کے شہر تک مسافت سفر پوری ہو جاتی ہے تو راستے میں قصر کرے گا، البتہ اپنے شہر سے گزرنے کے دوران پوری نماز پڑھے گا اور اگر اپنے شہر تک مسافت سفر پوری نہیں ہوتی تو راستے میں اور اپنے شہر میں پوری نماز پڑھے گا، اپنے شہر سے گزرنے کے بعد اگر منزل تک مسافت سفر پوری ہوتی ہو تو راستے میں قصر کرے گا اور نہ پوری نماز پڑھے گا۔[1]

عورت کا سفر حالت حیض میں شروع ہوا اور دوران سفر اسے جگہ پاک ہوئی کہ وہاں سے ملوں مخصوص کی مسافت ۴۸ میل سے کم ہے تو اس صورت میں وہ مسافر نہ ہوئی اور قصر نہ کرے گا بلکہ اتمام پوری پڑھی ہوئی اور اگر پانی کی حالت میں خرچی وغیرہ ہوئی اور درمیان سفر حیض شروع ہوا تو یوں کہے حیض آنے سے پہلے ہی وہ شہر مسافران پہنچ گئی ہے، اس لیے حیض ختم ہونے تک ٹھہرے گی۔

فرشخ کے اندر سے نکلا اگر شرعی مسافت طے کرنے سے پہلے کسی جگہ چند دن قیام کرنا چاہتا ہے تو یہ شخص ہر جگہ قصر ہی کرے گا۔ خواہ ایک ہی جگہ سے کیوں نہ گزر جائے۔

اگر کسی شخص نے ایک جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ راستہ ایک جگہ رہوں تا ہو دن میں مختلف جگہوں میں جہاں کا فاصلہ مختلف ہو تو ہیں مسافت شرعی سے کم ہوں تو یہ شخص مقیم ہوگا۔[2]

---

[1] [illegible] الصلاة [illegible] الخامس عشر في صلاة المسافر ۱/۱۴۱

[2] [illegible] الصلاة [illegible] صلاة المسافر ۱/۱۴۱

besturdubooks.wordpress.com

ایسے افراد کو کسی دوسرے کے ساتھ رہنا، کھانا پینا، نوکر، مزدور، کاریگر، خدام، ڈرائیور، محافظ وغیرہ رکھنے اور ان میں ان کے شوہر، والد یا محرم کی حیثیت کا اعتبار ہوگا۔[1]

وہ ملازمین جن کی پوری معلومات نہیں ہوتا کہ وہ مسلمان یا اچھے اور کہاں تک بھروسے کے لئے قابل ہیں تو ایسی صورت اگر عام طور پر اس طرح پیش آتی ہے کہ ان کو وقت سے پہلے سفر میں بھیجا جاتا ہو تو ایسے ملازمین اپنے اصلی اقامت میں رہیں قصر کریں گے اور اگر ایسی صورت اکثر پیش نہ آتی ہو اور وہ عرف سے اپنے مقام پر وطن حکمی ہونے کا موقع مانا ہو تو پھر اپنے مقام پر پوری نماز پڑھیں گے۔[2]

اگر مالک اپنے مسافر جانے اور بیوی کہیں وطن مستقل رکھتی ہو تو شوہر وہیں قصر پوری نماز پڑھے گا۔

باپ اور بیٹے دونوں مسافت سفر کے فاصلہ پر رہتے ہوں اور دونوں کا وطن الگ الگ ہو تو ایک نے اپنی وطن کو بالکل چھوڑ دیا ہو تو دونوں پر اپنے اپنے وطن قصر کریں گے۔[3]

سفر میں اذان و جماعت

سفر میں پنجوقتہ نماز ادا کرنے کے لیے اسٹیشن، ریل اور ہوائی جہاز میں اذان دینی چاہیے، اگر ریل میں اپنے ڈبے سے دوسرے ڈبے میں جانا ممکن ہو تو ہر ڈبے کی اذان دوسرے ڈبے والوں کے لیے بھی کافی ہوگی۔[4]

مقیم کی نماز مسافر کی اقتدا میں پوری ہے لہٰذا مسافر نماز سے پہلے مقتدیوں کو اطلاع دے دے کہ میں مسافر ہوں دو رکعتیں پڑھوں گا آپ اپنی نماز پوری کر لینا

---

[1] ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ۱/۱۴۱

[2] ہندیہ، حوالہ سابق، ۱/۱۴۱

[3] ہندیہ، حوالہ سابق، ۱/۱۴۱

[4] الحصکفی، الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۱/۶۷۰

besturdubooks.wordpress.com

اور امام کے بعد کی جماعت نہ ہو۔

"تیسرا مقتدی وہ ہے جو امام کے اس عمل پر راضی ہو کہ قیام میں امام سورۂ فاتحہ کے ساتھ کچھ اور ملائے گا اور رکوع میں امام تین بار سبحان ربی العظیم کہے گا اور سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے گا۔"

مسبوق امام کی اقتداء میں اپنی نماز پڑھے۔

سفر میں ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

اگر مسافر دو مثل سے بعد عصر کی نماز پڑھتا مثل ہوا تو ایک مثل سے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے۔[1]

سفر میں سنت قبلیہ ضروری ہے

ہر وہ نماز جس میں قبلیہ ہو وہ نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر سنت قبلیہ معلوم نہ ہو تو جس سے معلوم کرنا ضروری ہے اور اگر بتانے والے دو ہوں اور دونوں کا مذہب جدا جدا ہو تو جس کا مذہب اپنا ہو اس کا بتایا ہوا قبلہ اختیار کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو خوب غور و فکر کرنے کے بعد جس طرف دل کا میلان ہو اس طرف رخ کر کے نماز پڑھے۔ [2] غور و فکر کرنے کے بعد شبہ باقی رہتے ہوئے معلوم ہوا کہ یہ قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہو گئی۔[3] اگر دل و دماغ میں اس قدر اطمینان ہو جو یقین کے قریب ہو تو ظن غالب ہو جائے اور دل سے اتر جائے تو نماز پڑھنا مثل یقین کے ہے جس طرح یقین کے بعد نماز ادا کر لینے کے بعد بھی اس نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔[4]

دورانِ نماز سواری کا رخ قبلہ سے پھر جانا

نماز کے دوران سواری کا سمت قبلہ سے پھر جانے اور رخ سے پھر جانے کا ایک ہی

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

[4] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہو تیا تو فوراً ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ لیکن اگر گھومنا ممکن نہ ہو یا جان پر جوکھم ہو تو گھوما تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی، البتہ اگر نماز پڑھنے کے بعد وہ جان نماز قبلہ سے رخ پھرنے کا علم ہوا تو نماز دوہرانے کی ضرورت نہیں، اسی طرح اگر سواری قبلہ کے رخ سے ۴۵ ڈگری سے کم پھرے تو نماز ہو جائے گی۔[1]

ظہر، عصر اور عشا میں قصر کرنا ضروری ہے۔ وتر کی نماز کا حالت سفر میں بھی پڑھنا ضروری ہے، اگر مسافر ٹھہرا ہوا ہو اور سفر کرنے کی جلدی نہ ہو اور نہ ہی ساتھیوں سے یا سواری کے چھوٹنے کا اندیشہ ہو اور نہ ہی ساتھیوں کو انتظار کی زحمت ہو تو سنت مؤکدہ کا اہتمام کیا جائے، خصوصاً فجر اور مغرب کی سنتوں کی پابندی زیادہ کرنی چاہیے، اگر تراویح پڑھنے میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو تو تراویح پڑھنا افضل ہے۔[2]

مسافر کا بھولے سے چار رکعتیں پڑھنا

مسافر نے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں اور دو رکعت کے بعد نہیں بیٹھا تو اس صورت میں چار رکعت کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے، یہ چار رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور دو رکعتیں فرض دوبارہ پڑھنی ہوں گی اور اگر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تیسری اور چوتھی رکعت بھولے سے پڑھ لی تو اخیر میں سجدہ سہو کر لے، دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔[3]

۴۸ کلومیٹر سے ایک دو کلومیٹر کم۔ فرقہ اور مسافر نے غلطی سے قصر کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

---

[1] ہدایہ، باب قیام رمضان، ص ۱۳

[2] شامی، ۲/ العدد ۲ و بعدہ، کتاب الصلاۃ، مسائل صلوۃ المسافر، ۲/ ۶۰۳، ۶۰۱

[3] طحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ص ۲۶۱

besturdubooks.wordpress.com

ایک شخص نے مغرب کی نماز ادا کی اور مغرب پڑھنے کے بعد جہاز کے مغرب کی جانب تیزی سے چلنے کی وجہ سے سورج دوبارہ نظر آنے لگا، وہ اس کے سامنے غروب ہوا تو اسے دوبارہ مغرب کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔[۱]

جب امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو مسافر امام کے سلام پھیرنے پر مقتدی سلام نہ پھیرے، بل کہ اپنی دو رکعتیں اس طرح پوری کرے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یا کم از کم تین تسبیح کے بعد خاموش رہے، اگر قرأت کر لی تو ہرا لیا، مگر سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔[۲]

پانی کے جہاز میں نماز جمعہ یا نماز عید پڑھنے کا حکم

نماز جمعہ یا عیدین کی صحیح ہونے کے لیے ایک شرط بڑی بستی کا ہونا بھی ہے، لہٰذا یہ دونوں نمازیں جہاز میں صحیح نہ ہوں گی، جمعہ کے بجائے ظہر باجماعت ادا کریں۔[۳]

مسافر پر جمعہ اگر چہ فرض نہیں، لیکن جب جمعہ پڑھتا ہے تو فرض ہی ادا ہوتا ہے، لہٰذا اس طرح وہ جمعہ پڑھ سکتا ہے، اسی طرح جمعہ کی امامت بھی کر سکتا ہے۔[۴]

جس جمعہ ہوتا ہو وہاں جمعہ ہونے سے پہلے اور جمعہ ہونے کے بعد بھی مسافروں کو ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[۵]

جمعہ کے دن زوال کے بعد سفر کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر زوال کے بعد سفر کرنا ضروری ہو تو اس صورت میں جمعہ واجب نہ ہوگا۔[۶]

مسافر دوران نماز اسٹیشن یا بس اڈے پر سواری چلنے کی صورت میں نماز کی نیت

---

[۱] ... [illegible]

[۲] ... [illegible]

[۳] ... [illegible]

[۴] ... [illegible]

[۵] ... [illegible]

[۶] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

تو آسکتا ہے، بشرطیکہ اس وقت سفر شروع نہ کیا ہو۔

اگر نماز پڑھنے میں سواری کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو اور اس وقت سفر کرنا بھی ضروری ہو تو نماز کو قضا کرنے کی گنجائش ہے، بعد میں خوب توبہ و استغفار کرلے۔[1]

سفر میں قضا ہونے والی نماز کی واپسی سفر سے واپس آکر اقامتی نماز کی طرح ہوگی اور جن میں قصر ہونے والی نماز کی واپسی سفر میں بھی پوری نماز کی طرح ہوگی۔[2]

ہوائی جہاز میں حالت پرواز اگر قیام، رکوع، سجدہ اور سمت قبلہ پر قدرت ہو تو فرض نماز بلاشبہ درست ہو جائے گی۔

ریل اور بس میں نماز کا طریقہ

ریل یا بس میں فرض یا واجب نماز قبلہ رخ کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو اور وقت کے اندر اندر ریل میں ہی یا کسی اسٹیشن پر اتر کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو تو اسٹیشنوں کے درمیان قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے پچھلی سیٹ پر اس طرح بیٹھ جائے کہ پاؤں نیچے کی سیٹوں اور سامنے کی سیٹ پر رکھ دے، اس صورت میں عذر کی وجہ سے نماز ہو جائے گی۔[3]

اس کے علاوہ دوران بھی نماز قضا نہیں کرنی چاہیے، ہاں ہونے سے پہلے ذرا ہمت سے مجاہدہ کرلیا جائے کہ وہ نماز پڑھنے کے لیے بس اترنی ہے، کافی ہے، ٹکٹ کی اس جگہ کا پابند ہے جہاں اترکر نماز وقت پر پڑھنی ممکن ہو۔

بس میں دوران نماز تکلیف ہونے کی وجہ سے سیٹ خالی چاہے نہ ملے

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

وقت کسی علاقہ میں چلے پر نکلے ہوئے ہیں اگر وہ وہاں روزہ رکھتا ہے تو اس کا روزہ قضا ہو جائے گا بہتر یہ ہوگا کہ ان دنوں میں جتنے روزے قضا کرنے ہیں ان کا روزہ رکھ لے۔

مسافر کے روزے کے مسائل

مسافر کے لئے روزہ رکھنے کی بہ نسبت نہ رکھنا افضل ہے، اور نہ رکھنا افضل ہے، اور نہ رکھنا افضل ہے، اور نہ رکھنا افضل ہے۔

اگر صحیح سلامت گھر پہنچ کر روزہ رکھ لیا تو ان کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

مسافر جہاز میں اس وقت افطار کرے جب جہاز میں سورج کا غروب ہونا ثابت ہو جائے۔

مسافر کے لیے زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور قربانی کے مسائل

مسافر پر بھی بقیہ مال کی زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور قربانی ضروری ہے۔

جو مسافر قربانی کے دنوں میں گھر میں ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، لیکن جو حالت سفر میں اور بیرونی دنیا میں آئے کے بعد اس پر وہاں کا نصاب مال بھی ہو تو اس کے پاس سے واجب ہے۔

فاضل نماز میں سے بعد شبہ تشریق کا روزہ مسافر پر واجب نہیں، گھر پہنچ کر رکھے اور اگر مسافر نے بعد سے ساقط نماز ادا کی تو اس پر بھی تین تشریق واجب ہو جائے گی۔

---

besturdubooks.wordpress.com

سفر سے متعلق چند ضروری احکام

اسٹیشن پر اگر کوئی چیز خریدی اور گاڑی چلی گئی اور قیمت ادا نہ ہوسکی تو اس چیز کو کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے لیکن جس طرح ممکن ہو اس کی قیمت مالک کو پہنچادی جائے، اگر باوجود پوری کوشش کے مالک نہ مل سکے تو وہ قیمت مالک کی طرف سے صدقہ سمجھ کر کسی مسکین غریب کو دے دی جائے، لیکن اگر مالک بعد میں مل جائے اور مطالبہ کرے تو قیمت دوبارہ دینی ہوگی۔

جب ٹکٹ گاڑی میں بک ہوا یا ابھی لوگوں کو روکنا جائز نہیں لیکن جب تعداد پوری ہو جائے تو روکنا جائز ہے، لیکن کم زور غریب پریشان مسافر سے ساتھ نرمی کرے اور کچھ نہ کچھ باوجود ٹیکہ دے دینا بہت ثواب ہے۔

ریل والوں کی طرف سے جس قدر سامان بلا محصول (ٹیکس) لے جانے کی اجازت ہو اس سے زیادہ لے جانا جائز نہیں۔

اپنے حق سے زیادہ جگہ گھیرنا جائز نہیں، مثلاً ایک سیٹ پر چار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے تو ہر شخص کا حق سیٹ کا چوتھائی حصہ ہے اور اس سے زیادہ جگہ پر ساتھ بیٹھنے والوں کی رضامندی سے بھی قبضہ درست نہیں۔

ریل، جہاز، بیت الخلاء، انتظار گاہ میں کوئی ایسا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں، مثلاً گندگی پھیلانا، چھلوں کے چھلکے، کھانا، پان کی پیک یا سگریٹ کا ٹوٹا اس طرح چھوڑنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو سخت گناہ ہے۔

ریل کی کھڑکیوں سے پان کی پیک یا پانی وغیرہ اس طرح پھینکنا جس سے پچھلی کھڑکیوں میں بیٹھنے والوں پر چھینٹا پڑ جائے، ایذا رسانی میں داخل ہے اور حرام ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

...ہیں، ہمارے یہاں بعض لوگ رومال کو استعمال کرنے کے بعد صاف کرکے رکھ لیتے ہیں تاکہ بعد میں آنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

چونکہ خادم پر جانے کے لیے جو طریقہ کار رائج ہو اس کے خلاف کرنا جائز نہیں ہوتا، اگر کسی انشورنس کمپنی کا قانون ہے کہ انشورنس ایجنٹ کو ہوائی جہاز میں سفر کرنا ہے تو جو انشورنس کمپنی اس کی جہاز کے ذریعہ جانے کی اجازت نہ دیتا ہو، ایسی کمپنی کی انشورنس کا بیمہ قانون کو توڑ کر پالیسی خادم پر جانے کے لیے لینا ضروری ہوتا ہے، جہاں تک ممکن ہو بچنا ضروری ہے۔

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

سب سے اصطلاح قائم کی گئی تھی تو سلام کے بعد دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے۔[1]

بوقت رخصت بھی مصافحہ کیا جائے، بوقت مصافحہ اپنا ہاتھ چھوٹا یا بچہ پر رکھنے کی کوئی تحقیق نہیں۔

جو شخص سفر سے آئے اس سے معانقہ کرنا مسنون ہے، غیر سفر سے آنے والے سے معانقہ کرنا جائز ہے۔[2]

سفر سے واپسی کا مستحب طریقہ

جب سفر سے واپس ہو تو اہل و عیال کو پہلے سے مطلع کر دینا چاہیے، پھر گھر میں جا کر دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرنی چاہیے اور اپنی واپسی کے متعلق اپنے قریب والوں کی اطلاع کرنی چاہیے، ملنے والوں کے لیے چند وقت مقرر کرنا چاہیے۔[3]

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

besturdubooks.wordpress.com

میت کے احکام

علاج کا اہتمام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے مرض بھی اتارا اور دوا بھی اتاری اور ہر مرض کے لیے دوا بھی پیدا کی، اس لیے علاج کرو، البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں خود بھی دوا کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔[2]

بیماری کی حالت میں دعا

جو شخص بیماری میں درج ذیل دعا چالیس مرتبہ پڑھے، اگر مقدر تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بخش جائیں گے۔

"لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"[3]

ترجمہ: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔"

بیمار کی عیادت اور اس کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے۔

---

[1] یہ حدیث کئی طریقے پر مختلف الفاظ اور ترجمہ کے ساتھ اس کو کہیں اس کو کہیں کر دیا ہے اس کی آخری لائن ہے اور جتنا ہی اس کا حق بنتا ہے اس کی آخری خدمت کر شریعت نے سلام کرنے کے لیے بہت اہم خدمت نے "لیکن کو صدقہ کے سلام، خدمت کیجیے" نے ہاں سے ایک نائب طبع کی ہے جس میں ہر دو حدیث اور بھی کے کفائے والا ہے اور نہ جائز ہے کا ثابت طریقہ اسی طرح زیادہ نور اور اصلی ثواب کے سے نقل ذکر کیے ہیں۔ اس کا ضرور مطالعہ کیجیے۔

[2] ابوداود، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروہۃ ۲/۱۸۵

[3] امام میت، باب اول ۱۰۱

[4] مستدرک حاکم، الدعاء والتکبیر ۱/۵۰۰، رقم الحدیث: ۱۹۱۷

besturdubooks.wordpress.com

"ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت (بیمار پرسی) کے وقت تو وہ ٹہنی اور اگر شام کو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے: "مومن بندہ جب اپنے مومن بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں رہتا ہے۔"[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد کا مفہوم ہے:

"جب تم مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔"[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور ارشاد کا مفہوم ہے:

"جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے اس لیے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔"[4]

تسلی اور ہمدردی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے:

"جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر کے بارے میں اس کے دل کو خوش کرو (یعنی اس کی عمر اور اس کی زندگی کے بارے میں ایسی بات کرو جس سے اس کا دل بڑھے) اس طرح کی بات جس سے رونے والی چیز ہو روکتا نہ تقدیر کو لیکن اس سے

---

[1] سنن ابی داود، الجنائز، باب فی فضل العیادۃ، الرقم: ۳۰۹۸

[2] مسند احمد، باقی مسند المکثرین، باب عیادۃ المریض، الرقم: ۱۴۸۰۱

[3] جامع الترمذی، الجنائز، باب ما جاء فی تلقین المیت، الرقم: ۹۷۶

[4] ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الرقم: ۱۴۴۱

besturdubooks.wordpress.com

ان کا اس طرح ہونا آپ کی عیادت کا مقصد ہے۔[۱]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مریضوں کے پاس عیادت کرنے میں اور دشمنوں کے پاس جانے میں تم بھی ثواب ہے۔"[۲]

رحمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے قریب تشریف لے جاتے اور اس کے سر ہانے بیٹھتے، اس کا حال دریافت کرتے اور پھر بیٹھ کر عیادت کرتے تھے۔

رحمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نرمی، پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے، آرام دہ بچھونا تلاش کرتے اس کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے "مریض جو چاہے کھا لے۔"[۳] (بشرطیکہ مضر نہ ہو)

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک رکھتے، کبھی اس کے سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے، اے اللہ! اسے شفا دے اور فرماتے "کوئی فکر کی بات نہیں۔ ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"[۴] یا اوقات آپ فرماتے "یہ بیماری گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔"[۵]

جس شخص نے آپ سے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے شفا عطا فرمائیں گے۔[۶]

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل عیادۃ المریض، حدیث: ۲۵۶۸

[۲] سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فضل عیادۃ المریض، حدیث: ۳۱۰۸

[۳] سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمیۃ، حدیث: ۳۴۴۱

[۴] صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب وضع الید علی المریض، حدیث: ۵۶۶۰

[۵] سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی المریض یدعی لہ، حدیث: ۳۱۰۶

[۶] سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فضل عیادۃ المریض، حدیث: ۳۱۰۶

besturdubooks.wordpress.com

ہو گئے تھے۔

جب موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں

جب کسی پر موت کا آخری وقت آتا ہے تو اس کو بیت الخلا لے جایا جاتا ہے۔ اس طرح کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو۔ اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ ہو سکے تو اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیے جائیں اور اس کے پیٹ کی مالش کی جائے۔ اس طرح بھی قبلہ کی طرف ہو جاتا ہے کہ بائیں کروٹ لٹانے سے پاؤں اس کے سر پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس کے پاس بیٹھ کر کلمہ شہادت کی تلقین اس طرح کی جائے کہ وہ اس کے پاس بلند آواز سے کہے

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

لیکن اسے خلل پڑنے کے لیے نہ کہا جائے۔ کیونکہ وہ وقت بڑا نازک ہے۔ اللہ اس کے منہ سے یہ کلمہ نکل جائے۔ جب وہ ایک مرتبہ کلمہ پڑھ لے تو اس کی دوبارہ نہ کہا جائے کہ شاید اس کے بعد وہ کوئی بات ایسی کہہ دے جو کلمہ پڑھنے کے بعد کہنی نہ چاہیے۔ بلکہ اس کا آخری کلام یہ کلمہ ہو۔

اس کے پاس اس کے پاؤں کی طرف سورۃ یٰسین پڑھی جائے۔ یہ بھی جائز ہے کہ موت کی تلقین کرنے والے وقت وہی بات ادا کی جائے جو اس کا اول دنیا میں کلام تھا۔

اگر سر کے وقت اللہ نہ کہہ سکے تو اس کی زبان پاک نکلے تو اس کا پوچھ لیا جائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موت کی تکلیف کے شدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طاقت نہ رہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مرنے کے بعد اس کے متعلق یہ دو باتیں:

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾[1]

"اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا"[2]

کپڑے کی ایک پٹی لے کر میت کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر پر اس طرح گرہ لگا دی جائے اور نرمی سے آنکھیں بند کر دی جائیں اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیے جائیں اور بازو پہلوؤں کی جانب کر دیے جائیں۔ پھر کوئی چادر اوڑھا کر چوڑی پیٹی پر لٹا دیا جائے تاکہ زمین پر نہ چھوڑ جائے اور پیٹ پر کوئی لمبا دبا بھاری چیز رکھ دیں تاکہ پیٹ نہ پھولے۔ غسل کی حاجت والے، حائضہ یا نفاس والی عورت کو اس کے پاس نہ آنے دیا جائے، پھر اس کے دوست احباب کو خبر دی جائے تاکہ نماز میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں اور اس کے لیے دعا کریں۔

غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن کریم پڑھنا درست نہیں، اگر میسر ہو تو خوش بو (اگربتی وغیرہ) جلا کر میت کے قریب رکھ دی جائے۔

میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہیے، البتہ میت کے لیے آنسو بہانا جائز ہے۔ نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کی جائے۔[3]

غسل دینے کے بعد میت کو نجاست یا حیض سے بوجھل رہنا جائز ہے۔[4]

تجہیز و تکفین کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں

غسل، خوش بو، کفن، جنازہ اور دفن کے اخراجات کی تفصیل یہ ہے:

❶ اگر میت نے اپنی ملکیت میں وافر مالی (ترکہ) چھوڑا ہو تو ان اخراجات کے

---

[1] البقرۃ: ۱۵۶

[2] صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، الرقم: ۹۱۸

[3] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، الجنائز والمیت، الرقم: ۱۲۷۹

[4] ابوداود، کتاب الطہارۃ، الرقم: ۲۳۱؛ ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب الحکم الجنابۃ، الرقم: ۱۲۱

besturdubooks.wordpress.com

لیے کافی ہو تو یہ تاریخ میت سے ۱۰ دن تک بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر ورثاء کی خوشی یا اتفاق اپنے پاس سے ادا کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، خواہ یہ تعین میت کا ارشاد ہو یا ورثاء کی اجتماعی رائے، عاقل بالغ ہونا ضروری ہے۔[1]

❶ اگر میت نے کوئی مال نہیں چھوڑا، اس کی تجہیز و تکفین کے اخراجات اس شخص کے ذمے ہیں جس پر میت کی زندگی میں اس کا خرچ واجب تھا، اور میت کا خرچ اس کی زندگی میں تین طرح کے لوگوں پر واجب تھا، پہلے بیوی، پھر اولاد، پھر والدین، تجہیز و تکفین کے اخراجات بھی ان پر اسی ترتیب کے ساتھ واجب ہوں گے، اگر ان لوگوں سے ان کے حصے کے اخراجات کے مطابق پیشگی وصول کیا جا سکا، تو ٹھیک، ورنہ میت کو چھوڑ کر مرنے کی صورت میں ہر شخص پر اس کے حصے کے مطابق اس سے وصول کرنے کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔[2]

❷ اگر میت نے مال نہیں چھوڑا، اور اپنا بھی کوئی شخص ذمہ دار نہیں جس پر اس کا نفقہ واجب ہو، تو اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ تجہیز و تکفین کے اخراجات سرکاری فنڈ سے ادا کرے، اگر حکومت کسی وجہ سے ایسا نہ کرے تو مسلمانوں کی اجتماعی میت کی اعانت کا انتظام ہونا چاہیے، اور اس مد پر فرض کفایہ کے طور پر ہر اس شخص کو خرچ کرنا چاہیے جو اس کا بوجھ اٹھا سکتا ہو۔[3]

❸ میت کا ارشاد کی حد تک وصیت ہو تو اس کی تجہیز و تکفین کے اخراجات اس کے ترکہ سے تین اخراجات کے بعد پہلے چھوٹے ہوئے ہیں۔[4]

میت کو نہلانے اور کفنانے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے

---

[1] حاشیہ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب احکام المیت، ص ۲۰۱

[2] حاشیہ ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب احکام المیت، ص ۲۰۲

[3] ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب احکام المیت، ص ۲۰۳

[4] ابن عابدین، کتاب الصلاۃ، باب احکام المیت، ص ۲۰۲، ملاحظہ ہو ۲۰۲

besturdubooks.wordpress.com

"جو شخص میت کو غسل دے اس سے اپنے غسل کو ہلکا کرے۔"

میت کو کون غسل دے؟

میت کو غسل دینے کا سب سے پہلا حق تو اس کے قریبی رشتہ داروں کا ہے، بشرطیکہ وہ بیوی نہ ہوں اور عورت کی میت کے لئے بھی رشتہ دار عورتیں ہی ہونی چاہئیں یا اپنے محارم کی آخری خدمت ہے۔

اگر وہ رشتہ دار غسل نہیں جانتے تو کسی عورت کو اور عورت کو مرد غسل دے، بشرطیکہ وہ مسائل سے واقف اور دین دار ہو۔

کسی کافر عورت سے تو ہرگز اپنے غسل کا پانی نہ نکلوائے کیونکہ اس کے غسل دینے سے تو غسل دینے والے کا غسل بھی نہیں ہوتا اور وہ عورت بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔

کسی کافر کو ہرگز یہ نہ دیں کہ وہ میت کو غسل دے کیونکہ ایسا کرنے سے میت کے ہاتھ پاؤں ہر گز سیدھے نہ ہوں گے اور اس کا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے گا اور میت کو بھی ایسا ہی عذاب ہوگا جیسا کہ غسل دینے والے کو ہوگا۔

غسل دینے والے کا باوضو ہونا بہتر ہے۔ جو شخص حالت جنابت میں ہو یا جس کو حیض یا نفاس ہو وہ میت کو غسل نہ دے۔

besturdubooks.wordpress.com

غسل دینے والوں کے لیے چند ہدایات

1. غسل دینے والے کو چاہیے کہ پہلے ہاتھ کو اچھی طرح پانی یا ایسی چیز سے دھو لے جس سے گندگی دور ہو جائے۔ اس سے غسل دینے والے کے ہاتھ بھی صاف ہو جائیں گے اور میت کو بھی صاف پانی کو لگنے سے پہلے ہاتھ صاف ہو جائیں گے۔
2. بہت گرم پانی سے غسل نہ دیا جائے۔
3. غسل دینے کے لیے کوئی خاص برتن ضروری نہیں جس برتن سے چاہیں غسل دے سکتے ہیں۔
4. جس جگہ غسل دیا جائے وہاں ایسی جگہ پانی بہے کہ پھیل نہ جائے اور لوگوں کو چلنے پھرنے میں مشکل ہو۔
5. جس جگہ غسل دیا جائے وہاں پردہ ہونا چاہیے۔
6. میت کے بدن میں کنگھی نہ کی جائے اور نہ ہی کاٹے جائیں اور نہ بال تراشے جائیں۔
7. اگر غسل دینے میں میت کا کوئی عیب نظر آئے تو کسی سے نہ کہے اگر عیب ظاہر کرنے سے میت کے گھر والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو یہ بھی نہ کہے۔
8. اگر کوئی اچھی علامت بھی جانے مثلاً چہرہ کی نورانیت وغیرہ تو اسے بھی ظاہر نہ کرنا مستحب ہے۔[1]

طریقۂ غسل

کسی تخت کو یا لکڑی کے پاٹے پر جس کو طاق دینے کی وجہ سے طاق لگا دیا جاتا ہے

---

[1] صحیح بخاری، باب الصلاۃ علی الشہید، حدیث نمبر: ۱۳۴۳

[2] سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشہید، حدیث نمبر: ۳۱۳۲، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجنائز، حدیث نمبر: ۱۳۴۳

besturdubooks.wordpress.com

میں ڈبو دیا جائے، پھر ہر اہ کو اس پر اس طرح لٹایا جائے کہ قبلہ اس کے دائیں طرف ہو، اگر موقع نہ ہو اور پانی نکالنا ہو تو جس طرف چاہے لٹا دیا جائے، پھر میت کے بدن کے کپڑے چاک کر لیے جائیں اور ایک تہ بند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ کپڑے اتار لیے جائیں، یہ تہ بند موٹے کپڑے کا ناف سے پنڈلی تک ہونا چاہیے، تاکہ بھیگنے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔[1]

غسل شروع کرنے سے پہلے ہر ایک ہاتھ میں دستانہ یا کپڑا لپیٹ کر تین بار یا پانچ یا سات بار استنجا کرایا جائے، پھر پانی سے پاک کیا جائے پھر وضو کرایا جائے لیکن اس میں نہ کلی کرائی جائے، نہ ہی ناک میں پانی ڈالا جائے اور نہ چہرہ پر ہاتھ ملا جائے بلکہ روئی لے کر تین مرتبہ روئی کو بھگو کر نتھنوں، دونوں کانوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیا جائے، اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی سے پھیر کر صاف کر دیا جائے، البتہ اگر میت کی حالت کا پائی کی حالت میں یا بخار وغیرہ میں بدبودار ہو تو ناک اور منہ میں روئی رکھنا ضروری ہے، پانی ڈال کر کپڑے سے نکال لیا جائے، پھر ناک، کان اور منہ میں روئی رکھ دی جائے، تاکہ وضو اور غسل کراتے وقت پانی اندر نہ جائے، پھر وضو کرایا جائے، وضو کرانے کے بعد میت کے سر اور داڑھی پر آملہ یا اشنان کی کچلی گل بیری یا صابن یا میٹھ یا کھلی یا کسی مسالی والی چیز سے مل کر دھو لیا جائے، پھر داہنے پہلو پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین مرتبہ سر سے پیر تک اتنا ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک اتنا پانی ڈالا جائے کہ نیچے کی جانب داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔

اس کے بعد میت کو اپنے پہلو سے لٹا کر [illegible] دیا جائے [illegible] پیٹ پر ہاتھ پھیرے جائیں، اگر [illegible] ہو تو [illegible]

[1] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

نکلے تو اس کو صاف کر کے دھو دیا جائے، گندگی کے نکلنے کے بعد وضو اور غسل دوبارہ کرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد پھر اسے یا کسی کپڑے پر لٹایا جائے اور کافور ملا ہوا پانی دائیں کروٹ پر سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا ڈالا جائے کہ نیچے بائیں کروٹ بھی تر ہو جائے، پھر دوسرا صاف کپڑا لے کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا کپڑا بدل دیا جائے، پھر جہاں پانی بہا تھا کفن کے کپڑے بچھا کر میت کو آرام سے غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیا جائے اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دی جائے۔ میت کو ناف سے لے کر زانوں تک دیکھنا جائز نہیں اور اسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنے والے کو خود غسل کر لینا مستحب ہے۔[1]

میت کو غسل دینے سے متعلق اہم مسائل

- شوہر کو کوئی نہلانے والا نہ ہو تو بیوی غسل دے سکتی ہے۔[2]
- چھوٹے بچے کو عورت اور چھوٹی بچی کو مرد غسل دے سکتا ہے۔[3]
- اگر کسی کی ناک پانی میں ڈوبنے یا کسی اور وجہ سے اتنی پھول جائے کہ پانی لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس پر صرف پانی بہا دینا کافی ہے، کیوں کہ غسل میں کلی کرنا وغیرہ ضروری نہیں ہے اور پھر یا اس کے بعد تیمم کر کے نماز جنازہ نے بعد وضو کر دیا جائے لیکن اگر نماز سے پہلے لاش پھٹ جائے تو نماز پڑھے بغیر ہی دفن کر دیا جائے۔[4]
- جس لاش کا گوشت وغیرہ سب علاحدہ ہو گیا ہو اور اس کی صرف ہڈیاں کا

---

[1] البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۲/۲۷۱، ۲۷۲

[2] سنن ابوداؤد شریف، باب عند من ۲/۴۱۰

[3] محمد بن الحسن، کتاب الآثار، باب الجنائز والموتی، ص ۱۷۱

[4] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون ۱/۱۵۸

besturdubooks.wordpress.com

زخمانچہ برآمد ہوا تو اس دھانچہ کو غسل دینے کی ضرورت نہیں، تاہم اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، مل کر ایسے ہی کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔[1]

- جو شخص آگ یا بجلی وغیرہ سے جل کر مر جائے، اسے باقاعدہ غسل و کفن دے کر اور نماز جنازہ پڑھ کر سنت کے مطابق دفن کیا جائے، لیکن اگر لاش پھول یا پھٹ گئی ہو تو اس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے۔
- جو شخص جل کر بالکل کوئلہ بن گیا یا بدن کا اکثر حصہ جل کر خاک سیاہ ہو گیا تو اس کو غسل و کفن دیا اور جنازہ کی نماز پڑھنا کچھ واجب نہیں، یوں ہی کسی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے اور اگر بدن کا اکثر حصہ بچنے سے محفوظ ہو اگرچہ سر کے بغیر ہو یا آدھا بدن سر کے ساتھ محفوظ ہو یا پورا جسم جلا ہوا مگر معمولی جلا ہو گوشت پوست اور ہڈیاں سالم ہوں تو اس کو باقاعدہ غسل و کفن دے کر اور جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔[2]
- حمل کا گرا ہوا بچہ جس کے ہاتھ، پاؤں، منہ، ناک نہ ہوں، اسے نماز جنازہ پڑھے بغیر کسی کپڑے میں ڈال کر قبر میں دفن کر دیا جائے، اور اس کا نام بھی نہ رکھا جائے۔
- اگر کچھ اعضاء بدن کٹے ہوں، پورے اعضاء نہ ہوں تو اس کا نام رکھا جائے، نہلایا جائے، باقاعدہ کفن نہ دیا جائے، مل کر کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھی جائے یوں ہی دفن کر دیا جائے۔[3]

---

[1] احکام میت، باب رابع، ص ۱۲۱

[2] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصلاۃ، کتاب الجنائز، ۲/۲۱۲

[3] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۶۱

besturdubooks.wordpress.com

کفن سنّے کا بیان

جیسا کہ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے اسی طرح اسے کفن دینا بھی فرض کفایہ ہے۔[1]

کفن کا بہترین کپڑا سفید کپڑا ہوتا ہے جیسے مرد اور عورت اپنی زندگی میں استعمال کرتے تھے مرد اور عورت دونوں کے لیے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے، یا پھر کپاس ہے۔[2]

مرد کے لیے تین کپڑے کا کفن ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لیے پانچ کپڑے کا کفن ہونا ضروری ہے۔[3]

برکت کے طور پر آب زمزم میں بھگویا ہوا کپڑا بھی کفن میں رکھا جا سکتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور چیز کا استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

کفن میں کسی قسم کے اندر مہر لگانا یا کسی بزرگ کا تبرک یا قرآنی آیت یا کوئی ایسا تبرک نہیں رکھا جا سکتا جس طرح کفن پر پانی پڑنے پر کاغذ سے روشنائی وغیرہ کوئی چیز کفن کو نہ لگنا چاہیے۔

کسی بزرگ کا کپڑا یا کوئی اور کپڑا یا خاص طور سے کفن کے لیے تیار کیا ہوا کپڑا کفن کے لیے بہتر نہیں ہے اس کے بجائے سفید کپڑا ہی بہتر ہے۔[4]

نماز جنازہ کے ساتھ کفن کے اوپر کاغذ پر کوئی مہر یا قرآنی آیت لکھی ہوں، وہ کفن یا قبر میں رکھنا درست نہیں ہے۔[5]

مرد کے کفن کے کپڑے کتنے ہیں

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[5] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

❶ ازار: ٹخنے سے پاؤں تک ہونا حالتِ احرام میں اور عام حالت میں ٹخنے سے نیچے گرہ تک ہونا۔

❷ لفافہ: ٹخنے سے چادر بھی کہتے ہیں، ازار سے سوتی میں چار گرہ اور دو بالشت اونچے ٹخنوں کے اوپر اور ازار سے نیچے گرہ تک ہونا۔

❸ گرتہ: بغیر آستین اور بغیر کلی کا کرتہ، قمیص یا کفنی بھی کہتے ہیں اگر بدن سے پورا ٹخنے تک ہونا حالتِ احرام سے پہلے قمیص گرتہ تک سلا ہوا ایک کپڑا ہوتا ہے۔[1]

عورت کے کفن میں گرتہ سے ازار اور خاتمہ بڑا بھی جاتا ہے اور اگر کفن حبرہ کا ہو تو ازار کی حاجت نہیں کیونکہ حبرہ میں کفن و لفافہ کی کام دے دیتا ہے۔[2]

بڑا کا بالغ ہونے کے لیے کوئی سبب نہ ہو تو اس کا کفن بالغ کے کفن کی طرح ہے اور چھوٹا بہت چھوٹا ہو اس کے لیے کفن کا ایک کپڑا بھی چادر سے لپیٹنا یا صرف لپیٹ دینا بھی ہے۔ اس کو بھی تین کپڑوں میں کفن دینا چاہیے۔[3]

عورت کے لیے حالتِ کفن پانچ کپڑے ہیں۔ تین کپڑے سات دن ہیں نو عورتوں کے لیے ہیں اس کے علاوہ دو کپڑے اور ہیں۔

❶ سینہ بند: ثدیوں پر سے شکم تک ہونا اور عام طور پر ازار سے چوڑا ہوتا ہے۔

❷ سر بند: کنپٹی اور ٹھوڑی باندھنے ہیں، یہ بھی عام طور پر لمبوترا ہوتا ہے۔[4]

اصل کپڑے کفن مسنون میں شامل نہیں اس لیے میت کے ترکہ میں سے ان کی قیمت نہیں نکالی جائے گی۔ ہاں اگر میت نے کفن کا روپیہ چھوڑا ہو تو اس سے کفن کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔ بعض جگہ عادت ہے کہ ان کپڑوں کا کفن میں نہ دینا ان کے ورثاء پر شاق گزرتا ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

---

[1] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۲/۲۴۱

[2] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۲/۲۴۱

[3] الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الصلاۃ علی المیت وفی الدفن، ۱/۱۶۶

[4] الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الصلاۃ علی المیت وفی الدفن، ۱/۱۶۶

besturdubooks.wordpress.com

دو اور کپڑے ہوتے ① اوڑھنے کے لیے جانے نماز ② پگڑی ③ پگڑی ④ کمر باندھنے کے لیے ہوتا ہے ⑤ کفن دینے والے کے لیے ہوتا ہے ان کپڑوں کو اور کوئی پانچ کپڑے خاص اپنے ہاں کے کسی مصلحت کے تحت خریدنے کا حصار کفن نہیں ہے

کفنانے کا مستحب طریقہ

پہلے کفن کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ لوبان دلیوہ کی دھونی دی جائے، پھر اس میں مرد کو کفنایا جائے[1]

مرد کو کفنانے کا طریقہ

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چادر پانی پر پہلے خانہ کپڑا کر اس پر اذار بچھائی جائے، پھر کرتے کا اگلا دھا حصہ بچھایا جائے اور اوپر کا پچھلا حصہ سمیت کر سر پاؤں کی طرف رکھ دیا جائے، پھر میت کو غسل کے تختے سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیا جائے اور کرتہ کا جو حصہ سر پاؤں کی طرف رکھا تھا، اس دونوں طرف الٹ دیا جائے کہ کرتے کا سوراخ کندھے پر آجائے اور پیروں کی طرف دھا دیا جائے، اس کے بعد جو بدن غسل کے بعد میت کے بدن پر اوڑھایا تھا، وہ نکال لیا جائے اور اس کے سر اور داڑھی پر عطر وغیرہ روئی خوش بودار لگا دی جائے، اختیار طلائی ہے، پھر پیشانی ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دی جائے، اس کے بعد اذار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیا جائے، پھر دایاں لپیٹ دیا جائے، بائیں بایاں کنارہ نیچے رہے اور دایاں اوپر رہے، پھر خانہ اسی طرح لپیٹا جائے کہ بایاں کنارہ نیچے رہے دایاں اوپر رہے، پھر کپڑے کی بچی ہوئی پٹی کے تین ٹکڑے کر کے ان کو میت کے سر سینہ اور پاؤں پر جہاں جہاں کپڑا لپیٹا گیا ہے باندھ دیا جائے تاکہ کپڑا کھل نہ جائے، پھر بچی

---

[1] ... [illegible]

[2] قصر فی، کتاب الجنائز ۲ ...

besturdubooks.wordpress.com

ایک انگلی نکال کر باندھ دی جائے تاکہ ہوا سے یا اپنے ہلنے سے کفن نہ کھل جائے۔[1]

بعض لوگ کفن پر ہی مٹی ڈال دیتے ہیں اور مقابل قبر پر ہی میت کے کان میں منہ لگا کر کہتے ہیں، یہ درست نہیں۔[2]

مگر وہ یا طریقے سے جنازہ تیار کرنے اور اس آخرت کے سفر کو کندھا دینے کے لیے عزیز و اقارب کے ساتھ رخصت کیا جائے اس کو بھی بھلا نہ دیا جائے۔[3]

تجہیز و تکفین سے بچا ہوا سامان

غسل اور کفن دفن کے سامان میں سے اگر کچھ کپڑا وغیرہ بچتا ہے تو وہ اسی میت کی ورثاء کو دے دیا جائے گا ورنہ چاہے تو کفن میں ہی شامل کر دیں۔ تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ میت کے کرتے سے بنایا گیا تھا، جب تو اسے کرتے کی میں رکھنا واجب ہے، اور اگر شریعت کے مطابق تہ کی تعداد میں دو چادر بچا سامان بھی شامل ہو جائے اور اگر کسی نے کفن اپنی طرف سے دیا تھا تو بچا ہوا سامان اسی کو واپس کر دیا جائے گا۔[4]

جنازہ اٹھانے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے

"جو آدمی ایمان کی حالت سے ساتھ ہو اور آپ کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور اس نے دفن سے فارغ نہ ہو جائے تو وہ دو قیراط ثواب سے واپس لوٹے گا، ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے دفن ہونے تک نہ رہے تو وہ ایک قیراط ثواب کا لے کر واپس لوٹے گا۔"[5]

---

[1] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الدفن، ج ۱، ص ۱۶۷

[2] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الدفن، ج ۱، ص ۱۶۷

[3] [illegible]

[4] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الدفن، ج ۱، ص ۱۶۷

besturdubooks.wordpress.com

ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔"[1]

ایک حدیث میں ہے جس کا مفہوم ہے:

"کفن (جانور کی) چوپائی پر دائیں طرف سے اٹھائے، یعنی چوپائی دائیں طرف سے کندھا دے تو ان کے چالیس (۴۰) ہیرو گناہ (جو صغائر ہیں) بخش دیے جائیں گے۔"[2]

جنازے کو اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کے داہنی طرف والا کندھا پھر اپنے داہنی کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے، اس کے بعد داہنی طرف کا پچھلا پھر اپنے داہنی کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے۔ اس کے بعد میت کے بائیں طرف کا اگلا پھر اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس قدم چلے پھر پچھلا پھر اپنے بائیں کندھے پر رکھ کر کم از کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملا کر چالیس (۴۰) قدم ہو جائیں۔[3]

جنازے کو چار قدم سے زیادہ مسنون ہے مگر دائیں جنازہ لاش کو حرکت دیتے رہیں۔[4]

جنازے کے ساتھ پیدل چلنا مستحب ہے، اگر کسی سواری پر جنازے کے پیچھے چلے۔ جو لوگ جنازے کے ساتھ ہوں انہیں جنازے کے دائیں یا بائیں نہیں چلنا چاہیے بلکہ پیچھے چلنا چاہیے۔[5]

جنازے کے ساتھ رونے والوں سے ان کا کوئی عمل یا آواز یا فریاد یا اثر سے بچنا ضروری ہے۔[6]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنائز، ۱/۱۷۴

[2] المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۲۲

[3] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ۲/۲۴۱

[4] الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، ۱/۱۶۶

[5] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ۲/۲۴۰

[6] [illegible]، کتاب الصلاۃ، [illegible]، ۲/۲۴۰

besturdubooks.wordpress.com

جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں ان کا اس وجہ سے واپس جانا کہ ساتھ جانے کا ہوا نہیں ملتا وہ گناہ گار نہ ہوں ہونا چاہیے۔[1]

جو لوگ جنازے کے ساتھ ہوں انہیں جنازہ کا بوجھ کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔[2]

نماز جنازے کا بیان

اگر بچے کے دانت نکلنے کی مقدار پیدا ہوئی تو اگر بچے کی نماز سے پہلے غسل، نماز اور غسل واجب ہو گئے تھے تو ختم ہو گئے ہیں اور اگر نہیں تو ختم ہیں اور جنازہ پڑھنے کی نماز میں کچھ زیادہ ثواب ہے۔

جنازہ اس وقت آیا جب کہ فرض نماز کی جماعت تیار ہو تو اپنے فرض ادا کر لیں یا جنازے میں شریک ہو جائیں۔

اگر نماز جنازہ کے بعد جنازہ آیا ہے تو پہلے جنازے کی نماز پڑھیں پھر جنازہ کو رکھ کر پڑھا جائے اس کے بعد جنازے کی نماز پڑھی جائے۔

مسجد میں جنازے کے ساتھ جانا اگر جنازے کی نماز باہر پڑھنا ہو تو مسجد میں داخل نہ ہو اور اگر مسجد میں پڑھنا ہو تو داخل ہونے میں حرج نہیں۔[3]

نماز جنازے کا وقت

نماز جنازہ طلوع، زوال، غروب کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے اور ان تین اوقات میں بھی کسی ایسی صورت میں پڑھی جا سکتی ہے جب کہ جنازہ کو ان تین اوقات

---

[1] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص ۱۱۲

[2] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الرابع، ۱/۱۶۶

[3] عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الثانی عشر، ۱/۱۶۷

besturdubooks.wordpress.com

میں آیا ہوں۔

نماز جنازہ سے متعلق اہم مسائل

نماز جنازہ کے لئے کچھ لوگوں کے ہوتے سے کوئی کمی نہیں ہوتی ہے اگر چہ پانچ ہی ہوں۔

جو لوگ جنازہ کی نماز ہوتے ہوئے پہلے ہوئے چلے جاتے ہیں ان کے لئے عظیم اجر ہے کہ وہ اس جگہ سے ہیں جہاں سے جنازہ اٹھتے ہوئے دیکھا ہے اور نماز کی ادائیگی کی۔

جو شخص جنازہ سے نکل جائے اور اس پر کچھ مٹی ڈالی جائے اس کو مکمل ہونے تک ہر قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اگر چہ بکثرت ہو۔

جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے ایک قیراط کا ثواب ہے اور جس نے دفن کیا اس کے لئے دو قیراط کا ثواب ہے۔

جس شخص نے نماز جنازہ کی ادائیگی کی اس کے لئے ایک قیراط کا اور نماز جنازہ اور تدفین دونوں میں شریک ہوئی اس کے لئے دو قیراط کا ثواب ہے۔

نماز جنازہ کے فرائض

نماز جنازہ کے کل چار فرائض ہیں

1. چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔
2. قیام (کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا)

---

besturdubooks.wordpress.com

نماز جنازے کا طریقہ

نماز جنازے کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے بالمقابل (سامنے) کھڑا ہو جائے اور سب لوگ جنازہ پڑھنے کی نیت کریں، نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لیں، پھر "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک پڑھیں، اس کے بعد پھر ایک بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہیں، مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں، اس کے بعد درود پڑھیں (بہتر یہ ہے کہ وہی درود شریف پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) پھر تیسری مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہیں، اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، اس تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں اور یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔"[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے زندوں کو اور مردوں کو، حاضروں کو اور غائبوں کو، بچوں کو اور بڑوں کو، مردوں کو اور عورتوں کو مغفرت فرما۔ اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر قائم رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے اس کو ایمان پر موت دے۔"

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا"[2]

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب ما یقول فی الصلوٰۃ علی المیت، ۱/۱۹۵

[2] سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء والقراءۃ فی صلوٰۃ الجنازۃ، ۴/۵۱

besturdubooks.wordpress.com

تَرْجَمَہ: "اے اللہ! اس (لڑکے) کو ہمارے لیے آگے سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے جس کی سفارش منظور ہو جائے۔"

اور اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ "اِجْعَلْهُ" کی جگہ "اِجْعَلْهَا" اور "شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا" کی جگہ "شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً" پڑھیں، جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیر دیں۔

اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھ لیں، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی۔[1]

نماز جنازہ کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مکروہ ہے۔[2]

جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں، یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور دوسری صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔[3]

جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پانچ وقت کی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لیے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں، جو جگہ خاص جنازہ کی نماز کے لیے بنائی گئی ہو اس میں کراہت نہیں۔[4]

---

[1] الفتاوی الرازی، کتاب الجنائز ۱۸۴/۲

[2] عالمگیری، دار الفکر دیوبند، کتاب الصلاۃ، مسائل متعلقہ جنازہ ۱۶۱/۱

[3] طحطاوی، باب احکام الجنائز، ص ۵۵۸، احکام میت، ص ۶۷ تا ۶۷

[4] الفتاوی الرازی، کتاب الجنائز ۱۸۶/۲

besturdubooks.wordpress.com

اگر مسجد کے باہر کوئی جنازہ ہو تو مسجد میں پڑھنا کراہت سے خالی ہے؟

اور اگر یہ صورت ہو کہ جنازہ اور امام کے درمیان کچھ صفیں مسجد سے باہر ہوں اور باقی مقتدی اندر ہوں تو اس صورت کو بعض علماء نے مکروہ اور بعض نے جائز لکھا ہے۔ لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ جنازہ اس صورت سے بھی بچا جائے۔[1]

مسجد سے باہر جنازہ ہو رہا ہو تو کیا مسجد کے اندر نماز پڑھنے والوں کو تکبیر کہنا ضروری ہے؟

اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ امام تکبیر کہہ چکا ہو یعنی ان کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو اس کو چاہیے کہ امام کی کھلی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے، پھر جب امام سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی فوت شدہ تکبیریں کہے اور اگر کہے لیکن اگر اس شخص نے امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کیے بغیر فوراً ہی اللہ اکبر کہہ کر نماز میں شریک ہو گیا تو چونکہ نماز درست نہ ہوئے گی، لہٰذا شریک ہوتے وقت جو تکبیر اس نے کہی وہ ان چار تکبیروں میں شمار نہ ہوگی جو نماز جنازہ میں فرض ہیں۔ لہٰذا جب امام سلام پھیرے تو اس شخص پر لازم ہے کہ جو تکبیریں اس کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے ہو چکیں تھیں، وہ بھی کہہ کر سلام پھیرے۔

اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچا جب امام پہلی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو اس کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور ثناء پڑھنے کے بعد باقی چھوٹی ہوئی تین تکبیروں کو ادا کرے۔[2]

جنازہ کی نماز کسی مسجد میں پڑھنا بہتر ہے، البتہ اگر میت کے ولی کی اجازت کے

[1] ... الفقہ الاسلامی وادلتہ، الصلاۃ علی المیت، المبحث الخامس، ۲/ ۱۴۱۰

[2] ... الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام الجنازۃ، ۳/ ۱۴۱

[3] ... حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، احکام الجنازۃ، الفصل الخامس، ۱/ ۵۹۲

[4] ... الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی احکام الجنازۃ، ۳/ ۱۴۱

besturdubooks.wordpress.com

ہو کسی ایسے شخص نے جماعت کی نماز پڑھی جس کا فرض نماز پڑھنے کا نہیں تو اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جماعت کی نماز میں شامل ہونے کا حق سب کو ہے، خواہ وقت کا ہو، خواہ قضا ہو، خواہ اس کے علاوہ کا ہو، اور اس میں شامل ہونے والوں کے لیے ثواب ہے، ان لوگوں سے بہتر ہے جو اکیلے نماز پڑھتے ہیں، اس لیے جو شخص کسی ایسے شخص کے ساتھ نماز پڑھے جس کا فرض اس وقت کی نماز نہیں ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور اس شخص کے لیے بھی ثواب ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

ہمارے علماء کے نزدیک عورت کا نماز جماعت کے صحیح ہونے کی شرط ہے، لہٰذا عورت جماعت نہیں کرا سکتی۔

فرض کے ادا ہونے کی شرائط

جس شخص پر نماز فرض ہو اس کے ادا کرنے کے لیے اس کی کچھ شرائط ہیں جن کے پائے جانے سے نماز ادا ہو جاتی ہے اور نہ پائے جانے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ ان شرائط کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ نماز کی قبل از شروع (یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے) کی شرائط ہیں اور دوسرا حصہ نماز کے اندر کی شرائط (یعنی نماز شروع کرنے کے بعد) کی شرائط ہیں۔ ہم پہلے قبل از شروع کی شرائط بیان کرتے ہیں۔

قبل از شروع کی شرائط

جب تک نماز شروع نہ کی جائے تو نماز سے وقت کی پابندی قبلہ کی طرف منہ کرنے سے اس طرح نماز پڑھنے کی نیت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

احتیاط سے قبر میں رکھ دیں، اس طرح سے اتارنا مستحب ہے۔

قبر میں میت کو رکھتے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ" (ترجمہ: "ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی مدد سے اور ان کے نبی کے طریقے پر سپرد خاک کرتے ہیں۔") کہنا مستحب ہے۔ قبر میں اتارنے والوں کا طاق یعنی ایک، تین یا پانچ ہونا مسنون ہے۔ میت کو قبر میں رکھ کر اس کو داہنے پہلو پر قبلہ رو کر دینا مسنون ہے اور اس میت کی پیٹھ کی طرف مٹی یا اس کے اسی طرح رکھ دیں۔ تاکہ میت داہنی کروٹ پر قائم رہے۔ اسی طرح میت کے سر کے نیچے بھی کچھ مٹی یا اینٹ رکھ دینا چاہیے۔

قبر میں میت کو اتارتے وقت یا دفن کے بعد اذان کہنا بدعت ہے۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھل جانے کے خوف سے لگائی گئی تھی کھول دی جائے۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سر ہانے کی طرف سے اپنے تین چلو، ہر شخص تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔ پہلی مرتبہ "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری مرتبہ "وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ" اور تیسری مرتبہ "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى" پڑھے۔

جس قدر مٹی اس کی قبر سے نکلی ہو وہ سب اس پر ڈال دیں، اس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے، جب کہ میت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اونچی ہو جائے اور اگر بارش کی وجہ سے تھوڑی سی اونچی ہو تو مکروہ نہیں۔

مستحب یہ ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کی طرح اٹھی ہوئی بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونی چاہیے۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔[1]

---

[1] جامع الترمذی، باب ما جاء ما یقول... الخ، الحدیث: ۱۰۴۶

[2] عمدۃ الفقہ، کتاب الصلاۃ، طریقۃ الحفار والمقبرۃ، الفصل الثانی، ص: ۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] سلف سے کوئی آیت مجید پڑھ کر اس کو ثواب پہنچا دیتا ہے اسی طرح قبر پر سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات "المفلحون" تک اور بیچ کی سورۃ بقرہ کی "لہ ما فی السموات" سے آخر سورت تک پڑھنا مستحب ہے لیکن یہ پڑھتے ہوئے قبر پر پیشاب نہ کرتی ہو۔[1]

قبر پر زیارت کی غرض سے بیٹھنا ناجائز ہے بیٹھنے والے پر لعنت کی جاوے۔ اور قبر پر چلنا پھرنا، ٹیک لگانا قبر کو روندنا قبر پر قرآن مجید کی آیت یا کوئی شعر یا بیت لکھنا ممنوع ہے۔

ضرورت ہو تو قبر پر علامت کے لیے تختہ لگانا اس پر بیت کا ہم وزن لکھنا جائز ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ کتبہ بیت کے سرہانے سے زیادہ بڑا نہ ہو۔

قبر پر کوئی عمارت بنانا منع ہے۔[2]

قبر پختہ بنانا، اس پر عمارت بنانا، اس پر چراغ جلانا[3]

تعزیت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے

"جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت (تسلی) کی اس کے لیے اس کی مثل اجر ثواب ہے جیسا کہ مصیبت زدہ کے لیے ہے۔"[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تعزیت کے لیے تخفیف سے جانا چاہیے

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔

لیکن اگر میں فوتگی ہو جائے تو یہاں تیسرے دن تک ایک بار تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے، تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا سفر میں ہو یا جن کے پاس تعزیت کے لیے جانا ہے وہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کرنا جائز و درست ہے۔

دفن سے پہلے بھی تعزیت کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو البتہ اگر میت دفن سے پہلے ہی دفن کرنے والوں کو دفن کرکے واپس آتے ہوئے دفن سے پہلے تعزیت کرنے کی بات کہے تو مستحب یہ ہے کہ تعزیت میت کے سب رشتے داروں سے کرے اور ان کو دعائے مغفرت دے کر واپس آجائے۔[1]

تعزیت میں مندرجہ ذیل کلمات یا ان طرح کے کوئی اور سے الفاظ کہنا مستحب ہے

اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَائَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ[2]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم زیادہ کرے اور تمہیں اچھے صبر کی توفیق دے اور تمہاری میت کی مغفرت کرے۔"

کافر کی موت پر تعزیت کرنے جائز ہے اس کے رشتہ دار میں سے کوئی مسلمان ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز ہے اور یہ بھی تعزیت میں یہ الفاظ کہے جا سکتے ہیں

اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خَيْرًا مِنْهُ وَاَصْلَحَكَ[3]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر عطا فرمائے اور تمہاری اصلاح کرے۔"

---

[1] علامہ ابن نجیم الحنفی، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج ۲، ص ۲۰۷

[2] علامہ ابن عابدین الشامی، رد المحتار علی الدر المختار، ج ۲، ص ۲۴۰

[3] علامہ ابن عابدین الشامی، رد المحتار علی الدر المختار، ج ۲، ص ۲۴۰

besturdubooks.wordpress.com

تمہاری اصلاح فرمائے یعنی تمہیں اسلام کی توفیق ہو۔"

تعزیت کی امامیں یا تعزیہ اٹھائے جائیں۔ گھر کے باہر تعزیت کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ مقرر کرنا صحیح ہے بشرطیکہ آنے جانے والوں کا راستہ نہ رکے۔

اہل میت کے پڑوسیوں اور دور کے رشتہ داروں کے لیے مستحب ہے کہ وہ ایک دن ایک رات کا کھانا تیار کر کے میت والوں کے یہاں بھیجیں اور اگر وہ غم کی وجہ سے نہ کھائیں تو اصرار کر کے ان کو کھلائیں۔[1]

جو لوگ میت کی تجہیز و تکفین اور دفن کے کاموں میں مصروف ہوں، ان کو بھی یہ کھانا کھانا جائز ہے۔[2]

قبرستان جانا اور ایصال ثواب کرنا

مردوں کے لیے قبرستان جانا مستحب ہے۔ بہتر ہے کہ ہر ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ قبرستان جایا جائے۔ اور یا وہ بہتر ہے کہ روزانہ جانے کا دن ہو۔

قبرستان میں داخل ہونے کے بعد سب قبر والوں کی نیت کر کے ان کو ایک مرتبہ سلام ان الفاظ سے کیا جائے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔"[3]

ترجمہ: "سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔"

سلام کے بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبر کی جانب منہ کر کے جتنا دے سکے

---

[1] الهندية، كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون، الفصل الخامس، ۵/۳۵۱

[2] الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كراهة الضحك في الصلاة، ۲/۲۴۱

[3] سنن الترمذي، ابواب الجنائز، باب ما يقول الرجل، ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

قرآن مجید پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا چاہیں (مثلاً: سورۂ فاتحہ، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ اخلاص یا سورۂ تکاثر) گیارہ بار یا سات بار یا جس قدر آسانی کے ساتھ پڑھ سکیں، پڑھ کر دعا کریں کہ یا اللہ! اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچا دیں۔ اس عمل کو ایصال ثواب کہتے ہیں۔[1]

ایصال ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اس پر اس کو جو نیک ثواب ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دے دیا، خواہ اس کا انتقال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور اس طرح کہ یا اللہ! میرے اس عمل کا ثواب جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ فلاں شخص کو دے دیجیے اور پہنچا دیجیے۔

ایصال ثواب کے لیے نہ کوئی خاص وقت یا دن مقرر ہے نہ کوئی خاص جگہ مقرر ہے، نہ کوئی خاص عبادت مقرر ہے، ایصال ثواب کے لیے آدمی جو چاہے کرے۔ شریعت میں ایصال ثواب اتنا آسان ہے کہ جو شخص جس وقت جس دن چاہے کوئی سی بھی نفلی عبادت کرکے اس کا ثواب میت کو پہنچ سکتا ہے اور ایک عبادت کا ثواب کئی لوگوں کو بیک وقت بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید رکھی جائے کہ وہ ہر ایک کو اس عمل کا ثواب پورا پورا عطا فرمائیں گے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہیں تھے، جب واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کے لیے فائدہ مند ہوگا اور ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟

---

[1] فتاویٰ محمودیہ، ۱۲/۲۱۲

[2] فتاویٰ رحیمیہ، ۱۰/۱۰۸

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے فرمایا: ہاں پیچھے کہا انہوں نے عرض کیا: آپ کو کوئی بات ہوں کہا ہاں میں نے اپنی اہلیہ سے کہا اب اس کے لیے صدقہ نہ دیا۔

آج کل کے معاشرت میں عورتوں کا قرض ان جاہل اشرف الظلم نے بالکل ناجائز ہے لیکن فتوائی اس پر ہے کہ جو عورت کچھ نہ جانتا ہو جاہل نہیں اور وہ بھی عورت کہ اس شوہر سے ساتھ جاتا ہے کہ پردہ سے رکھ جائے اور مرد مقدور یا خوش ہو کر دیتا ہے اور اس وقت کا لینا ہیں ہو کہ اول کچھ صرف شکایت نہ کرے کی اختلاف ہوا ہے۔

زنگی میں ایک عورت شب برات میں قبرستان جاتا اور اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کرتا حضرت سے نکارت ہے۔

ترکہ اور اس کی تقسیم

مرنے والا انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو چھوڑتا ہے اس کو ترکہ کہتے ہیں۔ اس میں سے پہلے تجہیز و تکفین کا خرچ نکالا جائے گا اس کی کمی نہ ہو تو چوتھائی حصہ تک قرض ادا کیا جائے گا اگر قرض ادا کرنے کے بعد بھی کچھ بچ جائے تو اس میں سے ایک تہائی میں وصیت پوری کی جائے گی اگر وصیت کی ہو اور اس سے زیادہ بھی ہو تو ورثاء کی اجازت سے پورا کیا جائے گا ورنہ صرف ایک تہائی میں وصیت پوری کی جائے گی۔

[illegible]

❶ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

1. قرض، اگر میت کے ذمہ کسی کا قرض ہو۔
2. جائز وصیت اگر میت نے کی ہو۔
3. وارثوں پر وراثت کی تقسیم۔

یعنی ترکہ میں سب سے پہلے تجہیز و تکفین اور تدفین کے اخراجات ادا کیے جائیں، پھر اگر کچھ ترکہ بچے تو میت کے ذمہ لوگوں کے قرض ہوں، وہ ادا کیے جائیں، اس کے بعد اگر کچھ ترکہ باقی رہے تو اس کے ایک تہائی حصہ تک میت کی جائز وصیت پر عمل کیا جائے اور جب وہ تہائی بھی ادا ہو جائے تب سب وارثوں کو شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ اگر میت کے ذمہ کوئی قرض تھا اور اس نے قرض کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی تھی تو تجہیز و تکفین اور تدفین کے بعد ترکہ بچے، وہ سب کا سب وارثوں کا ہے۔[1]

دو چیزیں جو ترکے میں داخل نہیں

میت کے پاس دو چیزیں ایسی تھیں کہ اگر وہ اس کا مملوک نہ ہوتا اس پر بطور عاریت ہوں، وہ لوگوں کی طرف استعمال کرتا رہا ہو، وہ بھی ترکہ میں داخل نہ ہوں گی، مثلاً: دو چیزیں میت نے کسی سے مستعار لی تھیں اور ان کو استعمال سے پہلے ہی کسی نے اس کے پاس امانت رکھوا دی تھیں۔[2]

میت کی پنشن کی جتنی رقم اس کی موت کے بعد وصول ہوئی ہے، وہ بھی ترکہ میں شامل ہوگی، خواہ وہ رقم جس مہینے کی پنشن کی ہے اس مہینے کا پورا قمری مہینہ اس کی زندگی میں ختم ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔[3]

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

besturdubooks.wordpress.com

حکومت یا ادارے کی جانب سے ہمدردی کی بنیاد پر ملے ہوئے پیسے یا تحفہ یا تو ان اور نقد ان افراد کا حق ہے جو میت کے ذی رحم محرم تھے اور وہ قرآن قرار میں ہوا ور راہ تقسیم وراثت کے میں شامل نہیں ہوتی۔

اگر وصیت کی گئی ہو کہ یہ نقد فلاں شخص یا فلاں ہسپتال کے لیے ہے تو پھر اسی کا حق ہے۔

حکومت یا ادارے کی طرف سے بھروا دیا جاتا ہے کہ وہ میت کی صورت میں ملازمین ملازم کو اجرت دے کیے ہیں اس سے کہ وہ شخص ان اجرت کا مالک نہیں بنا تا بل کی وہ صرف واسطہ ہوتا ہے گا اس کے ذریعے سے حق داروں کو ان کا حق پہنچ جائے، اب اگر وہ قریبت کی موت سے پہلے واجب ہو چکی تھی تو ثناء وارثوں میں ان کے شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوئی اور اگر وہ میت کی موت سے پہلے واجب ادا نہ تھی تو صرف زکوٰۃ کی ادائیگی کی ہوں گی اور یہ تقسیم کیا جائے گا۔

وہ چیزیں جو ترکے میں شامل ہیں

اگر کسی نے زوجہ نے اپنی اولاد کی شادی کے لیے نقد روپیہ یا زیور اور اجرت وغیرہ جمع کیا تھا اور اس کا انتقال ہو گیا اور اس وقت بیٹے یا بیٹیاں کی شادی نہیں ہوئی تھی تو بیٹے یا بیٹیاں نے جہیز میں وہ سامان جو تقریباً ان کی شادی کا انتظام کیا ہوا تھا وہ چیزیں اس کی ملکیت پر قبضے میں نہیں دی تھیں تو یہ سب مال ترکے میں شامل ہوگا۔[1]

اگر میت نے اپنی زندگی میں اپنے لیے کفن خرید لیا تھا اور اس کو اس نے اپنی ذاتی چیز بتایا تھا اور کسی سے کفن کے بارے میں کہا تھا کہ یہ میرا کفن ہے اور یہ کفن اور قبر تیار کرایا

---

[1] ... (illegible)

besturdubooks.wordpress.com

تعاون وہ چیز ترکے میں شامل ہوگی۔[1]

بعض علاقوں میں ترکے کی تقسیم سے پہلے میت کے ترکے میں سے فاتحہ، کپڑے وغیرہ خیرات کرتے ہیں، یہ درست نہیں۔[2]

مکان یا کسی اور جائداد کی رجسٹری کا معاملہ میں محض کسی عزیز کا نام لکھنے سے وہ اس کا مالک نہیں بن جاتا، جب تک مالک اس عزیز کو اس جائداد پر قبضہ نہ دیدے، لہٰذا قبضے سے پہلے یہ جائداد میراث میں تقسیم ہوگی۔[3]

قرضوں کی ادائیگی

تجہیز و تکفین اور تدفین کے اخراجات ادا کرنے کے بعد سب سے اہم کام ان قرضوں کی ادائیگی ہے جو میت کے ذمہ رہ گئے ہیں، خواہ میت نے قرضے ادا کرنے کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو اور خواہ یہ باقی ماندہ ترکہ قرضوں ہی کی ادائیگی میں ختم ہو جائے، اگر میت نے زبان کا حوالہ کیا تھا تو وہ بھی قرض ہے۔[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے متعلق نہایت سخت تاکید اور تنبیہ فرمائی ہے، جو لوگ اپنے ذمہ قرض چھوڑ جاتے اور اس کی ادائیگی کے لیے ترکہ میں مال نہیں نہ چھوڑتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کی نماز جنازہ خود نہ پڑھاتے تھے، بل کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمادیتے کہ تم لوگ نماز پڑھا دو اور اپنے بھائی سے ان کو گھر پر کہتے تھے۔[5]

اگر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بعد ترکہ بالکل نہ بچا، یا اتنا تھوڑا بچا کہ سب

---

[1] در مختار مع رد المحتار، کتاب الفرائض، ۱۰/۶۰۲، احکام میت، ص ۱۸۲

[2] احکام میت، ص ۲۱۹

[3] در مختار مع رد المحتار، کتاب الہبۃ، ۱۰/۶۰۰

[4] احکام میت، ص ۱۲۰، ۱۲۱

[5] صحیح مسلم، کتاب الدین، ۲/۲۷

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

besturdubooks.wordpress.com

جائز وصیتوں کی تفصیل

میت کے ذمہ جن چیزوں یعنی قرضوں اور فرضوں کی ادائیگی کے بعد تہائی مال تک جائز وصیت کو پورا کرنا ہے۔

یہ کہنا کہ "میرے مال کی فلاں کے لیے وصیت کرتا ہوں" یا یہ کہنا کہ "میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلاں شخص کو دے دینا یا فلاں کام میں لگا دینا" وصیت ہے، خواہ بیماری میں کہا ہو یا تن درستی میں اور خواہ کہنے والا اسی بیماری میں مرا ہو یا بعد میں۔[1]

اگر وصیت کرنے والے نے قرض ادا کرنے یا وصول کرنے کے بعد بچوتہ کہ باقی بچی ہوئی تہائی کی وصیت کی ہے۔[2]

میت نے اگر اپنے کسی وارث کے لیے وصیت کی تو یہ وصیت بھی باطل ہے، البتہ اگر میت کا کوئی وارث کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو یا باقی سب وارث راضی ہوں تو ان کی اجازت سے دینا جائز ہے، لیکن باقی بعض ورثاء کی اجازت معتبر نہیں۔[3]

کسی گناہ کے کام میں مال خرچ کرنے کی وصیت بھی باطل ہے اور اس میں ترکہ کو تہائی سے زیادہ ورثاء کی اجازت سے بھی جائز نہیں ہے۔[4]

اگر وصیت کرنے والے نے اپنی زندگی میں وصیت سے رجوع کر لیا تو وہ

---

[1] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] عالمگیری، کتاب الوصایا، الباب الاول، ۶/۱۱۷

[4] عالمگیری، کتاب الوصایا، الباب الاول، ۶/۱۱۷

[5] عالمگیری، کتاب الوصایا، الباب الاول، ۶/۱۱۷

besturdubooks.wordpress.com

وصیت باطل ہو جائے گی، گویا کہ کی ہی نہیں تھی۔[1]

اگر میت نے چند وصیتیں کی تھیں جو ایک تہائی مال میں پوری نہیں ہو سکتیں اور زیادہ شریک کرنے کی وارثوں نے اجازت نہیں دی تو جو وصیتیں شرعاً زیادہ ضروری ہیں ان کو پہلے پورا کیا جائے، مثلاً: فضہ روزوں کے فدیہ کی بھی وصیت کی اور صدقہ فطر ادا کرنے کی بھی اور کنواں بنوانے کی بھی تو سب سے پہلے روزوں کا فدیہ ادا کیا جائے، کیوں کہ روزے فرض ہیں، پھر اگر کچھ مال بچے تو اس سے صدقہ فطر ہتنا ادا ہو سکے کر دیا جائے۔ کیوں کہ یہ واجب ہے۔[2]

اگر کسی کا کچھ قرض ہو یا کوئی امانت اس کے پاس رکھی ہو، اس کی وصیت کرنا ضروری ہے۔[3]

اگر کچھ غریب رشتہ دار ہوں جن کا میراث میں حصہ نہ بنتا ہو، وہ اس کے پاس بہت مال دولت ہو تو ان کے لیے وصیت کرنا مستحب ہے، باقی اور لوگوں کے لیے وصیت کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے۔[4]

اگر بہت زیادہ مال وارث ہو تو وصیت ہی نہ کرے، کیوں کہ اپنے وارثوں کے لیے مال چھوڑ جانے میں بھی ثواب ملتا ہے اور کم مال دار ہو تو بہتر یہ ہے کہ ہر کی تہائی کی وصیت نہ کرے، بلکہ کم کی وصیت کرے۔[5]

---

[1] فقہ اسلامی وادلتہ، الفصل الرابع مطلقات الوصیہ ۳۱۸/۸

[2] درمختار مع رد المحتار، کتاب الوصایا ۵۸۱/۱۰

[3] احکام میت، باب ہفتم ص ۱۷۹

[4] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الوصایا ۱۴۱/۸

[5] وصیت کرنے میں اپنے ورثہ اعزہ کی مرضی بھی ہے، ان کی اجازت نہ ہو تو عمر بھر لکھتے رہیں وصیت نافذ نہیں ہوتی، آپ ہی آپ ہو جاتے ہیں، اس لئے ہر وصیت لکھنے والے کو چاہیے کہ وصیت لکھتے وقت ورثہ کی مرضی بھی معلوم کر لے، ان سے وصیت کی اجازت لے لے، ورنہ جب وصیت نافذ نہیں ہوتی تو لکھنے سے فائدہ ہی کیا ہوا۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر کسی کا وارث نہ ہو تو اس کو پورے مال کی وصیت کر دینا بھی درست ہے اور اگر صرف بیوی ہو تو تین چوتھائی کی وصیت کر دینا بھی درست ہے، اسی طرح اگر کسی کا صرف شوہر ہے تو آدھے مال کی وصیت درست ہے۔[1]

اگر وصیت کی کہ فلاں جگہ مجھے دفن کیا جائے، یا فلاں کپڑے میں کفن دیا جائے تو ان وصیتوں کا پورا کرنا ضروری نہیں۔[2]

وصیت نامہ

وصیت کے لیے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ ایک بڑی کاپی تیار کر لیں، اس کے سرورق پر وصیت نامہ اور ضروری یادداشتیں لکھ دیا جائے اور اندر مندرجہ ذیل عنوانات میں سے ہر عنوان کے لیے کئی کئی ورق خالص کر لیے جائیں:

1. نمازیں جو میرے ذمے باقی ہیں۔
2. زکاۃ جو میرے ذمے باقی ہے۔
3. رمضان اور منت کے روزے جو میرے ذمے باقی ہیں۔
4. حج کا فریضہ جو میرے ذمے باقی ہے۔
5. صدقۃ الفطر جو میرے ذمے اپنے اور بچوں کے باقی ہیں۔
6. قربانیاں جن برسوں کی میرے ذمے باقی ہیں، ان کی قیمت کا صدقہ کرنا۔
7. سجدۂ تلاوت جو میرے ذمے باقی ہیں۔
8. قسم کے کفارے جو میرے ذمے باقی ہیں۔
9. دوسروں کا قرض جو میرے ذمے ہے۔
10. میرا قرض جو دوسروں کے ذمے ہے۔

---

[1] ہدایہ اولین، ص ۴۷۸

[2] مفتی رفیع عثمانی، وصیت کا بیان، ص ۱۲۵، ۱۲۶، بیت العلم ٹرسٹ

besturdubooks.wordpress.com

- میری امانتیں جو دوسروں کے پاس ہیں۔
- وصیت نامہ۔

اسی طرح عنوانات قائم کرنے کے بعد ہر عنوان کے تحت جو صورت حال ہو تحریر کرتے رہیں، اگر اس عنوان سے متعلق کوئی چیز آپ کے ذمہ نہیں تو یہ بھی لکھ دیں، اگر ذمہ ہے تو اس کی تفصیل لکھ دیں، پھر اس میں سے جتنی جتنی ادائیگی زندگی میں ہوتی جائے، اس کو سہل کرتے جائیں، کوئی چیز مزید واجب ہو جائے تو اس کا اضافہ کر دیں اور اپنے کسی قابل اعتماد کو بتا دیا جائے کہ یہ کاپی فلاں جگہ رکھی ہے، تاکہ کسی وقت بھی پتا مامل آ جائے تو اللہ اور بندوں کے حقوق ادا ہو سکیں اور اپنے اوپر دنیا و آخرت کا بار نہ رہے۔[1]

مرض الموت سے متعلق اہم مسائل

موت کی بیماری کی حالت میں دیا ہوا مال اپنے ضروری خرچ، کھانے پینے، دوا دارو وغیرہ کے علاوہ خیراتی کرنا درست نہیں۔

اگر موت کی بیماری کی حالت میں کسی کو تہائی سے زیادہ دے دیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا تو وارثوں کی اجازت کے بغیر یہ دینا صحیح نہیں ہوگا، تہائی سے جتنا زیادہ دیا ہوگا، وارثوں کو اس کے لینے کا اختیار ہوگا۔[2]

ایسی بیماری کی حالت میں جس میں بیمار مر جائے، اپنا قرض معاف کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے۔ اکثر مشاہدہ ہے کہ زیادہ تر موت کے وقت اپنا مہر معاف کر دیتی ہے، یہ معاف کرنا صحیح نہیں۔[3]

اپنی اولاد کو عاق کرنا درست نہیں اور نہ شرعاً اس کی اجازت ہے اگرچہ عوام میں

---

[1] احکام میت، باب ہفتم، ص ۱۷۵ تا ۱۷۸

[2] جوہرہ النیرہ، کتاب الوصایا، ۲/ ۳۱۷

[3] احکام میت، باب ہفتم، ص ۱۸۳

besturdubooks.wordpress.com

یہ بات مشہور ہے۔

ورثہ میں میراث کی تقسیم

اگر میت پر کوئی قرض تھا، اس نے کوئی وصیت کی تھی تو تجہیز و تکفین سے بچا ہوا مال وارثوں میں تقسیم ہوگا، اگر قرض تھا، وصیت نہ تھی تو قرض سے مقابل بچا ہوا وارثوں کو ملے گا۔[1]

شریعت نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے جس کی تفصیلات ہم میراث کی کتابوں میں مذکور ہیں، یہاں بیان نہیں کی جا سکتیں، اس لیے جب کسی کا انتقال ہو تو انتقال کے وقت اس کے ماں باپ، لڑکے، لڑکیاں، بیوی یا شوہر میں سے جو زندہ ہوں ان کی مکمل فہرست، تعداد اور رشتہ لکھ کر کسی مستند عالم، مفتی سے جو میراث کے مسائل میں مہارت رکھتا ہو وارثوں کے حصے دریافت کر لیے جائیں۔ اگر میت کے انتقال کے وقت مذکورہ بالا وارثوں میں سے کوئی زندہ نہیں تو دیکھا جائے کہ میت کے دوسرے زندہ رشتہ داروں کی تعداد کتنی ہے، رشتہ کیا ہے، میت کے جو حقیقی بھائی بہن ہوں یا صرف باپ شریک ہوں یا صرف ماں شریک ہوں، ان کی بھی الگ الگ تعداد معلوم کر لیں۔ سوتیلے ماں باپ اور سوتیلی مسز اور سوتیلی رشتہ دار شرعاً وارث نہیں ان کو میراث میں کوئی حصہ نہیں پہنچتا ہے۔[2]

---

[1] کذا فی الدر المختار، کتاب الفرائض، صفحہ ۷۵۸ جلد ۶

[2] میت کے مال میں سے اس کے ورثاء کو جو حصہ ملتا ہے اس کو حصہ شائع کہتے ہیں، اس کی تفصیل ہر ایک کے لیے الگ الگ ہے، اس لیے اس کی تفصیل نہیں لکھی گئی ہے، البتہ ہر ایک کے حصہ کی تعیین کے لیے ضروری ہے کہ میت کے ورثاء کی تعداد اور ان کی قسم معلوم ہو، اس لیے اس کی تفصیل کے لیے کسی ماہر مفتی سے رجوع کیا جائے۔ (مرتب)

[3] ہدایہ اولین، باب میراث المرتد، صفحہ ۵۸۸

[4] ہدایہ اولین، صفحہ ۵۸۹

besturdubooks.wordpress.com

عورتوں کو میراث سے محروم کرنا اور یہ سمجھنا کہ شادی وغیرہ میں جو کچھ دے دیا تھا کافی ہو گیا صحیح نہیں۔[1]

وارث کا اپنے حصے پر قبضہ کرنے سے پہلے اس سے دست بردار ہونا اور دوسروں کے لیے اس کے حصہ میراث کو استعمال میں لانا صحیح نہیں۔

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ، قسم ۱۰/۷۶۰۱

besturdubooks.wordpress.com

زکاۃ کا بیان

زکاۃ کی اہمیت

اسلام میں عبادات تو حید باری تعالیٰ، رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقامت صلوٰۃ کے بعد زکاۃ کا درجہ ہے، گویا دانے زکاۃ دین اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نماز کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ساتھ زکاۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی تعالیٰ ہے

ترجمہ: "نماز قائم رکھنا اور زکاۃ دیتے رہنا"

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"

ایک اور جگہ ارشاد ہے

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ایسے قرض دار۔[1]

سوال آپ میں ارتباط باہمی کیا ہے۔

تشریح: "اب جبکہ آپ پر کرایہ کی اور قرض کے پانچ دن باقی ہیں اور آپ کو ایسے دن قیامت سے دیئے جاتے ہیں۔"[2]

یہاں پر اس طرح قرآن کریم میں ۱۵ (۱۵) سے زیادہ مقامات پر نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام میں ان دونوں کا مقام و اہمیت کتنی بلند ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی جہاں نماز کا ذکر و حکم ہے وہاں پر زکوٰۃ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

ایسے صدقہ کا ثواب ۱۰۰ گنا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تشریح: "اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز (پنجگانہ) قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔"[3]

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔

تشریح: "جس اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا "اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنی پانچ وقت کی نمازیں پڑھا کرو اور

---

[1] الحدیث

[2] الحدیث

[3] صحیح البخاری، کتاب الایمان، ۱۰

besturdubooks.wordpress.com

رمضان کا روزہ رکھو اور اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"[1]

یہ حدیث قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے جس میں نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے کا ذکر ایک ہی طرح کے انداز میں کیا گیا ہے۔ اس سے زکاۃ کی اہمیت اور اس کی فرضیت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

زکاۃ کا لغوی و شرعی تعریف

زکاۃ کا لغوی معنی "پاکیزگی اور بڑھنا" ہے۔

اصطلاح شریعت میں زکاۃ مال سے اس حصے کو کہتے ہیں جو اللہ کا اللہ نے مقرر کیا ہے اور اس کو ادا کرنا انسان پر فرض قرار دیا ہے۔ یعنی اپنے مال کی مقدار کا ایک خاص حصہ فقراء کو دینا فرض ہے۔ یہ حصہ مال کی اس مقدار سے نکالا جاتا ہے جو ضروریات سے زائد ہو اور اس پر سال گزر جائے۔

زکاۃ کو زکاۃ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے مال کے باقی رہنے کی امید ہوتی ہے اور اس سے مال بڑھتا ہے اور اس میں برکت نازل ہوتی ہے اور اس کا ثواب بڑھتا ہے اور اس کی حفاظت

besturdubooks.wordpress.com

لعن نعمة الظهارة و لثمانا و مرتعا تعميلك خزاء من عيبه
لشارع بزا لشليم لتيم عبر هاشمي و لا مولاة مع قطع
لنسفه عز لتشليب سز قول وجه الله تعالى ۔ ۴

مشروعیت زکوٰۃ

ہدایت مبارک اور آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلے پنج وقتہ کی نمازیں شب معراج میں فرض ہوئیں، پھر مدینہ منورہ میں ۲ھ میں رمضان کے روزے اور اس کے بعد زکوٰۃ اور پھر صدقات واجبہ فرض ہوئیں۔

پہلے پہل زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم دراصل اسلام میں زکوٰۃ کے اندر ہی پایا جاتا ہے، البتہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں زکوٰۃ کے لیے کوئی خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی، بلکہ جو کچھ مسلمانوں کی اپنی خوشی سے پیش کر دیا جاتا وہی سب کچھ کافی سمجھا جاتا تھا، بعد میں شرعی نصاب مقرر ہوا، جس میں نصاب زکوٰۃ اور مقدار زکوٰۃ کی تفصیلی قسم بقسم ہدایت کی گئی، بعد میں عشر اور خمس زکوٰۃ و دیگر صدقات کی اصول پر ایک مستقل نظام پنج وقتہ کے بعد عمل میں آیا۔ ۵

کل دور میں زکوٰۃ کا مطلب

کل دور میں زکوٰۃ کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں پر ورغلائی ہوئی ہوں، جس میں اپنی تمنائی محبت کے ساتھ زکوٰۃ کے تفصیلی نظام کی وقت نہیں آئے تھے، موجودات کے بعد مدینہ منورہ میں آنے پر ہی ہوں، جس پر زکوٰۃ کی ادائیگی تھی، اس میں زکوٰۃ کی تفصیل اور صدقات نہیں تھیں۔ ۶

---

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

زکاۃ کا حکم پہلی شریعتوں میں

زکاۃ کی ادائیگی اور ادائیگی کی جو سے اس کا حکم پہلے پیغمبروں کی شریعتوں میں بھی نماز کے ساتھ ہی ساتھ بیان ہوا ہے۔ چنانچہ سورۂ انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحب زادے حضرت اسحٰق علیہ السلام اور پھر ان کے صاحب زادے حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ﴾

ترجمہ: "اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (یعنی القاء) بھیجی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔"[1]

اسی طرح سورۂ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ﴾

ترجمہ: "وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکاۃ کا حکم دیا کرتے تھے۔"[2]

قرآن کریم کی آیات سے ظاہر ہے کہ نماز اور زکاۃ ہمیشہ سے آسمانی شریعتوں کے تمام ارکان اور شعار رہے ہیں۔ البتہ ان کے حدود اور تفصیلی احکام و ہیئات میں فرق رہا ہے۔[3]

زکاۃ ادا کرنے کے فوائد

زکاۃ کے بیشمار دنیوی اور اخروی فوائد ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

❶ ایک یہ کہ مسلمان بندہ اس خرچ کرنے کے ذریعہ اللہ

---

[1] سورۂ انبیاء: ۷۳

[2] سورۂ مریم: ۵۵

[3] مسند احمد، کتاب الزکاۃ: ۲۲۱۱۵

besturdubooks.wordpress.com

قانون کے حضور میں پیش ہونے اور قانون کا سامنا کرنے کا خوف اور جہنم کا جان لیوا عذاب ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا قرب اس کو حاصل ہو اس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب ہوگا۔ اس طرح سے اور اس بات کا عملی ثبوت دیتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اپنا نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ وہ ان کو اللہ کا سمجھتا اور یقین کرتا ہے اور اس کی رضا اور رحم کا آپ حاصل کرنے کے لیے وہ اس کو قربان کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا شمار عبادات میں اس پہلو سے ہے۔

❶ دوسرا پہلو زکوٰۃ میں افادیت کا ہے کہ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے ضرورت مند اور پریشان حال بندوں کی خدمت اعانت ہوتی ہے۔ اس پہلو کے اعتبار سے زکوٰۃ اخلاقیات کا نظریات کی اہم باب ہے۔

❷ تیسرا پہلو اس میں افادیت کا یہ ہے کہ صاحب مال کی محبت اور دولت پرستی کو نیک نیتی اور پاکیزہ جذبات سے زکوٰۃ کی ادائیگی اس کا علاج ہے۔ اس کے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کی پاکی اور صفائی کا ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ کا صحیح طریقہ ادائیگی میں فیصلہ کن اہمیت بھی ہے کہ اس سے معاشرے اور آفات ٹل جاتے ہیں۔ اور انسان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اسی لیے اسی پاکیزہ نیت کی ادائیگی میں یوں فرمایا گیا ہے کہ صدقہ خیرات سے صحت حاصل ہوتی ہے اور انسان کی جان مال کو آفات سے محفوظ رکھتی ہے۔

زکوٰۃ کا فیصلہ کرنے کے لیے کہ کس سے مال وصول کیا جائے گا۔ یہ بھی ایک اہم سوال ہے۔ اس کے بارے میں حضرت [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعیدیں

قرآن کریم اور احادیث میں جہاں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے وہاں جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر سخت عذاب وعیدیں بھی ذکر فرمائی ہیں چند آیات ملاحظہ ہوں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ یہ ان کے لیے بہت برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔[1]

اسی طرح احادیث میں بھی سخت وعیدیں آئی ہیں ایک حدیث میں ہے

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی پھر اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ مال قیامت کے دن اس کے لیے ایک زہریلے گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا وہ سانپ اس کے دونوں جبڑے پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔[2]

---

[1] ۔۔۔

[2] ۔۔۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے

ترجمہ: "شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کی کھیتی کاٹی جاتی اور جیسے ہی کھیتی پکتی ویسے ہی پھر کاٹ لی جاتی اور وہ جتنی بار کاٹی جاتی اتنی ہی بڑھ جاتی تھی اور وہ جھٹکے کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "یہ کون لوگ ہیں؟"

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکاۃ نہیں کرتے تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔"[1]

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے

ترجمہ: "حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "مال زکاۃ جب دوسرے مال میں گھل جائے تو وہ ضرور اس کو تباہ کرے گا۔"[2]

اسی طرح اور بھی متعدد احادیث میں زکاۃ ادا نہ کرنے پر بہت سخت قسم کی وعیدیں آئی ہیں۔

بندے کو چاہیے کہ زکاۃ کا صحیح طریقے سے ادا کرے۔

منکرین زکاۃ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض علاقوں کے لوگ اسلام کے اور باقی احکام تو قبول کر چکے تھے اور توحید و رسالت کا اقرار کرتے اور نماز بھی پڑھتے تھے، لیکن زکاۃ کے انکاری تھا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا۔

---

[1] مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۰۱۱۱، ۱۰۱۱۲، ۱۰۱۱۳، ۱۰۱۱۴، ۱۰۱۱۵، ۱۰۱۱۶، ۱۰۱۱۷، ۱۰۱۱۸، ۱۰۱۱۹، ۱۰۱۲۰، ۱۰۱۲۱، ۱۰۱۲۲، ۱۰۱۲۳، ۱۰۱۲۴، ۱۰۱۲۵، ۱۰۱۲۶، ۱۰۱۲۷، ۱۰۱۲۸، ۱۰۱۲۹، ۱۰۱۳۰، ۱۰۱۳۱، ۱۰۱۳۲، ۱۰۱۳۳، ۱۰۱۳۴، ۱۰۱۳۵، ۱۰۱۳۶، ۱۰۱۳۷، ۱۰۱۳۸، ۱۰۱۳۹، ۱۰۱۴۰، ۱۰۱۴۱، ۱۰۱۴۲، ۱۰۱۴۳، ۱۰۱۴۴، ۱۰۱۴۵، ۱۰۱۴۶، ۱۰۱۴۷، ۱۰۱۴۸، ۱۰۱۴۹، ۱۰۱۵۰، ۱۰۱۵۱، ۱۰۱۵۲، ۱۰۱۵۳، ۱۰۱۵۴، ۱۰۱۵۵، ۱۰۱۵۶، ۱۰۱۵۷، ۱۰۱۵۸، ۱۰۱۵۹، ۱۰۱۶۰، ۱۰۱۶۱، ۱۰۱۶۲، ۱۰۱۶۳، ۱۰۱۶۴، ۱۰۱۶۵، ۱۰۱۶۶، ۱۰۱۶۷، ۱۰۱۶۸، ۱۰۱۶۹، ۱۰۱۷۰، ۱۰۱۷۱، ۱۰۱۷۲، ۱۰۱۷۳، ۱۰۱۷۴، ۱۰۱۷۵، ۱۰۱۷۶، ۱۰۱۷۷، ۱۰۱۷۸، ۱۰۱۷۹، ۱۰۱۸۰، ۱۰۱۸۱، ۱۰۱۸۲، ۱۰۱۸۳، ۱۰۱۸۴، ۱۰۱۸۵، ۱۰۱۸۶، ۱۰۱۸۷، ۱۰۱۸۸، ۱۰۱۸۹، ۱۰۱۹۰، ۱۰۱۹۱، ۱۰۱۹۲، ۱۰۱۹۳، ۱۰۱۹۴، ۱۰۱۹۵، ۱۰۱۹۶، ۱۰۱۹۷، ۱۰۱۹۸، ۱۰۱۹۹، ۱۰۲۰۰، ۱۰۲۰۱، ۱۰۲۰۲، ۱۰۲۰۳، ۱۰۲۰۴، ۱۰۲۰۵، ۱۰۲۰۶، ۱۰۲۰۷، ۱۰۲۰۸، ۱۰۲۰۹، ۱۰۲۱۰، ۱۰۲۱۱، ۱۰۲۱۲، ۱۰۲۱۳، ۱۰۲۱۴، ۱۰۲۱۵، ۱۰۲۱۶، ۱۰۲۱۷، ۱۰۲۱۸، ۱۰۲۱۹، ۱۰۲۲۰، ۱۰۲۲۱، ۱۰۲۲۲، ۱۰۲۲۳، ۱۰۲۲۴، ۱۰۲۲۵، ۱۰۲۲۶، ۱۰۲۲۷، ۱۰۲۲۸، ۱۰۲۲۹، ۱۰۲۳۰، ۱۰۲۳۱، ۱۰۲۳۲، ۱۰۲۳۳، ۱۰۲۳۴، ۱۰۲۳۵، ۱۰۲۳۶، ۱۰۲۳۷، ۱۰۲۳۸، ۱۰۲۳۹، ۱۰۲۴۰، ۱۰۲۴۱، ۱۰۲۴۲، ۱۰۲۴۳، ۱۰۲۴۴، ۱۰۲۴۵، ۱۰۲۴۶، ۱۰۲۴۷، ۱۰۲۴۸، ۱۰۲۴۹، ۱۰۲۵۰، ۱۰۲۵۱، ۱۰۲۵۲، ۱۰۲۵۳، ۱۰۲۵۴، ۱۰۲۵۵، ۱۰۲۵۶، ۱۰۲۵۷، ۱۰۲۵۸، ۱۰۲۵۹، ۱۰۲۶۰، ۱۰۲۶۱، ۱۰۲۶۲، ۱۰۲۶۳، ۱۰۲۶۴، ۱۰۲۶۵، ۱۰۲۶۶، ۱۰۲۶۷، ۱۰۲۶۸، ۱۰۲۶۹، ۱۰۲۷۰، ۱۰۲۷۱، ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳، ۱۰۲۷۴، ۱۰۲۷۵، ۱۰۲۷۶، ۱۰۲۷۷، ۱۰۲۷۸، ۱۰۲۷۹، ۱۰۲۸۰، ۱۰۲۸۱، ۱۰۲۸۲، ۱۰۲۸۳، ۱۰۲۸۴، ۱۰۲۸۵، ۱۰۲۸۶، ۱۰۲۸۷، ۱۰۲۸۸، ۱۰۲۸۹، ۱۰۲۹۰، ۱۰۲۹۱، ۱۰۲۹۲، ۱۰۲۹۳، ۱۰۲۹۴، ۱۰۲۹۵، ۱۰۲۹۶، ۱۰۲۹۷، ۱۰۲۹۸، ۱۰۲۹۹، ۱۰۳۰۰، ۱۰۳۰۱، ۱۰۳۰۲، ۱۰۳۰۳، ۱۰۳۰۴، ۱۰۳۰۵، ۱۰۳۰۶، ۱۰۳۰۷، ۱۰۳۰۸، ۱۰۳۰۹، ۱۰۳۱۰، ۱۰۳۱۱، ۱۰۳۱۲، ۱۰۳۱۳، ۱۰۳۱۴، ۱۰۳۱۵، ۱۰۳۱۶، ۱۰۳۱۷، ۱۰۳۱۸، ۱۰۳۱۹، ۱۰۳۲۰، ۱۰۳۲۱، ۱۰۳۲۲، ۱۰۳۲۳، ۱۰۳۲۴، ۱۰۳۲۵، ۱۰۳۲۶، ۱۰۳۲۷، ۱۰۳۲۸، ۱۰۳۲۹، ۱۰۳۳۰، ۱۰۳۳۱، ۱۰۳۳۲، ۱۰۳۳۳، ۱۰۳۳۴، ۱۰۳۳۵، ۱۰۳۳۶، ۱۰۳۳۷، ۱۰۳۳۸، ۱۰۳۳۹، ۱۰۳۴۰، ۱۰۳۴۱، ۱۰۳۴۲، ۱۰۳۴۳، ۱۰۳۴۴، ۱۰۳۴۵، ۱۰۳۴۶، ۱۰۳۴۷، ۱۰۳۴۸، ۱۰۳۴۹، ۱۰۳۵۰، ۱۰۳۵۱، ۱۰۳۵۲، ۱۰۳۵۳، ۱۰۳۵۴، ۱۰۳۵۵، ۱۰۳۵۶، ۱۰۳۵۷، ۱۰۳۵۸، ۱۰۳۵۹، ۱۰۳۶۰، ۱۰۳۶۱، ۱۰۳۶۲، ۱۰۳۶۳، ۱۰۳۶۴، ۱۰۳۶۵، ۱۰۳۶۶، ۱۰۳۶۷، ۱۰۳۶۸، ۱۰۳۶۹، ۱۰۳۷۰، ۱۰۳۷۱، ۱۰۳۷۲، ۱۰۳۷۳، ۱۰۳۷۴، ۱۰۳۷۵، ۱۰۳۷۶، ۱۰۳۷۷، ۱۰۳۷۸، ۱۰۳۷۹، ۱۰۳۸۰، ۱۰۳۸۱، ۱۰۳۸۲، ۱۰۳۸۳، ۱۰۳۸۴، ۱۰۳۸۵، ۱۰۳۸۶، ۱۰۳۸۷، ۱۰۳۸۸، ۱۰۳۸۹، ۱۰۳۹۰، ۱۰۳۹۱، ۱۰۳۹۲، ۱۰۳۹۳، ۱۰۳۹۴، ۱۰۳۹۵، ۱۰۳۹۶، ۱۰۳۹۷، ۱۰۳۹۸، ۱۰۳۹۹، ۱۰۴۰۰، ۱۰۴۰۱، ۱۰۴۰۲، ۱۰۴۰۳، ۱۰۴۰۴، ۱۰۴۰۵، ۱۰۴۰۶، ۱۰۴۰۷، ۱۰۴۰۸، ۱۰۴۰۹، ۱۰۴۱۰، ۱۰۴۱۱، ۱۰۴۱۲، ۱۰۴۱۳، ۱۰۴۱۴، ۱۰۴۱۵، ۱۰۴۱۶، ۱۰۴۱۷، ۱۰۴۱۸، ۱۰۴۱۹، ۱۰۴۲۰، ۱۰۴۲۱، ۱۰۴۲۲، ۱۰۴۲۳، ۱۰۴۲۴، ۱۰۴۲۵، ۱۰۴۲۶، ۱۰۴۲۷، ۱۰۴۲۸، ۱۰۴۲۹، ۱۰۴۳۰، ۱۰۴۳۱، ۱۰۴۳۲، ۱۰۴۳۳، ۱۰۴۳۴، ۱۰۴۳۵، ۱۰۴۳۶، ۱۰۴۳۷، ۱۰۴۳۸، ۱۰۴۳۹، ۱۰۴۴۰، ۱۰۴۴۱، ۱۰۴۴۲، ۱۰۴۴۳، ۱۰۴۴۴، ۱۰۴۴۵، ۱۰۴۴۶، ۱۰۴۴۷، ۱۰۴۴۸، ۱۰۴۴۹، ۱۰۴۵۰، ۱۰۴۵۱، ۱۰۴۵۲، ۱۰۴۵۳، ۱۰۴۵۴، ۱۰۴۵۵، ۱۰۴۵۶، ۱۰۴۵۷، ۱۰۴۵۸، ۱۰۴۵۹، ۱۰۴۶۰، ۱۰۴۶۱، ۱۰۴۶۲، ۱۰۴۶۳، ۱۰۴۶۴، ۱۰۴۶۵، ۱۰۴۶۶، ۱۰۴۶۷، ۱۰۴۶۸، ۱۰۴۶۹، ۱۰۴۷۰، ۱۰۴۷۱، ۱۰۴۷۲، ۱۰۴۷۳، ۱۰۴۷۴، ۱۰۴۷۵، ۱۰۴۷۶، ۱۰۴۷۷، ۱۰۴۷۸، ۱۰۴۷۹، ۱۰۴۸۰، ۱۰۴۸۱، ۱۰۴۸۲، ۱۰۴۸۳، ۱۰۴۸۴، ۱۰۴۸۵، ۱۰۴۸۶، ۱۰۴۸۷، ۱۰۴۸۸، ۱۰۴۸۹، ۱۰۴۹۰، ۱۰۴۹۱، ۱۰۴۹۲، ۱۰۴۹۳، ۱۰۴۹۴، ۱۰۴۹۵، ۱۰۴۹۶، ۱۰۴۹۷، ۱۰۴۹۸، ۱۰۴۹۹، ۱۰۵۰۰، ۱۰۵۰۱، ۱۰۵۰۲، ۱۰۵۰۳، ۱۰۵۰۴، ۱۰۵۰۵، ۱۰۵۰۶، ۱۰۵۰۷، ۱۰۵۰۸، ۱۰۵۰۹، ۱۰۵۱۰، ۱۰۵۱۱، ۱۰۵۱۲، ۱۰۵۱۳، ۱۰۵۱۴، ۱۰۵۱۵، ۱۰۵۱۶، ۱۰۵۱۷، ۱۰۵۱۸، ۱۰۵۱۹، ۱۰۵۲۰، ۱۰۵۲۱، ۱۰۵۲۲، ۱۰۵۲۳، ۱۰۵۲۴، ۱۰۵۲۵، ۱۰۵۲۶، ۱۰۵۲۷، ۱۰۵۲۸، ۱۰۵۲۹، ۱۰۵۳۰، ۱۰۵۳۱، ۱۰۵۳۲، ۱۰۵۳۳، ۱۰۵۳۴، ۱۰۵۳۵، ۱۰۵۳۶، ۱۰۵۳۷، ۱۰۵۳۸، ۱۰۵۳۹، ۱۰۵۴۰، ۱۰۵۴۱، ۱۰۵۴۲، ۱۰۵۴۳، ۱۰۵۴۴، ۱۰۵۴۵، ۱۰۵۴۶، ۱۰۵۴۷، ۱۰۵۴۸، ۱۰۵۴۹، ۱۰۵۵۰، ۱۰۵۵۱، ۱۰۵۵۲، ۱۰۵۵۳، ۱۰۵۵۴، ۱۰۵۵۵، ۱۰۵۵۶، ۱۰۵۵۷، ۱۰۵۵۸، ۱۰۵۵۹، ۱۰۵۶۰، ۱۰۵۶۱، ۱۰۵۶۲، ۱۰۵۶۳، ۱۰۵۶۴، ۱۰۵۶۵، ۱۰۵۶۶، ۱۰۵۶۷، ۱۰۵۶۸، ۱۰۵۶۹، ۱۰۵۷۰، ۱۰۵۷۱، ۱۰۵۷۲، ۱۰۵۷۳، ۱۰۵۷۴، ۱۰۵۷۵، ۱۰۵۷۶، ۱۰۵۷۷، ۱۰۵۷۸، ۱۰۵۷۹، ۱۰۵۸۰، ۱۰۵۸۱، ۱۰۵۸۲، ۱۰۵۸۳، ۱۰۵۸۴، ۱۰۵۸۵، ۱۰۵۸۶، ۱۰۵۸۷، ۱۰۵۸۸، ۱۰۵۸۹، ۱۰۵۹۰، ۱۰۵۹۱، ۱۰۵۹۲، ۱۰۵۹۳، ۱۰۵۹۴، ۱۰۵۹۵، ۱۰۵۹۶، ۱۰۵۹۷، ۱۰۵۹۸، ۱۰۵۹۹، ۱۰۶۰۰، ۱۰۶۰۱، ۱۰۶۰۲، ۱۰۶۰۳، ۱۰۶۰۴، ۱۰۶۰۵، ۱۰۶۰۶، ۱۰۶۰۷، ۱۰۶۰۸، ۱۰۶۰۹، ۱۰۶۱۰، ۱۰۶۱۱، ۱۰۶۱۲، ۱۰۶۱۳، ۱۰۶۱۴، ۱۰۶۱۵، ۱۰۶۱۶، ۱۰۶۱۷، ۱۰۶۱۸، ۱۰۶۱۹، ۱۰۶۲۰، ۱۰۶۲۱، ۱۰۶۲۲، ۱۰۶۲۳، ۱۰۶۲۴، ۱۰۶۲۵، ۱۰۶۲۶، ۱۰۶۲۷، ۱۰۶۲۸، ۱۰۶۲۹، ۱۰۶۳۰، ۱۰۶۳۱، ۱۰۶۳۲، ۱۰۶۳۳، ۱۰۶۳۴، ۱۰۶۳۵، ۱۰۶۳۶، ۱۰۶۳۷، ۱۰۶۳۸، ۱۰۶۳۹، ۱۰۶۴۰، ۱۰۶۴۱، ۱۰۶۴۲، ۱۰۶۴۳، ۱۰۶۴۴، ۱۰۶۴۵، ۱۰۶۴۶، ۱۰۶۴۷، ۱۰۶۴۸، ۱۰۶۴۹، ۱۰۶۵۰، ۱۰۶۵۱، ۱۰۶۵۲، ۱۰۶۵۳، ۱۰۶۵۴، ۱۰۶۵۵، ۱۰۶۵۶، ۱۰۶۵۷، ۱۰۶۵۸، ۱۰۶۵۹، ۱۰۶۶۰، ۱۰۶۶۱، ۱۰۶۶۲، ۱۰۶۶۳، ۱۰۶۶۴، ۱۰۶۶۵، ۱۰۶۶۶، ۱۰۶۶۷، ۱۰۶۶۸، ۱۰۶۶۹، ۱۰۶۷۰، ۱۰۶۷۱، ۱۰۶۷۲، ۱۰۶۷۳، ۱۰۶۷۴، ۱۰۶۷۵، ۱۰۶۷۶، ۱۰۶۷۷، ۱۰۶۷۸، ۱۰۶۷۹، ۱۰۶۸۰، ۱۰۶۸۱، ۱۰۶۸۲، ۱۰۶۸۳، ۱۰۶۸۴، ۱۰۶۸۵، ۱۰۶۸۶، ۱۰۶۸۷، ۱۰۶۸۸، ۱۰۶۸۹، ۱۰۶۹۰، ۱۰۶۹۱، ۱۰۶۹۲، ۱۰۶۹۳، ۱۰۶۹۴، ۱۰۶۹۵، ۱۰۶۹۶، ۱۰۶۹۷، ۱۰۶۹۸، ۱۰۶۹۹، ۱۰۷۰۰، ۱۰۷۰۱، ۱۰۷۰۲، ۱۰۷۰۳، ۱۰۷۰۴، ۱۰۷۰۵، ۱۰۷۰۶، ۱۰۷۰۷، ۱۰۷۰۸، ۱۰۷۰۹، ۱۰۷۱۰، ۱۰۷۱۱، ۱۰۷۱۲، ۱۰۷۱۳، ۱۰۷۱۴، ۱۰۷۱۵، ۱۰۷۱۶، ۱۰۷۱۷، ۱۰۷۱۸، ۱۰۷۱۹، ۱۰۷۲۰، ۱۰۷۲۱، ۱۰۷۲۲، ۱۰۷۲۳، ۱۰۷۲۴، ۱۰۷۲۵، ۱۰۷۲۶، ۱۰۷۲۷، ۱۰۷۲۸، ۱۰۷۲۹، ۱۰۷۳۰، ۱۰۷۳۱، ۱۰۷۳۲، ۱۰۷۳۳، ۱۰۷۳۴، ۱۰۷۳۵، ۱۰۷۳۶، ۱۰۷۳۷، ۱۰۷۳۸، ۱۰۷۳۹، ۱۰۷۴۰، ۱۰۷۴۱، ۱۰۷۴۲، ۱۰۷۴۳، ۱۰۷۴۴، ۱۰۷۴۵، ۱۰۷۴۶، ۱۰۷۴۷، ۱۰۷۴۸، ۱۰۷۴۹، ۱۰۷۵۰، ۱۰۷۵۱، ۱۰۷۵۲، ۱۰۷۵۳، ۱۰۷۵۴، ۱۰۷۵۵، ۱۰۷۵۶، ۱۰۷۵۷، ۱۰۷۵۸، ۱۰۷۵۹، ۱۰۷۶۰، ۱۰۷۶۱، ۱۰۷۶۲، ۱۰۷۶۳، ۱۰۷۶۴، ۱۰۷۶۵، ۱۰۷۶۶، ۱۰۷۶۷، ۱۰۷۶۸، ۱۰۷۶۹، ۱۰۷۷۰، ۱۰۷۷۱، ۱۰۷۷۲، ۱۰۷۷۳، ۱۰۷۷۴، ۱۰۷۷۵، ۱۰۷۷۶، ۱۰۷۷۷، ۱۰۷۷۸، ۱۰۷۷۹، ۱۰۷۸۰، ۱۰۷۸۱، ۱۰۷۸۲، ۱۰۷۸۳، ۱۰۷۸۴، ۱۰۷۸۵، ۱۰۷۸۶، ۱۰۷۸۷، ۱۰۷۸۸، ۱۰۷۸۹، ۱۰۷۹۰، ۱۰۷۹۱، ۱۰۷۹۲، ۱۰۷۹۳، ۱۰۷۹۴، ۱۰۷۹۵، ۱۰۷۹۶، ۱۰۷۹۷، ۱۰۷۹۸، ۱۰۷۹۹، ۱۰۸۰۰، ۱۰۸۰۱، ۱۰۸۰۲، ۱۰۸۰۳، ۱۰۸۰۴، ۱۰۸۰۵، ۱۰۸۰۶، ۱۰۸۰۷، ۱۰۸۰۸، ۱۰۸۰۹، ۱۰۸۱۰، ۱۰۸۱۱، ۱۰۸۱۲، ۱۰۸۱۳، ۱۰۸۱۴، ۱۰۸۱۵، ۱۰۸۱۶، ۱۰۸۱۷، ۱۰۸۱۸، ۱۰۸۱۹، ۱۰۸۲۰، ۱۰۸۲۱، ۱۰۸۲۲، ۱۰۸۲۳، ۱۰۸۲۴، ۱۰۸۲۵، ۱۰۸۲۶، ۱۰۸۲۷، ۱۰۸۲۸، ۱۰۸۲۹، ۱۰۸۳۰، ۱۰۸۳۱، ۱۰۸۳۲، ۱۰۸۳۳، ۱۰۸۳۴، ۱۰۸۳۵، ۱۰۸۳۶، ۱۰۸۳۷، ۱۰۸۳۸، ۱۰۸۳۹، ۱۰۸۴۰، ۱۰۸۴۱، ۱۰۸۴۲، ۱۰۸۴۳، ۱۰۸۴۴، ۱۰۸۴۵، ۱۰۸۴۶، ۱۰۸۴۷، ۱۰۸۴۸، ۱۰۸۴۹، ۱۰۸۵۰، ۱۰۸۵۱، ۱۰۸۵۲، ۱۰۸۵۳، ۱۰۸۵۴، ۱۰۸۵۵، ۱۰۸۵۶، ۱۰۸۵۷، ۱۰۸۵۸، ۱۰۸۵۹، ۱۰۸۶۰، ۱۰۸۶۱، ۱۰۸۶۲، ۱۰۸۶۳، ۱۰۸۶۴، ۱۰۸۶۵، ۱۰۸۶۶، ۱۰۸۶۷، ۱۰۸۶۸، ۱۰۸۶۹، ۱۰۸۷۰، ۱۰۸۷۱، ۱۰۸۷۲، ۱۰۸۷۳، ۱۰۸۷۴، ۱۰۸۷۵، ۱۰۸۷۶، ۱۰۸۷۷، ۱۰۸۷۸، ۱۰۸۷۹، ۱۰۸۸۰، ۱۰۸۸۱، ۱۰۸۸۲، ۱۰۸۸۳، ۱۰۸۸۴، ۱۰۸۸۵، ۱۰۸۸۶، ۱۰۸۸۷، ۱۰۸۸۸، ۱۰۸۸۹، ۱۰۸۹۰، ۱۰۸۹۱، ۱۰۸۹۲، ۱۰۸۹۳، ۱۰۸۹۴، ۱۰۸۹۵، ۱۰۸۹۶، ۱۰۸۹۷، ۱۰۸۹۸، ۱۰۸۹۹، ۱۰۹۰۰، ۱۰۹۰۱، ۱۰۹۰۲، ۱۰۹۰۳، ۱۰۹۰۴، ۱۰۹۰۵، ۱۰۹۰۶، ۱۰۹۰۷، ۱۰۹۰۸، ۱۰۹۰۹، ۱۰۹۱۰، ۱۰۹۱۱، ۱۰۹۱۲، ۱۰۹۱۳، ۱۰۹۱۴، ۱۰۹۱۵، ۱۰۹۱۶، ۱۰۹۱۷، ۱۰۹۱۸، ۱۰۹۱۹، ۱۰۹۲۰، ۱۰۹۲۱، ۱۰۹۲۲، ۱۰۹۲۳، ۱۰۹۲۴، ۱۰۹۲۵، ۱۰۹۲۶، ۱۰۹۲۷، ۱۰۹۲۸، ۱۰۹۲۹، ۱۰۹۳۰، ۱۰۹۳۱، ۱۰۹۳۲، ۱۰۹۳۳، ۱۰۹۳۴، ۱۰۹۳۵، ۱۰۹۳۶، ۱۰۹۳۷، ۱۰۹۳۸، ۱۰۹۳۹، ۱۰۹۴۰، ۱۰۹۴۱، ۱۰۹۴۲، ۱۰۹۴۳، ۱۰۹۴۴، ۱۰۹۴۵، ۱۰۹۴۶، ۱۰۹۴۷، ۱۰۹۴۸، ۱۰۹۴۹، ۱۰۹۵۰، ۱۰۹۵۱، ۱۰۹۵۲، ۱۰۹۵۳، ۱۰۹۵۴، ۱۰۹۵۵، ۱۰۹۵۶، ۱۰۹۵۷، ۱۰۹۵۸، ۱۰۹۵۹، ۱۰۹۶۰، ۱۰۹۶۱، ۱۰۹۶۲، ۱۰۹۶۳، ۱۰۹۶۴، ۱۰۹۶۵، ۱۰۹۶۶، ۱۰۹۶۷، ۱۰۹۶۸، ۱۰۹۶۹، ۱۰۹۷۰، ۱۰۹۷۱، ۱۰۹۷۲، ۱۰۹۷۳، ۱۰۹۷۴، ۱۰۹۷۵، ۱۰۹۷۶، ۱۰۹۷۷، ۱۰۹۷۸، ۱۰۹۷۹، ۱۰۹۸۰، ۱۰۹۸۱، ۱۰۹۸۲، ۱۰۹۸۳، ۱۰۹۸۴، ۱۰۹۸۵، ۱۰۹۸۶، ۱۰۹۸۷، ۱۰۹۸۸، ۱۰۹۸۹، ۱۰۹۹۰، ۱۰۹۹۱، ۱۰۹۹۲، ۱۰۹۹۳، ۱۰۹۹۴، ۱۰۹۹۵، ۱۰۹۹۶، ۱۰۹۹۷، ۱۰۹۹۸، ۱۰۹۹۹، ۱۱۰۰۰، ۱۱۰۰۱، ۱۱۰۰۲، ۱۱۰۰۳، ۱۱۰۰۴، ۱۱۰۰۵، ۱۱۰۰۶، ۱۱۰۰۷، ۱۱۰۰۸، ۱۱۰۰۹، ۱۱۰۱۰، ۱۱۰۱۱، ۱۱۰۱۲، ۱۱۰۱۳، ۱۱۰۱۴، ۱۱۰۱۵، ۱۱۰۱۶، ۱۱۰۱۷، ۱۱۰۱۸، ۱۱۰۱۹، ۱۱۰۲۰، ۱۱۰۲۱، ۱۱۰۲۲، ۱۱۰۲۳، ۱۱۰۲۴، ۱۱۰۲۵، ۱۱۰۲۶، ۱۱۰۲۷، ۱۱۰۲۸، ۱۱۰۲۹، ۱۱۰۳۰، ۱۱۰۳۱، ۱۱۰۳۲، ۱۱۰۳۳، ۱۱۰۳۴، ۱۱۰۳۵، ۱۱۰۳۶، ۱۱۰۳۷، ۱۱۰۳۸، ۱۱۰۳۹، ۱۱۰۴۰، ۱۱۰۴۱، ۱۱۰۴۲، ۱۱۰۴۳، ۱۱۰۴۴، ۱۱۰۴۵، ۱۱۰۴۶، ۱۱۰۴۷، ۱۱۰۴۸، ۱۱۰۴۹، ۱۱۰۵۰، ۱۱۰۵۱، ۱۱۰۵۲، ۱۱۰۵۳، ۱۱۰۵۴، ۱۱۰۵۵، ۱۱۰۵۶، ۱۱۰۵۷، ۱۱۰۵۸، ۱۱۰۵۹، ۱۱۰۶۰، ۱۱۰۶۱، ۱۱۰۶۲، ۱۱۰۶۳، ۱۱۰۶۴، ۱۱۰۶۵، ۱۱۰۶۶، ۱۱۰۶۷، ۱۱۰۶۸، ۱۱۰۶۹، ۱۱۰۷۰، ۱۱۰۷۱، ۱۱۰۷۲، ۱۱۰۷۳، ۱۱۰۷۴، ۱۱۰۷۵، ۱۱۰۷۶، ۱۱۰۷۷، ۱۱۰۷۸، ۱۱۰۷۹، ۱۱۰۸۰، ۱۱۰۸۱، ۱۱۰۸۲، ۱۱۰۸۳، ۱۱۰۸۴، ۱۱۰۸۵، ۱۱۰۸۶، ۱۱۰۸۷، ۱۱۰۸۸، ۱۱۰۸۹، ۱۱۰۹۰، ۱۱۰۹۱، ۱۱۰۹۲، ۱۱۰۹۳، ۱۱۰۹۴، ۱۱۰۹۵، ۱۱۰۹۶، ۱۱۰۹۷، ۱۱۰۹۸، ۱۱۰۹۹، ۱۱۱۰۰، ۱۱۱۰۱، ۱۱۱۰۲، ۱۱۱۰۳، ۱۱۱۰۴، ۱۱۱۰۵، ۱۱۱۰۶، ۱۱۱۰۷، ۱۱۱۰۸، ۱۱۱۰۹، ۱۱۱۱۰، ۱۱۱۱۱، ۱۱۱۱۲، ۱۱۱۱۳، ۱۱۱۱۴، ۱۱۱۱۵، ۱۱۱۱۶، ۱۱۱۱۷، ۱۱۱۱۸، ۱۱۱۱۹، ۱۱۱۲۰، ۱۱۱۲۱، ۱۱۱۲۲، ۱۱۱۲۳، ۱۱۱۲۴، ۱۱۱۲۵، ۱۱۱۲۶، ۱۱۱۲۷، ۱۱۱۲۸، ۱۱۱۲۹، ۱۱۱۳۰، ۱۱۱۳۱، ۱۱۱۳۲، ۱۱۱۳۳، ۱۱۱۳۴، ۱۱۱۳۵، ۱۱۱۳۶، ۱۱۱۳۷، ۱۱۱۳۸، ۱۱۱۳۹، ۱۱۱۴۰، ۱۱۱۴۱، ۱۱۱۴۲، ۱۱۱۴۳، ۱۱۱۴۴، ۱۱۱۴۵، ۱۱۱۴۶، ۱۱۱۴۷، ۱۱۱۴۸، ۱۱۱۴۹، ۱۱۱۵۰، ۱۱۱۵۱، ۱۱۱۵۲، ۱۱۱۵۳، ۱۱۱۵۴، ۱۱۱۵۵، ۱۱۱۵۶، ۱۱۱۵۷، ۱۱۱۵۸، ۱۱۱۵۹، ۱۱۱۶۰، ۱۱۱۶۱، ۱۱۱۶۲، ۱۱۱۶۳، ۱۱۱۶۴، ۱۱۱۶۵، ۱۱۱۶۶، ۱۱۱۶۷، ۱۱۱۶۸، ۱۱۱۶۹، ۱۱۱۷۰، ۱۱۱۷۱، ۱۱۱۷۲، ۱۱۱۷۳، ۱۱۱۷۴، ۱۱۱۷۵، ۱۱۱۷۶، ۱۱۱۷۷، ۱۱۱۷۸، ۱۱۱۷۹، ۱۱۱۸۰، ۱۱۱۸۱، ۱۱۱۸۲، ۱۱۱۸۳، ۱۱۱۸۴، ۱۱۱۸۵، ۱۱۱۸۶، ۱۱۱۸۷، ۱۱۱۸۸، ۱۱۱۸۹، ۱۱۱۹۰، ۱۱۱۹۱، ۱۱۱۹۲، ۱۱۱۹۳، ۱۱۱۹۴، ۱۱۱۹۵، ۱۱۱۹۶، ۱۱۱۹۷، ۱۱۱۹۸، ۱۱۱۹۹، ۱۱۲۰۰، ۱۱۲۰۱، ۱۱۲۰۲، ۱۱۲۰۳، ۱۱۲۰۴، ۱۱۲۰۵، ۱۱۲۰۶، ۱۱۲۰۷، ۱۱۲۰۸، ۱۱۲۰۹، ۱۱۲۱۰، ۱۱۲۱۱، ۱۱۲۱۲، ۱۱۲۱۳، ۱۱۲۱۴، ۱۱۲۱۵، ۱۱۲۱۶، ۱۱۲۱۷، ۱۱۲۱۸، ۱۱۲۱۹، ۱۱۲۲۰، ۱۱۲۲۱، ۱۱۲۲۲، ۱۱۲۲۳، ۱۱۲۲۴، ۱۱۲۲۵، ۱۱۲۲۶، ۱۱۲۲۷، ۱۱۲۲۸، ۱۱۲۲۹، ۱۱۲۳۰، ۱۱۲۳۱، ۱۱۲۳۲، ۱۱۲۳۳، ۱۱۲۳۴، ۱۱۲۳۵، ۱۱۲۳۶، ۱۱۲۳۷، ۱۱۲۳۸، ۱۱۲۳۹، ۱۱۲۴۰، ۱۱۲۴۱، ۱۱۲۴۲، ۱۱۲۴۳، ۱۱۲۴۴، ۱۱۲۴۵، ۱۱۲۴۶، ۱۱۲۴۷، ۱۱۲۴۸، ۱۱۲۴۹، ۱۱۲۵۰، ۱۱۲۵۱، ۱۱۲۵۲، ۱۱۲۵۳، ۱۱۲۵۴، ۱۱۲۵۵، ۱۱۲۵۶، ۱۱۲۵۷، ۱۱۲۵۸، ۱۱۲۵۹، ۱۱۲۶۰، ۱۱۲۶۱، ۱۱۲۶۲، ۱۱۲۶۳، ۱۱۲۶۴، ۱۱۲۶۵، ۱۱۲۶۶، ۱۱۲۶۷، ۱۱۲۶۸، ۱۱۲۶۹، ۱۱۲۷۰، ۱۱۲۷۱، ۱۱۲۷۲، ۱۱۲۷۳، ۱۱۲۷۴، ۱۱۲۷۵، ۱۱۲۷۶، ۱۱۲۷۷، ۱۱۲۷۸، ۱۱۲۷۹، ۱۱۲۸۰، ۱۱۲۸۱، ۱۱۲۸۲، ۱۱۲۸۳، ۱۱۲۸۴، ۱۱۲۸۵، ۱۱۲۸۶، ۱۱۲۸۷، ۱۱۲۸۸، ۱۱۲۸۹، ۱۱۲۹۰، ۱۱۲۹۱، ۱۱۲۹۲، ۱۱۲۹۳، ۱۱۲۹۴، ۱۱۲۹۵، ۱۱۲۹۶، ۱۱۲۹۷، ۱۱۲۹۸، ۱۱۲۹۹، ۱۱۳۰۰، ۱۱۳۰۱، ۱۱۳۰۲، ۱۱۳۰۳، ۱۱۳۰۴، ۱۱۳۰۵، ۱۱۳۰۶، ۱۱۳۰۷، ۱۱۳۰۸، ۱۱۳۰۹، ۱۱۳۱۰، ۱۱۳۱۱، ۱۱۳۱۲، ۱۱۳۱۳، ۱۱۳۱۴، ۱۱۳۱۵، ۱۱۳۱۶، ۱۱۳۱۷، ۱۱۳۱۸، ۱۱۳۱۹، ۱۱۳۲۰، ۱۱۳۲۱، ۱۱۳۲۲، ۱۱۳۲۳، ۱۱۳۲۴، ۱۱۳۲۵، ۱۱۳۲۶، ۱۱۳۲۷، ۱۱۳۲۸، ۱۱۳۲۹، ۱۱۳۳۰، ۱۱۳۳۱، ۱۱۳۳۲، ۱۱۳۳۳، ۱۱۳۳۴، ۱۱۳۳۵، ۱۱۳۳۶، ۱۱۳۳۷، ۱۱۳۳۸، ۱۱۳۳۹، ۱۱۳۴۰، ۱۱۳۴۱، ۱۱۳۴۲، ۱۱۳۴۳، ۱۱۳۴۴، ۱۱۳۴۵، ۱۱۳۴۶، ۱۱۳۴۷، ۱۱۳۴۸، ۱۱۳۴۹، ۱۱۳۵۰، ۱۱۳۵۱، ۱۱۳۵۲، ۱۱۳۵۳، ۱۱۳۵۴، ۱۱۳۵۵، ۱۱۳۵۶، ۱۱۳۵۷، ۱۱۳۵۸، ۱۱۳۵۹، ۱۱۳۶۰، ۱۱۳۶۱، ۱۱۳۶۲

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا: "نماز اور زکاۃ کے حکم میں تفریق کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے انحراف اور ارتداد ہے۔"

بخاری و مسلم کی مشہور روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دیتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"وَاللّٰہِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاۃِ وَالزَّکَاۃِ۔"[1]

ترجمہ: "اللہ کی قسم! نماز اور زکاۃ کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے، میں ضرور ان کے خلاف جہاد (قتال) کروں گا۔"

پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کے اس نقطۂ نظر کو قبول کر لیا اور اس پر سب کا اجماع ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زکاۃ نہ دینے والوں سے جہاد کرنا اس بات سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ انسانی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی حکومت یا ریاست نے معاشرے کے کمزور افراد اور فقراء و مساکین کے حقوق دلانے کے لیے جہاد کا باقاعدہ اعلان کیا۔[2]

ادائیگی زکاۃ کی شرطیں

ادائیگی زکاۃ کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. زکاۃ دینے والا مسلمان ہو، غیر مسلم کافر پر شرعاً فرض نہ ہونے کی وجہ سے کافر پر ہرگز زکاۃ فرض نہیں۔
2. بالغ ہو، نابالغ بچے یا بچی کی ملکیت میں موجود مال پر زکاۃ نہیں۔
3. عاقل ہو، پاگل کے مال پر زکاۃ فرض نہیں، جب تک اس کا جنون سال بھر مسلسل رہے۔
4. مال کا مکمل مالک ہو، اگر مال قبضے میں تو ہے، لیکن مالک نہیں تو اس صورت

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم: ۱۳۹۹

[2] معارف الحدیث، کتاب الزکاۃ، ۳/۱۹۶؛ ایضاً مسائل زکاۃ، ۳/۲۳۰

besturdubooks.wordpress.com

میں زکاۃ فرض نہیں۔

۵ مال نصاب سے زیادہ ہو یا اس سے زیادہ ہو، نصاب سے کم مال پر زکاۃ فرض نہیں۔

۶ مال ضرورت اصلیہ سے زائد ہو۔ جو چیزیں انسان کی زندگی کی ضروریات میں داخل ہیں۔ مثلاً رہنے کا مکان، خدمت کے لیے خادم، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن، فرنیچر، سواری کی گاڑی، حفاظت کے لیے اسلحہ، طالب علم کی کتابیں وغیرہ ان پر زکاۃ فرض نہیں۔ واضح رہے کہ ضرورت ہر شخص کی مختلف ہوتی ہے۔

۷ مال پر پورا ایک سال گزر جائے۔ سال پورا ہونے سے پہلے زکاۃ واجب نہیں۔

۸ مال بڑھنے والا ہو، جیسے تجارتی مال یا سونا، چاندی یا مویشی وغیرہ۔ جو مال بڑھنے والا نہیں، اگرچہ ضرورت سے زائد بھی ہو، اس پر زکاۃ نہیں ہے، مثلاً مکان یا استعمال کی گاڑی، برتن، فرنیچر وغیرہ۔[1]

زکاۃ کی ادائیگی میں ہجری سال معتبر ہے

زکاۃ کے امور میں قمری سال کا اعتبار ہے۔ زکاۃ کا وجوب بھی قمری سال سے ہوگا جس دن سے ایک شخص نصاب کا مالک ہوا ہے، اس دن سے قمری سال پورا کرکے زکاۃ کی ادائیگی واجب ہو جائے گی۔[2]

زکاۃ کی ادائیگی میں تاریخ کا تعین کرنا

اداے زکاۃ کے لیے شرعاً کوئی تاریخ معین یا کوئی دن مقرر نہیں، اپنے افضل حالات اور فرض کی فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے جتنی جلد ممکن ہو ادا کرنا مستحب ہے۔

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

چیت رمضان کر اس میں صدقات وخیرات کی زیادتی بھی افضل ہے۔ وہاں ضرورت اس کی ہے کہ جس مہینے میں ادائے زکاۃ واجب ہے اس مہینے میں ادا کرے اور فقراس مہینہ کو مقرر کرلے۔[1]

زکاۃ میں مہینے کا اعتبار ہے یا تاریخ کا؟

زکاۃ کے حساب کے لئے تاریخ کا اعتبار ہے، جس تاریخ کو سال پورا ہو جائے اسی تاریخ میں زکاۃ واجب ہوگی، جس وقت بھی زکاۃ ادا کرے گا اعتبار اسی تاریخ کا ہوگا، جب کہ اگلے سال اسی تاریخ میں زکاۃ واجب ہو چکے، جس تاریخ کو پچھلے سال واجب ہوئی تھی۔[2]

سال شمار کرنے کا اصول

جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال آجائے اسی تاریخ سے چاند کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت میں ہو اس کی زکاۃ واجب ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ سال کے کسی مہینے میں بھی جس تاریخ کو کوئی شخص نصاب کا مالک ہو پھر ایک سال گزرنے کے بعد اسی تاریخ کو اس پر زکاۃ واجب ہو جائے گی، خواہ محرم کو عید ہو یا کوئی اور عید ہو اور اس شخص کو سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ ادا کرنا لازم ہے۔[3]

اختتام سال کا اعتبار

تیسری سال کے ختم ہونے پر جس کے پاس بقدر مال ہو اس پر زکاۃ واجب ہو

---

[1] عالمگیری، بحوالہ فتاوی محمودیہ، کتاب الزکاۃ، باب اول، صفحہ: ۱۱۲، ج: ۸

[2] عالمگیری، بحوالہ فتاوی محمودیہ، کتاب الزکاۃ، صفحہ: ۱۱۲، ج: ۸

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، مسائل زکاۃ، صفحہ: ۲۰۲، ج: ۶

besturdubooks.wordpress.com

جانے کی وجہ سے کسی کا سال زکوٰۃ کا محرم سے شروع ہوتا ہے تو اگلے سال کے محرم میں اس کے پاس بقایا مال ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اخراجات میں کچھ حصہ دو مہینے پہلے کا ہو گا اور دو مہینے بعد کا۔ غرض سال کے درمیان جو مال آتا رہا اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو زکوٰۃ کا حساب سال کے اختتام پر جس قدر بھی نقد رقم ہو اس پر سے سرمایہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی خواہ اس نے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔[1]

کیا رمضان ہی میں زکوٰۃ دینا چاہیے؟

رمضان کے مہینہ اور مہینوں اور دنوں میں زکوٰۃ دینا درست ہے۔ رمضان ہی میں دینا ضروری نہیں ہے۔ البتہ جس وقت بھی مال پر سال پورا ہو اسی وقت زکوٰۃ دینا چاہیے۔

البتہ اگر کسی کا سال زکوٰۃ رمضان کے مہینہ کے علاوہ کسی اور مہینہ میں پورا ہو تو رمضان میں زکوٰۃ دینے سے رمضان ادا ہو جائے گی زکوٰۃ دینے میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔[2]

صاحب نصاب کو اگر تاریخ یاد نہ رہے

اگر صاحب نصاب بننے کی تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر اور تحقیق کے بعد جس تاریخ کا ظن غالب ہو وہ متعین ہوگی اور اگر کسی بھی تاریخ کا ظن غالب نہ ہو تو خود ہی قمری تاریخ متعین کر لیں اور زکوٰۃ ۱۹ رمضان کے آس پاس ادا کر دی جائے۔[3]

گزشتہ سال کی غیر ادا شدہ زکوٰۃ

اگر کسی صاحب نصاب نے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ زکوٰۃ

---

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ج ۶، ص ۳۶۸

[2] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ج ۶، ص ۳۶۹

[3] احسن الفتاویٰ، کتاب الزکوٰۃ، ج ۴، ص ۱۳۵

besturdubooks.wordpress.com

معاف نہیں ہوگی بلکہ ادا کرنا واجب ہے۔ لہٰذا گزشتہ تمام سالوں کی زکاۃ کا حساب کرکے ادا کرنا لازم ہے۔ ورنہ گناہ میں پکڑ ہوگی۔

اب گزشتہ زکاۃ ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ گزشتہ سالوں میں ہر سال نقدی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار لیا گیا معلوم ہے تو اس حساب سے ہر سال کی رقم سے ڈھائی فی صد زکاۃ ادا کرے۔ اگر گزشتہ سالوں کی رقم یا نصاب کی مالیت کی مقدار معلوم نہیں تو اندازہ سے تعین کرے کہ گزشتہ سالوں میں سے ہر سال نقدی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار لیا تھی۔ اس پر زکاۃ ادا کرے۔

اگر نصاب یا رقم کی مالیت کا اندازہ لگانا مشکل ہو تو اس صورت میں کتنا معلوم کرے کہ کتنے سال کی زکاۃ باقی ہے۔ بالکل اندازہ یہ ہو کہ جس سال کی زکاۃ ادا نہیں کی ہے تو موجودہ مال سے اس مرتبہ زکاۃ نکالی جائے۔ اگر گزشتہ مال نصاب کم تھا۔ مثلاً آپ نے اگر رقم جس سال سے ہے وہ اس سال تک زکاۃ ادا نہیں کی تو اب سے پہلے پہلے سال کے لیے ڈھائی فی صد زکاۃ نکالے تو ڈھائی ہزار روپے زکاۃ بنتی ہے۔ پھر اس نکل گیا۔ پھر اس کے بعد دوسرے سال کے لیے بقیہ ۹۷۵۰۰ روپے سے ۲۴۳۷ روپے ڈھائی فی صد زکاۃ نکالے تو ۲۴۳۷ روپے ۵۰ پیسے بنتے ہیں۔ تیسرے سال کے لیے ۹۵۰۶۲ روپے بقیہ رقم سے زکاۃ نکالے تو ۲۳۷۶ روپے ۵۵ پیسے بنتے ہیں۔ اس طرح ان سالوں کی زکاۃ نکال لے۔ اندازے سے جتنی جلدی ادا کرنے بہتر ہے۔ کیوں کہ موت کا پتہ نہیں ہے۔

نصاب زکاۃ

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ۸۷.۴۸۷ گرام ہے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس سونے کے علاوہ چاندی، مال تجارت اور نقدی میں سے کچھ بھی

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔

سونے کا نصاب ۵۲ تولہ ۳۵ ماشہ ۷۲ رتی ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اس کے ساتھ چاندی نہ ہو، یا تجارت کا مال نہ ہو۔ اگر ہو تو سونے یا چاندی کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ اگر اس کی مالیت ۵۲ تولہ ۳۵ ماشہ سونے یا ۵۲۵ تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔

نصاب ۵۲ تولہ کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے جتنا سونا زکوٰۃ سے بچا رہا (۵۲ تولہ ۳۵ ماشہ ۷۲ رتی) اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی۔ ۵۲ تولہ سے زیادہ (۵۲ تولہ ۳۶ ماشہ) پر زکوٰۃ واجب ہوئی (۱۳۵ ماشہ) اگر یہ مال تجارت یا نقدی یا ان چار چیزوں (سونا، چاندی، مال تجارت، نقدی) میں سے کسی کا مجموعہ ہو سونے یا چاندی کے مذکورہ نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

سونے اور چاندی کے نصاب کی تحقیق

چاندی کا نصاب ۵۲۵ تولہ ہے۔ وزن سے متعلق اس اہم مسئلہ میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ ان میں سے وزن کا جو نصاب راجح قول کے مطابق اختیار کیا گیا ہے وہ ان تولوں پر مشتمل ہے۔ ۱ تولہ = ۱۲ ماشہ، ۱ ماشہ = ۸ رتی، ۱ رتی = ۱ گرین۔ اس حساب سے ۵۲ تولہ ۳۵ ماشہ ۷۲ رتی کا نصاب ۷۵۰ گرام اور ۵۲۵ تولہ کا نصاب ۶۱۲ گرام ۳۶ ملی گرام چاندی ہے۔

سونے کا نصاب اس مثقال سے ہے جو ساڑھے سات تولے کے برابر ہو۔ اس مثقال سے ساڑھے سات تولے (۸۷ گرام) سونا نصاب بنتا ہے اور یہ نصاب اس طرح لیا گیا ہے کہ مثقال کو درہم کے ساتھ ملا کر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ علم الفقہ میں (دس درہم کا وزن

۱۔ تفسیر القاسمی، تحت سورۃ التوبۃ ۳۴، ۴/۱۱۲۔ تاریخ دار العلوم دیوبند، ۱/۱۲۸۔ فتاویٰ مسائل شرعیہ، ۱/۱۹۱۔ نظام الفتاویٰ، ۲/۲۲۷۔

besturdubooks.wordpress.com

سونا ۸۰ تولہ، چاندی کے زیور ہوگئے اور یہ شوہر وشت کے ۶۳۰ ماشہ ہوگئے، اس لیے یہ زیور تقسیم کرنے سے پہلے ہوں تو ان کی قیمت لگوا کر ان کی بھی تقسیم ہوگی۔

مرحومہ کے والدین کے لیے پہلے سے ساڑھے سات تولہ سونے کے زیور ہیں، ان کو ان کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے یہ زیور بھی ورثاء ہی میں تقسیم ہوں گے۔ ۴۔ مرحومہ نے جو زیور اپنی نند کو دیا تھا، وہ ان کی ملکیت ہے، اس لیے یہ زیور بھی ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، موجودہ زمانہ کے اعتبار سے چاندی کا نصاب ۶۱۲ گرام چاندی ہے، اگر چاندی کے نصاب پر ایک سال گزر جائے تو اس پر ڈھائی فیصد (۲.۵٪) زکوٰۃ واجب ہوگی۔

اگر کسی کے پاس صرف چاندی ہے اور وہ ساڑھے باون تولہ سے کم ہے، اس کے ساتھ سونا، نقد رقم، مالِ تجارت اور کچھ قابلِ زکوٰۃ چیزیں نہ ہوں تو ساڑھے باون تولہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

اگر چاندی نصاب سے کم ہے لیکن اس نے ساتھ تجوہ سونا یا نقد رقم یا زیورات وغیرہ ایسی اشیاء ہیں کہ جب ان کی قیمت لگوائی جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے زیادہ ہو جاتی ہے تو نصاب پورا ہو جائے گا اور سال گزرنے کے بعد کل قیمت سے اڑھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔[1]

چاندی کے تار

آج کل بعض کپڑوں پر ایسی قسم کی چاندی لگائی جاتی ہے، اپنے کپڑوں کی

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

زکوٰۃ میں چوتھائی کا حساب معاف کرنا

زکوٰۃ میں چوتھائی کا حساب معاف ہونے کی دو شکلیں ہیں:

1. [illegible]
2. [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ساتھ چاندی یا کیش رقم وغیرہ ملی ہے اور قیمت کے اعتبار سے چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی، واضح رہے کہ ۱۴۱۲ھ کو لازم ہوگا اور اگر تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے زیور، برتن، سکے، کٹے ہوئے، اچھے، اصلی، نقلی سونے چاندی کے علی العموم سب پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر پہننے کے زیور اور برتن استعمال کے ہوں۔[1]

سونے چاندی کے زیورات

جس طرح سونے چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے، اسی طرح سونے چاندی کے زیورات میں بھی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

"حضرت عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو عورتیں آئیں، دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے دریافت فرمایا: "ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو یا نہیں؟"

انہوں نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: "کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟"

دونوں نے کہا: "ہرگز نہیں" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم دونوں ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔"[2]

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق زیورات پر ہر حال میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ

---

[1] المحیط البرہانی، کتاب الزکوٰۃ، الفصل الثالث، ۲/۲۵۳، ط: ادارۃ القرآن کراچی۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب الکنز ما هو وزکاۃ الحلی، ۱/۲۳۸، ط: مکتبۃ العصریۃ۔

besturdubooks.wordpress.com

مردوں کے ہوں یا عورتوں کے، تجارتی ہوں یا استعمالی، زیور ہوں یا برتن ہوں یا ہتھیار، استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں، یعنی اگر نصاب کے برابر ہوں تو (سارے سونے کا سونا اور سارے چاندی کا چاندی) تو زکوٰۃ ہے۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے

نقد روپیہ اور زیور، خواہ سونے، چاندی کی ہو بیچ اور عدد پر زکوٰۃ ایک سال گزرنے کے بعد لازم و فرض ہے، اگر روپیہ اور زیور وہ روپیہ جو بغرض حفاظت رکھا ہو یا استعمال میں نہ آتا ہو[1]

اگر زیورات عورت کی ملکیت ہیں تو اس پر زکوٰۃ ہے

زیور عورت کی قلب و قبضے میں ہے اور وہ نصاب کے برابر ہے، اس کی زکوٰۃ اس عورت ہی کے ذمہ واجب ہے، اگر شوہر نے بیوی کی طرف سے دے دیا یا عورت شوہر سے لے کر دے دیا یا خرچ شوہر اس کو دیتا ہے، اس میں سے بیوی نے ادا کر دیا تو یہ جائز ہے اور اگر کچھ بھی نہ دے سکے تو عورت کو اپنی زیور میں سے زکوٰۃ دینی پڑے گی[2]

اگر بیوی کے پاس زیورات ہوں اور شوہر پر قرضہ ہو

بیوی اگر صاحب نصاب ہو تو اس کی وجہ سے شوہر پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے قربانی و زکوٰۃ وغیرہ واجب نہیں۔

اگر زیور بیوی کا ہے اور قرضہ مرد کے ذمے ہے تو زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس قرض کو منہا نہیں کیا جائے گا، مثلاً کہ بیوی پوری زیور کی زکوٰۃ ادا کرے گی، البتہ اگر بیوی نے اپنے قرض دار کو قرض معاف کر دیا ہے گا[3]

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند کتاب الزکوٰۃ ص ۲۱ جلد ۶ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان زکوٰۃ کا بیان ۲۸۷/۶

[2] فتاویٰ دار العلوم دیوبند کتاب الزکوٰۃ ص ۲۱ جلد ۶ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان زکوٰۃ کا بیان ۲۸۷/۶

[3] فتاویٰ دار العلوم دیوبند کتاب الزکوٰۃ پہلا جلد ۵۰۰/۶

besturdubooks.wordpress.com

دلہن کو جو زیور دیا جاتا ہے اس کی زکاۃ کا حکم

دولہا کا باپ یا خود دولہا شادی کے وقت دلہن کو جو زیور دیتے ہیں، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے:

اگر دولہا کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت یہ کہہ دیا یا لکھ دیا کہ یہ تحفہ اور ہبہ کے طور پر ہے یا دلہن اس کی مالک ہے یا یہ جہیز کا حصہ ہے، ان تمام صورتوں میں ان زیورات کی مالک دلہن ہے، اگر یہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گزرنے پر دلہن کے ذمے زکاۃ فرض ہو جائے گی۔ چاہے وہ خود زکاۃ ادا کرے یا اس کی طرف سے اس کی اجازت سے شوہر ادا کرے، دونوں صورتوں میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

اگر دولہا کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت تحریری یا زبانی طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ یہ صرف استعمال کے لیے دے رہے ہیں تو اس صورت میں ان زیورات کی مالک دلہن نہیں ہوئی، بلکہ دولہا کا باپ ہی زکاۃ ادا کرنے کی ذمہ داری دولہا کے باپ پر ہوگی، دلہن پر نہیں۔

اگر دولہا یا اس کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت تحریری یا زبانی طور پر کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں عرف کا اعتبار ہوگا، اگر دولہا والی برادری کے عرف میں دلہن مالک ہوتی ہے تو اس کی زکاۃ دلہن کے ذمے فرض ہوگی اور اگر دولہا کی برادری کے عرف میں دلہن مالک نہیں ہوتی، بلکہ دینے والا یعنی سسر یا شوہر مالک رہتا ہے تو اس کی زکاۃ سسر یا شوہر کے ذمے واجب ہوگی، دلہن پر نہیں۔

الغرض زکاۃ اس پر لازم ہے جو زیورات کا مالک ہے، لہٰذا اگر مالک متعین نہیں تو مالک متعین کر لیا جائے، تاکہ زکاۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے اور جہاں عرف میں وہ زیور دلہن کی ملک قرار پاتا ہے اس کی زکاۃ دلہن پر ہوگی۔[1]

[1] ھندیۃ، الفصل الرابع فیمن یجب علیہ الزکاۃ ومن لا یجب، ۱/۱۷۱

besturdubooks.wordpress.com

لڑکی کے والدین نے جو زیور دیا اس کی زکاۃ

لڑکی کے والدین جو زیور لڑکی کو دیتے ہیں، اس کی زکاۃ لڑکی پر ہے، لہٰذا جس کو اس کی ذاتی ہی مالک ہوتی ہے، شوہر کے ذمے اس کی زکاۃ ادا کرنا لازم نہیں ہے، البتہ اگر شوہر صاحب مال ہے، وہ اپنی بیوی کی طرف سے زکاۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔[1]

جو زیور مہر کے طور پر دیا گیا

جب عورت کو زیور مہر میں دیا گیا تو وہ مالک ہوگئی زیور کی، لہٰذا اس زیور کی زکاۃ اسی عورت کے ذمہ ہوگی، شوہر کے ذمے نہیں ہوگی۔ اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو سال گزرنے پر عورت کے ذمہ اس کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہے۔[2]

اگر لڑکی کے لیے زیور بنوا کر رکھا گیا ہے

جو زیور لڑکیوں کی شادی کے لیے بنوا کر رکھا گیا ہے، اگر وہ زیور لڑکی کی ملک کر دیا گیا ہے، یعنی وہ اس کی ملکیت و قبضے میں ہے اور اس حالت پر سال گزر گیا ہے تو اس کی زکاۃ لڑکی پر فرض ہے۔ اگر لڑکی کی ملک نہیں دی گیا تو جس کی ملک ہے اس پر زکاۃ فرض ہوگی۔[3]

ٹوٹے ہوئے زیورات

جن زیورات میں ٹوٹ وغیرہ پڑے ہوئے ہوں، ان کی زکاۃ میں احتیاط کو ملحوظ رکھ کر صحیح اندازہ کر کے زیور سونے و چاندی کی زکاۃ دینی چاہیے۔

---

[1] الفتاوی دار القلم دیوبند، کتاب الزکاۃ ۶/۱۰۰

[2] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الزکاۃ پہلا باب ۶/۱۴۵

[3] فتاوی محمودیہ، جدید، کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ الذہب والفضۃ ۹/۲۷۱

besturdubooks.wordpress.com

مثلاً زیور سے زیادہ جس قدر چاندی ہو اس میں معلوم ہو اس کا بیچا جائے یہی صورت ہیں سونے کو چاندی کے ساتھ مل کر چاندی سے زکاۃ دی جائے اور احناف فی صد کے حساب سے زکاۃ دیتے ہوئے اور کہ زکاۃ میں زیور ہی دے دیا جائے تو جائز نہیں ہے[1]

جس زیور میں جواہرات جڑے ہوں

زیور سونے اور چاندی کا ہو اور جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہوں اس میں بلند چاندی دینے سے زکاۃ ادا نہیں ہے۔ مثلاً کرن میں جواہرات ہوں تو ان کی مالیت پر زکاۃ واجب نہیں ہے بل کہ صرف چاندی اور سونے کی مالیت پر زکاۃ ہے جو صاحب کے پاس ہو[2]

خالص جواہرات کے زیورات کا حکم

جو زیور خالص جواہرات کے ہوں ان کا حکم یہ ہے کہ زیورات جواہرات اور تجارت کے لیے نہیں ہیں تو ان پر زکاۃ نہیں ہے۔ اس طرح بچے موتیوں کے ہار پر زکاۃ نہیں ہے کہ مال تجارت پر ہے۔

الغرض سونے چاندی کے علاوہ دیگر اشیاء کے زیورات مثلاً جواہرات، مرجان، ہیرے، الماس کے بنے ہوئے (یعنی سونے چاندی کے) زیورات پر زکاۃ نہیں ہے کیوں کہ ان چیزوں میں زکوٰۃ میں واجب نہیں ہوتی ہے[3]

جس زیورات میں کھوٹ ملایا گیا ہو

اس زیورات میں خالص (کھوٹ) ملایا گیا ہو اسے زیورات کی زکاۃ میں آپ

---

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الزکاۃ، چوتھا باب ۲/۲۰۰

[2] فتاویٰ شامی، کتاب الزکاۃ ۲/۲۱

[3] فتاویٰ محمودیہ، کتاب الزکاۃ ۷/۲۰۰ محمد فیض رفاقت مدظلہ ۹۸۱۰

besturdubooks.wordpress.com

ہے کا اعتبار ہوگا، مثلاً جس میں کھوٹ ہو یعنی نصف سے زائد ہو تو وہ سونے کے حکم میں ہے اور مشکل خالص سونے کے اس میں زکاۃ واجب ہوگی اور اگر چاندی کی مقدار زیادہ ہے تو چاندی تصور کیا جائے گا، پس اگر نصاب پر ادا ہو جائے تو زکاۃ نکالی جائے۔[1]

سونے چاندی کی زکاۃ کس ریٹ پر دی جائے

سونے چاندی کی زکاۃ میں مارکیٹ ریٹ کا اعتبار ہے، یورو، ڈالر (ریٹ) بازار میں جیسے سونے کا بھاؤ ہے اور جس قیمت پر دکان دار فروخت کرتے ہیں، اس کی قیمت لگا کر زکاۃ دی جائے گی اور اگر سونا چاندی نہ زکاۃ میں دینا ہو تو موجودہ سونے کا چالیسواں حصہ زکاۃ میں دے دے، یہ بھی درست ہے، زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ سونے و چاندی کی قیمت لگا کر اگر زکاۃ دیتا ہے تو جو قیمت زکاۃ نکالنے کے وقت چاندی سونے کی وہاں کے بازار میں ہو اسی حساب سے ادا کرے، یہ نہیں کہ قیمت خریدنے کے دن کا اعتبار کریں۔[2]

سونے چاندی کے مصنوعی اعضاء پر زکاۃ

بعض حالات میں اور بعض خاص مصلحت سے چیتی نظر سونے چاندی کے مصنوعی اعضا کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ناک، دانت، کھوکھلے دانتوں کا سونے چاندی سے بھرنا، سونے کے تاروں سے دانت کو باندھنا وغیرہ، ان میں سے بعض تو باسانی نکالا جا سکتا ہے، ان کو تو اس طرح چاہے کہ ان کو نکالا ادا نکالا جاتا ہے، لیکن بعض اعضا میں یہ صورتیں اس طرح فٹ کی جاتی ہیں کہ ان کو آسانی سے نکالا نہیں جا سکتا، جو اعضا نکالے جا سکتے ہیں جیسے ناک وغیرہ، ان میں زکاۃ واجب

---

[1] حاشیہ صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، ۱/۱۸۰

[2] حاشیہ فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الزکاۃ، ۶/۱۹۱

besturdubooks.wordpress.com

ہوگی، اس کی کمی زیورات اور نقد روپیہ میں ہوگی، اپنے اپنے اس طرح تمام اموال میں زکوٰۃ واجب ہوگی، کچھ مال ایسا ہوگا جس کو زکوٰۃ سے لیے دینا کی نیت سے خریدا ہو، اس کی تجارت میں اس میں کوئی دشواری نہیں ہوگی، اس سے واجب ہوگا، اس کا حساب ہوگا، جس کا الگ الگ ممکن نہ ہوگا، اب اس کی تجارت کی نیت سے خریدا ہے، اس میں مشکل ہوگی، یا اس میں بھی اب پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

قرض

اصطلاح شریعت میں قرض اس مال کو کہتے ہیں جو مقروض کو دیا جائے، اس کی ایسی ہی چیز واپس کی جائے، جو اس کو دی گئی ہے، اور قرض دینے کے بعد باقی رہے، اس کو دین کہتے ہیں، مقروض پر اس کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

دین

دین کی تین قسمیں ہیں، (۱) دین قوی (۲) دین متوسط (۳) دین ضعیف۔

❶ دین قوی، وہ قرض ہے جو کسی کو اللہ دیا گیا ہو یا مال تجارت کے عوض میں واجب ہوا ہو یا اپنے مواشی کے عوض واجب ہوا ہو، اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

پھر اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر زکوٰۃ کی ادائیگی سے قبل وہ کسی کی کل رقم اپنے سے تجارت حاصل ہو جائے یا چند چالیس درہم (اپنے درہم ۵۲ ۱/۲ چاندی) کے برابر حاصل ہو جائے تو اس وقت (جب دین سے حاصل ہوا ہو) پر چالیس درہم میں ایک درہم زکوٰۃ واجب ہوگی۔

اور اگر کئی سالوں کے بعد حاصل ہوا تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کرے، اور اگر ہوگا، اگر وصول شدہ رقم چالیس سے کم ہے تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

---

۱ ہدایۃ النحو، مسائل زکوٰۃ، ص ۱۱۱

besturdubooks.wordpress.com

● دین مستغرق وہ دین ہے جو مال کے برابر ہو یا مال سے بڑھ جائے، یہ دین تجارت کا ہو یا غیر تجارت کا، یعنی اپنا مال یا سامان خریدا کر لایا ہو اصلاً تجارت کے لیے نہیں تھا اور اس کی قیمت ذمہ میں باقی ہے، اس قرض کو دین مستغرق کہہ سکتے ہیں۔

اس دین کا حکم یہ ہے کہ جب چاندی کے نصاب تک زر نقد وصول ہو جائے گی تو فوراً سے پہلے ایک سال گزرنے کے بعد زکاۃ واجب ہوگی، اگر ایسی رقم وصول ہونے میں مثلاً تین سال لگ گئے تو نصاب سے زیادہ ہونے کی صورت میں گزشتہ تین سالوں کی زکاۃ دینا لازم ہوگا، اگر نصاب سے کم رقم وصول ہوئی تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوگی۔

● دین لطیف: وہ دین جو کسی مال کے عوض میں واجب الادا ہو، لیکن ایسی نہیں ہو کہ مال سے ہاتھ میں باقی نہ رہے جیسے مبیع کی رقم جو کسی مال کے عوض میں باقی نہیں رہتی کہ حرمت ربا کی مصلحت کا مقتضا ہے، ایسی رقم پر زکاۃ اس وقت واجب ہوگی جب وصول ہو اور اس پر قبضہ ہونے کے بعد ایک سال گزر جائے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا وہ سے اموال زکاۃ سے مل کر نصاب بنے والی ہو۔[1]

قرض حسنہ کی زکاۃ

جو رقم کسی کو قرض حسنہ کے طور پر دی گئی ہو وصول ہونے کے بعد اس رقم کی زکاۃ دی جائے گی، وصول ہونے سے قبل زکاۃ دینا لازم نہیں چاہے تو یہ بھی درست ہے۔[2]

---

[1] الحصکفی، الدر المختار: ۲/۲۷۶، مکتبہ زکریا، دیوبند، شامی، رد المحتار: ۲/۲۷۶، مکتبہ زکریا، دیوبند، الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۳/۱۸۳۷، ۱۸۳۸

[2] مکتبہ زکریا، دیوبند، فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۶/۱۵۸، مکتبہ زکریا، دیوبند

besturdubooks.wordpress.com

جس قرض کے وصول ہونے کی امید نہ ہو

جو روپیہ وصول ہونے کی امید نہیں ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، البتہ جب وہ روپیہ وصول ہو جائے تو جتنے سال گزرے ہیں ان سب کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔[1]

اگر مقروض انکار کرے تو زکوٰۃ کا حکم

اگر مقروض قرض سے منکر ہو اور قرض خواہ کے پاس گواہ بھی نہ ہو تو اس صورت میں قرض خواہ پر پچھلے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں اور وصول ہونے کے بعد بھی گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔[2]

قرض قسطوں میں وصول ہو

جو قرض قسطوں میں وصول ہو اس میں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم یہ ہے کہ جس قدر وصول ہوتا جائے اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور آئندہ جب بھی زکوٰۃ کا سال آئے تو اس سے پہلے وصول شدہ رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔[3]

مہر اور ادا شدہ زکوٰۃ

مہر جس کے ملنے سے پہلے عورت کا انتقال ہو گیا ہو، اس میں شوہر پر کوئی زکوٰۃ واجب نہیں ہے، البتہ جب شوہر اس کو ادا کر دے تو اس کو ملنے کے بعد گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔[4]

---

[1] ... الفقہ الحنفی وادلتہ، کتاب الزکوٰۃ، ۲/۸۰۲

[2] ... ایضاً، ۲/۸۰۳

[3] ... الفقہ الحنفی وادلتہ، کتاب الزکوٰۃ، مصارف الزکوٰۃ، ۲/۸۲۲

[4] ... ایضاً، ۲/۸۲۳

besturdubooks.wordpress.com

شوہر کے ذمے دین مہر واجب ہے، مگر وہ مفلس ہے۔ بیوی جس وقت بھی یہ طلب کرے اس کا ادا کرنا ضروری ہے یا غیر مؤجل (فوری ادا کرنا نہیں) ہے لیکن شوہر خود اس کو ادا کرنے کی فکر اور کسی میں ایکا دلا رہا ہے اور منع کر رہا ہے تاکہ ادا کرنے تو ایسا دین (قرضہ) مانع من وجوب زکاۃ ہے۔ اس مقدار دین کے علاوہ اس کے پاس بقدر نصاب مال ہوگا تو اس پر زکاۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں اور اگر شوہر ادا کرنے کی فکر میں ہے اور کوشش میں ہے، مل کر اس کو اطمینان ہے کہ ادا کر دیں گے تو ایسا دین مانع من وجوب زکاۃ نہیں ہے۔[1]

اگر کسی عورت کو نکاح کے بعد پورا حق مل جائے اور ایک سال اس کے قبضے میں رہے اور اس سے بعد اس کا شوہر خلوت سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دے اور وہ بیوی ہونے مہر میں سے نصف واپس کرے تو اگر وہ مہر نقد یعنی سونے چاندی کی قسم سے ہے تو اس عورت کو پورے مہر کی زکاۃ دینا ہوگی اور اگر وہ نقدی قسم سے نہیں ہے تو پھر پورے مہر کی زکاۃ اس کے ذمے نہ ہوگی بلکہ نصف ہی ہوگی۔[2]

رہن کی رقم اور زکاۃ

اگر کسی نے اپنی کوئی چیز رہن رکھ کر قرض لیا ہو تو یہ مقروض ہے۔ اگر اس کے پاس قرض کی رقم کے علاوہ نصاب کے برابر رقم ہے تو زکاۃ واجب ہوگی، ورنہ قرض کی رقم پر زکاۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ قرض دینے والا رقم وصول کرنے کے بعد جس زکاۃ کا سال گزرے، اگر وصول ہونے سے پہلے زکاۃ ادا کرے تب بھی درست ہے زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

گروی رکھی ہوئی یعنی رہن رکھی ہوئی چیز اگر ہو تو رہن رکھنے والے پر

---

[1] مستفاد از فتاوی دار العلوم ۶/۲۱۰

[2] علامہ الطحطاوی کا بیان، حصہ چہارم، صفحہ ۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

ہے اور نہ رکھنے والے پر ہے۔[1]

مالِ ہبہ کی زکاۃ

ہبہ (کسی نے تحفہ دیا) اس کے لیے قبول لازم ہے۔ قبول کرنے کے بعد جو چیز ہبہ کی گئی ہے اس پر ملک حاصل ہوتی ہے اور اگر قبول نہ کیا گیا ہو تو ملکیت ثابت نہیں ہوئی، اس پر زکاۃ لازم نہیں، اگر قبول کیا تو اس وقت سے اس پر زکاۃ کا حساب ہوگا، اگر زکاۃ واجب ہوئی چیز ہے اور نصاب کے مقدار اور اس پر سال بھی گزر جائے۔[2]

مالِ حرام اور اولاد کی زکاۃ

حرام مال میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ مال حرام خالص ہو، جب تو اس میں زکاۃ واجب نہ ہوگی، کیوں کہ اس صورت میں اگر اس کے مالک معلوم ہیں تو وہ مال اصل مالک کو واپس کرنا واجب ہے اور اگر اصل مالک معلوم نہیں تو سب مال کا صدقہ کرنا واجب ہے، اگر حرام مال مخلوط (ملا ہوا) ہے، اس صورت میں دیکھا جائے گا اگر حرام مال کی مقدار اس میں سے نکالی جائے تو جتنا نصاب بچتا ہے یا نہیں، اگر بچتا ہے تو اس مقدار باقی میں زکاۃ واجب ہوئی اور اگر نہیں بچتا تو زکاۃ واجب نہ ہوئی۔[3]

غصب و رشوت کے مال

غصب و رشوت کے مال پر زکاۃ واجب نہیں ہے، وہ سب مال خیرات کرنا چاہیے، جب مالکوں اور وارثوں کا پتا نہ لگے۔[4]

---

[1] حلبی، در المختار، دیوبند، کتاب الزکاۃ ۱/۲۶۳

[2] مسائل زکاۃ و ادلہ ۱/۲۶۹

[3] ۸۸ ابن العثیمین، کتاب الزکاۃ و المصدقات ۱۵/۲۳

[4] حلبی، در المختار، دیوبند، کتاب الزکاۃ ۱/۸۸

besturdubooks.wordpress.com

بینک کے سود

بینک سے ملنے والی سودی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں، لیکن اسے ثواب کی نیت سے فقراء میں تقسیم کر دینا واجب الصدقہ ہے (یعنی صدقہ کرنا واجب ہے)۔[1]

پنشن کی زکوٰۃ

ملازمت سے پنشن یا ملازمت کے دوران پراویڈنٹ فنڈ کی جو رقم ملتی ہے، وہ اس کو ملنے والی ہر رقم کے ساتھ سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ لہٰذا جتنی رقم کی زکوٰۃ پہلے ادا کی ہو اتنی رقم کو منہا کر کے باقی رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔[2]

حج کے سال کی زکوٰۃ معاف ہے

حج کے سال کی زکوٰۃ بھی معاف ہے۔ اگر حج کے لئے جانے والے نے سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دی ہو تو ٹھیک ہے، ورنہ اس پر لازم ہے کہ زکوٰۃ ادا کرے۔ اس وقت اس کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب کے برابر ہو۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اگر مال نصاب سے کم رہ جائے تو بھی ان کے لئے زکوٰۃ دینا واجب ہے۔[3]

حج کے لئے جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ

حج کے لئے جمع کی ہوئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جب تک حج کا وقت آئے اس وقت تک اگر سال گزر جائے تو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ اگر رقم کسی نے بطور امانت رکھی ہے تو امانت رکھنے والے پر زکوٰۃ لازم نہیں۔[4]

---

[1] فتاویٰ رحیمیہ ج ۷ ص ۱۷۱

[2] فتاویٰ رحیمیہ ج ۷ ص ۱۷۲

[3] فتاویٰ رحیمیہ ج ۷ ص ۱۷۳ [4] فتاویٰ رحیمیہ ج ۷ ص ۱۷۴

besturdubooks.wordpress.com

کی قسم کے لیے ہو تو قسم ہی ٹوٹی ہے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔ اس سے زائد رقم ہو تو کمی کی صورت میں اس کو واپس لے لی اس میں سے کچھ رمضان تک جتنی رقم بچے گی اس پر زکاۃ فرض ہے، جو خرچ ہوتی اس پر نہیں۔[1]

زکاۃ کی رقم سے کسی کو حج کرانا

اگر زکاۃ کی رقم حج کرنے والے کی ملک کر دی جائے، اور وہ مستحق زکاۃ ہے تو اس کو اختیار حاصل ہے کہ وہ زکاۃ کی رقم سے اپنا حج کرے یا جس فرض میں چاہے صرف کرے۔ تاہم یہ درست ہے اور زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

البتہ اپنی زکاۃ کے روپے سے اپنا حج کرنا درست نہیں ہے، باقی کسی شخص کو اپنی زکاۃ کی رقم دینا کہ وہ حج حسب نصاب ہو جائے مکروہ ہے، لیکن زکاۃ ادا ہو جاتی ہے، یہ اس وقت ہے کہ وہ غریب عیال دار نہ ہو۔

اگر عیال دار ہے، اس کو کچھ مضائقہ نہیں رقم زکاۃ سے دی جا سکتی ہے۔[2]

امانت کی رقم پر زکاۃ کا حکم

اگر کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اس کی زکاۃ نکالنا آپ کے ذمہ نہیں ہے، بل کہ اس کی زکاۃ امانت رکھوانے والے کے ذمے لازم ہے۔ اگر اس نے آپ کو زکاۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم سے زکاۃ ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً زید کے پاس عمر کی کچھ امانت ہے اور عمر وہ چھا گیا اور وہ زید کو بذریعہ ٹیلیفون یا خط لکھ دیتا ہے جاتے وقت کہ میری امانت کی رقم سے زکاۃ ادا کر دی جائے اور زید نے ادا کر دی تو اس صورت میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔[3]

---

[1] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الزکاۃ، ۲/۲۷۰

[2] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الزکاۃ، ۲/۲۷۸، ۲۷۹

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، مسائل زکاۃ، ۶/۱۳۰

besturdubooks.wordpress.com

بینک میں جمع شدہ مال پر زکوٰۃ

بینک میں جو رقم جمع کی جاتی ہے اس کی حیثیت امانت کی ہوتی ہے، صاحب مال کسی وقت بھی اپنا روپیہ واپس کرسکتا ہے اور اس میں تصرف کرسکتا ہے، زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے مکمل طور پر قبضہ ضروری نہیں ہے، مال کی کمی وبیشی، وقت تصرف تصرف کرنے کے وقت میں ہو خلطا قیاس کیا جائے گا۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ زید کے ہونے مال (سامان) پر قبضہ سے پہلے ہی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے

"انما المبیع فملک القبض للقبض لانہ جمیع انہ یتکون بصنایۃ"[1]

لہٰذا بینک میں جمع شدہ رقم پر اصل رقم پر سال زکوٰۃ واجب ہے۔[2]

بینک اور انشورنس کے انٹرسٹ میں زکوٰۃ

بینک اور انشورنس پر جو انٹرسٹ ملتا ہے اور ہوتا ہے تین طرح کا ہوسکتا ہے کبھی وہ ہوتا ہے کہ اس نے دوسال کو اضافہ ہے۔ مالِ حرام کو صدقہ کرنا ثواب سے خالی نہیں، یا ہوسکتا ہے، یہ ثواب کا مال ہے۔ مال کی کوئی کارکردگی تو نہیں ہے۔

"تو یہ پورا حساب مال حرام ہی ہے تو اس کے ذمے زکوٰۃ نہیں ہوتی، کیوں کہ اس تو مال کی تو مالک کو واپسی ضروری ہے واجب کہ صاحب مال کو واپس کرنے میں تو فی پھیلی نہ ہو، اور نہ صدقہ کرنے سے واجب کہ مالک نہیں، اگر مال کا نصاب حصہ علاحدہ ہو تو پھر حرام تو روپوں کے مجموعے پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔"[3]

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

سرکاری ادارے کی ملازمت میں ہوتا ہے اور تنخواہ میں سے ہر ماہ کچھ رقم اس میں جمع کرائی جاتی ہے

---

[1] ھدایہ مع فتح القدیر، ج ۱، ص ۴۸۹، ۴۹۰

[2] جدید فقہی مسائل، ج ۱، ص ۲۱۱

[3] جدید فقہی مسائل، ج ۱، ص ۲۱۲

besturdubooks.wordpress.com

ہو کر بوقت تقسیم ملازمت ملازمین کو ملتا ہے، وہ ایک سرکاری انعام سمجھا جاتا ہے، اس کی زکاۃ کو گزشتہ سالوں کی واجب نہیں ہوتی، بل کہ وصول ہونے کے بعد جب سال بھر نصاب پر گزر جائے، اس وقت زکاۃ ادا کرنا لازم ہوتی ہے۔

شیئرز (حصص) پر زکاۃ کا حکم

واضح رہے کہ شیئرز کی خرید و فروخت کئی طرح سے ہوتی ہے، اس لیے شیئرز کی خرید و فروخت کا جائز یا ناجائز ہونا اس پر موقوف ہے کہ شیئرز کی خرید و فروخت کس طریقہ سے ہو رہی ہے، اور شیئرز کی خرید و فروخت کے تمام طریقے جائز نہیں ہوتے، بعض طریقے ناجائز بھی ہوتے ہیں، مثلاً:

1. جس کمپنی کا شیئر خریدا جا رہا ہے، وہ کمپنی سود کا لین دین کرتی ہو۔
2. اس کمپنی کا کاروبار ناجائز ہو (مثلاً شراب کا کاروبار، جوئے کا کاروبار وغیرہ)
3. اور یہ بھی پایا گیا ہے، وہ حلال اور حرام قرضہ خرید و فروخت پر مشتمل نہ ہو۔
4. نیز شیئر ہولڈر کو نفع ان کے حصص کے بقدر ملتا ہو۔

بہر شیئرز کی خرید و فروخت میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، ورنہ ناجائز آمدنی لازم سے بچ سکے۔

اگر شیئرز کی زکاۃ کمپنی ادا کرے

اگر شیئرز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکاۃ نکالنے کی اجازت دی اور کمپنی نے سب کی طرف سے زکاۃ نکال کر شیئرز میں تقسیم کر کی تو زکاۃ ادا ہو جائے گی اور اگر شیئرز کے حصہ داروں نے اجازت نہیں دی اور کمپنی نے اجازت کے بغیر اجتماعی طور پر زکاۃ ادا کر دی تو اس صورت میں زکاۃ ادا نہیں ہوئی۔

فلسڈ ڈیپازٹ پر زکاۃ

آج کل بینک میں رقم جمع کرنے کی ایک صورت وہ ہے، جس کو "فکسڈ ڈیپازٹ" کہا جاتا ہے، اس طرح یہ رقم ایک مخصوص مدت تین، پانچ یا سات سال

[1] جدید فقہی مسائل، زکاۃ کے جدید مسائل، ص ۱۰۸

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اب اگر اس رقم کو تین سال گزر جائے تو اس کا ڈھائی فیصد اس رقم کو زکاۃ دینا واجب ہے اسی طرح کھیتی اور رقم پر جو جانور (یا مکان) کاشتکار یا پیشہ ور لوگوں نے کام کرنے کے لیے رکھے ہوں اس پر زکاۃ نہیں ہے۔

اسی طرح محترم مدرسے یا اس کا نظم مدرسہ کی نیت رکھتی ہے اس پر زکاۃ فرض نہیں ہوتی اس لیے کہ جو رقم کسی کو دی جائے وہ چندہ میں دی جائے اس کی حیثیت مال واقف کی نہ ہوتی ہے اور وہ چندہ دینے والے کی ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے اس لیے اس پر زکاۃ نہیں ہے۔

نیت زکاۃ

قصد کھیتی کو (کاشتی وں نے) زراعت کو (نیت) کہتے ہیں۔ ثمر (پھل) کے حاصل ہونے سے پہلے پہلے (نیت) کی جاسکتی ہے۔ نیت کی تکمیل کے اثرات مختلف ہوتے ہیں جس طرح نظر عبادت (نماز، روزہ، حج وغیرہ) میں نیت ضروری ہے اسی طرح واجبی زکاۃ میں بھی نیت ضروری ہے ورنہ زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔

نیت کی دو صورتیں ہیں

1. زکاۃ ادا کرتے وقت دل میں نیت کرے کہ میں زکاۃ دے رہا ہوں۔
2. یا اپنے مال سے زکاۃ کی رقم الگ کرتے وقت نیت کرے کہ یہ زکاۃ کی رقم ہے، چاہے کتنی دیر کے بعد وقت زکاۃ کی نیت ہو یا بعد میں ان دونوں صورتوں میں زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

جیسا کہ مختلف زیور میں ہے

اس وقت زکاۃ کا روپیہ کسی کو دیتے وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرلے کہ میں زکاۃ کا دیتا ہوں اگر نیت نہیں کی یا اس سے دوسرا زکاۃ نہیں ہوئی بچے سے ادا ہو جائے

besturdubooks.wordpress.com

مجموعۃ الفتاویٰ میں ہے

"ادائے زکاۃ کے وقت یا اس مال کو اپنے مال سے جدا کرتے وقت زکاۃ ادا کرنے کی نیت ہونا ضروری ہے، اور ادائے زکاۃ کے وقت اگر کوئی یونہی تم دیتے ہوتو فوراً کہدے میں زکاۃ دیتا ہوں، تعین اعلان واظہار ضروری نہیں۔"[1]

بغیر نیت کے زکاۃ دینا

جو رقم بلا نیت زکاۃ ادا کی گئی ہو وہ زکاۃ کی شمار نہیں ہوگی اور زکاۃ ادا نہیں ہوگی، اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ فقیر کے پاس رہے اس وقت تک نیت کر لینا درست ہے اور نیت کرنے سے زکاۃ ادا ہو جائے گی، البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اس وقت نیت کرنے کا اعتبار نہیں، پھر سے زکاۃ دا کرے۔

زکاۃ ادا کرنے کے لیے کسی کو وکیل بنایا تو اس کو رقم دیتے وقت نیت کر لینا کافی ہے، اگر وکیل بنانے کے وقت نیت نہیں کی، البتہ زکاۃ کی رقم وکیل کو دیتے وقت نیت کر لی تو یہ صورت بھی درست ہے، زکاۃ دینے موکل کی نیت معتبر ہے نہ کہ وکیل کی۔[2]

مالک کی طرف سے نیت کر کے زکاۃ ادا کرنا

اگر مالک مرد صاحب نصاب نے پہلے سے اپنے گھر والوں کو اجازت دے رکھی ہے زکاۃ ادا کرنے کی، تب تو جس وقت اس کے گھر کے افراد نے بہ نیت زکاۃ کسی کو کچھ دیا تو زکاۃ ادا ہو گئی، اگر ایسا نہیں تو پھر مالک کی اجازت دینے تک اگر وہ رقم اس رقم اس کے پاس موجود ہے جس کو دی گئی تو نیت زکاۃ صحیح ہوگی اور زکاۃ ادا ہو گئی ورنہ اگر خرچ ہو گئی تو زکاۃ ادا نہیں ہوئی۔[3]

---

[1] مجموعۃ الفتاویٰ، کتاب الزکاۃ ۱/۲۱۲

[2] مراقی الفلاح، وبہ علی حاشیہ الطحطاوی، کتاب الزکاۃ ۱/۴۴۰

[3] مراقی الفلاح، وبہ علی حاشیہ الطحطاوی، کتاب الزکاۃ، مسائل متفرقہ زکاۃ ۱/۴۴۰

besturdubooks.wordpress.com

جانوروں کی زکاۃ

مویشیوں کی زکاۃ کی اہمیت

[illegible] مویشیوں کی زکاۃ کی اہمیت

[illegible] مویشیوں کی زکاۃ کی اہمیت

[illegible] مویشیوں کی زکاۃ کی اہمیت

سائمہ جانور کی تعریف اور اس میں زکاۃ کا حکم

[illegible] سائمہ جانور کی تعریف اور اس میں زکاۃ کا حکم

[illegible] سائمہ جانور کی تعریف اور اس میں زکاۃ کا حکم

[illegible] سائمہ جانور کی تعریف اور اس میں زکاۃ کا حکم

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

❶ جو شخص کسی مویشی یا جانور کے بچے کو دودھ پلاتا ہے اس کو اس بچے کے مالک سے کچھ لینے کا حق نہیں ہوتا۔

❷ جو شخص کسی مویشی یا جانور کے بچے کو دودھ پلاتا ہے اس کو اس بچے کے مالک سے کچھ لینے کا حق نہیں ہوتا۔

چوتھا فصل: سال کے درمیان حاصل ہونے والی رقم کا حکم

جو مال سال کے درمیان حاصل ہوا ہو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس نصاب کے برابر رقم تھی اور سال گزرنے سے پہلے اس کی رقم میں اضافہ ہو گیا، مثلاً کسی نے اس کو تحفہ دیا یا اس کی تجارت میں نفع ہوا یا اس کی بکریوں کے بچے پیدا ہوئے تو ان سب کی زکوٰۃ اسی سال کے آخر میں ادا کرنی ہوگی جس میں اس کی اصل رقم پر سال گزرا ہے۔ اس کے لیے الگ سال گزرنا ضروری نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

چاہیے۔ اس کی زکوٰۃ سے پہلے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے قرض کی قیمت کا حصہ منہا کر لینا چاہیے۔ اس طرح سے حاصل ہونے والی رقم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

زکوٰۃ کس کو دینی چاہیے؟

زکوٰۃ کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ ان کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ لوگ جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ (۲) وہ لوگ جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ (۳) وہ لوگ جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔

[illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔

[illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔

[illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔ [illegible] زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنی ضروریات کے لیے کافی مال نہ رکھتے ہوں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

مشترکہ جانوروں کی زکاۃ کا حکم

ایک شخص کی اسی (۸۰) بھیڑوں کے ساتھ کسی کی بیس (۲۰) بھیڑوں میں نصف نصف کی شراکت ہے کہ مرکز میں نصف اس کی ہے نصف دوسرے شخص کی گویا بحیثیت مجموعی ان کی چوالیس (۱۰۰) بھیڑیں ہیں تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان تعداد (مشترکہ) میں زکاۃ واجب نہیں یہی حکم ان وقت تک ہوگا جب تک مثلاً ساٹھ (۶۰) بھیڑوں کے ساتھ ایک شخص کے ساٹھ (۶۰) کا بیں بھی شرکت سے[1]

اگر بھیڑوں سے وہ ان کے مشترکہ مال کی زکاۃ لی جائے تو اس صورت میں دونوں شریک ایک دوسرے سے اپنے اپنے حصے کے مطابق بھیڑوں کا مطالبہ کر لیں گے۔

اب دو آدمیوں کے پاس الگ الگ کے ایک مشترکہ گھر میں کچھ (۱۰۰ اونٹ ہوں ایک شخص کے پاس تینتیس (۳۳) اونٹ دوسرے کے پاس پچیس (۲۵) اونٹ تو ۵۸ واں کو ان دونوں سے ایک پانچ سال کی مادہ کی اور ایک تین سال کی مادہ کی زکاۃ میں لے گا اب اس طریقہ کار میں جس قدر زکاۃ میں چلا گیا ہے وہ مال کے بقدر دونوں شریک سے لے گا[2]

جانور استعمال میں ہوں ان کی زکاۃ کا حکم

مثلاً جو زراعت کے لئے گھوڑے مزدوری کے لئے گاڑی کھینچنے کے لئے ہیں تو ان جانوروں پر زکاۃ نہیں ہے[3]

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

کن کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

مخلوط النسل جانوروں کی زکاۃ

جانور جانوروں کی زکاۃ میں پیش کرے اور دونوں نر ہوں یا دونوں مادہ ہوں یا ایک نر ہو ایک مادہ ہو ان پر زکاۃ واجب نہیں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکاۃ لازم ہوگی۔

جو بچہ کسی وحشی اور اہلی جانور سے پیدا ہوا ہو اس کا حکم اس ماں کی طرح ہے جس نے اسے جنا ہے اور اگر اہلی ہے تو اہلی سمجھے جائیں گے اور وحشی ہیں تو وحشی سمجھے جائیں گے اور اگر ایک اہلی ہے ایک وحشی ہے تو اس کا حکم اس سے ہوگا جس سے اس کی پیدائش ہوئی ہے اور اگر نر سے ہوئی ہے تو نر کے حکم میں ہے اور مادہ سے ہوئی ہے تو مادہ کے حکم میں ہے۔

جو جانور سارا سال یا اکثر سال تک جنگل میں چرتا ہو اس کی تجارت میں نیت کرلی جائے تو اس سال اس کی زکاۃ تجارت کی زکاۃ ہوگی اور اگر اس نے تجارت کی نیت نہیں کی ہے اس وقت سے اس کا تجارتی مال شمار ہوگا۔

وقف کے جانور پر زکاۃ کا حکم

وقف کے جانوروں پر اور ان جانوروں پر جو کسی ایسے ادارے کے لیے رکھے گئے ہوں جو زکاۃ قبول نہیں کرتا ہو زکاۃ واجب نہیں ہے خواہ وہ ادارہ دینی ہو یا رفاہی ہو یا تعلیمی ہو اگر وہ ادارہ تجارت کے لیے جانور رکھتا ہے تو ان پر زکاۃ واجب ہوگی۔

اونٹوں کی زکاۃ کے نصاب کی تفصیل

ایک اونٹ سے چار اونٹوں تک ہر اونٹ پر ایک بکری زکاۃ میں دینی ہے۔ پھر

---

besturdubooks.wordpress.com

۵ سے ۹ تک	ایک اونٹ اور ایک بکری
۱۰ سے ۱۴ تک	دو بکریاں
۱۵ سے ۱۹ تک	تین بکریاں
۲۰ سے ۲۴ تک	چار بکریاں
۲۵ سے ۳۵ تک	ایک سال کا اونٹنی (یا بیل)
۳۶ سے ۴۵ تک	دو سال کا اونٹنی (یا بیل)
۴۶ سے ۶۰ تک	تین سال کا اونٹنی (یا بیل)
۶۱ سے ۷۵ تک	چار سال کا اونٹنی (یا بیل)
۷۶ سے ۹۰ تک	دو سال کا اونٹنیاں
۹۱ سے ۱۲۰ تک	تین سال کا اونٹنیاں
۱۲۱ سے ۱۳۰ تک	تین سال کا اونٹنیاں اور ایک بکری
۱۳۱ سے ۱۴۰ تک	تین سال کا اونٹنیاں اور دو بکریاں
۱۴۱ سے ۱۴۹ تک	تین سال کا اونٹنیاں اور تین بکریاں
۱۵۰ سے ۱۵۹ تک	تین سال کا اونٹنیاں اور چار بکریاں
۱۶۰ سے ۱۷۵ تک	تین سال کا اونٹنیاں اور ایک سال کا اونٹنی
۱۷۶ سے ۱۸۵ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں
۱۸۶ سے ۱۹۵ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور ایک بکری
۱۹۶ سے ۲۱۰ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور دو بکریاں
۲۱۱ سے ۲۲۵ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور تین بکریاں
۲۲۶ سے ۲۳۵ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور چار بکریاں
۲۳۶ سے ۲۵۰ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور ایک سال کا اونٹنی
۲۵۱ سے ۲۶۰ تک	تین سال کا تین اونٹنیاں اور دو سال کا ایک اونٹنی

besturdubooks.wordpress.com

۱۹۹ سے ۲۱۴ تک — تین حقے چار اونٹنیوں پر دو سو پانچ اونٹنیاں۔

۲۱۵ سے ۲۲۹ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور ایک بکری۔

۲۳۰ سے ۲۴۴ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور دو بکریاں۔

۲۴۵ سے ۲۴۹ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور تین بکریاں۔

۲۵۰ سے ۲۶۴ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور چار بکریاں۔

۲۶۵ سے ۲۷۹ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور ایک حقہ ایک اونٹنی۔

۲۸۰ سے ۲۹۴ تک — تین حقے چار اونٹنیوں اور ایک حقہ ایک اونٹنی۔

۲۹۵ سے ۳۰۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں۔

۳۰۵ سے ۳۱۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور ایک بکری۔

۳۲۰ سے ۳۳۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور دو بکریاں۔

۳۳۵ سے ۳۴۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور تین بکریاں۔

۳۵۰ سے ۳۶۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور چار بکریاں۔

۳۶۵ سے ۳۷۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور ایک حقہ ایک اونٹنی۔

۳۸۰ سے ۳۹۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور دو حقے ایک اونٹنی۔

۳۹۵ سے ۴۰۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور تین حقے ایک اونٹنی۔

۴۰۵ سے ۴۱۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور چار حقے ایک اونٹنی۔

۴۲۰ سے ۴۳۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور ایک حقہ ایک اونٹنی۔

۴۳۵ سے ۴۴۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور دو حقے ایک اونٹنی۔

۴۵۰ سے ۴۶۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور تین حقے ایک اونٹنی۔

۴۶۵ سے ۴۷۹ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور چار حقے ایک اونٹنی۔

۴۸۰ سے ۴۹۴ تک — تین حقے پانچ اونٹنیاں اور ایک حقہ دو اونٹنی۔

۴۹۵ سے ۵۰۴ تک — تین حقے چھ اونٹنیاں۔

ذکر بالا تفصیل میں ۵۰ سے آگے تک دیے گئے اعداد سے اپنے گھر یا محل سکونت کے مطابق جہاں تک چاہیں ہزاروں لاکھوں تومانوں کی زکوٰۃ حساب لگا سکتے ہیں، اس کا خلاصہ حاصل یہ ہے کہ ۱۵۰ کے بعد ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری، کچھ ۲۵ سے ۳۵ تک ایک سال اونٹنی، کچھ ۳۶ سے ۴۵ تک دو سال اونٹنی، کچھ ۴۶ سے ۵۰ تک تین سال اونٹنی، اس کے بعد پھر سے ہر پانچ پر ایک بکری، ۴۵ پر ایک سال اونٹنی، ۶۰ پر دو سال، ۷۰ سے ۵۰ تک تین سال۔

besturdubooks.wordpress.com

ہدایات:

1. جہاں لکھنے والا لکھ دے، اس میں ایک سال کی عمر لازم ہے اور مذکر و مؤنث میں اختیار ہے، چاہے لکھنے سے پہلے گزر جائے، مگر اولاد کی موت سے ہی دینا لازم ہے۔ اولاد (یا بچہ/بچی) بننے اولاد کی قیمت لگا کر اس قیمت سے زائد یا اس سے زائد قیمت کا مال دے دینا چاہیے۔
2. جہاں تین سو روپے پر اختیار ہے، وہاں اختیار ہے کہ ان کے بجائے دو سو پچاس روپے دے دے۔
3. زکاۃ کا نصاب مذکور اس صورت میں ہے کہ وہ مال تجارت کے لیے نہ ہو، اور ان کا نصاب چاندی ہو، یا ہو تو کم، نہ ہو تو سونا چاندی میں سے جس کا نصاب کم ہو، اس کے اعتبار سے زکاۃ ادا کرے، یعنی اگر اس کے پاس سونا نہ ہو، صرف چاندی ہو تو چاندی کے نصاب کے اعتبار سے زکاۃ ادا کرے۔
4. اگر مال تجارت کے لیے ہو، تو ان پر نصاب مذکور کے مطابق ہر سال چالیسواں حصہ نہیں، بلکہ ہر سال سال تجارت کی طرح اس کی قیمت پر زکاۃ واجب ہوگی، خواہ وہ نفع کرتے ہوں یا کم، نہ ہو تو چاندی کا نصاب تجارت کے لیے ہونے کا حساب ہونے کی قریبی وقت میں خرید کی قیمت لگانے کی ایسے ہو، اگر قریب سے بعد پہلے کی قیمت کی بات ہی یاد نہ ہو، یا قریب رکھتے ہوئے ان کی قیمت پہلے کی قیمت ہو، تو اندازہ اصل کو قریب کے وقت کے پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے صحیح حال میں پوچھ تجارت کریں۔
5. یہ وقف جاری رہنے والے ادارے کے لیے ہوں، ان پر کسی کو زکاۃ نہیں دے سکتے

گائے کے بچھڑے کی زکاۃ کا نصاب

گائے بیل دونوں جنس ہی قسم ہیں، دونوں کا نصاب بھی ایک ہے، [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پوری ہوتو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مثلاً تیس گائے دو سال اور تیس کھیتیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا ہوا، اگر تیس گائے دو سال کی ہیں تو زکوٰۃ میں ایک تبیع دینا ہوگا، جس کی قیمت زیادہ ہوگی، بعض اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائے گی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائے گی اور دونوں برابر ہیں تو اختیار ہے۔

تیس گائے بھینس میں ایسے ملائے کہ بھینس کا بچہ جو پورے ایک سال کا ہوا تیس سے کم ہوگئی پھر کسی اور تیس کے بعد اتنا بیس تک گئی پھر گئیں (صرف ایک سال کا بچہ ہی ہے) اب چالیس گائے بھینس میں پورے دو سال کا بچہ۔ اب انتالیس پچھ نہیں (یعنی صرف دو سال کا بچہ ہی رہے گا) جب سالم ہو جائیں تو ایک ایک سال کے دو بچے دینے ہوں گے۔ پھر جب سالم سے زیادہ ہو جائیں گے تو ہر تیس میں ایک سال کا بچہ اور ہر چالیس میں دو سال کا بچہ۔ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک سال کا بچہ اور ایک دو سال کا بچہ، کیوں کہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا۔ اور سب الگ الگ ہو جائیں تو دو سال کے دو بچے، کیوں کہ اس میں چالیس کے دو نصاب ہیں اور دونوں میں ایک ایک سال کے تین بچے، کیوں کہ ہر تیس میں تین۔ کے نصاب ہیں اور ہر میں ایک ایک سال کے اور ایک بچہ دو سال کا، کیوں کہ ستر میں دو نصاب ہیں ایک تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے۔ البتہ جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف شکل پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے جس کا چاہے عمل کرلیں، مثلاً: ساٹھ میں چھ نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے، پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کرکے ایک سال کے چار بچے دیں یا چالیس کے نصاب کا اعتبار کرکے دو سال کے تین بچے دیں۔

فائدہ: یہ کہ ساٹھ کے بعد پھر پیدائش سے نصاب بدلتا ہے کہ وہاں سے کم

besturdubooks.wordpress.com

پڑتے تو زکاۃ نہیں، روئی نہ ہو تو روئی زکاۃ دینا ہوگی لہٰذا اس سے پہلے ہی جانی تھی۔ (بیوپاری کے لئے تفصیل کے لئے دیکھو مولانا تیل، گیہوں، کپڑا، بھاؤ بھجنا وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے)

بھیڑ بکریوں کی زکاۃ کا نصاب

بھیڑ بکریوں کا نصاب چالیس ہے، چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے، پھر ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں، پھر دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں، پھر چار سو تک چار بکریاں۔ اس کے بعد ہر سو میں ایک بکری واجب ہے۔

بھیڑ میں بھی یہی حکم ہے۔ بھیڑ کے بچے بھی اسی میں شامل ہیں۔ بھیڑ بکری مخلوط ہو تو جس کی زیادہ ہو اسی کا نصاب ہے۔ بھیڑ بکری کی زکاۃ میں یہ فرق ہے کہ بھیڑ نر مادہ میں سے تو زکاۃ دینا ہو تو مادہ ہی جانا چاہیے جو نہیں اور گھر والوں کو اچھی لگتی ہو تو نر بھی دے سکتا ہے۔ اسی حکم سے اونٹنی قیمت سے جانور دے سکتا ہے اونٹنی کے حکم سے اسی قیمت کا دے سکتا ہے۔

سال کے درمیان جانور کے مرنے پر زکاۃ کا حکم

ایک شخص کے پاس دو سو درہم کی مالیت کا سازھے باون تولہ چاندی کا زیور تھا۔ اتفاق سے دو سال پورا ہونے سے پہلے مر گئیں۔ اس شخص نے ان کی قیمت کا زیور نہیں رکھا تھا لہٰذا اب ان زیوروں کی قیمت نصاب کے برابر ہوگئی پھر بکریوں کا سال نصاب بھی پورا ہو گیا تو ان پر زکاۃ واجب ہوگی۔

۱؎ حلبی الکبیر، فصل فی زکاۃ الابل، ص ۳۰۱

۲؎ احسن الفتاوی، کتاب الزکاۃ، ۴/۲۵۱

besturdubooks.wordpress.com

بکری کے بچوں پر زکاۃ کا حکم

اگر صرف بچے ہیں تو ان پر زکاۃ نہیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی ایک سال کی یا اس سے بڑی بکری بھی ہے تو اس کے ساتھ مل کر نصاب میں انہیں کا اعتبار ہوگا اور مجموعہ جانوں پر ایک بڑی بکری فرض ہوگی۔[1]

جو سوائی جنگل میں بھی چریں اور گھر میں بھی

جو سوائی جنگل میں بھی چریں اور گھر میں بھی کھائیں تو یہی صورت میں غالب خوراک کا اعتبار ہے، اگر جنگل میں چرنے کی خورک غالب ہے تو زکاۃ فرض ہے ورنہ نہیں، بچے بچیوں کے بیچ، اور گھر کا چارہ غالب ہے یا دونوں برابر ہیں تو زکاۃ فرض نہیں، ہاں تجارت کے لیے ہوں تو مال تجارت کی زکاۃ فرض ہوگی۔

جن سوائی کا غالب چارہ گھر میں ہو یا باہر چرنا کم ہو ان پر زکاۃ فرض نہیں، ایسے مواشی کی زیادت سے فربہ ہے ہوں تو ان کی قیمت پر زکاۃ فرض ہے۔[2]

دو ماہ فروخت کرنے کی نیت سے پالی ہوئی بھینسوں کا حکم

جو بھینس جنگل میں نہیں چرتیں، بل کہ ان کو گھر میں کھلایا جاتا ہے، اس لیے اس پر زکاۃ فرض نہیں، البتہ اگر بھینسوں کی تجارت بھی مقصود ہو، مثلاً بھینس خریدتے وقت اس کا دودھ بیچنے کے ساتھ ساتھ بھینس بیچنے کی نیت ہو تو یہ بھینسوں کی قیمت پر زکاۃ فرض ہوگی۔[3]

عشر کے مسائل

عشر کے اصلی معنی پیداوار کا دسواں حصہ ہے۔ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] عمر نذیری کتب خانہ، کراچی، ۱/۱۷۲

[2] عمر نذیری کتب خانہ، کراچی، ۱/۱۷۲، بحوالہ: بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، فصل فی الزکاۃ فی السائمۃ، ۲/۱۰۱

[3] عمر نذیری کتب خانہ، کراچی، ۱/۱۷۲

besturdubooks.wordpress.com

واجبات شرعیہ کی دو قسمیں بیان فرمائی ہے، اس میں عشر کی زمین کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ ایک میں عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا ادا کرنا فرض ہوتا ہے اور دوسری میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ انہیں قسموں کے احکام کی اصطلاح میں دونوں قسموں پر عائد ہونے والی زکاۃ کو عشر ہی کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[1]

نصاب عشر:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا نصاب نہیں، بل کہ ہر قلیل و کثیر میں عشر واجب ہے۔ پیداوار جتنی بھی ہو عشر واجب ہوتا ہے۔ حدیث میں عشر نکالنا واجب ہے، اس کے لیے زکاۃ کی طرح کوئی خاص نصاب نہیں ہے جس کے مکمل ہونے پر عشر واجب ہو جائے اس کی وجہ آیات و حدیث کے الفاظ کا عموم ہے۔[2]

مسئلہ: عشر کل پیداوار پر واجب ہے اور جس وقت زمین پیداوار دے اسی وقت واجب ہوتا ہے، سال گزرنے کی قید اس میں نہیں ہے۔[3]

عشر واجب ہونے کی شرطیں

عشر واجب ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. مسلمان ہونا، یعنی کہ عشر ادا کرنا عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں۔
2. زمین کا عشری ہونا، خراجی زمین پر عشر واجب نہیں۔
3. زمین سے پیداوار حاصل ہونا۔
4. ایسی پیداوار ہونا جو کہ حاصل ہو، خودرو گھاس یا درخت وغیرہ پر عشر نہیں ہے۔[4]

---

[1] تبیین الحقائق، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ۲/۳۱۰

[2] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ۲/۳۱۰

[3] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ۲/۳۱۰

[4] حاشیہ ابن عابدین، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ۲/۳۱۰

besturdubooks.wordpress.com

زمین اگر عشری ہے تو اس کی آمدنی پر بھی جس قدر رقبہ اس زمین میں پیدا ہوا اس پر عشر واجب ہوتا ہے لیکن اگر زمین عشری نہ ہو تو پھر واجب نہیں ہوتا۔[1]

قانون سول سپلائی مال پر پورا سال گزر جانے کی شرط نہیں اور پھلوں کے علاوہ دوسری اشیاء کے لیے ہے۔ کھیتی اور پھلوں کے لیے سال گزر جانے کی شرط نہیں ہے بلکہ ہر فصل پر سال میں جتنی بھی بار ہوں عشر ہوگا۔[2]

کیا سرکاری مال گزاری ادا کرنے سے عشر ادا ہو جائے گا؟

عشر زکوٰۃ کی طرح ایک مالی عبادت ہے اور اس پر مصرف بھی وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ اگر کوئی بھی تنظیم حکومت خود مسلم ہو یا غیر مسلم اگر زمین داروں یا فاشت کاروں سے مال گزاری کی شکل میں محصول لیتی ہے تو اس شکل کی ادائیگی سے عشر ادا نہیں ہوگا۔ بلکہ مسلمان کے ذمہ واجب ہوگا کہ وہ خود عشر نکالے اور اس کے مصرف میں خرچ کرے۔ اور یہ بعینہ ایسا ہے جیسے فصل میں سے اگر قیمی ادا کرنے سے مال تجارت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔[3]

جس کھیت کا عشر نہ نکالا جائے اس کا حکم

جس کھیت میں سے واجب عشر (زکوٰۃ) نہیں نکالی وہ کھیت حلال ہے لیکن وہ کھیت زمین کی زکوٰۃ (عشر) ادا نہ کرنے سے گناہ گار ہونے کی وجہ سے ناپاک ہو جائے گا۔[4]

کن چیزوں میں عشر واجب ہے

اناج، سبزی، ترکاری، میوہ، پھل، پھول، انجیر، چرچا، بید سب کا یہی حکم

---

[1] فتاویٰ رحیمیہ، حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری، ۷/۱۰۱

[2] فتاویٰ رحیمیہ ۷/۱۰۱

[3] احسن الفتاویٰ ۴/۲۰۲

[4] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مکتبہ زکریا بک ڈپو دیوبند، ۶/۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

ہے یعنی عشر ہے[1]

عشری زمین یا باغ یا کھیت میں سے کوئی شخص نکاح اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے[2]

اسی سے پتہ چلا وں اور نالیوں میں عشر واجب ہے۔ اسی طرح جو قدرتی طور پر بارش، زمین ہوا وغیرہ سے بھی عشر واجب ہے۔ اسی طرح جو قدرتی طور پر نہر، کنواں، نالہ وغیرہ سے بھی عشر لازم ہے[3]

عشری زمین میں جو کچھ پیدا ہو خواہ وہ پھل ہو یا سبزی ہو یا غلہ ہو، تھوڑی ہو یا زیادہ ہو، خواہ خشک ہو یا تر ہو، خواہ کھیت میں پیدا ہو یا پھول باغ میں پیدا ہو، ہر ایک کے لیے الگ الگ حکم ہے اور اس میں باغ کی قسم کے پھل کا بھی سب میں بھی زکاۃ واجب ہے۔ اس زکاۃ کو عشر کہتے ہیں[4]

تجارت سے پہلے ہمیں قدرتی طور پر جو کچھ ہمارے کھیت سے کاشت یا درخت سے کا بھی فکر دیا ہے[5]

الغرض عشر ہر قسم کی پیداوار پر واجب ہے۔ خواہ کھیت کی ہو یا درخت کی ہو یا ہر قسم کی قسم کے دانے ہوں یا پھل ہوں، خواہ پھول ہوں، ہر قسم کی ہو کھجور، انگور، انجیر، زعفران، کھجور، مکئی، گنا وغیرہ ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور چیز ہو، ان تمام سے عشر واجب ہے[6]

[1] عشر، عالمگیری، ص ۱۹۳

[2] عالمگیری، کتاب الزکاۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ۱/۱۸۸

[3] الدر المختار، ۲/۲۷۰، کتاب الزکاۃ، باب العشر، ۲/۲۷۰ و ۲/۲۷۱، فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۰۰

[4] آسان فقہی، ص ۲۳

[5] فقہ الفقہاء، ۲/۲۰

[6] فتاوی عالمگیری، ۱/۱۸۸

besturdubooks.wordpress.com

لیے ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لیے زراعت کے کام میں نہیں لایا جاتا۔

عشر کے چند ضروری مسائل

اگر اپنی زمین کا عشر ہونے سے پہلے ہی بیچ دیا تو جائز نہیں اور اگر ہونے کے بعد اتنے سے آمی ادا کیا جب بھی جائز نہیں اور اگر چنوں کو عشر چلوں کے کاٹنے سے پہلے ہی بیچ دیا تو جائز نہیں، اگر چلوں کے کاٹنے کے بعد بیچا تو جائز ہے۔[1]

اگر کسی نے اپنی زمین بٹائی پر دینے کے لیے کسی کھیت پر دے دیا تو اس کا عشر جس پر زمین ہے اس پر ہوگا۔[2]

اگر زمین دو شخصوں کی مشترکہ ملکیت تھی یا ایسی ہے کہ پیداوار میں ایک شخص حصہ مالک زمین کا اور دوسرا شخص حصہ دوسرا کا رکھتا ہو اور دونوں میں الگ الگ تقسیم ہو چکی ہو تو اس صورت میں عشر دونوں پر اپنے اپنے حصہ پیداوار کے بقدر واجب ہوگا۔[3]

اگر کسی نے زمین تجارت کی نیت سے خریدی اور زمین کی پیداوار حاصل کر رہا ہے تو اس کی پیداوار پر عشر واجب ہوگا اور زکوٰۃ تجارت کی واجب نہیں ہوگی۔

جو پیداوار اس زمانہ میں زمین پر واقع شدہ زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہوگا۔

اگر بارش وقت پر اس کا سبب نہ ہو تو اس زمین کا عشر جس طرح کی زمین کو صاف کرنے کے لیے صاف کرنا پڑا ہے اسی طرح مالک زمین کے لیے یہ عشر اپنے ذمہ میں ادا کرنا لازم ہے، اس لیے کہ اس کے رہنے لایق ہونے کی وجہ سے عشر ہوگا ہے اور فقراء و مساکین پر صدقہ ہے۔

---

[1] ...

[2] ...

[3] ...

besturdubooks.wordpress.com

اگر کسی زمین کی آب پاشی چشمہ، نہر یا کنوئیں وغیرہ کے پانی سے ہوتو اگر اس میں آکثر کا حصہ بیان کیا جائے، مثلاً زیادہ پانی ہو تو دسواں حصہ، اور اگر کنوئیں وغیرہ سے ہو تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں طرح پانی سے برابر ہو تو تہائی پیداوار کا حصہ اور آدھی پیداوار کا حصہ۔

اگر شروع زمانے کا عشر اگر کسی کے ذمہ ہے، اس نے ادا نہیں کیا تو وہ ساقط نہیں ہوتا، اس کو ادا کرنا لازم ہے، عشر ادا نہ کرنے والے سخت گناہ گار ہوں گے۔

اگر زمین کرائے پر دینے جس قدر مدت استعمال کرنے کا یا کسی کو دینے کا اجرت پر یا بغیر اجرت کے اس نے عشر ادا کیا ہو[1]

عشر زمانہ کا نوحصہ واجب ہوتا ہے، اگر بجائے اس جنس کے اس کی قیمت دے دی جائے تو بھی جائز ہے، یعنی عشر بازار میں پیداوار کی جو قیمت رائج ہو[2]

دکان میں غلہ ہے اور اس کی قیمت بھی دے دیا جاتا ہے[3]

اگر کسی شخص نے اپنی زمین میں تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی پر دی، پس اگر زمین عشری ہے تو عشر دونوں حصہ کا اس میں واجب ہے[4]

اگر پانی پلانے کا مختلف پانی سے جیسے کنواں اور نہر، تو اس میں عشر پر لحاظ واجب ہوگا اور اگر دونوں قسم کی زمین اس سے سیراب ہوتی ہو تو اس پر لحاظ ہوگا اور اگر دونوں برابر پیداوار ہوتی ہے تو اس پر لحاظ ہوگا اور اگر ایک قسم کی زمین زیادہ ہو تو اس کا لحاظ ہوگا[5]

---

[1] فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ج ۱، ص ۱۸۸

[2] فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ج ۱، ص ۱۸۸

[3] فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ج ۱، ص ۱۸۸

[4] فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ج ۱، ص ۱۸۸

[5] فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب الخامس فی العشر والخراج، ج ۱، ص ۱۸۸

besturdubooks.wordpress.com

زمین فروخت کی تو عشر و خراج کس پر ہے؟

اگر زمین بیچے وقت فروخت ان سے خالی ہو چکی تھی، وہ یا اس سے زیادہ مدت باقی تھی اور بائع اپنے اسلے کاٹنے تک اس سال میں اس زمین سے کوئی فصل نہ اگاتی تھی تو اس کا خراج خریدار کے ذمے ہے اور اگر بیچنے والے کی کوئی فصل اگائی ہو تو خراج بائع اور مشتری دونوں پر تقسیم ہوگا اور اگر سال گزرنے میں تین ماہ سے زیادہ باقی تھی تو پورا خراج بائع پر ہے اور اگر بیچتے وقت زمین میں فصل بھی تھی، فصل تیار ہونے سے پہلے پہلے کٹنے کی صورت میں خراج خریدنے والے پر ہے، بشرطیکہ بائع نے اس میں کوئی فصل نہ اگائی ہو اور خراج دونوں پر تقسیم ہوگا اور فصل تیار ہونے کے بعد کٹنے تک اس میں وہی تفصیل ہے۔[1]

عشری زمین کو بیچا، فصل نے دانہ مالک سے قبضہ کرنے یا اس سے فصل کٹنے تک اس کو فروخت کنندہ پر واجب ہوگا، خریدنے والے پر نہ ہوگا اور نصف زمین فروخت کی اور فصل کی پیداوار کٹنے سے پہلے بیچ دی تو بیچنے والے پر عشر واجب ہے، نصف خریدار نے فصل اس وقت جدا کی تو اس پر عشر واجب ہے۔[2]

اگر کسی نے کھیت کو بیچنے سے پہلے فروخت کر دیا پھر اس کی زکوٰۃ خریدار پر واجب ہوئی اور خریدار نے پھل توڑ لیے تو اس کا عشر بیچنے والے سے ساقط ہے۔[3]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

مندرجہ ذیل پیداوار میں عشر واجب نہیں ہے

زمین کی ایسی پیداوار جس کی بابت مقصود نہیں ہوتا جیسے جنگل معمولی بے قیمت کی گھاس، خودرو جھاڑ جھنکاڑ، جلانے کے پتے، لکڑی، روئی کی ڈنڈی، گنے کی جڑ، سبزیوں کی جڑ، بیج اور خربوزے کے بیج وغیرہ میں اور وہ پتے جو درختوں میں عشر واجب نہیں ہے، کیونکہ ان کی بابت مقصود نہیں ہے۔

پس اگر ان سے بابت مقصود ہو جیسا کہ آج کل کے زمین دار اپنی زمین میں زعفران، پالک، دھنیہ وغیرہ کی حفاظت کرتے رکھتے ہیں اور یہ ان کے تجارت کی زمین کی پیداوار شمار کی جاتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا۔[1]

جو درخت زمین سے نکلتا ہے اگر اس میں سے کچھ نہیں ہوتا ہے کہ مقصود اس پیداوار سے حاصل ہو جیسے بید۔

یا کوئی اس کا نتیج ہوتا ہے کہ مقصود نہیں ہوتا اس سے پیداوار مقصود نہیں تو اس میں عشر واجب نہیں ہوگا۔[2]

کھجور اور انگور کی جڑی جو پانی سے کاٹی جاتی ہے جس کو خوشہ کہتے ہیں اصل اس کی چھ ماہ تک رہتی ہے پھر دوسرا سال نکل آتا ہے اس بنا پر اس میں عشر نہیں ہے۔

زمین کے نمک میں جمنے والی نباتات ہو تو اس میں عشر واجب نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ پیداوار زمین سے نہیں ہوتی بلکہ پانی سے ہوتی ہے۔[3]

پیداوار جو زمین کی مقصودی آمدنی نہ ہو جیسے عارضی اگنے والی گھاس، جھاڑ، جھنکاڑ کے پتے، لکڑی، روئی کا ڈنڈا، زمین کی جڑ، بیج، کھجور، انگور کی جڑ، بانس، کھمبی اور جنگلی صنوبر وغیرہ

---

[1] حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ۱/۴۹۲

[2] الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ۲۸/۲۲۱

[3] الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳/۱۸۸۱

besturdubooks.wordpress.com

...

...

...

کیا عشر کی رقم پیر کا تو ہے؟

...

عشر ادا کرنے کے بعد اچھا فصل کی اس کو عشر

...

کن صورتوں میں عشر ساقط ہو جاتا ہے

...

...

besturdubooks.wordpress.com

واجب ہوگا۔

اگر مالک پیداوار کو بٹائی کردے تو بٹائی شدہ پیداوار کے عشر کا ضامن ہوگا اور دوسرا شخص قرض ہو جائے گا اور اگر مالک کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے پیداوار کو بٹائی کر دیا تو بٹائی والے سے عشر لیا جائے گا اس لیے عشر ادا کرے گا۔[1]

جس شخص نے زمین عشر ہو اس کی حفاظت سے دوسرا فائدہ نہیں اٹھا سکتا مثلاً کرایہ پر زمین دینا۔[2]

اگر کسی شخص نے باوجود طاقت کے زراعت نہیں کی تو اس پر عشر واجب نہ ہوگا۔[3]

اگر عشری زمین کی فصل کٹنے سے پہلے یا پھل توڑنے سے پہلے یا اس کے بعد ضائع ہوگئی یا چوری ہوگئی تو عشر ساقط ہو جائے گا۔[4]

اگر پھر فصل ضائع یا چوری ہونے سے بچی تو جتنی فصل باقی بچے اس میں عشر دینا ہوگا۔[5]

ایسے مسکین جو خود عشر کا مصرف ہے، ان پر عشر نکالنا واجب نہیں۔[6]

عشر یا خشر کی رقم کا مصرف

عشر و خشر کی رقم کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے ہیں اور جس شخص پر زکاۃ کے لیے سونا چاندی ہونا شرط ہے اس کو عشر بھی سونا چاندی کے مالکانہ طور پر قبضہ کرنا یا ہونے والی طرح عشر دینا بھی کسی مستحق کو مالک بنانا ضروری ہے۔[7]

---

[1] عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر ۲/ ۴۵۰

[2] شامی، کتاب الزکاۃ، باب العشر ۲/ ۳۳۹

[3] درمختار، کتاب الزکاۃ، باب العشر ۲/ ۳۳۹، منقوحہ: دار الاشاعت کراچی ص ۸۱

[4] العینی البنایہ، کتاب الزکاۃ، باب العشر والخراج ۳/ ۲۵۰

[5] العینی البنایہ ۳/ ۲۵۲، امداد الفتاوی ۲/ ۶۰

[6] عالمگیری، الباب الحادی عشر، الفصل الثالث ۲/ ۴۵۰

besturdubooks.wordpress.com

مسائلِ صدقۂ فطر

وجوبِ صدقۂ فطر

صدقۂ فطر ادا کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جو صاحبِ نصاب مال دار ہو یعنی حاجتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو یا اس کی قیمت اتنی نقد رقم کا مالک ہو جو اس پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ تاہم اس نصاب کے لیے کوئی حول (یعنی سال بھر ہونا) شرط نہیں ہے جیسا کہ زکاۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً کسی عید پر کوئی شخص نصاب کا مالک ہوا تو اصلی ضروریات سے فارغ ہو اور قرض سے محفوظ ہو تو اس مال پر سال گزرنا شرط نہیں تو ایسے صاحبِ نصاب پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔[1]

صدقۂ فطر واجب ہونے کی شرائط

صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لیے مندرجہ ذیل تین شرائط ہیں:

1. آزاد ہونا۔
2. مسلمان ہونا۔
3. کسی ایسے مال کا مالک ہونا جو اصلی ضروریات سے فارغ ہو اور قرض بھی نہ ہو۔ صاحبِ نصاب ہونا مکمل مال دار ہونا نہیں ہے یہاں نصاب سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔ ایسے شخص پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر رقم نہ ہو لیکن اس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے شخص پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر رقم نہ ہو لیکن اس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد اتنا سامان ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے شخص پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

---

[1] عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی صدقۃ الفطر، ۱/۱۹۱

besturdubooks.wordpress.com

ادا کرنے کا صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیے۔[1]

مقدارِ صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کی مقدار پونے دو سیر گندم ہے، اگر گندم دینا مشکل ہو تو چونے دو سیر گندم کی قیمت دینا جائز ہے، کیوں کہ قیمت ادا کرنے میں فریقوں کا فائدہ ہے، اس طرح قیمت دینے سے صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا۔

فقہ حنفی کی رو سے نصف صاع یعنی ایک سو چالیس تولہ گندم صدقۂ فطر کی مقدار ہے البتہ جو یا کھجور سے ایک صاع یعنی دو سو اسی تولہ دیا جائے گا۔[2]

صدقۂ فطر کی ادائیگی

رمضان کے دوران صدقۂ فطر ادا کرنا

صدقۂ فطر کا وجوب عید الفطر کے دن طلوعِ فجر سے پہلے ہوتا ہے۔ فجر سے بعد ادا کرنا بہتر ہے، لیکن آدمی نفلی عید سے پہلے ادا کر دے۔ اگر رمضان کے کسی دن میں ادا کر دے تو فطرانہ ادا ہو جائے گا، اگرچہ مستحب عید کے دن عید گاہ جانے سے قبل ادا کرنا ہے۔[3]

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے

صدقۂ فطر کا ادا کرنا اپنی طرف سے بھی واجب ہے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور اپنی خدمت گار لونڈی غلام کی طرف سے بھی اگرچہ وہ کافر ہوں، نابالغ اولاد اگر مال دار ہوں تو ان کے مال سے ادا کرے اور اگر مال دار نہیں تو

---

[1] عناية على هامش فتح القدير كتاب الزكاة باب صدقة الفطر ۱: ۴۳۰

[2] عناية على هامش فتح القدير كتاب الزكاة باب صدقة الفطر ۱: ۴۳۰

[3] عناية على هامش فتح القدير كتاب الزكاة باب صدقة الفطر ۱: ۴۳۱

besturdubooks.wordpress.com

اچھا نہیں سمجھتا۔

باپ اگر مرض موت یا اور باپ کے حکم سے بالغ بچوں کی طرف سے فطرہ دیتا ہے تو ان کے مال سے وصول کرنے کا حق رکھتا ہے اس کو صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔[1]

بیوی کا صدقۂ فطر شوہر کے ذمہ واجب نہیں

اگر عورت صاحب نصاب ہو تو صدقۂ فطر کی ادائیگی کی وہ خود ذمہ دار ہوگی، شوہر کے ذمے بیوی کا صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں، ہاں اگر شوہر بیوی کی طرف سے ادا کرے تو صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا۔ اگر عورت نصاب کی مالک نہیں تو اس صورت میں اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔[2]

نابالغ شادی شدہ لڑکی کا فطرہ

اگر نابالغ شادی شدہ لڑکی مال دار ہے تو فطرہ اس کے مال میں صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر مال دار نہیں ہے تو نابالغ ہے اس صورت میں کسی کے ذمے نہیں اور اگر مال دار نہیں ہے نابالغ ہے اور شادی نہیں ہوئی تو باپ کے ذمے فطرہ ادا کرنا ہے اور شادی ہوگئی ہے تو باپ کے ذمہ نہیں۔[3]

صدقۂ فطر کی ادائیگی میں اجازت لینا

کسی دوسرے کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنے کے لیے اس کی اجازت شرط نہیں ہے لیکن چوں کہ صدقۂ فطر کی مقدار کم ہوتی ہے اس لیے بیوی اور اولاد کی طرف سے جو اس سے زیادہ حیثیت میں ہیں، اجازت لینا ضروری ہے اور ماتحت

---

[1] مسائل زکوٰۃ، صدقۃ الفطر، ص: ۱۱۹

[2] فتاویٰ عثمانی، باب صدقۃ الفطر، ۱/ ۷۷۴، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مسائل صدقۃ الفطر، ۶/ ۳۶۱

[3] الدر المختار، باب صدقۃ الفطر، ۲/ ۳۹۲

besturdubooks.wordpress.com

کی امانت ہوتی ہے، اس لیے احتیاط کیا جاتا ہے، بخلاف زکاۃ کے اس کی مقدار ۲ فیصد اور زیادہ ہوتی ہے، فقیر کے ادا کرنے کی عادت نہیں ہے، اس لیے زکاۃ میں امانت اور مخالفت ضروری ہے۔[1]

جو روزہ نہ رکھے کیا اس پر صدقۂ فطر واجب ہے؟

جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، اور جس نے روزے رکھے، اس پر بھی واجب ہے، جب تک اداء کرے ذمے میں لازم رہے گا۔[2]

مصارفِ صدقۂ فطر

مصارفِ صدقۂ فطر اور مصارفِ زکاۃ دونوں ایک ہیں، یعنی جو زکاۃ کے مستحق ہیں وہ صدقۂ فطر کے بھی مستحق ہیں، جن کو زکاۃ دینا درست نہیں ہے ان کو صدقۂ فطر دینا بھی درست نہیں ہے۔[3]

صدقۂ فطر فقراء کو دینا مستحب ہے

صدقۂ فطر ادا کرنے میں پہلے فقراء کو تلاش کرنا مستحب ہے، پس اگر کسی نے صدقۂ فطر عام طور سے فقراء کے درمیان اور فقراء کو نہ دیا تو مستحب ادا نہیں ہوگا، شخص دائمی ہے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا، اس کی تحقیق کر کے فقراء کو دینا ضروری ہے۔[4]

---

[1] شامی، حاشیہ باب صدقۃ الفطر، ۲/۲۷۶، طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

[2] الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، ۱/۶۵۳، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ۲۰۰۳ء

[3] شامی، باب صدقۃ الفطر، قبیل مطلب فی دفع القیمۃ فی الزکاۃ، ۲/۲۷۸

[4] شامی، باب صدقۃ الفطر، قبیل مطلب فی دفع القیمۃ فی الزکاۃ، ۲/۲۷۸

besturdubooks.wordpress.com

قیدیوں کو صدقۂ فطر کی رقم دینا

"قیدیوں کے پاس بقدر نصاب پیسے ہوں تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر نصاب نہ ہو تو دوسرے لوگوں میں سے ان کو صدقۂ فطر دینا درست ہے۔"[1]

امام مسجد کو صدقۂ فطر دینا

صدقۂ فطر کی ادائیگی میں یہ لاپرواہی ہے کہ کسی خدمت کے عوض یا بطور صدقات واجبہ میں سے یا فطرہ وغیرہ میں سے تنخواہ کی کٹوتی کر کے دینا یا ایسے لوگوں کو دینا جن پر خرچ کرنا اپنے ذمہ واجب ہے اور ان پر خرچ کرنے سے اپنے ذمہ سے واجب ادا نہیں ہوتا جیسے بیوی بچے، ان کو صدقۂ فطر دینا درست نہیں ہے اگر دیدیا تو ادا نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر صدقۂ فطر کی رقم سے کسی کو کپڑا خرید کر دیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ صورت بھی ادا نہیں ہوئی۔ اگر صدقۂ فطر کی رقم سے کسی کو کھانا کھلایا تو اس صورت میں ادا ہو جائے گی۔ صدقۂ فطر کی رقم سے کسی کو کپڑا خرید کر دینا بھی درست ہے۔ اسی طرح صدقۂ فطر کی رقم سے کسی کو کھانا کھلانا بھی درست ہے۔ اسی طرح

besturdubooks.wordpress.com

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ صدقات وجبا لوگوں کے مالوں کی میل ہیں، وہ دینے والے کے لیے اور اس طرح کہ اس کو دینے کے لیے حلال نہیں۔

ایسے صدقات کا فاسد ہونا اور دیا جانا جائز ہے۔[1]

صدقۂ فطر کی رقم سے مدرسہ بنانا

صدقۂ فطر کے اصل مستحق یہ فقیر اور محتاج ہیں، ان کو مالک بنا کر دیا جائے کسی مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں صدقۂ فطر کی رقم دینا درست نہیں۔ اضطراری (مجبوری والی) صورت میں اگر وہ اختلاف شامل نہ ہو جو اس صورت میں تعمیر کرنے والے میں ہے صدقہ کی رقم دینے کی گنجائش ہے۔[2]

قرض معاف کرنے سے صدقۂ فطر ادا ہوگا؟

واضح رہے کہ صدقۂ فطر صدقات واجبہ میں سے ہے جس میں تملیک شرط ہے یعنی مالک بنائے کے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوتا، اسی طرح قرض معاف کرنا یا قرض دار کو مالک بنا کر دینا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس میں تملیک نہیں ہوتی، اس کی جائز صورت یہ ہے کہ پہلے قرض خواہ مقروض کو صدقۂ فطر ادا کرے اور اس کے بعد اس سے اپنا قرض معاف کرے۔[3]

غیر مسلم کو صدقۂ فطر دینا

کافر کو صدقۂ فطر دینا بالاتفاق ناجائز ہے، البتہ ذمی کو دینے میں اختلاف

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۳۴۴، کتاب الزکاۃ، مصارف الزکاۃ: ۲/۳۴۶

[2] فتاوی رحیمیہ: کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر: ۷/۱۷۵

[3] فتاوی دار العلوم دیوبند: کتاب الزکاۃ، صدقۃ الفطر: ۶/۲۷۰، فتاوی دار العلوم دیوبند: مسائل صدقۃ الفطر: ۶/۳۰۲

besturdubooks.wordpress.com

ہے بعض نے زوجیت کے ساتھ جانور دینے اور بعض نے زکوٰۃ کی طرح کہا ہے[1]

غریب نابالغ کو فطرہ دینا

اگر غریب نابالغ ہو تو ان کا صدقہ فطر اور ہر واجبی صدقہ ان کے باپ پر لازم ہے اگر باپ نہ ہو تو دادا پر ہے اگر دادا بھی نہ ہو تو اس صورت میں خود ان کو بھی دینا جائز ہے اگر باپ دادا دونوں مفلس ہوں اگر دونوں مال دار ہیں تو ان کا صدقہ فطر ان پر واجب نہیں[2]

صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دینا ہے یا کئی فقیروں کو؟

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دینا ہے یا کئی فقیروں کو تقسیم کرنا ہے اس میں دو قول ہیں لیکن اکثر کتابوں میں یہی لکھا ہے کہ صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دینا افضل ہے[3] اور یہی قول زیادہ صحیح ہے اگر ایک ہی فقیر کو پورا صدقہ فطر ادا کیا ہو تو ادا ہو جاتا ہے اگر دو یا تین فقیروں کو تقسیم کر دیا ہو تو بھی ادا ہو جاتا ہے[4]

صدقہ فطر دوسرے شہر بھیجنا

اس طرح اگر ایک شہر سے دوسرے شہر میں جو مسافت قصر ہے یعنی تقریباً ۴۸ میل صدقہ فطر بھیج دیا تو بھی ادا ہو جاتا ہے[5] بشرطیکہ دوسرے شہر والے پہلے شہر والوں سے زیادہ محتاج نہ ہوں ورنہ بھیجنا مکروہ ہے[6]

غیر ممالک میں رہنے والوں کا فطرہ

غیر ممالک میں رہنے والوں کا فطرہ اگر وہاں کے حساب سے دیا جائے تو کم ہو

---

[1] عمدۃ الفقہ، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ۲۷۲/۱

[2] حاشیہ طحطاوی، ۶۵۱، عمدۃ الفقہ، ۲۷۲/۱

[3] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ۱۲۹/۶، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰

[4] حاشیہ طحطاوی، ۶۵۱، عمدۃ الفقہ، ۲۷۲/۱

[5] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ۱۲۹/۶، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰

[6] حاشیہ طحطاوی، ۶۵۱، عمدۃ الفقہ، ۲۷۲/۱

besturdubooks.wordpress.com

گیہوں کے بجائے دوسرا گیہوں دینا ہو تو اس صورت میں بھی حساب سے گیہوں کی قیمت دی جائے گی اگر وہاں کے گیہوں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے تو یہاں کے حساب سے فطرہ ادا کرے، بشرطیکہ یہی ہے کہ گیہوں دے دے اور اگر قیمت دی جائے تو وہ قیمت لگائی جائے گی جس میں غریبوں کا فائدہ ہو۔[1]

صدقۂ فطر میں قیمت کہاں کی معتبر ہے

صدقۂ فطر کی ادائیگی میں اصل یہ ہے کہ جو چیز بطور گندم ہو یا جانے والا وہ چیز دی جائے جس کا اعتبار شریعت نے کیا ہے اور اگر اس کے بدلے میں کوئی قیمت دینا چاہیں تو اپنے شہر کی قیمت کا اعتبار کر کے دی جائے، دوسرے علاقے کی قیمت کا اعتبار کرنا درست نہیں۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے

"اپنی کھیتی کی قیمت کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کرنا چاہیے، اگر وہاں گندم نہ ملیں تو اس کی قیمت کا حساب لگانا چاہیے۔ غرض جو چیز مقصود ہو اس کی قیمت کا حساب کیا جائے گا۔"[2]

جو مختلف غلہ استعمال کرتا ہو وہ کیا دے؟

صدقۂ فطر میں جو غلہ دیا جائے جو عام استعمال ہوتا ہو، اگر کوئی شخص ایسا غلہ استعمال کرتا ہے جو عام نہیں ہے بلکہ فطرہ دینے والا درست نہیں، اگر مختلف غلے استعمال کرتا ہو تو غلہ دے جو سب سے اچھا ہو، اگر کوئی معمولی غلہ بھی دے دے گا تو صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا۔[3]

---

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، صفحہ ۲۱۲، بحوالہ مسائل صدقۂ فطر ۲۱۲

[2] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، مسائل صدقۂ فطر ۲۱۲

[3] مسائل اور ان کا حل، صفحہ ۲۱۵

besturdubooks.wordpress.com

صدقۂ فطر میں چاول دینا

[illegible] کہ اگر کوئی شخص صدقۂ فطر میں چاول ادا کرنا چاہے تو اس [illegible] کا کوئی اعتبار نہیں [illegible] کہ وہ چاول اس قدر ہوں کہ قیمت میں [illegible] صاع گیہوں کی ہو، اگر ایسا نہ ہو صاع ہو تو اس وقت صدقۂ فطر ادا [illegible] کی ہے، اگر کسی نے ایک صاع چاول دیا، وہ اور وہ قیمت کے اعتبار سے [illegible] اتنا ہے کہ [illegible] واجب ہوگا۔[1]

صدقۂ فطر میں کون سی کرنسی کا اعتبار ہوگا؟

[illegible] جہاں بھی کوئی [illegible] صدقۂ فطر میں کسی رائج [illegible] کرنسی کا [illegible] جائے گا، کرنسی کی [illegible] رہتے ہوئے [illegible] کے حساب سے صدقۂ فطر ادا [illegible] کہ اگر پاکستان میں [illegible] کے حساب سے ادا کرے گا۔[2]

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

روزے کا بیان

روزے کی فضیلت و اہمیت

[illegible] اسلام کی [illegible] عبادات [illegible] عظیم [illegible] اور [illegible] کثرت کا [illegible] ہے [illegible] اسلام [illegible] مکمل [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اس [illegible] کی [illegible] اخلاقی [illegible] روحانی [illegible] پہلو [illegible] ہیں [illegible] جن [illegible] میں [illegible] نیات [illegible] تک [illegible] آنے [illegible] والی [illegible] انسانیت [illegible] کے [illegible] لیے [illegible] ہدایت [illegible] اور [illegible] رہنمائی [illegible] کے [illegible] اصول [illegible] موجود [illegible] ہیں [illegible] ان [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] روزہ [illegible] بھی [illegible] ہے [illegible] جسے [illegible] اللہ [illegible] تعالیٰ [illegible] نے [illegible] انسانیت [illegible] کی [illegible] روحانی [illegible] اور [illegible] جسمانی [illegible] تربیت [illegible] کی [illegible] غرض [illegible] سے [illegible] فرض [illegible] کیا [illegible] ہے۔

اسلام میں [illegible] کلمہ [illegible] کے [illegible] بعد [illegible] نماز [illegible] کا [illegible] درجہ [illegible] ہے [illegible] یہاں [illegible] پہنچ [illegible] کر [illegible] ہمارے [illegible] نماز [illegible] روزہ [illegible] کا [illegible] ذکر [illegible] ہوتا [illegible] ہے [illegible] روزہ [illegible] بھی [illegible] نماز [illegible] کی [illegible] طرح [illegible] ہر [illegible] عاقل [illegible] بالغ [illegible] مسلمان [illegible] پر [illegible] فرض [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اس [illegible] کے [illegible] فرض [illegible] ہونے [illegible] کے [illegible] بھی [illegible] بہت [illegible] سے [illegible] فوائد [illegible] بیان [illegible] کیے [illegible] جاتے [illegible] ہیں [illegible] اس [illegible] کے [illegible] علاوہ [illegible] بہت [illegible] سی [illegible] حکمتیں [illegible] ہیں [illegible] جن [illegible] کی [illegible] وجہ [illegible] سے [illegible] اسے [illegible] فرض [illegible] کیا [illegible] گیا [illegible] ہے [illegible] عربی [illegible] زبان [illegible] میں [illegible] روزہ [illegible] کو [illegible] "صوم" [illegible] کہتے [illegible] ہیں [illegible] جس [illegible] کے [illegible] لغوی [illegible] معنی [illegible] رکنے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] شریعت [illegible] میں [illegible] صبح [illegible] صادق [illegible] سے [illegible] لے [illegible] کر [illegible] غروب [illegible] آفتاب [illegible] تک [illegible] کھانے [illegible] پینے [illegible] اور [illegible] جماع [illegible] سے [illegible] رکے [illegible] رہنے [illegible] کا [illegible] نام [illegible] روزہ [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اس [illegible] کی [illegible] نیت [illegible] کرنا [illegible] فرض [illegible] ہے [illegible]

قرآن پاک میں [illegible] روزے [illegible] کا [illegible] حکم [illegible] دیتے [illegible] ہوئے [illegible] فرمایا [illegible] گیا [illegible] ہے [illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [illegible]

اس آیت [illegible] کہ [illegible] اللہ [illegible] تعالیٰ [illegible] فرماتے [illegible] ہیں [illegible] کہ [illegible] ہم [illegible] نے [illegible] تم [illegible] پر [illegible] روزہ [illegible] فرض [illegible] کیا [illegible] جیسا [illegible] کہ [illegible] تم [illegible] سے [illegible] پہلے [illegible] مذاہب [illegible] کی [illegible] امتوں [illegible] میں [illegible] بھی [illegible] کوئی [illegible] نہ [illegible] کوئی [illegible] شکل [illegible] میں [illegible] روزہ [illegible] رکھا [illegible] گیا [illegible] ہے [illegible] اللہ [illegible] تعالیٰ [illegible] نے [illegible] تم [illegible] سے [illegible] پہلے [illegible] [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

کتاب اور دیگر مذاہب اور شریعت کی حامل تمام قوموں پر روزہ فرض کیا تھا اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو ہماری خواہش میں ڈالنا ہو، بل کہ روزہ کا اصل مقصد ایمانی اور روحانی مقاصد کی تکمیل داری، ریاضت، تربیت، اصلاح و تزکیہ ہے، تاکہ نفس کی خواہشات کو قربان کر کے انسان تقویٰ اور پرہیزگاری کی اعلیٰ صفت سے متصف ہو۔

پھر اس جیسے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے جس میں روزہ فرض کیا گیا ارشاد ہے: یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں قرآن کریم نازل ہوا، نسل انسانی کو زندگی کا یہ پیغام ملا اللہ تعالیٰ نے روزے رمضان میں فرض کیے اور ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں برکتوں اور سعادتوں کا اجتماع بڑی حکمت اور اہمیت کا حامل ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی روزے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، چناں چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

- "روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے) روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے اور قرآن کہتا ہے: کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے، چناں چہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔"[1]
- ایک اور حدیث میں روزے کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش

[1] مشکوٰۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ۱۷۳/۸

besturdubooks.wordpress.com

ہوگئی۔[1]

مذکورہ بالا روایات سے روزہ کا جو مقصد پیش کیا گیا ہے وہ تمام انسانی معاشروں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ روزہ کا مقصد سب سے زیادہ واضح ہے اس میں عبادت، حکمت اور تربیت کے تمام پہلو شامل ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"روزہ دیوں کہ ایک قوی اور اخلاق نفس کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے اور رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور تم میں کسی کا روزہ کی حالت میں کسی سے لڑائی ہو جائے تو اس کی یاد دہانی کرتی ہے، اس کے لیے شیاطین زنجیروں سے باندھ دیے جاتے ہیں، جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔"[2]

روزہ کی فضیلت اور حکمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جو شخص رمضان میں ایک خاص نیت اور خلوص کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا چاہے گا وہ دوسرے دنوں کے اللہ تعالیٰ فرض کئے ہوئے روزہ کو بھی جانے کا اور جو اس میں فرض ادا کرے گا وہ وہ ہے جو غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے گا اور رمضان کا مہینہ نیکیوں اور برکتوں کے حصول کا زمانہ ہے، جو شخص اپنا وقت اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حق ادا کرتے۔

ایک حدیث قدسی میں ارشاد ہے:

"روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔"[3]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم، رقم الحدیث: ۱۹۰۳

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الصیام جنۃ، رقم الحدیث: ۱۶۳۹

[3] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب ہل یقول انی صائم اذا شتم، رقم الحدیث: ۱۹۰۴

besturdubooks.wordpress.com

❶ ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "ریان" کہتے ہیں اس کے لیے صرف روزہ دار بلائے جائیں گے، جو روزہ دار اس میں سے ہوگا وہ اسی میں داخل ہوگا اور جو اس میں ہوگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"[1]

❷ "حضرت طلحہ ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک پراگندہ بال والا اعرابی (دیہاتی) محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا "اے اللہ کے رسول! مجھے خبر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کون سی نماز فرض قرار دی ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچ وقت کی نماز مگر کچھ نفلی (یعنی نفل) اس نے کہا "مجھے خبر دیجیے کہ اللہ نے مجھ پر روزوں میں کیا فرض قرار دیا ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان کے روزے الا یہ کہ کچھ نفلی روزے ہو۔"[2]

❸ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ہر سرکش شیطان قید کر دیے جاتے ہیں، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔"[3]

❹ "رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح ہے۔"[4]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، ۱/۲۵۷

[2] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب وجوب الصوم، ۱/۲۵۱

[3] مسند، کتاب الصوم، اول مسند الشامیین، ۴/۱۱۴

[4] مسند، کتاب الصوم، اول مسند الشامیین، ۴/۱۱۶

besturdubooks.wordpress.com

حدیث شریف میں بندوں کو اوا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❹ "بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لیے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے اس کا قیام (نماز) ادا کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے گویا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔"[1]

روزے کی فرضیت

روزے کی فرضیت کی آیت سن ۲ ہجری میں نازل ہوئی، چنانچہ ہجرت سے دو سال پہلے روزہ فرض قرار دیا گیا، کیوں کہ شروع توحید مسلمانوں کے دلوں میں اچھی طرح پختہ ہو چکا تھا اور نماز سے بھی مسلمانوں کو نہایت درجہ تعلق قائم ہو چکا تھا، تمام ضروری احکام الٰہی اور قوانین شریعت سے حاضر و باخبر ہو کر تعمیر قوم کے قابل ہو چکے اور یہ معلوم ہو چکا تھا کہ تمام مسلمان پہلے سے اس کے متحمل ہوں گے اور ان کو اس عبادت سے انسان و نیچر اور مذہب سے مشکل کام لینا ہے۔ اس لیے روزے کی فرضیت کا حکم ہجرت کے بعد اس وقت تک ملتوی رکھا گیا جب تک کہ ان کا اطمینان نہیں ہو گیا کہ اب تو یہ اور فرائض ان کے لیے کوئی دشواری پیدا نہیں کر سکتے، اور اس قرآنی آیت سے ان کے دل پوری طرح مانوس ہیں۔ چنانچہ ہجرت کے دو سال روزے کا حکم آیا اور یہ آیت نازل ہوئی

• يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ [2]

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔"

---

[1] صحیح الترغیب، ۱۰۰۰ [2] البقرہ: ۱۸۳

besturdubooks.wordpress.com

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ: "ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرلینی چاہیے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔"[1]

روزے کی تعریف

روزے کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی منعوذہ کے ساتھ جماع (ہم بستری) سے روکے رہنا شرعاً روزہ کہلاتا ہے۔

اور اسی طرح دل کو برے خیالات اور دیگر معاصی کو گناہوں سے بچانا روزے کی مقبولیت کے لیے ضروری ہیں، کیوں کہ روزہ کا اصل روح آنکھ، زبان، کان اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچانے میں پوشیدہ ہیں۔

جتنا روزے کو زیادہ مقبول اور زیادہ باعث اجر و ثواب بنانے کے لیے تمام گناہوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

بخاری زبیر میں ہے

"جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے کھانا اور پینا چھوڑنے اور ہم بستری بھی نہ ہو تو شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔"[2]

---

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۸۵ [2] بخاری زبیر، کتاب الصوم، باب الصوم یوم النحر، ص ۲۶۰

besturdubooks.wordpress.com

روزے کی اقسام

❶ فرض

رمضان المبارک کے ۲۹ یا ۳۰ روزے ہر بالغ عاقل مسلمان پر شرعی طور پر فرض ہیں۔ رمضان کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں۔[1]

❷ واجب

(۱) نذر کے روزے خواہ مقید کیے ہوں یا غیر مقید ہوں۔

(۲) نذر معین اور توڑے ہوئے نفل روزوں کی قضا۔

(۳) کفارے کے روزے۔

جب کوئی روزے کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے، اگر نذر رکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔[2]

نذر وصدقہ کے روزے واجب ہوتے ہیں، ان کا ادا کرنا لازم ہے۔[3]

❸ نفل روزے

نفل روزے درج ذیل ہیں:

(۱) عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ۔

(۲) ایام بیض یعنی ہر قمری مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کا روزہ۔

(۳) شوال کے چھ روزے جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے۔

(۴) پیر و جمعرات کا روزہ۔

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳/۱۷۸۔

[2] الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۳/۱۷۸۔

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ۳/۲۰۰۔

besturdubooks.wordpress.com

فکر و تحریک

یہ الفاظ کے پہلے [illegible] کے [illegible]

رؤیتِ ہلال

[illegible] کے لیے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

besturdubooks.wordpress.com

کے بارے میں یہ فرمایا

❶ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رمضان کا روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (نیا) چاند نہ دیکھ لو اور روزہ اس کا عید الفطر نہ کرو جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لو، اگر 29 کو چاند دکھائی نہ دے تو اس کا حساب پورا کرو (یعنی مہینے کو 30 دن کا سمجھو)۔''[1]

❷ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو، اور اگر (29 تاریخ کو) چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو۔''[2]

تشریح: علامت سے پتا چلتا ہے کہ مہینہ کب شروع اور ختم ہوتا ہے اور اس کا ثبوت رویت ہلال (یعنی چاند دکھائی دینے) پر ہے، کسی بھی حساب یا قیاس سے اس کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، رویت ہلال کے ثبوت کی دو صورتیں ہیں، ایک صورت تو یہ ہے کہ خود ہم نے اپنی آنکھوں سے چاند کو دیکھا ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے نے دیکھا ہو، اور وہ ہمارے نزدیک قابل اعتماد ہو، خواہ وہ شرعی قاضی ہو یا کوئی اور، ہمارے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دیہاتی مسلمانوں کی اطلاع اور شہادت پر رویت ہلال کو مان لیا اور روزہ رکھنے و عید کرنے کا حکم دے دیا، جیسا کہ حدیث میں آگے آرہا ہے۔

❸ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۱۹۰۷

[2] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۱۹۰۹

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان اسے کہا جاتا ہے کہ تمہیں سے جو لوگ قریب آجائیں ان کو ..."

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے دن اور ان کی تاریخیں جتنی انتظام سے یاد رکھتے تھے اتنے انتظام سے کسی دوسرے مہینے کی دن اور تاریخیں یاد نہیں رکھتے تھے، آپ رمضان کا چاند دیکھنے کے لئے روانہ ہوتے تھے ..."

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آج چاند دیکھا ہے، آپ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں ..."

اس نے عرض کیا "ہاں" آپ نے بلال کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اس نے کہا "میں اس کی گواہی دیتا ہوں" آپ نے اس کی تصدیق کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں میں اس کا اعلان کر دیں کہ کل سے روزے رکھیں۔

---

besturdubooks.wordpress.com

چاند کی شہادت

شرعی ضابطۂ شہادت

جب چاند کی رؤیت عام نہ ہو سکے، مثلاً دو چار آدمیوں نے دیکھا ہو تو یہ صورت جس اگر ایسی فضا میں ہو کہ مطلع بالکل صاف ہو، چاند دیکھنے سے کوئی بادل یا دھواں غبار وغیرہ مانع نہ ہو تو ایسی صورت میں صرف دو تین آدمیوں کی رؤیت اور شہادت شرعاً قابل اعتماد نہیں ہوگی، جب تک مسلمانوں کی بڑی جماعت اپنے دیکھنے کی شہادت نہ دے۔ چاند کی رؤیت تسلیم نہ کی جائے گی جو دیکھنے کی شہادت دے رہے ہیں، اس کو ان کا مخالف جھوٹ قرار دیا جائے گا۔

ہاں اگر مطلع (موسم) صاف نہیں تھا غبار، دھواں، بادل وغیرہ واقعی پایا گیا جو چاند دیکھنے میں مانع ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں رمضان کے لیے ایک شخص (سچا پکا مسلمان) کی اور عیدین وغیرہ کے لیے دو (دو سچے پکے) مسلمانوں کی شہادت کا اعتبار کیا جائے گا۔[1]

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے:

"مطلع اگر صاف ہو تو فطر (عید الفطر) میں مجمع کثیر کی شہادت کی ضرورت ہے اور اگر غبار وغیرہ ہو تو دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے۔"[2]

جب ایک شہر میں شرعی شہادت سے رؤیت ہلال کا ثبوت ہو جائے تو دوسرے شہروں میں اسی طرح پورے ملک میں اس کے واجب العمل ہونے کے لیے تین

---

[1] جواہر الفقہ، رؤیت ہلال کے شرائط، ۱/۴۲۲-۴۲۳

[2] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل رؤیت ہلال، ۶/۴۲۶، کتابت الصوم، کتاب الصوم، باب رؤیۃ الہلال، ۱/۲۱۱

besturdubooks.wordpress.com

صورتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔ اور ان صورتوں میں سے کوئی بھی صورت بے آواز شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کا اعلان کرنا حکومت کے لیے یا کسی اور شخص کے لیے جائز نہیں۔ وہ صورتیں یہ ہیں

❶ شہادت علی الرؤیۃ

شہادت علی الرؤیۃ یہ ہے کہ شہادت دینے والے۔ حاکم یا جماعت مسلمانوں کے ثقات خود دیکھیں یا دو ایسے مسلمانوں کو جن کی دیانت شرعیہ، تقویٰ اور اسلام کے متعلق شہادت میں عدالت پر بھروسہ کیا جا سکتا ہو، دیکھ لیں اور یہ حاکم یا عدالتی کمیٹی متعلقہ امر پر اس شہادت کو قبول کرنے کا فیصلہ کرے۔

❷ شہادت علی الشہادۃ

شہادت علی الشہادۃ یہ ہے کہ اصل گواہوں کو حاضر نہیں ہونے دیا جا سکتا تو ہر ایک کی طرف سے دو گواہ ہوں اور دو گواہ حاکم یا عدالت کے سامنے یہ شہادت دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شخص نے بیان دیا ہے کہ میں نے فلاں بات میں فلاں جگہ اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے۔

❸ شہادت علی الاستفاضہ

شہادت علی الاستفاضہ یہ ہے کہ جس مقام پر چاند دیکھا گیا، اس پر حکومت کی طرف سے کوئی ایسی کمیٹی قائم ہے جو اس میں دیکھنے والے مسلمانوں میں سے کسی کے دعویٰ پر اور اس کو [illegible] کرتے ہیں اور چاند دیکھنے والے ان کے پاس پہنچ کر اپنی تسلی کرا لیتی ہے۔ اس کمیٹی کو یہ اختیار ہے کہ اگر ان کی شہادت کو قابل اعتماد نہ سمجھے تو ان کو فیصلہ نہ سنائے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس میں شہادت پیش ہونے کے بعد پورے ملک میں اس کے اعلان کے لیے یہ ضروری ہے کہ حکومت کی ہدایت پر تمام مسلمان ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے سامنے یا

besturdubooks.wordpress.com

ملا کا فیصلہ بڑھا کی ذیل پیش ہے۔

یہ سب حضرات یا ان کا ایسا یہ تقریر کریں کہ فلاں وقت ہمارے سامنے دو بالغ گواہ شاہدوں نے اپنی آنکھوں سے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے ہمارے نزدیک یہ گواہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں اس لیے ان کی شہادت پر چاند ہونے کا فیصلہ دے دیا۔ یہ تقریر وہ گواہوں کے سامنے کہہ کر سنا دیں یا وہ گواہ یہ تقریر لے کر مرکزی کمیٹی کے ملا کے سامنے اپنی شہادت کے ساتھ پیش کریں کہ فلاں ملا نے یہ تقریر ہمارے سامنے لکھی ہے۔

مرکزی کمیٹی کے نزدیک اگر ان ملا کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہے تو اب یہ کمیٹی پورے ملک میں عمومی طور سے دیے ہوئے اختیارات کے ماتحت اعلان کرتی ہے اور یہ اعلان سب مسلمانوں تک پہنچانے کا واجب ہوتا ہے اور بھی اس شرط کے ساتھ کہ یہ اعلان عام خبروں کی طرح نہ کیا جائے بلکہ مرکزی کمیٹی کے مرکز کوئی مأمور یا ذمہ دار یہ اس امر کا اعلان کریں کہ ہمارے پاس شہادت علی الرؤیۃ شہادت علی شہادۃ یا شہادت علی القضاء کی تین صورتوں میں سے فلاں صورت پیش ہوئی ہے۔ ہم نے تحقیقات کرنے کے بعد اس پر چاند ہونے کا فیصلہ کیا اور مرکزی حکومت کے دیے ہوئے اختیارات کی بنا پر ہم یہ اعلان پورے پاکستان کے لیے کر رہے ہیں۔

یہ چند اصولی باتیں ہیں ان کا رعایت بنانا اور ان کے معاملے میں پیش نظر رہنا ضروری ہے۔

ان مشکوک شہادت میں عمل کا انتظامی طور پر اگر کوئی مشکل پیش آ سکتی ہے تو وہ صرف تیسری صورت یعنی شہادت علی القضاء میں ہے کہ اس میں ایک شہر کی ذیل کمیٹی

یہ چار صورتیں دراصل کتاب الشہادۃ علی الشہادۃ کی ہیں کہ شہادت علی الشہادۃ یا صورت یا ہو سکتی ہے۔ یا وہ قاضی ہو جس کے لیے اختیار کیا جائے اور شہادۃ علی

besturdubooks.wordpress.com

کے فیصلہ کو مرکزی کمیٹی تک پہنچانے کے لیے دو گواہوں کو وہاں جانا ضروری ہے، اگرچہ بذریعہ ای میل بھیجنے میں بھی کوئی مشکل نہیں، تاہم ایک مشقت سے خالی نہیں۔

مذاہب اربعہ اور جمہور علماء کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے مجلس تحقیق پر پہنچا کہ عمومی طور پر تو ذیلی بارڈ کمیٹی کا فیصلہ مرکزی بورڈ کمیٹی کے لیے اس وقت قابل قبول ہو سکتا ہے، جب کہ وہ فیصلہ دوسرے فریق کے پاس شرعی شہادت کے ساتھ وہ گواہ نے کر نہ آئیں، صرف تحقیقی و خبری بات کی خبر دے دیں تو کافی نہیں، جمہور فقہاء حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب بتایا ہے، "الهداية، كتاب الأقضية، فصل لا يسع القاضي" وغیرہ میں اس کی تصریحات درج ہیں، اس لیے بہتر تو یہی ہے کہ ثالثین اس امور کے موقع پر خود ہی اقدام کریں۔

مگر ضرورت کو دیکھتے ہوئے یہ بھی ممکن ہے کہ مرکزی کمیٹی میٹنگ بلا کر ذیلی کمیٹیوں کے ان تمام ممبران کو طلب کر لے جو کسی ایک ذیلی کمیٹی کے فیصلہ کے وقت موجود تھے، اور ان کی گواہی کو اس فیصلہ کرنے کا اقتضاء بنا لیا جائے، یا ذیلی کمیٹی اگر باقاعدہ شہادتیں لے کر کوئی فیصلہ کرتی ہے تو فیصلہ شہادت کی بنیاد پر ہو گیا، اب صرف اعلان کا کام باقی ہے، اس کے لیے شہادت ضروری نہیں، مرکزی کمیٹی کا کوئی نمائندہ آن دی سپاٹ مرکزی کمیٹی و ذیلی کمیٹی دونوں پر نگاہ رکھے جس میں کسی مداخلت کا خدشہ ہو، ذیلی کمیٹی کے اس فیصلہ کی اطلاع مرکزی کمیٹی کو دے دے، مرکزی کمیٹی اس سلسلے میں اس کو یہ فیصلہ کرنے کا حق دے دے، ذیلی کمیٹی کا فیصلہ تھا کہ اس صرف نظر کرے کہ مرکزی کمیٹی کے سامنے آپ کوئی شہادت نہیں آئی، بس کہ فلاں ذیلی کمیٹی نے اس میں فلاں فلاں ممبران شریک ہیں، شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے، ہم اس فیصلہ پر اعتماد کر کے اعلان کر رہے ہیں، اس صورت میں مرکزی کمیٹی کو یہ اختیار بھی

---

besturdubooks.wordpress.com

فون سے آئی ہوئی اطلاع پر درست ہو سکتا ہے۔[1]

نصاب شہادت

ہلال عید کے لیے باقاعدہ شہادت کی ضرورت ہے، یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں جو (مسلمان اور ظاہر پابند شریعت ہوں) قاضی یا مفتی کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت دیں تو قاضی یا مفتی ان کی شہادت قبول کر لیں تو اس سے بھی چاند ثابت ہو جاتا ہے۔[2]

فساق کی شہادت

کھلے فساق و فجار کی شہادت قابل قبول نہیں، ایسے کھلے فجور و فساق کی کبھی دیکھی جائے۔[3]

ٹیلی فون کے ذریعے اطلاع

ٹیلی فون کی خبر پر رویت کے ثبوت کا حکم دیا جا سکتا ہے، کیوں کہ ٹیلی فون پر بات کرنا شہادت شرعیہ کی حدود میں داخل نہیں، اگرچہ آواز پہچانی جائے تاہم اشہاد سے خالی نہیں، قانون شہادت کی رو سے ٹیلی فون پر شہادت مقبول نہیں ہو سکتی، پس قانون شریعت میں بھی حکم کے لیے ٹیلی فون پر شہادت مقبول نہیں ہے۔[4]

ریڈیو کی خبر و اطلاع

ریڈیو کی خبر اب اعلان کی حیثیت رکھتی ہے، اگر یہ اعلان رویت ہلال کی

---

[1] سراج الفقہ: رویت ہلال کے متعلق اہم امور: ص: ۱۰۲، ۱۰۳؛ امداد الاحکام: کتاب الصوم، فصل فی رویۃ الہلال ۱/۱۷۶، ۱۷۷

[2] تبیین الحقائق: کتاب الصوم: فصل فی رویۃ الہلال ۱/۳۱۸

[3] عالمگیری: الباب السابع فی الرویۃ: کتاب الصوم: مسائل رویت ہلال ۱/۲۰۲

[4] کفایت المفتی: کتاب الصوم: باب رویۃ الہلال ۴/۲۱۷؛ تعلیق ۱: العلوم ویوجد: کتاب الصوم: مسائل رویت ہلال ۱/۳۸۱

besturdubooks.wordpress.com

باضابطہ کمیٹی نے چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لے کر چاند کا فیصلہ کرتی ہے یا کسی ایسے معتمد کی جانب سے اطمینان دہانی سے مسلمان نے قاضی یا امیر شرعی کی حیثیت سے مان رکھا ہے اور وہ باضابطہ شہادت لے کر فیصلہ کیا ہو ہے اور اعلان کرے وہ اور قاضی یا امیر حیثیت یا حیثیت بایں کمیٹی کا صدر ہو تو مثل کمیٹی یا قاضی یا امیر کے نیے پابند ہوگا کہ وہ اس پر اعتماد کر کے رویت ہاں کا فیصلہ کرے[1]

روزے کی نیت

نیت دل کے قصد و ارادہ کو کہتے ہیں زبان سے کہہ لے یا نہ کہے۔ روزہ کے لیے نیت شرط ہے اگر روزے کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن بھوکا پیاسا رہا تو روزہ نہ رہا[2]

فرض روزے کی نیت

رمضان کے روزے کی نیت اگر رات سے کرلے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا، دل کو صبح صادق تک بھی یہی خیال رہا کہ آج کا روزہ ہے کھانا پینا چھوڑ دینے کا خیال آ گیا کہ فرض تو روزہ رکھنا ہی ہے، اس لیے ایسے روزے کی نیت کرلی، تب بھی روزہ ہو گیا، اگر کچھ کھایا یا پیا ہو تو ان کو قضا دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کرلینا درست ہے[3]

قضا روزے کی نیت

قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت

---

[1] فتاویٰ عالمگیری، ص ۲۰۱ ج ۱

[2] جواہر الفقہ، فتاویٰ محمودیہ، ص ۲۰۱ ج ۱

[3] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ثمرات المواد، ص ۲۰۱ ج اول

besturdubooks.wordpress.com

کی قضا کی گئی، اور کل کی روزہ کی قضا روزہ رکھ لے۔[1]

نذر کے روزے کی نیت

نذر روزہ کی نیت کے لیے کوئی خاص الفاظ شرط نہیں ہے، نذر کی جو نیت ہے اس کا دل میں خیال کرنا یا زبان سے کہنا کافی ہے، یا اس طرح کہے کہ اللہ کے لیے کل کی نذر کا روزہ رکھتا ہوں، یا یہ کہے کہ یا اللہ! میں نے کل کی نذر کا روزہ رکھا، تو اس سے بھی نذر کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ) اگر رات سے نیت نہ کی ہو تو دن میں زوال سے پہلے نیت کر لینا کافی ہے، اور اس روزہ کا ثواب بھی ملے گا۔[2]

وہ روزے جو کسی تاریخ معین کے ساتھ نہیں مانی گئی ہوں، ان کی نذر کا تعلق اگر رات سے ہو تو نیت کرنا شرط ہے، اور اگر صبح سے ہو تو نیت کرنا شرط نہیں ہے، بلکہ اس کا روزہ رکھنا بھی درست ہے۔[3]

نفل روزے کی نیت

نفل روزے کی نیت یہ ہے کہ رات سے کرے، لیکن نفل روزہ میں صبح تک بھی نیت کی جا سکتی ہے، اور اگر نفل روزہ کی نیت کرنے کے بعد نفل روزہ توڑ دیا جائے تو بھی درست ہے، نفل روزے کی نیت زوال سے پہلے کر لینا کافی ہے، اور زوال کے بعد یہ نیت کرنا کہ پہلے سے نفل روزہ کی نیت کر لی تھی، درست ہے۔[4]

اگر مسلسل روزے رکھنا ہو، جیسے دو ماہ کے مسلسل روزے کی نیت کر لینا کافی ہے، لیکن اگر درمیان میں کسی روزے کو توڑ دیا ہو یا کوئی روزہ رہ گیا ہو تو اس کی جگہ

---

[1] الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی صوم التطوع، ج ۱، ص ۲۰۳

[2] الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ومالا یفسدہ، ج ۲، ص ۴۱۲

[3] الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی صوم التطوع، ج ۱، ص ۲۰۳

besturdubooks.wordpress.com

تک یہ سلسلہ ٹوٹنے کا، وقتِ نیت جاری رہے گی۔ اور اگر کوئی عارضہ یا سفر پیش آجائے کسی وجہ سے روزہ حاصل نہ ہو سکا تو آپ پر روزہ رکھنے سے پہلے رات کو نیت کرنا ضروری ہے، البتہ اگر عارضہ ختم ہو جائے یا مرض جاتا رہے تو باقی روزوں کے لیے ایک ہی بار نیت کافی ہوگی۔

رمضان کے مہینے میں مریض کے روزے کی نیت کا حکم: مذہب حنفی کے مطابق جن روزے دار کو صحیح و تندرست کی نیت کے حکم کی وضاحت کی گئی کہ اگر کوئی مریض آدمی رمضان کے مہینے میں کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو اس کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا اور رمضان کا روزہ ہی تمام حالتوں میں سمجھا جائے گا۔[1]

اگر علیحدہ علیحدہ ہر شب میں نیت نہ کی ہو مگر ۱۱ بارہ تیرہ روز تک میں کوئی مخصوص روزے کی نیت کرے تو اس روزے پر ادا کرنا اس پر لازم نہ ہوگا، ادا وہ صحیح ہونے کی صورت میں اس کی قضا بھی لازم نہ ہوگی، بل کہ اس کا فائدہ یہ لیا جاوے گا، اس سے کہ اس دن میں روزہ رکھنا کفارہ ادا کرتی ہے۔[2]

اگر روزے دار نے زوال سے پہلے تک نیت نہ کی تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوا، لیکن نفلی روزہ رکھنے والے کے لیے جائز ہے اور اگر کھالیا تو صرف قضا لازم آئے گی۔[3]

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہو چکا، اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں، اور رمضان کا روزہ توڑنے کا قانون پر قضا و کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔[4]

---

[1] ہدایہ اولین، باب ما یوجب القضاء والکفارۃ، ص ۱۲۱

[2] ہدایہ اولین، ص ۱۲۱، باب ما یوجب القضاء والکفارۃ

[3] ہدایہ اولین، باب ما یوجب القضاء والکفارۃ، ص ۱۲۱

[4] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۴، ص ۲۲۶

besturdubooks.wordpress.com

رات کو روزے کی نیت کرنے سے جو صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا اور قربت کرنا جائز ہے یعنی صادق ہونے سے پہلے کھانے پینے اور مجامعت کرنے سے روزے کی نیت میں کوئی فرق نہیں آتے گا اور ثواب میں بھی کمی نہیں ہوتی ہے

سحری

حدیث میں سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے قبل کھایا جائے۔ سحری کھانا مسنون ہے حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری میں برکت ہے۔"[1]

ایک اور حدیث میں ہے

"حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔"[2]

سحری کا مسنون وقت

روزہ دار کو آخر رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعث برکت و ثواب ہے۔ نصف رات کے بعد اس وقت بھی کھا سکیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی لیکن بالکل آخر رات میں کھانا افضل ہے۔ مؤذن کے صبح صادق سے پہلے اذان دینے کی سحری کھانے کی اجازت نہیں۔ جب تک صبح صادق نہ ہو جائے سحری کھانے کی اجازت ہے۔ روزے کی نیت سے سحری کھانا کافی ہے اور زبان

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ے یا خط لکھ کے آیا ہے

"یصوم عند سویت من شهر رمضان"[1]

تحریر میں تین قسم کے مکتوب ہے، تحریر کی حالت میں جو تحریر کرنے کا مطلب ہوتے ہیں جب تک کہ ان کی تصدیق نہ ہو اس وقت تک ان کو پختہ نہ کرنا چاہیے اور جب تک صداقت ظاہر نہ ہو جائے تب تک ان پر عمل نہ کرنا چاہیے[2]

تحریر کے لیے ذہول انتظار دو چیز

اس لیے کہ تحریر کا انتظار رمضان (جب کہ اپنے وقت کا بادشاہ حدیث میں وارد ہے) اس لیے ہے کہ تحریر کا انتظار ہے اور تحریر وہ ظرف ہے جس میں ہر چیز ظاہر ہوتی ہے اس لیے ہر چیز کا ظاہر ہونا تحریر کے وقت ہوتا ہے جس کی وجہ سے تحریر کا انتظار ہوتا ہے[3]

بغیر تحریر کے کاروبار

تحریر کے ذریعہ سے کاروبار کے لیے ایک مکتوب ہے جس کے بغیر تحریر کے کاروبار نہیں ہو سکتا ہے[4]

ہدایت میں تحریر

حالت جنابت میں تحریر کے ذریعہ سے ہدایت کا ظاہر ہونا اول ہے اس لیے اس سے ہدایت حاصل نہیں ہوتی[5]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[5] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

وقتِ مختصر ہونے پر عرض کرنا

اگر کسی دوسرے شخص کو اپنی بات کہنے کا زیادہ وقت درکار ہو تو اسے پہلے سے مطلع کر دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے وقت کو پہلے سے ترتیب دے لے اور اگر وہ اس طرح نہ کرے اور اپنی بات کہنے میں اتنا وقت لگا دے جو دوسرے کو ناگوار ہو تو اس کو چاہیے کہ اس سے معذرت کر لے اور اگر وہ معصوم نہ ہو تو اس کی غلطی پر متنبہ کر دے تاکہ آئندہ اس کا خیال رکھے۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ ایسا نہ کرے۔[1]

تقریر کے بعد دعا سے گریز

مقرر کو اپنی تقریر کے بعد اگر کسی صاحب نے کہا ہو کہ ہمارے لیے دعا کیجیے تو اس کو چاہیے کہ اس سے معذرت کر لے کہ میرا تعلق نہ پہلے سے ہے نہ بعد کو ہوگا۔ اس لیے مجھ کو دعا کرنا مناسب نہیں۔ اس کے بعد اگر وہ اصرار کرے تو دعا کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ انتہا نہیں آئے گا۔[2]

تقریر کا اختتام مہمانان پر موقوف ہے یا انہی پر

جس قوم نے کہ اختتام معین ہے۔ مہمانان اس قوم کے لیے ایک علامت ہے۔ مہمان جس وقت پر جائے اختتام کر دینا چاہیے۔ اس وقت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔[3]

تقریر کے بعد نقل کرنا

تقریر کے بعد خود اس کے نقل کر لینے چاہیے۔ اگر کسی موقع پر کوئی بھی نہ لکھ سکے تو لکھ لینا چاہیے تاکہ وہ اور دوسرے حاضرین جو چاہیں اس کو لکھ لیں۔ اس لیے کہ بعد کو [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

مقدار یا اس سے زیادہ وقت میں یہ تو روزہ فوت ہوگا اور اگر اس سے کم وقت ہو تو نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ نہ رکھنے کی جائز وجوہات

واضح رہے کہ مندرجہ ذیل اعذار کے سبب عاقل بالغ مسلمان رات میں نیت کرکے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

ذیل میں چند وجوہات بیان کی جاتی ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

❶ بیماری

اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا جاسکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں صحت ہو جانے کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہے۔[1]

❷ شیخ فانی (ضعیف العمر)

ہر وہ شخص جو ضعیف العمر ہو کہ روزے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزے کا فدیہ دے سکتا ہے۔ جس کی مقدار ہر روزہ کے لئے صدقۂ فطر (۱۷۰ روپے) ہے۔[2]

❸ مسافر

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا خدشہ ہو تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ [illegible] اگر اس میں مشقت نہیں تو روزہ رکھنا افضل ہے۔

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اور چھوڑ دے تو فدیہ بھی قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔[1]

❼ عورتوں کے اعذار

عورتوں کو حیض اور نفاس کی حالت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مگر مضان کے بعد تمام روزوں کی قضا ان پر لازم ہیں۔ اسی طرح وہ عورت جو اپنے یا کسی غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہے، اگر روزے سے بچے کو دودھ نہیں ملتا یا تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرلے۔ اسی طرح وہ عورت جو اگر روزے میں بچے کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرلے۔[2]

روزہ توڑنا کب جائز ہے؟

❶ اچانک ایسا پیاس پڑ جائے کہ اگر روزہ نہ توڑے تو جان خطرے میں ہو جائے گی یا بیماری بڑھ جائے گی تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا بہتر ہے جیسے اچانک پیٹ میں درد اٹھ کھڑا ہوا ہے یا سانپ نے کاٹ لیا تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے۔ اسی طرح اگر ایسی پیاس لگی کہ جان جانے کا خطرہ ہے تو بھی روزہ توڑ دینا درست ہے۔[3]

❷ حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات محسوس ہوئی کہ اس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا خطرہ ہے تو روزہ توڑ دینا درست سمجھا جائے گا۔[4]

❸ اگر کسی خاتون کو کھانا پکانے کی وجہ سے اتنی پیاس لگ گئی اور ایسی بے تابی ہو گئی کہ اب جان کا خطرہ ہے تو روزہ کھول دینا درست ہے، لیکن اگر خود اس

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم، ج ۲، ص ۴۱۲

[2] نور الايضاح مع مراقي الفلاح، فصل في بيان الاعذار، ص ۲۰۱

[3] ہندیہ، ج ۱، کتاب الصوم، ص ۲۲۲

[4] ہندیہ، ج ۱، کتاب الصوم، ص ۲۲۲

besturdubooks.wordpress.com

سے قصداً قے کا کر دیا، جس کی وجہ سے اس کی حالت ہوش قوی ہو گئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1]

❹ روزے میں کام کی وجہ سے حالت تغیر ہو جائے تو روزہ توڑ دے اس صورت میں بعد میں قضا لازم ہے، کفارہ لازم نہیں ہے[2]

امتحان کے مذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا بھی جائز نہیں ہے[3]

کام کی وجہ سے روزے چھوڑنا شرعاً جائز نہیں، البتہ مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رمضان المبارک میں مزدوروں اور ملازموں کا کام ہلکا کر دیں۔[4]

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

❶ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا، مثلاً نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا۔

❷ تھوک یا بیت سخت یا گوند وغیرہ نہایت صاف کرنا بھی روزے میں مکروہ ہے۔

❸ تمام دن حالت جنابت میں غسل کیے بغیر رہنا۔

❹ لقمہ کو بلا ضرورت کے لیے بنا تو لینا، جو آج کل تاکروں میں رائج ہے، یہ بھی اس میں داخل ہے۔

❺ غیبت کرنا، یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا، یہ ہر حال میں حرام ہے، روزے میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

❻ روزے میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو یا جان

---

[1] بہشتی زیور، مسائل روزہ، حصہ سوم، ص ۲۲۲

[2] آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۲۷۱

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل ... کے مسائل ۳/۲۷۵

[4] آپ کے مسائل اور ان کا حل، روزے کے مسائل ۳/۲۷۵ فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل متفرقہ ۶/۲۰۰

مجھے کچھ نے مسائل کی فہرست تیار کی ہے، مسلمان ہر عورت کے لیے ضروری ہے کہ ان مسائل کو پڑھ لے، تو کم از کم ہر عورت کے لیے تو ان میں سے بہت سے مسائل ایسے ہیں جن کا ہر عورت کے لیے جاننا ضروری ہے، ان مسائل کی "فہرست" بھی شامل کر دی گئی ہے۔ ان شاء اللہ اس سے مسائل کو یاد کرنے میں مدد ملے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

❻ ...

❼ ...

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

❶ ...

❷ ...

❸ ...

❹ ...

❺ ...

❻ ...

❼ ...

❽ ...

❾ ...

❿ ...

⓫ ...

⓬ ...

⓭ ...

besturdubooks.wordpress.com

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

1. کھانا اور پینا جان بوجھ کر۔
2. قسم دے کر کھلانے سے۔
3. کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا۔
4. کھڑے ہونے کی حالت سے نیند میں گر جانا۔
5. سوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادۃً نہیں نگلی جاتی ہے جیسے لوہے کی سوئی، لکڑی، پتھر وغیرہ کا ٹکڑا۔
6. دوا کی گولی یا کوئی چیز جو حلق سے نیچے نہیں اترتی۔
7. دانتوں کا خلال کرتے وقت۔
8. جس روزہ کی یاد نہ رہے اس کی قضا کرتے ہوئے قسم کھانا۔
9. رات کھجور کھانے سے بعد فجر ہو جانا۔
10. شفق ہونے کے بعد آفتاب کے نیچے اترنے سے پہلے افطار کرنا۔
11. جانور یا چوپایوں کے منہ میں کچھ دانہ وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
12. ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزے کے آداب و درجات

روزے کے درجات

[illegible] فرماتے ہیں [illegible] کے تین درجے ہیں

[illegible] حلال و حرام [illegible]

[illegible] روزہ [illegible] کھانے سے [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچانا، یہ صالحین کا وظیفہ ہے اور اس میں تین چیزوں کا اہتمام لازم ہے۔

اول ـــــ آنکھ کی حفاظت: آنکھ کو ہر نامحرم اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچانا۔

اس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر ہٹا لے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔"[1]

دوم ـــــ زبان کی حفاظت ہے، وہ کوئی بھی بات، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور زبانی جھگڑے سے اپنے کو محفوظ رکھے، بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرے اور ذکر و عبادت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔"[2]

آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ فحش بکے، نہ جہالت کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے یا گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔"[3]

سوم ـــــ کان کی حفاظت ہے، اور غیبت، بیہودہ باتوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیوں کہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

---

[1] ـــــ کنز العمال، الحدیث: ۲۵۸۸۔

[2] صحیح: أخرجه ابن أبي الدنيا في الصمت، رقم: ۴۸۰

besturdubooks.wordpress.com

چہارم ——— باقی اعضائے انسانی کی حفاظت کا حکم دیا اس لیے کہ یہ اعضاء امانت ہیں اور ہر امانت کا حکم یہ ہے کہ امین اس کی حفاظت کرے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرے۔ امین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ امانت کو ضائع کر دے، کیوں کہ اس کا کوئی ذاتی حق نہیں ہوتا تو جائز ہے کہ وہ دوا اور غذا کو اس چیز سے زیادہ محبوب رکھے۔

پنجم ——— انسان نے وقت سوال کیا کہ بھی اس قدر نہ کھانے کہ بالکل ہی ترک کر دے۔ اس لیے کہ بھوک سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جس کو آدمی محبوب رکھے اور جب تک ہر کو ان چیزوں کی ضرورت ہے پوری نہ کرے تو روزہ سے شیطان کو خلوص نہ کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیسے حاصل ہوگا؟

ششم ——— افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجاء (امید) کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوا یا نہیں؟ چنانچہ صورت میں یہ نفس کو عجب بارگاہ بنا دیا اور دوسری صورت میں مغلوب و مایوس ہوا۔ لیکن بہترین حالت یہ ہے کہ خوف و رجاء کے درمیان ہو۔

خامس الذکر میں ارشاد ہے کہ یہ ممکن ہے کہ روزہ دار اور با وضو ہونے سے اس پر کامل طور پر غلبہ پا جائے، البتہ جو اس کے لیے قصد و ارادہ کرے تو یہ ممکن نہیں، مل کرنا ہے آخرت ہے۔ بہر حال ذکر کی اور فکر آخرت کو پکڑ کر رکھو اور ہمیں غلبہ کے مشغول ہونے سے یاد خدا غافل ہو جاتا ہے۔

رہا یہ غلبہ کا خیال ہے تو اس کے وقت فکر و دل کی وہ حالت فکر کرنا کہ تمام تر افکار ختم ہو جائے۔ یہ بھی ایک درجہ کی فنا ہے، گو یا اللہ تعالیٰ کے تخلق اور اس کے رزق سے اور ہر نفس کو رزق اور اقوات دینے، یہ امور مسلمہ یقین اور متقرر ہیں کا راستہ ہے۔

۱۔ احیاء علوم الدین، کتاب سر الصوم، فصل، ذکر ما یکسر الصوم، ۱/۲۳۷

besturdubooks.wordpress.com

افطار کا بیان

افطار کا وقت

آفتاب کے غروب ہو اپنے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار کا صحیح وقت ہو جاتا ہے، اس کے بعد نظر میں دیر کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے، البتہ بادل وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔[1]

افطار کی دعا

افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔"[2]

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔"

افطار میں جلدی

جب سورج غروب ہونا یقینی طور پر معلوم ہو جائے تو بلا تاخیر افطار کر لینا چاہیے اور یہ سنت ہے اور تاخیر و کراہت کا باعث ہے، بعض شیعہ روزہ کی نیت سے افطار میں دیر کرنا درست سمجھتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو روزہ کے افطار میں جلدی کرے

---

[1] ہدایہ اولین، کتاب الصوم، صفحہ ۱۳۱

[2] سنن ابی داؤد، الصوم، باب القول عند الافطار، رقم حدیث ۲۳۵۸

besturdubooks.wordpress.com

(مگر تھوڑا آفتاب کے بعد بالکل دیر نہ کرے)۔[1]

ایک اور حدیث میں ہے:

قرۃ محمد: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے وہ بھلائی میں رہیں گے۔"[2]

افطار و سحری میں متقامی وقت کا اعتبار ہوگا

روزہ و سحری کی و افطار میں بھی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا، جیسا کہ ہے پہلے جو مکمل عرب ممالک سے روزہ رکھ کر آئے ہیں ان کا اپنے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو، اس کو وہاں جا کر غروب کے بعد دوبارہ افطار کرنا ہوگا۔ اس کے لیے کہ وہ اپنے ملک کے وقت کا اعتبار نہیں ہے۔

افطار میں گھڑی اور دستری کا اعتماد

یہ مرتجر ہے اور مشاہدہ پر موقوف ہے اور اس کے جاننے والے ہر وقت میں موجود رہتے ہیں اور صحیح گھڑی سے اور دستری طلوع و غروب سے بھی اس میں وہ مہارت ہے، پس جو گھڑی طلوع اور غروب کی صحیح ہو اور اس کو تجربہ سے پتا چلا ہو کہ صحیح گھڑی ہے اس کے مطابق افطار اور مغرب کی نماز کا قائم کیا جائے گا اور اکثر زمانوں میں مشاہدہ اور علامات سے بھی معلوم ہو جاتا ہے۔[3]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فضل السحور، ۱/۳۲۰

[2] صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب متی یحل الفطر، ۱/۲۶۳

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ۴/۲۰۰

[4] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصوم، مستقل مفروقات، ۶/۴۱۹

besturdubooks.wordpress.com

مغرب کی اذان، نماز اور افطار کا مدار غروب آفتاب پر ہے، یہ کہ گھڑی یا جنتری پر گھڑی اور منٹ غروب سے پہلے لکھے ہیں، یہ قطعی نہیں ہوسکتا ہے، لہٰذا اگر آپ دیکھیں کہ آفتاب چھپ گیا اور سرخی کے غروب سے اذان سے یقین ہوجائے کہ سورج غروب ہوگیا تو افطار کرلیجئے، اب اسٹیاہ وغیرہ کے تصور (چشمہ) میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے اور اب تک آپ کو خود اپنے مشاہدہ یا اذان کی بنا پر یقین حاصل نہ ہو، بس کہ نہ ہو تو صرف جنتری یا گھڑی پر اعتماد کرتے ہوئے روزہ افطار کرنا درست نہیں ہے، لیکن اگر مطلع صاف نہ ہو، جس کی وجہ سے آفتاب کو غروب ہوتا ہوا نہ دیکھ سکیں تو پھر چند منٹ کی تاخیر کی جاسکتی ہے۔[1]

مسجد میں افطار و سحر کرنا

بہتر یہ ہے کہ کسی صورت میں اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں افطار کرنا یا سحری کھانا درست ہے،[2] لیکن جہاں تک ممکن ہو مسجد کو ہوٹل (خراب) نہ بنایا جائے۔

غروب سے قبل اذان پر افطار

اگر اذان کے صحیح وقت پر مؤذن نے غلط غروب تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں اور اگر شبہ تھا تو کفارہ بھی واجب ہے۔[3]

زکاۃ کے پیسے سے مسجد میں افطار کرنا

رمضان میں افطاری کے لیے زکاۃ کا پیسا اس طرح پر نہ دے کہ افطار کھانے والے مسکین ہوں اور تملیک (یعنی انہیں مالک بنا کر) ان کو افطار یا کھانا تقسیم کر دیا

---

[1] فتاویٰ رحیمیہ، ۷/۱۸۰، الخیر الجواب، ۱/۲۵۰، احسن الفتاویٰ، ۴/۲۵۷

[2] الدر المختار، ۲/۴۴۱، الاختیار، ۱/۱۲۵

[3] احسن الفتاویٰ، ۴/۲۵۷

besturdubooks.wordpress.com

ہونے اور غنی مال دار ہوں گے تو جائز نہیں ہے۔[1]

افطاری کیا ہونی چاہیے

کھجور اور چھوہارے سے افطار کرنا افضل ہے۔[2]

تازہ کھجور سے افطار مستحب ہے، اور اگر تازہ کھجور نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔[3]

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر تازہ کھجور نہ ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند (یعنی تین) چلو پانی پی لیتے۔[4]

فائدہ: کھجور یا پانی سے افطار کرنے میں بظاہر حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پوری طرح ہوتی ہے، اس صورت میں جو چیز کھائی جاتی ہے، اس کو معدہ اچھی طرح قبول و ہضم کرتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں جب شیرینی معدہ میں پہنچتی ہے تو بدن کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے، کیوں کہ شیرینی (مٹھاس) کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے جسم میں قوت جلد سرایت کرتی ہے، بالخصوص قوت باصرہ (نگاہ) کو شیرینی سے بہت فائدہ پہنچتا ہے اور چوں کہ عرب میں شیرینی و شکر کھجور ہی ہوتی تھی اور اہل عرب کے مزاج اس سے بہت زیادہ مانوس تھے، اس لیے کھجور سے افطار کرنے کے لیے فرمایا گیا ہے اور کھجور نہ پانے کی صورت

---

[1] کفایت المفتی، کتاب الصوم، ۴/۲۷۶ و الفتاوی محمودیہ، ۹/۴۰۰، رقم: ۱۷۲۵

[2] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل متعلقات، ۶/۱۴۰

[3] احسن الفتاوی، کتاب الصوم، ۴/۲۶۷

[4] جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ما ذکر یستحب علیہ الافطار، ۱/۱۵۹

besturdubooks.wordpress.com

میں پانی سے افطار کرنے کے لیے فرمایا گیا ہے، کیوں کہ یہ ظاہری اور جسمانی طہارت دینے کی وجہ سے نیند کے لیے بہتر نہیں ہے۔

افطاری کی وجہ سے جماعت میں تاخیر

افطاری کی وجہ سے مغرب کی نماز میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں ہے، البتہ ان سے روزہ افطار کرنے اور پانی پی کر اور کچھ کھا کر جو ضروری ہو، نماز پڑھنی چاہیے۔[1]

مشترک افطاری کا ثواب کس کو ملے گا؟

مشترک افطاری سے سب کو ثواب ملے گا۔[2]

غیر مسلم کی چیز سے افطار کرنا

اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔[3]

غیر مسلم کی بھیجی ہوئی اشیا قبول کرنا اور ان چیزوں کو افطار کے وقت استعمال کرنا جائز ہے۔

غیر مسلم کے پانی سے روزہ کھولنا

روزہ دار کا بعد یا کسی غیر مسلم سے پانی لے کر وقت پر روزہ افطار کرنا جائز اور عادی ہے۔[4]

نمک کی کنکری سے افطار کرنا

کچھ بار بے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے افطار کر لے،

---

[1] ما خذہ: صحاری صحیحہ، الصوم، فصل فی السحر والافطار ۲۰۲/۱

[2] عالمگیری، دار مصلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل متفرقہ ۲۰۲/۱

[3] عالمگیری، دار مصلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل متفرقہ ۲۰۲/۱

[4] کفایت المفتی، کتاب الصوم ۲۷۲/۴

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] پانی سے افطار کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ سفر میں تکلیف کی تخفیف سے افطار کرنا [illegible] میں ثواب لکھے جاتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے[1]

دوسرے روزہ افطار کرنا

مریض مخص کو دوسرے روز افطار کرنا کیسا ہے اس میں دو قول ہیں[2]

اس سے افطار کرنا دوسرے سے روزہ کا بہتر ہونا کیسا ہے کہ روزہ رکھنا افضل ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ رمضان کے بعد تین روزے رکھتے تھے اور رمضان کے چھوڑے ہوئے کا بدلہ ہے[3]

مؤذن پہلے افطار کرے یا اذان دے؟

مؤذن غروب آفتاب کے بعد افطار کرے اذان دے افطار کی جلدی سنت میں پڑی ہے[4]

افطار اور مغرب کی نماز کا وقت

افطار اور مغرب کی نماز کا وقت ایک ہی ہے جب سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنا اور مغرب کی نماز پڑھنا واجب ہے[5] اور جب سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو روزہ افطار کرنا اور مغرب کی نماز پڑھنا واجب ہے[6] اور جب سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو روزہ افطار کرنا اور مغرب کی نماز پڑھنا واجب ہے[7]

اس کا غروب ہونے کا یقین یہ ہے کہ اندھیرا افق سے غروب ہو جائے اور مشرق

---

[1] [illegible] [illegible] ۱۳۰

[2] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۶۲

[3] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۶۲

[4] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۶۲

[5] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۲۶۲

besturdubooks.wordpress.com

جس کو دیکھ کر عموماً یہ گمان ہوتا ہے کہ وہاں آفتاب نہیں ہے، حالانکہ آفتاب موجود ہوتا ہے، اس کو اصطلاح میں "آفتاب غروب ہونا" کہتے ہیں۔ اسی طرح جس کو دیکھ کر عموماً یہ گمان ہوتا ہے کہ آفتاب طلوع ہوا ہے، اس کو "آفتاب طلوع ہونا" کہتے ہیں۔

اشیاء میں "آفتاب غروب ہونے" کی علامت یہ ہے کہ مشرقی کی جانب سے ہی بلند ہوتا ہے، یعنی جہاں سے صبح صادق نمودار ہوتی ہے وہاں تک آتی ہے، آسمان کے نیچے رہنے والا کوئی شخص اس میں شک نہیں کرتا۔

قضا و کفارے کا بیان

وہ چیزیں جن سے صرف قضا لازم ہوتا ہے

روزے کو فاسد کرنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں

ایک وہ جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے

دوسرے وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ جن باتوں سے روزہ فوت ہو جاتا ہے ان میں سے کچھ تو ایسی ہیں جن سے روزہ نہیں جاتا مگر روزہ رکھنے والے پر صرف ایک ہی روزہ رکھنا لازم آتا ہے، اس کو شرعاً قضا کہتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن سے روزہ فوت ہو جاتا ہے، اس لئے ہر ایک روزہ کی قضا اور ہر ایک کفارہ کے روزوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا پڑتا ہے، اس کو "کفارہ" کہتے ہیں۔ ذیل میں ان سب چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے

قضا روزہ رکھنے کا طریقہ

قضا روزوں کا مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہے، خواہ رمضان کے روزوں کی قضا ہو یا کسی اور قسم کے روزوں کی، قضا کے روزوں کا متواتر رکھنا ضروری نہیں۔ البتہ بہتر ہے کہ جلد ادا کر لے۔ کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

قضا روزوں میں سال کا مقرر کرنا

[illegible]

قضا رکھنے نہیں پائے تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا

[illegible]

رمضان میں بے ہوش ہو جانا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، کیوں کہ اس دن کا روزہ نیت کی وجہ سے درست ہو گیا، ہاں اگر اس دن روزہ کی نیت نہیں رکھا تھا، اس دن حلق میں کوئی دوائی ڈالی گئی اور حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا واجب ہے۔

اگر کوئی رات کو بے ہوش ہوا، تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوا، اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے، باقی اور چھٹے دن بے ہوش رہے، سب کی قضا واجب ہے، ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوائی حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔[1]

پورے رمضان بے ہوش رہنا

اگر کوئی پورے رمضان بے ہوش رہے، جب بھی قضا رکھنا چاہیے، یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے، البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان دیوانگی رہی تو اس رمضان کے کسی بھی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان کے بیچ میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ہیں اتنی ہی قضا رکھنی پڑے گی اور اگر اس کو اپنے نیت کرنے یا نہ کرنے کا حال معلوم نہ ہو تو پھر اپنے ظن کے موافق عمل کرے، اگر نیت کرنے کا ظن ہو تو اس دن کا روزہ قضا نہ کرے اور اگر نیت نہ کرنے کا ظن ہو تو اس دن کا بھی روزہ قضا کرے۔[2]

جنون کی حالت میں روزہ

جنون کی حالت میں روزہ کو کہہ معاف ہے (یعنی قضا فرض نہیں ہے) سب معاف ہیں) اگر ایسا جنون ہو کہ رات کو کسی وقت افاقہ نہ ہوا ہو تو اس زمانے کے

---

[1] بہشتی زیور، حصہ سوم، ص ۲۲۳

[2] فتاوی ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار، ۱/۲۰۸

besturdubooks.wordpress.com

روزوں کی قضا بھی لازم ہوتی ہے اور اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے، مثلاً رات کو پاگل ہو گیا تو پھر اس کی قضا کرنی پڑے گی۔

جنون کے سبب سے جو روزے قضا ہو گئے ہوں ان میں تتابع کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے تو پھر ان کی قضا ضروری ہے۔[1]

روزے میں دھونیں کا سونگھنا

اگر کوئی شخص قصداً خوش بو کی کوئی چیز جلا کر اس کا دھواں اپنی طرف لے گیا اور اس کو سونگھ لیا تو روزہ یاد ہو جائے گا، یا بے ہوشی کی دوا سنگھا دی گئی ہو تو بھی صورت ہے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ دھواں عنبر کا ہو یا اگر کسی جلا کر اس کا ہو یا ان کے علاوہ کسی بھی چیز کا ہو، کیوں کہ روزہ دار کے لیے ان دھونیں سے بچنا ممکن تھا اور اگر کسی روزہ دار کے منہ یا ناک میں بلا قصد و بلا اختیار دھواں چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیوں کہ اس سے بچنا قطعاً ممکن ہے۔ اس لیے کہ اگر منہ بھی بند کر لے جب بھی ناک کے ذریعے سے دھواں چلا جانے کا ہے۔[2]

اور روزے کی حالت میں مردہ کو بھوننے کی بو سونگھنے کا مسئلہ اس میں شامل نہیں ہے، جس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیوں کہ وہاں پر دھونی دیا ہے، دھونی کا لینا نہیں ہے اور دھونی کا دینا منع ہے، اس مسئلہ سے اکثر حضرات غافل رہتے ہیں اس بارے میں تنبیہ بہت ضروری ہے۔

فائدہ: یہ بات بھی سمجھ لینی ضروری ہے کہ اس مسئلہ کو مطبخ، حمام اور دکان خوش بو کے سونگھنے پر قیاس نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ مطبخ خوش بو اور ان دھونیں کے جو پکانے کے استعمال میں کیا جاتا ہے اس میں اور اس دھونیں میں جو قصداً خلق میں داخل کیا جائے، بہت بڑا فرق ہے۔

---

[1] الدر المختار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم ومالا ۲/۴۰۱

[2] ملتقى الأبحر، كتاب الصوم، فصل في الجناية على الصوم ۱/۲۷۰

besturdubooks.wordpress.com

روزے میں روا سونگھنا

"عطر یا تیل یا اسی جیسی چیز سونگھنا روزہ کو فاسد نہیں کرتا ہے، اسے کھانے میں فرق ہوتا ہے کہ کھانے سے انسان کو طاقت ملتی ہے اور اس کی تیزی دماغ تک پہنچتی ہے، اس کے سونگھنے سے روزہ کو قوت نہیں ملتی ہے، لہٰذا یہ کھانا نہیں ہے۔"[1]

روزے میں بے اختیار حلق میں پانی چلا جانا

"کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا واجب ہے اگر روزہ یاد نہیں تھا تو نہیں۔"[2]

نہاتے وقت حلق میں پانی یا برف چلا جانا

"اگر کسی شخص کو نہاتے وقت پانی اور برف نے اپنے اندر کھینچ لیا، اس نے حلق میں پانی کو قصداً نہیں پہنچایا، بلکہ پانی اور برف خود بخود اندر چلے گئے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوا، اس پر قضا لازم نہیں ہے، اور اسی طرح سے اگر بوقت وضو پانی یا برف کسی کے منہ میں داخل ہوا تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوتا، اس پر صرف قضا واجب ہوتی ہے۔"[3]

جان بوجھ کر کھانے سے کوئی چیز حلق کے اوپری حصے تک آجانا

"جان بوجھ کر کھانے سے کوئی چیز حلق کے اوپری حصے تک آجانا روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، اگر وہ چیز حلق کے اوپری حصے تک آنے کے بعد واپس لوٹ جائے، مثلاً کوا اندر سے باہر نکال کر تھوک دیا، اس طرح کی کوئی چیز اگر حلق کے اوپری حصے تک آنے کے بعد واپس لوٹ جائے، یا پانی کلی کرتے وقت حلق کے اوپری حصے تک آکر واپس لوٹ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔"[4]

---

[1] ہندیہ، ج ۱، ص ۲۰۳، مصر، [illegible]

[2] عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳، [illegible]

[3] عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳، [illegible]

[4] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

روزے میں خون کا حلق کے اندر چلا جانا

اگر روزے میں خون حلق میں چلا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ گیا، صرف قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔

روزے میں گٹکا یا لوبیے کا ٹکڑا کھانا

کسی نے گٹکا یا ماوا یا لوبیا یا کوئی اور ایسی چیز کھائی جس کو عموماً نہیں کھایا جاتا، دانوں کو بھون کر کھایا جاتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، لہٰذا اس پر قضا واجب ہے صرف قضا واجب ہے اور اسی طرح چنا، مونگ پھلی، مکئی کے بھنے ہوئے دانے کھایا جاتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھائی جاتی لیکن طبیعت کے ضعف کے وقت کھائی جاتی ہے تو کھا لی، روزہ جاتا رہا، قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔[1]

روزے میں رنگین دھاگہ منہ میں لے کر بٹنا

روزے کی حالت میں رنگین دھاگہ منہ میں لے کر بٹا، تھوک میں اس کا رنگ آ گیا تو اس تھوک کو اگر وہ گل جائے تو روزہ ٹوٹ گیا صرف قضا واجب ہے۔[2]

روزے میں دانت نکلوانا یا دانتوں کا علاج

شدید ضرورت کے تحت جائز ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو مکروہ ہے، اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلا جائے تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا واجب ہے، اس کے برابر ہونے کا اعتبار نہیں ہے تو روزہ ٹوٹ جانے کا صرف قضا واجب ہوتی ہے۔[3]

---

[1] ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الرابع، ۱/۲۰۳

[2] شامی، زکریا، ۳/۴۱۸

[3] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الصوم، ۳/۴۲۱

besturdubooks.wordpress.com

کیا دانت کا خون مفسد صوم ہے؟

خون کم مقدار میں ہو تھوک کا غلبہ ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا، ہاں اگر خون کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اسی طرح خون تھوک سے زیادہ یا برابر ہو، تب بھی روزہ فاسد ہو جائے گا، قضا واجب ہے۔[1]

دانت میں پھنسی ہوئی چیز کا حکم

دانت کے درمیان پھنسی ہوئی چیز جس کو تھوکا یا نگلا جا سکتا ہے، اس کا کھا لینا بھی اسی حکم میں داخل ہے یعنی اس سے روزہ جاتا رہے گا، اگرچہ اس کی مقدار چنے سے کم ہو۔[2]

ناک، کان اور آنکھ کے مسائل

1. ناک، کان میں تر ہوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر خشک چیز کا اندر تک پہنچنا یقینی ہے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں۔[3]
2. آنکھ میں دوا ڈالنے اور سر میں تیل وغیرہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح پانی کو کوٹھڑی وغیرہ میں پہنچ جانے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔[4]
3. پانی میں رفع خارج کرنے اور غوطہ لگانے سے بھی کچھ نہیں ہوتا اور اگر پانی اندر تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، جس طرح سے استنجا کرنے میں مبالغہ کرنے سے اگر حقنہ میں پانی پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے، صرف قضا واجب ہوتی ہے۔[5]

---

[1] عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الرابع فی ما یفسد ۱/۲۰۱

[2] الہدایہ، کتاب الصوم، الباب الرابع فی ما یفسد ۱/۲۰۱

[3] درمختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم ۱/۲۰۱

[4] الدر المختار، کتاب الصوم ۱/۲۹۵

[5] عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الرابع ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

غرغرہ کرنے میں اگر پانی حلق سے اترا یا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر حلق سے پہلے پانی تھوک دیا تو کوئی حرج نہیں۔ ہے[1]

❹ سر وغیرہ دھو کر لپٹ جانا یا دوا یا مرہم یا پیٹ میں بہت گہرا اندر تک پہنچا ہوا زخم جس میں تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا اور باقی زخموں پر دوا ڈالنا فاسد نہیں ہے۔ اگر کھانا یا دوا منہ میں جاتا ہو یا پتہ ہو اور اگر بھولے سے ہو تو روزہ باقی رہتا ہے، کیوں کہ یہ سب روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ان صورتوں میں جہل کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ فاسد نہ ہوگا۔[2]

روزے میں کان کے اندر تیل ڈالنا

کسی نے روزے میں کان میں تیل یا دوا یا ماش (ایک قسم کی دوا) یا تمباکو میں تیل ملا ہوا پتے کی دوا میں پی (یعنی اجابت کی دوا کھائی نہیں بل کہ دوا پر کے ذریعہ سے اندر لے لی) تب بھی روزہ جاتا رہا، مگر ظاہر ہے کہ یہ صرف قضا واجب ہے۔[3]

کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کی وجہ

جو یہ بیان فرق یہ بیان کی ہے کہ کان میں پانی کا پہنچانا یہ بیان کی سلامتی کے لیے نہیں ہے، خلاف نہیں کہ اور یہ بھی وجہ فرق کی ہو سکتی ہے کہ پانی سے پیٹ بھرتا ہے اور اس میں ضرورت ہے۔[4]

روزے میں کان سلائی وغیرہ سے کھجانا

کسی سلائی وغیرہ کو سے کر کان کے اندر کی جھلی میں داخل کرنے سے روزہ

---

[1] الفقہ علی المذاہب الاربعہ، کتاب الصوم، فرائض الصوم، ما یفسد الصوم ۱/۵۰۰

[2] الدر المختار، کتاب الصوم، مطلب فی حکم الاکل ناسیا ۳/۳۴۱

[3] بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۶۰

[4] درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الصوم، ما یفسد الصوم ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے، یوں کہ کان کا اندرونی حصہ شرمگاہ کے حکم میں داخل ہے۔[1]

دوا دوا، ناک، مقعد، فرج، حکم (پیٹ) اور کھوپڑی کے اندرونی زخم کی راہ سے روزے کے قوت والی چیزیں اوقف معدہ و دماغ تک پہنچتی ہیں تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جان میں خرابی ہونی دوا اور جس دماغ میں براہ راست یا بالواسطہ معدہ میں پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔[2]

روزے میں صبح کے وقت رات سمجھ کر نہانا

جب رات کے آثار سے بیدار ہوا اور بعد میں صبح کا ہونا معلوم ہوا تو یہ روزہ صحیح نہیں ہوا، لیکن تمام دن کھانا پینا نہ چاہیے اور کفارہ واجب نہ آئے گا۔

اور کان میں پانی پڑ گیا تو رمضان کے حکم میں ناک والا کفارہ واجب نہیں ہے۔

تکھا ہوا ہے: "اور اگر پانی پڑا ہو تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔"[3]

روزے میں پیار کرنے کی وجہ سے انزال ہو جانا

اس صورت میں صرف اس روزے کی قضا ہے جب کہ کفارہ واجب نہیں ہوتا، لیکن اگر اس کے دل میں ناپاکی ہے اس کے بعد دن میں پاخانہ کے بعد نہ آئے گا۔

روزے میں بیوی سے نفس کھیلتے ہوئے انزال ہونا

اس صورت میں نفل روزے کی قضا لازم ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔

---

[1] فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الثانی، ج ۱، ص ۱۹۲

[2] در مختار، کتاب الصوم، ج ۲، ص ۴۱۲

[3] فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الثانی، ج ۱، ص ۱۹۲

[4] فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الثانی، ج ۱، ص ۱۹۲

[5] فتاوی عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الثانی، ج ۱، ص ۱۹۲

besturdubooks.wordpress.com

بیوی کے پاس صرف بیٹھنے سے انزال ہو جانا

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی بیوی کے پاس بیٹھے اور شہوت کی وجہ سے اس کو انزال ہو جائے تو اس صورت میں اس روزے کی قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔[1]

مباشرت فاحشہ کا حکم

مباشرت فاحشہ یعنی شرم گاہوں کا آپس میں ملانا (بغیر کپڑوں کے) اگر اس صورت میں انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جانے کا حکم ہے جیسے صحبت و کفارہ نہیں، روزہ کی طرح پورے پیٹ دوبھوں سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔[2]

ہاتھ سے منی نکالنا عام طور سے حرام ہے

اگر بیوی کو چھونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے، پھر بھی اس سے بچتے رہنا بہتر ہے۔ یہ عمل بہت برا ہے، اس پر لعنت کی گئی ہے۔[3]

پاخانے کے راستے کا کچ نکلنا

اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کچ نکلوا کر کلی کرنے پر اکتفا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لئے کہ یہ مقعد سے باہر نکل آتی ہے۔[4]

استنجا کرنے میں مبالغہ کرنا

اگر کسی نے انگلی کو پانی یا تیل میں تر کر کے اپنی مقعد میں ڈال کر استنجا کرنے میں

---

[1] ملاحظہ ہو: الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی ما یوجب القضاء والکفارۃ، ۱/۱۹۲، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔

[2] ملاحظہ ہو: الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی ما یوجب القضاء والکفارۃ، ۱/۱۹۲، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔

[3] ملاحظہ ہو: الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی ما یوجب القضاء والکفارۃ، ۱/۱۹۲، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔

[4] ملاحظہ ہو: الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی ما یوجب القضاء والکفارۃ، ۱/۱۹۲، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۰ھ۔

besturdubooks.wordpress.com

پانی اندر داخل ہے میں پہنچی تھی تو روزہ اس وقت فاسد ہوا۔ جب منہ (پرخانے کے مقام) میں ڈالی جائے والی چیز منتقل ہو گئی ہے۔ (مثال جیسے پیشاب کی نالی میں ڈالی ہوئی چیز پیشاب کی جگہ سے اندر پہنچ جاتی ہے)

یہ اس وقت ممکن ہوسکتا ہے جب کہ اندر داخل کرنے والی چیز کو نکالا جائے۔ (اگر ایسا نہ کیا جائے تو روزہ کے لیے صرف افطار کا وقت ہوگا)

یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کہ منہ میں روئی رکھ کر اسے نکالا نہ جائے یا انگلی (یا کوئی اور طریقہ) اندر کی طرف بھی جاتا رہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر اس کا کچھ حصہ باہر رہا اور اندر نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت نے اپنی اگلی نلی میں پانی سے تر کپڑا یا روئی کی لمبی بتی وغیرہ رکھ لی اور پوری داخل کر دی تو ان سب صورتوں میں صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔

بھوک پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہونا کہ برداشت نہ کیا جا سکے تو جان ہلاکت میں پڑ جائے گی یا عقل میں فتور آجائے گا تو ایسی صورت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اگر ایسی حالت پیدا ہو جائے جب کہ ان دو باتوں میں سے کوئی بات نہ ہو تو روزہ توڑنا صحیح نہیں ہوگا۔ کفارہ واجب ہوگا۔ یہی حکم اس شخص کا ہے جس کو پیاس کی شدت ہے۔ روزہ رکھا ہوا ہے اور روزہ توڑ دینا چاہتا ہے بشرطیکہ پیاس کی شدت اس درجہ کی نہ ہو جس کو بھوک کے بیان میں شرط لگائی گئی ہے۔[1]

ملازم کا کام کی شدت سے روزہ توڑ دینا

اگر شدت بیماری یا زیادتی مرض کا اندیشہ نہ ہو تو کفارہ نہیں ہے۔

---

[1] الهداية، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، ۱/۱۳۱

[2] عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار، ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

صاف نہ ہو۔[1]

آتش زدگی کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

اگر آتش زدگی میں شدت حرارت یا پانی یا خوف جان کی وجہ سے روزہ توڑا تو صاف نہ ہو تو روزہ ہوگیا اگر روزہ واجب تھا تو[2]

غروب آفتاب سمجھ کر افطار کرلیا بعد میں سورج نظر آگیا

اس روزے کی قضا لازم ہے اگر روزہ واجب نہیں اور کچھ کھایا بھی نہیں ہے تو صرف روزے کی قضا لازم ہے کفارہ نہیں[3]

رات سمجھ کر صبح صادق کے وقت تحری کھالینا

اگر تحری کی صبح صادق کا وقت معلوم ہوا اس نے یہ سمجھا کہ رات کھائی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی تو اس کے ذمہ قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں[4]

نفل روزے کا نیت کے بعد واجب ہو جانا

جو نفل روزہ قصداً شروع کیا ہو تو شروع کرنے کے بعد اس کا اتمام لازم ہو جاتا ہے، قضا لازم ہونے کی صورت میں اس کی قضا ضروری ہے خواہ قصداً توڑا ہو یا بلا قصد فاسد ہو جائے[5]

بھولے سے کھانے کی دو صورتیں

ایک شخص کو روزے کا خیال نہ رہا اس نے سمجھا کہ میں نے کچھ نہیں کھایا پیا حالانکہ

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] ۱۱۲

[3] [illegible] ۱۲۱

[4] [illegible] ۱۲۱

[5] [illegible] ۱۲۹

besturdubooks.wordpress.com

کرلیا بعد میں روزہ ... یہ خیال آیا کہ کچھ کھا یا پیا تھا یا نہیں تو یاد نہیں ہے پھر قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ نہیں صورت میں فاسد ہو جائے گا کہ کفارہ لازم ہوگا صرف قضا واجب ہوئی اور اگر وہ سمجھا کہ نہیں کھایا پیا تھا بھول کر کھا پی لینے کے بعد یاد آیا تو اب بعد میں قضا کرنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کچھ کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہے [1]

قے اور احتلام ہونے کے بعد روزہ کا حکم

کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوا، یا صرف عورت وغیرہ کو دیکھنے سے خیال ہوئی اور منی خارج ہوئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر کسی نے روزہ رکھا تھا اس نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا یا قصداً روزہ فاسد ہوگیا، بہر صورت افطار ہوئی کفارہ نہیں، اگر نہ معلوم ہو کہ اس سے کیسی نوعیت کا افطار ہوا تو اب جمع کرنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا، ورنہ صرف قضا کی صورت میں قضا لازم ہوگی [2]

قضا کے چند مسائل:

1. کوئی مسافر نصف النہار سے پہلے دن ہی اپنے وطن میں داخل ہو جائے۔
2. کسی عورت کو حیض یا نفاس بعد نصف النہار شروع ہو جائے۔
3. بعد نصف النہار کسی کافر کو اسلام یا بچے کو ہوش آجائے۔
4. کوئی مجنون بعد نصف النہار اچھا ہو جائے۔
5. کسی نے رمضان المبارک کا روزہ رکھ لیا اور بعض النہار اس کی مجبوری ہوتی رہے۔
6. کوئی بچہ بعد نصف النہار بالغ ہو جائے۔

---

[1] بہشتی زیور، حصہ ۳، ص ۱۰۷

[2] بہشتی زیور، حصہ ۳، ص ۱۰۷

besturdubooks.wordpress.com

● وہ ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھتے تھے۔ ان تین دنوں کو ایام بیض کہا جاتا ہے۔ ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوتا ہے۔ اس لیے ان دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان دنوں میں گناہوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

روزہ توڑنے کے بعد کا حکم

اگر کسی شخص نے نفل روزہ رکھا تھا۔ پھر روزہ توڑنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھا پی لیا تھا۔ تو کیا اس کے لیے بھی دن کے باقی حصے میں کچھ کھانا پینا جائز ہے؟

کن چیزوں سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں

ایسے صورتیں جن سے قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی کام جان بوجھ کر کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور روزہ دار پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

آپ نے کسی ایسے شخص سے سنا ہوگا جس کا روزہ ٹوٹ گیا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ میں نے تو صرف ایک گھونٹ پانی پیا تھا۔ یا صرف ایک لقمہ کھایا تھا۔ تو آپ نے اسے سمجھایا ہوگا کہ روزہ رکھنے کے بعد کچھ کھانا پینا یا جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا روزہ توڑ دیتا ہے۔ اور اس کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی کام ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ ان کاموں کی تفصیل سے ہم آپ کو آگاہ کریں گے۔ جب یہاں ان کا ذکر نہ ہے۔ لیکن عام طور پر روزے کے ساتھ جو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

---

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] نے مطلقہ کا روزہ رکھوایا جبکہ اس کا روزہ رکھنا اس کے لیے ضرر کا باعث تھا۔ اس لیے اس کا روزہ رکھنا واجب نہیں تھا۔ اس لیے اس کا روزہ رکھنا واجب نہیں تھا۔ اس لیے اس کا روزہ رکھنا واجب نہیں تھا۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ کفارہ صرف اس وقت آتا ہے جب رمضان کی کفارہ اور جو روزہ رکھا جائے اور رمضان کے مہینے سے زیادہ دور نہ ہو۔ رمضان کی قضا کا روزہ بھی یہاں نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر قضا واجب ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں ہوگا۔

اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ جب کسی شخص نے روزہ رکھا اور وہ واجب ہو گیا اس لیے کفارہ ایک حکم ہے اور روزہ کی قضا ایک حکم ہے جو روزہ واجب ہوتا ہے (مثلاً جان بوجھ کر کھانا وغیرہ کرنے سے)

صرف دو باتوں سے قضا اور کفارہ واجب ہوتا ہے

رمضان کے روزے کی دو باتیں ہیں جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں

اول یہ کہ جب کسی عذر شرعی نے روزہ توڑا تھا تو پہلی چیز جو ختم ہوئی ہے وہ کھانا پینا ہے اور دوسری جو ختم ہوئی ہے وہ جماع ہے۔ اس میں جماع طبیعت کا حصہ ہے اور پیٹ کی طرح پوری کی جاتی ہے۔

دوم یہ کہ اس سے نفس کی شہوانی پوری کی جاتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

پھر ان دونوں صورتوں میں قضا کے علاوہ واجب ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں:

❶ پہلی شرط یہ ہے کہ رمضان کا روزہ قوی یا ضعیف عذر رمضان کے علاوہ دوسرا کوئی روزہ ہو، مثلاً قضا، رمضان یا نذر کا روزہ یا کفارے کا روزہ یا نفل روزہ تو ان میں کفارہ واجب نہ ہوگا، ان صورتوں میں قضا واجب آئے گی۔

❷ دوسری شرط یہ ہے کہ روزہ قصداً توڑا ہو، اگر بھولنے سے یا غلطی سے یا کسی عذر سے مثلاً مرض لاحق ہونے سے یا حیض آجانے کی وجہ سے روزہ توڑا تو صرف قضا واجب ہوگی۔[1]

کفارے کے لیے روزے کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے

روزے میں جس جس روزہ کی تمام شرائط پائی جائیں، رمضان کے علاوہ اس روزے میں جس کی نیت کی ہو، اگر پہلا روزہ جو اس نے رکھا تھا اس کے درمیان میں کوئی ایسی چیز پائی گئی جو روزے کو فاسد کر دیتی ہے، مثلاً اس نے استعمال سے کسی قسم کا کوئی چیز کھا لیا یا قصداً جماع کر لیا یا استعمال سے انسان کی جبلت نکلنے والی چیز کو نکال دیا یا حیض آگیا یا نفاس آگیا یا ایسی کسی بیماری کا دورہ پڑ گیا جو روزے کو فاسد کر دیتی ہے تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کو دوبارہ سے شروع کرنا ہوگا۔[2]

ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے، البتہ یہ شرط ہے کہ دوران صحبت یا دوران جماع عورت سے علیحدہ ہو جائے جو قابل تصور ہو، بہت کم عمر لڑکی یا وہ جس میں جماع کی قابلیت نہ پائی جاتی ہو۔

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

نیت ہی پر کفارہ ہے

کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی، اس لیے کھا پی لیا، اس پر کفارہ واجب نہیں، کفارہ واجب اس پر ہے کہ نیت کرکے روزہ توڑا ہے۔[1]

صحبت کرنے سے کفارہ واجب ہوتا

صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی، جب سورج غروب ہونے کے بعد اندھیرا ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے، اور اگر کھانے لگے یا سو گئے، یا اندھیرا ہونے پر شبہ کرکے کچھ کھا پی لیا، یا صبح کی روشنی اندر چلی گئی، اب کسی عورت سے صحبت کرلی، تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔[2]

جس شخص نے دونوں باتوں میں سے کسی ایک بات کا یقین کر لیا جان بوجھ کر جماعت کی، پھر معلوم ہوا کہ اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔ اور جس نے دونوں باتوں میں سے کسی ایک کا گمان کر لیا، اس پر قضا لازم ہے۔[3]

جماع میں عاقل ہونا شرط نہیں

سونے والی عورت اور دیوانی عورت سے جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور ان دونوں پر کفارہ واجب ہوتا ہے، اور اگر کسی عورت نے دیوانے مرد سے جماع کرلیا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا، اور اگر مرد دیوانہ ہو تو عورت پر کفارہ واجب نہیں ہوگا۔

اگر عورت نے جماع کیا ہے تو کفارہ واجب ہونے کے لیے مرد کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے، حتیٰ کہ اگر نابالغ عورت نے نابالغ بچے سے جماع کیا ہے، جب کہ

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کے روزے رکھے اور اس کے گناہوں کی مغفرت نہ ہو تو اس پر افسوس ہے اور اس کے لئے جہنم ہے۔ میں نے کہا آمین۔[1]

ان الفاظ میں نیت کا حکم

رمضان کے مہینے میں ان میں سے کسی روزے سے نیت کرنا ضروری ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے پہلے رات سے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔[2]

تیسویں رمضان کو چاند نہ دیکھ کر افطار کر لینا

تیسویں رمضان کا چاند اگر رات کے ابتدائی حصہ میں نہ دیکھا جائے اور رات کے آخری حصہ میں دیکھا جائے تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا درست ہے۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں غالب گمان یہی ہوتا ہے کہ چاند رات کو طلوع ہو چکا ہے اور اس کی روشنی اس لئے نظر نہیں آئی کہ وہ بادل یا کسی اور وجہ سے چھپا رہا۔ اس لئے چاند دیکھنے والے اور اس کا حکم ماننے والے تمام لوگوں کا روزہ درست ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔[3]

چھپ کر مسلمان ہونے والے کا روزہ توڑ دینا

جب کوئی شخص مسلمان ہونا چاہے اور اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے آ کر اعلانیہ طور پر اسلام قبول کر لیا تو وہ اعلانیہ مسلمان ہو گیا اور اب اس پر تمام احکام اسلام جاری ہوں گے۔ پس اگر رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہو تو اس کو روزہ توڑنا جائز نہیں۔

---

[1] صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصوم، باب الترغیب [illegible] ۳/۱۹۲

[2] صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصوم، باب ذکر [illegible] ۳/۱۹۳

[3] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الصوم، مسائل متعلقہ رمضان ۶/۱۲۴

besturdubooks.wordpress.com

ان پر لازم ہے کہ [illegible]

کچے چاول یا کچا گوشت کھالینا

جو شخص بھول کر کچا گوشت یا چاول کھالے اسے افطار کرنا ہوگا، روزوں کی قضا اس پر لازم نہیں ہے۔[1]

روزے میں عمداً قے کرنا

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ قے کم ہو یا زیادہ، اس پر قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔ اور اگر قے اس کے بس میں نہ ہو، مثلاً بیمار ہو اور قے آجائے تو اس پر کچھ لازم نہیں۔[2]

فدیہ کے مسائل

شیخ فانی کی تعریف

فدیہ کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بدلے میں کوئی چیز دینا، اور شرعاً اس کا مطلب ہے کہ کسی عبادت کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگئی ہو، مثلاً روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے یا بیماری ہے جو ٹھیک ہونے کی امید نہیں ہے، یا بہت بوڑھا ہے اور روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ایسے شخص پر روزے کے بدلے میں فدیہ ادا کرنا فرض ہے۔ فدیہ کی مقدار ہر روزے کے بدلے میں ایک صدقۃ الفطر کے برابر ہے، یعنی ایک کلو ۶۳ گرام گندم یا اس کی قیمت۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو اور اس کے ٹھیک ہونے کی امید ہو، یا بوڑھا ہو اور روزے رکھنے کی طاقت آجائے، تو اس پر فدیہ لازم نہیں ہے، بلکہ اسے روزے رکھنے ہوں گے۔[3]

شیخ فانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ شخص جو بہت بوڑھا ہو چکا ہو اور روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اور اس کے ٹھیک ہونے کی امید بھی نہ ہو، اسے شیخ فانی کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے روزے رکھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ وہ ہر روزے کے بدلے میں ایک صدقۃ الفطر کے برابر فدیہ ادا کرے گا۔[4]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

البتہ وہ شخص کہ جسے کبھی فدیہ دینا پڑا ہے، جس نے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو اور اس سے عاجز ہو، یعنی اسے اب معیشت کے حصول یا کسی اور نذر کی وجہ سے اپنی نذر کو پورا نہ کر سکتے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور روزہ کے بدلے فدیہ دے دیا کرے۔

فدیہ کی مقدار ایک فطرے کی برابر ہے یعنی ۳ کلو ۲۵۰ گرام گندم یا اس کے بدلے ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا دے (فدیہ یعنی روزوں کا والی یا ولی) ان کے علاوہ تمام نذر کا مسئلہ یہ ہے کہ نذر ختم ہو جانے کے بعد روزوں کی قضا ضروری ہے فدیہ دینا درست نہیں ہے، یعنی فدیہ دینے سے روزہ معاف نہیں ہوتا۔

اگر کوئی شخص اپنے نذر کی حالت میں مر جائے تو اس پر ان روزوں کی فدیہ کی وصیت کرنا واجب نہیں ہے جو اس نے نذر کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں اور نہ اس کے ورثاء پر یہ واجب ہوتا ہے کہ وہ فدیہ ادا کریں، خواہ نذر یہ نذر کا روزہ تھا یا کوئی شرعی نذر، ہاں اگر کوئی اس حال میں انتقال کر جائے کہ اس کا نذر ختم ہو چکا تھا اور وہ قضا روزہ رکھ سکتا تھا مگر اس نے قضا روزے نہیں رکھے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ان روزوں کا فدیہ کی وصیت کر جائے، جس میں عرفِ عام سے ثابت ہو کہ میت نے روزوں کا فدیہ دینے کا حکم فرمایا ہے، جس میں ورثاء کو اختیار ہوتا ہے۔

اگر ولی یعنی قریبی نذر کی حالت میں انتقال کر جائے تو اس کی طرف سے ان دنوں کے روزوں کا فدیہ دینا ضروری نہیں ہوتا، ان میں اور فرض روزوں میں جس کی ادائیگی اگر کوئی دوسرا شخص اس کی حالت میں مر جائے تو اس سے ولی کے روزے معاف نہیں ہوتے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

فدیہ کا قاعدہ کلیہ

آدمی کے اوپر کئے روزے تھے اور فوت ہونے کی وجہ سے روزے سے پہلے مرگیا تو اس کے بدلے کھانا کھلانا نہیں اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو روزہ کسے خود اصل وقت پر رکھتا دوسرے کا اس نے اس میں جب روزہ رکھنے سے مایوس ہو گیا تو کھانا دے سکتا ہے اور جو روزے دوسرے کا ہو گیا وہ خواہ اصل نے رکھا اس کی طرف کھانا نہیں دے سکتا، اگر چہ اس نے خود روزہ رکھنے سے مایوس ہو گیا ہو۔

مثلاً شخص نے کفارہ کے روزے رکھنے شروع کئے، دو روزے رکھنے کے بعد بیمار ہو گیا اور اس لیے کہ اس کو روزہ رکھنے میں ضرر ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہو گیا تو اس کے ذمہ سے روزے ساقط ہو گئے اور کھانا کھلانا اس لیے کہ یہ فدیہ روزے کے عوض میں نص سے ثابت ہوا ہے۔[1]

فدیہ رمضان سے پہلے دیا

فدیہ روزوں کا جس نے رمضان کے آنے سے واجب ہوتا ہے واجب ہوتا ہے رمضان شروع ہونے سے قبل فدیہ دیا، واجب ہونے کی وجہ سے درست نہیں، البتہ رمضان شروع ہونے پر ادا ہوا یا ضائع ہو گیا ایسے ۳۰ سے لکھتے ہیں اس کے برخلاف صدقۂ فطر کا واجب اگر فدیہ دیا رمضان سے قبل دیا صحیح ہے، اس کی کئی سالوں کا پیشگی بھی دے سکتے ہیں۔[2]

فدیہ کی مقدار

ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلہ دے دینا واجب و

---

[1] ۔۔۔ ۲۰۰

[2] ۔۔۔ ۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

تمام پیسے نہ لے تو اس کا اس معاملہ سے شریعت اس اس وقت یہ کہتے ہیں [illegible]

اگر کسی نے ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے کی قیمت لے لی تو یہ بھی جائز ہے [illegible]

مقام جس ہو یہ میں تاجر دکان یہ اس طرح لکھا ہے

یہ اس زمانے کے لحاظ سے ہے جب ایک روپیہ میں ایک کلو ۱۳۳ گرام چاول (دو کلو) تیس پیسے میں ملتا تھا۔ یہ قیمت اب بدل گئی ہے، مگر یہ اندازہ جس طرح آسان تھا اب بھی ہے۔ اسی طرح اب بھی ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے ادھار لیا ہے تو اس نے جتنے پیسے دینے ہیں، اس کے لحاظ سے کتنا گندم یا چاول بنتا ہے، اس کا حساب لگا کر ادا کر دے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے خلاف کہنا اس میں زیادتی کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں زیادتی نہیں ہے۔ اصل چیز کا اعتبار ہے۔ اس لحاظ سے

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

متعدد روزوں کا فدیہ ایک شخص کو دینا

ایک شخص سے بہت سے روزے قضا ہوئے تھے اس نے ان سب کا فدیہ ادا کر دیا اور مرنے سے پہلے وصیت کی کہ میرے مال کے تہائی حصے میں سے ان روزوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ایک شخص کو دینا کافی ہے یا ہر روزے کا فدیہ الگ الگ دینا ضروری ہے؟

ایک شخص کو متعدد روزوں کا فدیہ ایک مسکین کو دینا درست ہے اور ان میں ہر روزے کے بدلے الگ الگ مسکین کو دینا ضروری نہیں ہے۔

فدیہ کے مصارف

فدیہ کا وہی مصرف ہے جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں، اس لئے جس شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اس کو فدیہ بھی نہیں دیا جا سکتا، نیز جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو فدیہ دینا بھی جائز ہے، چنانچہ فدیہ کی رقم سے مسجد بنانا، میت کی طرف سے قرآن خوانی کرانا، میلاد کرانا، مسجد میں چٹائی بچھانا، مسجد میں بجلی کا خرچ ادا کرنا، مدرسہ کی عمارت بنانا، مدرسہ کے مہتمم کی تنخواہ دینا، مدرسہ کے لئے کتابیں خریدنا، مدرسہ کے لئے کھانا پکانا، مدرسہ کے لئے برتن خریدنا، مدرسہ کے لئے فرش خریدنا، مدرسہ کے لئے پنکھا خریدنا، مدرسہ کے لئے بجلی کا خرچ ادا کرنا، مدرسہ کے لئے عمارت بنانا، مدرسہ کے لئے چٹائی خریدنا، مدرسہ کے لئے پانی کا خرچ ادا کر

besturdubooks.wordpress.com

اس مقررہ حقدار کو دے دینا درست ہے کہ وہ اپنا قرض ادا کرلے[1]

فدیہ کی رقم یتیم خانے میں دینا

یتیم نابالغ طلبہ کے مصارف میں صرف کرنے کے لیے اس کے ولی کو دے دینا درست ہے[2]

فدیہ کی رقم سے کپڑا خرید کر تقسیم کرنا

فدیہ میں کپڑوں کی قیمت نہیں بلکہ کپڑا دینا ضروری بھی نہیں ہے اور متعدد مساکین میں اس کے فدیہ کی رقم ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے، نقد کی قیمت یا اتنی قیمت کا سامان دینا بھی جائز ہے، نابالغ کا باپ اگر مسکین ہو تو اس کی صدقہ دینا جائز ہے، دادا یا نابالغ کا بھائی وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے[3]

پیدائشی ضعیف فدیہ دے سکتا ہے

اگر کوئی شخص پیدائشی ایسا ضعیف ہو کہ روزہ کے کسی طرح قابل نہ ہو سکتا ہے تو اس نے جب سے یہ حالت ہے کبھی روزہ نہ رکھے تو فدیہ دے سکتا ہے[4]

فدیہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو

جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو اور اس کے فدیہ ادا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو، وہ صرف استغفار کرے اور نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش ہوگی تو فدیہ دے گا[5]

---

[1] ... [illegible] ۲۰۰/۱

[2] ... [illegible] ۲۰۰/۱

[3] ... [illegible] ۲۰۰/۱

[4] ... [illegible] ۲۰۰/۱

[5] ... [illegible] ۲۰۰/۱

besturdubooks.wordpress.com

روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔[1]

اگر شدت مرض میں فوت ہو گیا

اگر کوئی شخص شدت مرض میں رمضان کے روزے نہ رکھ سکے اور اسی میں فوت ہو گیا تو ان روزوں کا فدیہ دینا واجب نہیں۔[2]

فدیہ کی وصیت

جو شخص اپنی حالت ایسی دیکھے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں تو اس پر فرض ہے کہ وصیت کرے مرنے سے پہلے کہ اس کے نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کیا جائے اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گناہ گار ہوگا۔

اگر میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو تو میت کے وارثوں پر فرض ہے کہ مرحومہ کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرض کے بعد اس کا بقیہ ترکہ باقی رہا اس کی ایک تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا لیکن ورثاء اپنی طرف سے مرحومہ کی نمازوں روزوں کا فدیہ ادا کریں تو اللہ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کرلیا جائے۔[3]

تراویح کا بیان

① تراویح عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں قیام رمضان کی ترغیب

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible] فدیہ دیا جائے۔ ص ۱۳۹

besturdubooks.wordpress.com

ہی ہے۔

[illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی ترکیب دیتے تھے اس سے کہ
[illegible] سے [illegible] کھیں۔

[illegible] پڑھتے تھے [illegible] اور [illegible] کی آیت
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

عرض کیا:

❶ حدیث پاک: رواہ البخاری فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (امام بخاری نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)

۲۵ ویں میں آوے گی: یعنی ۲۵ ویں شب میں اول خروج تک قیام کا اثر ہے۔[1]

نیز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بشارت بھی عطا فرمائی اور اس اندیشہ کا اظہار فرمایا کہ تم پر فاش نہ ہو جائے اور اپنے حسب عادت کثیر اس پر بھروسہ کر لیں۔[2]

رمضان المبارک میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ بہت بڑا ہو جاتا تھا، اس سے آخری عشرے میں جو پہلی رات کا قیام معمول تھا، نہیں رہتا تھا، یہی کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا۔[3]

(۲) تراویح عہد فاروقی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں

اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تراویح کی یہ تعداد بتائی گئی ہے اور اس کا انتظام کس طرح تھا، اس کی تفصیل کچھ نہیں ملتی، البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ایک امام پر جمع کیا ہے۔

۱۔۔۔ یہ فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے ہی شروع ہونے کا واقعہ

---

[1] صحیح البخاری، باب فضل من قام رمضان، الحدیث: ۲۰۱۵

[2] صحیح البخاری، الحدیث: ۱۱۲۹

[3] فتح الباری لشرح صحیح البخاری: ۴/۲۵۴

[4] ابن ابی شیبۃ، باب فی کم یصلی فی رمضان، الحدیث: ۷۶۸۰

besturdubooks.wordpress.com

ہے:

"حضرت صاحب ابن زنجویہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ۳۶ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ان میں ۲۰ تراویح کی اور سولہ رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں۔"[1]

حضرت صاحب کے دوسرے راوی یزید بن خصیفہ کے متعلق علامہ ابن ابی ذئب جیسے ثقہ امام، امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ ثقہ محدثین یہ روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی ذئب کی روایت امام بیہقی کی سنن کبریٰ میں درج ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ بیس (۲۰) رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شدت قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔"[2]

ان کی سند کو امام قرطبی، امام عراقی اور مولانا حبیب علی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صحیح کہا ہے۔[3]

(۳) تراویح عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ میں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیس (۲۰) تراویح کا معمول شروع ہوا تو بعد میں تمام ائمہ میں (۲۰) کا معمول رہا۔ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کی روایات بھی مروی ہے، لیکن کسی سے صراحت آٹھ کی

---

[1] ... ربیع المحفد، ص ۱۶۰

[2] ... عمدۃ القاری، شرح صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان، ۱۲/۱۱۶

[3] ... تفسیر القرطبی، سورۃ حجر، تحت تفسیر آیت ۹۴، ۱۰/۱۰۰؛ فتح الباری، شرح صحیح بخاری، ۴/۲۵۰

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۸۵ھ میں پیدا ہوئے، جس میں انہوں نے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی [illegible] کو پورا کرتے ہوئے [illegible] کی سیالی میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا [illegible] ہے۔

حضرت [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] سال مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] (۲۰) پڑھا کرتے تھے۔

"[illegible] فرماتے ہیں کہ حضرت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے [illegible] کو [illegible] (۲۰) [illegible] پڑھا کرتے تھے۔"

[illegible] ۱۲۸۵ھ [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] سے [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۰

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ایک شخص [illegible] کی [illegible] میں [illegible] (۲۰) [illegible] پڑھ رہے ہیں۔

[illegible] ان [illegible] کو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] سے [illegible] ہیں۔ [illegible] رمضان [illegible] میں [illegible] (۲۰) [illegible] تراویح [illegible] پڑھتے تھے۔

بیس (۲۰) تراویح سنت مؤکدہ ہے

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] میں [illegible] (۲۰) [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] (۲۰) [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہیں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہیں۔ [illegible] (۲۰) [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔

وَلٰكِنْ كَانَ عَلَيْهِ [illegible] لَمْ

[illegible] سے [illegible] ہیں۔

[illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ حضرت نے ان کو اپنی طرف سے ایسا فیض عطا فرمایا کہ وہ ولی بن گئے
ہوگئے۔ ان کے اندر جو کچھ بھی ولایت کی اصل ہے وہ ان کو اپنے شیخ
سے پاس انفاس اور رابطہ کی برکت اللہ علیہ اکبر نے کی عطا فرمائی
تھی۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو
حضرت اپنی بہن صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں چھوڑ گئے تھے اپنی بہن
نے تربیت کی اور حضرت کو ولی بنا دیا۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے خلفاء تو بہت تھے لیکن حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
جیسا تعلق مع اللہ کسی کو نہیں ملا۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
تمام خلفاء میں سب سے زیادہ تعلق مع اللہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کو حاصل تھا۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
کہ سب نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استفادہ کیا ہے اور
ہوں۔[1]

اپنے علوم دیوبند کے بانی (۲۸) حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ سے اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ ابوطاہر رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شیخ ابوطاہر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت
شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ
علیہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ فرید
الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ
علیہ سے اور حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شیخ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ
علیہ حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت حاجی شریف
زندنی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت مودود
چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابونصر رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابونصر رحمۃ اللہ
علیہ حضرت ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابومحمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت
ابوہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابوہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت
ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ حضرت
ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل امین علیہ السلام سے اور جبرئیل
امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ ان بزرگوں کی برکت سے ہمارے
علوم بھی ان بزرگوں کے علوم کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمالیں۔ آمین

---

[1] الامداد، نفحۃ العنبر، ص ۲۸۱

[2] جامع الرموز فی اوراد الشیخ ابی الحسن الشاذلی وما یناسبھا من الحزب والدعوات، ص ۴۱۰

besturdubooks.wordpress.com

ان احادیث پاک سے ثابت فرمایا۔ اللہ ہمیں ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بیس (۲۰) تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے

"حدثنا ادم ثنا شعبة عن یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وقد کانوا یقرؤن بالمئین من القرآن فکانوا یتوکؤن علی عصیهم فی عهد عثمان رضی الله عنه من شدة القیام"

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے بیس (۲۰) تراویح کا معمول چلا آرہا ہے اور یہی نصاب خلفاء راشدین کے زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہے کیونکہ یہ خلفاء وہ ہیں جن سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دین کے کسی معاملے میں کسی کی بات پر التفات نہ کرتے تھے جو خلاف سنت ہو خلفاء راشدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جماعت کا التزام نے سنت دین میں سے ظاہر اور اس کا منصب یہ تھا کہ نبی کے زمانے میں تمام مسلمان کی مسجد میں اکٹھے ہوں، کوئی شخص جدا نہ پڑھے اس لیے کہ یہ صورت نماز پڑھنے کی اچھی ہیں، اس کے وہ جو شخص کبھی نہیں، اس کے [illegible] مطلب یہ ہے کہ خلیفہ [illegible] اصحاب رائے [illegible] کے شہروں سے [illegible] نے کسی چیز کا ظاہر کرنے [illegible] کہ [illegible] باب میں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تا [illegible] [illegible] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سنت کو۔"[1]

آپ غور فرمائیں گے تو تین (۲۰) تراویح کے مسئلہ میں یہی صورت پیش آئی، کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امت کو بیس (۲۰) تراویح پر جمع کیا اور مسلمانوں نے اس کا التزام کیا، جیسا کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں، "شائع شد و در عالم متمکن گشت" یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بیس (۲۰) تراویح کو بجا طور پر "اجماع" سے تعبیر کیا ہے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماہ رمضان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء پر جمع کیا۔ وہ ان کو ہر رات بیس (۲۰) رکعتیں پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے نکیر نہیں کی، پس یہ ان کی جانب سے بیس (۲۰) رکعت تراویح پر اجماع ہوا۔"[2]

مسائلِ تراویح

تراویح میں تیز قراءت

تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت زیادہ تیز پڑھنے کا جنون تو ہے مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں اور سننے والوں کو سوائے "تفلقون تفلقون" کے کچھ سمجھ نہ آئے حرام ہے ایسے الفاظ کے بجائے "الم تر کیف" سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔[3]

---

[1] عمدۃ الرعایۃ ص ۹۶

[2] بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۸۸

[3] مسائل تراویح معارف الاسلام و باکستان ص ۲۹

besturdubooks.wordpress.com

بغیر عذر کے تراویح بیٹھ کر پڑھنا

تراویح بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہیے، یہ خلافِ اولیٰ ہے اور ثواب میں آدھا رہ جاتا ہے۔[1]

تراویح میں رکوع تک الگ الگ بیٹھنے رہنا

تراویح میں ایک بار ذرا آرام لینے کے لیے بیٹھنا خلافِ سنت ہے، جو لوگ امام کے رکوع تک بیٹھے رہتے ہیں ان سے اتنا قیام فوت ہو جاتا ہے، اس لیے ایسا کرنے سے صرف ایک ثواب کے محروم رہتے ہیں عمل کے لحاظ سے مکروہ نہیں ہوتے، ہاں یہ عمل قرآن کریم سے اعراض کی نشانی ہے۔[2]

تراویح میں قراءت کی مقدار

تراویح میں کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ (۲۰) رکعات میں قرآن کریم ختم ہو جائے۔[3]

دو تین راتوں میں مکمل قرآن کرکے تراویح چھوڑ دینا

تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے اور تراویح میں پورا قرآن کریم سننا الگ سنت ہے، لوگوں کی سستی کی وجہ سے تراویح ترک کر دینا اور قرآن کریم سننا اختیار کرنا[4]

تراویح میں صرف بھولی ہوئی آیت کو دہرانا

یہ اندیشہ افضل ہے کہ اپنی آیتوں کو بھی پڑھتا جائے۔[5]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

[4] ... [illegible]

[5] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

تراویح میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھنا

نماز میں سورتوں کو قصداً خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، مگر اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا اور اگر بھول کر خلافِ ترتیب پڑھ لے تو کراہت بھی نہیں۔[1]

تراویح میں ایک مرتبہ "بسم اللہ" بلند آواز سے پڑھنا

تراویح میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی آیت بھی بلند آواز سے پڑھ دینی چاہیے، کیوں کہ یہ قرآن کریم کی ایک مستقل آیت ہے، اگر اس کو جہراً نہ پڑھا گیا تو سننے والوں کا قرآن کریم کا سماع (سننا) پورا نہیں ہوگا۔[2]

دورانِ تراویح "قُلْ هُوَ اللّٰهُ" کو تین بار پڑھنا

تراویح میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تین بار پڑھنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، تاکہ اس کو سنت لازمہ نہ بنالیا جائے۔[3]

تراویح میں ختمِ قرآن کا صحیح طریقہ

ویسے تو قرآن مجید "سورۃ الناس" پر ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر کوئی حافظ "سورۃ الناس" آخری رکعت میں پڑھیں اور "سورۃ البقرہ" شروع نہ کریں تو بہتر ہے، تاہم جو حفاظ کرام "سورۃ الناس" کے بعد تیسویں رکعت میں "سورۃ البقرہ" شروع کر دیتے ہیں یا انتیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ اور بتیسویں رکعت میں "سورۃ الصافات" کی آخری دو آیات پڑھتے ہیں تو اگر اس طریقہ کو دوالانڈ نہیں سمجھتے

---

[1] آپ کے مسائل اور ان کا حل، نماذ و احکام: ۲/۱۷۴

[2] آپ کے مسائل اور ان کا حل، نماز و احکام: ۲/۱۷۲

[3] آپ کے مسائل اور ان کا حل، نماز و احکام: ۲/۱۷۳

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

besturdubooks.wordpress.com

تراویح کے لیے حافظ کا تقرر

چوں کہ مقتدی پر واجب ہے کہ "فاقرؤا ما تیسر منه" اور یہ بھی ہے کہ "المعروف کالمشروط" پس اگر کسی حافظ کو تراویح میں قرآن سنے پر تراویح کا امام بنایا جائے تو ظاہر ہے اس سے تسلیم درست نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن شریف کا ختم ہے۔ لہٰذا اس پر تراویح میں اجرت دینی یا لینے کی (تراویح) وجہ سے ہے، اور یہ عمل درست نہیں ہے جس طرح قاعدہ "لا یجوز الحث الاجیر علی قراءۃ القرآن"

ترجمہ: "قرأت قرآن پر اجیر کو ابھارنا جائز نہیں ہے" لہٰذا تراویح میں ختم قرآن پر اجرت دینا یا لینا جائز نہ ہوگا۔

ایک شخص کا دو جگہ تراویح پڑھانا

آج کل دونوں جگہ یا دو تین جگہ تراویح پڑھانے کو تسلیم کرتے ہیں، قرآن کے خلاف دوسری جگہ پڑھانا دوں تراویح درست نہیں، دوں جگہ تسلیم کرنے میں امت مجبور ہے۔

وضاحت: اس کی ایک صورت یہ نکل سکتی ہے کہ حافظ صاحب دس رکعت ایک مسجد میں پڑھا دیں اور باقی تراویح دوسری جگہ جا کر حافظ صاحب کے اقتدا میں سے کوئی صاحب دوسری صورت سے پڑھا دیں۔

تراویح میں معاوضے کی شرعی حیثیت

اجرت پر قرآن کو پڑھنا درست نہیں ہے اور اس میں ثواب بھی نہیں ہے۔ اور "المعروف کالمشروط" اس کی بنا پر لینے دینے کی بات ہے بھی اجرت کے

---

besturdubooks.wordpress.com

قلم میں ہے اور ناجائز ہے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ صرف قرآن پڑھنا اور تراویح پڑھ کر آن جانا بہتر ہے اور صرف تراویح ادا کرنے سے امام و حفاظ کی تنخواہ کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے؟

تراویح کی اجرت بطور نذرانہ

فقہ نے یہ قاعدہ لکھ دیا ہے کہ "المعروف کالمشروط" یعنی "جانا صاحب کو معلوم ہے کہ ان کے قرآن سنانے پر کچھ نہ کچھ روپیہ ملے گا اور جانا یا معروف ہے تو یہ جانا صاحب کو قرآن ختم کرنے کے بعد لینا درست نہیں ہے، اور نہ پڑھنے اور سننے والوں کو لینا دینا درست ہے، حرام ہے۔[2]

حافظ تراویح کو آمد و رفت کا کرایہ پیش کرنا اور کھانا کھلانا

آمد و رفت کا کرایہ دینے کو فقہاء نے رشوت سے تعبیر کیا ہے اور اس کو قرآن پاک حفظ و سنانے کا ثواب ضائع ہونے کا سبب بتایا ہے، جب کہ وہ جانے سے پہلے طے ہوا ہو یا جانا معروف ہے تو اس کو عمدہ کھانا کھلانا جائز ہے۔[3]

تراویح پر معاوضے کی گنجائش

تراویح میں اجرت لینا ناجائز ہے، دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں، اس سے اچھا یہ ہے کہ "الخیر فی ما وقع" سے پڑھائی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے امامت کرنا جائز ہے مگر اس زمانہ میں یہ کہاں ہے؟ ایک مرتبہ پیسے نہ دیے جائیں تو حافظ صاحب دوسری مرتبہ نہیں

---

[1] ردالمحتار، الاجارۃ، باب الامامۃ، فصل فی المسجد، مطلب فی الاستیجار ۶/۵۵۶

[2] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کتاب الصلوٰۃ، مسائل متفرقہ نماز، ربیع الثانی ۴/۱۹۶

[3] فتاویٰ محمودیہ، باب الامامۃ، ۷/۲۰۰

[4] فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کتاب الصلوٰۃ، مسائل متفرقہ نماز، ربیع الثانی ۴/۱۹۶

besturdubooks.wordpress.com

آ گیں ہے۔

اس مسئلہ میں ہے کہ اگر وہ مقابلہ سے بھی کم ہو اور نماز پڑھنے والا چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو ایسی صورت میں نماز کی کون سی رکعت ہوگی؟ تو اس مسئلہ میں یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اتباع چھوڑے ہیں وہاں تو اتباع چھوڑنے والے کو وہ رکعتیں نہ ملیں گی اور اتباع کرنے والے کو ملیں گی۔ اور اگر اتباع کرنے والے کو نہ ملیں تو اتباع چھوڑنے والے کو بھی نہ ملنی چاہئیں۔ اور اگر اتباع چھوڑنے والے کو ملیں تو اتباع کرنے والے کو بھی ملنی چاہئیں۔ اور یہ بات کسی کے نزدیک بھی درست نہیں۔ اس لیے یہ مسئلہ ہی غلط ہوا۔

شیخ اعظم حضرت مولانا شیخ قاری احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے کہ اگر امام نماز میں اس کے پیچھے سے ہے جو اقتدا کر رہا ہے اور ایک رکعت میں سے ایک رکعت کی امام نے قضا کر دی ہے تو یہ سجدہ سہو لازم نہیں ہے۔ یہی کہ امامت کی اجازت ہی نہیں ہے۔

حضرت شیخ محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اصل مذہب تو عدم جواز ہی ہے لیکن ضرورت کی وجہ سے ہم جیسے مقلدین کو دی جاتی ہے۔

حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب فجر کی نماز صاحب کے اقتدار کر رہے ہیں اور آخر میں بھول کر بیٹھ گئے اور پھر پیچھے کر رہے ہیں تو یہ قابل اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ اس کو درست ہی سمجھنا چاہئے۔

بچے کے پیچھے تراویح کا مسئلہ

بچے کی تراویح صرف نفل ہے اور بالغ کی سنت مؤکدہ ہے۔ بچے کی نفل شروع کرنے سے بھی وہ جیسے نہیں ہوتی اور بالغ پر واجب ہو جاتی ہے۔ بچے کی

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ضعیف ہوگئی اس پر بالغ کی قوی نماز کا پڑھنا خلاف الاصول ہونے کے سبب جائز نہیں رہے گا۔[1]

فتاویٰ کبریٰ میں ہے: نابالغ کو نوافل کے لئے امام بنانا درست نہیں ہے، البتہ فرض نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے۔[2]

بالغ ہوگیا مگر داڑھی نہیں نکلی

اگر داڑھی خوب سمرت ہے اور اس کو بلوغ شہوت سے لوگوں کے دیکھنے کا احتمال ہے جب تو اگر وہ فاسق یا جاہل لب علم بھی ہو جب بھی اس کی امامت مکروہ ہے اور اگر یہ باتیں نہیں ہے صرف عوام کی نا پسندیدگی ہے تو اگر وہ سب حیثیتوں سے علم و قرآن میں بڑھا ہوا ہے اس کی امامت مکروہ نہیں ہے اور اگر اتنی عمر ہوگئی ہے کہ اب داڑھی نکلنے کی امید نہیں رہی ہے تو وہ امرد نہیں رہا۔[3]

ایک یا کم پندرہ سال کے لڑکے کی امامت

مسئلہ یہ ہے کہ اگر لڑکے میں اور کوئی علامت بلوغ کی مثلاً احتلام وغیرہ نہ پائی جائے تو پورے پندرہ برس کی عمر ہونے پر شرعاً بالغ سمجھا جاتا ہے، پس جس کی عمر بحساب قمری پورے پندرہ سال زیادہ ہوگئی اس کی امامت فرائض و واجبات میں درست نہیں ہے، کیوں کہ صحیح مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی ہے کہ نابالغ کی امامت فرائض و نوافل اور واجب میں درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی علامت بلوغ کی پائی جائے تو درست ہوگی۔

نیز پندرہ برس کی عمر لڑکے کے پیچھے فرائض وغیرہ میں درست نہیں جب تک پورے پندرہ برس کا نہ ہو جائے البتہ پندرہ برس کی عمر میں بلوغت کے آثار پیدا

[1] امداد الفتاویٰ، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، ۱/۹۱۲

[2] فتاویٰ رشیدیہ، باب الامامۃ، ۱/۱۰۱

[3] امداد الفتاویٰ، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، ۱/۹۱۳

besturdubooks.wordpress.com

بچے ہوں اور وہ کہے کہ میں بالغ ہو چکا ہوں تو اس کے پیچھے درست ہے۔[1]

کس عمر کا لڑکا تراویح پڑھا سکتا ہے

اگر دوسرے علامات بلوغ کی مثلاً احتلام وغیرہ لڑکے میں موجود نہ ہو تو شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بلوغ کا حکم کیا جاتا ہے۔

پس جس لڑکے کو سولہواں سال شروع ہو گیا ہے اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز سب درست ہے، اگرچہ ابھی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو، ایسی عمر کا لڑکا اگلی صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اور تیرہ چودہ برس کا لڑکا امام نہیں ہو سکتا، لیکن تراویح میں بعض [سامع] کی وجہ سے اس کو اگلی صف میں کھڑا کر لیتے ہیں۔[2]

داڑھی منڈے حافظ کی امامت

داڑھی منڈنا حرام ہے اور داڑھی منڈانے والا فاسق ہے شریعت کا مجرم ہے، لہٰذا ایسے حافظ کو تراویح کے لیے امام بنانا جائز نہیں ہے۔ ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔[3]

کہنی تک کٹے ہوئے ہاتھ والے کی امامت

ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔[4]

فیشن پرست حافظ کی امامت

اگر حافظ اپنی قبیح حالتوں کے چھوڑنے کا وعدہ کرے تو اس کو امام تراویح بنا

---

[1] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصلاۃ، مسائل متفرقہ ۳/۶۵

[2] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصلاۃ، مسائل متفرقہ ۳/۶۷

[3] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۳/۱۸۸، احسن الفتاوی، فصل فی التراویح ۳/۲۱۰

[4] فتاوی رحیمیہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والجماعۃ ۱/۱۸۱

besturdubooks.wordpress.com

ہیں، اگر امام ان سے تو پڑھ لیا لیکن امامت کے منصب سے ہٹا نہیں، اسی وجہ سے آپ نے فرمایا اس سے دور رہو، تو ان کی نماز صحیح ہو گئی۔

حدیث میں ہے کہ قبیلہ سہیم سے کوئی صاحب زکوٰۃ وصول کرنے آئے تو نبی علیہ السلام نے پیچھے نماز نہیں پڑھی، اگر جانا کہ اپنے فریضہ زکوٰۃ کو بدلنے کے لئے یہ لوگ امام بنایا جا سکتا ہے، تو امامت کا مقصد ہی ان کے پیچھے نہ پایا جائے۔

طوائف کے لڑکے کے پیچھے تراویح

اگر یہ جانتا ہے کہ امام نے نماز اور طہارت کے فرائض سیکھ لیے ہیں تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے، خواہ اگر وہ ولد الزنا ہو، جیسا کہ عورت ہیں؟

اگر مونچھ کی ڈاڑھی ایک مشت سے کم ہو

امام اور منتخص میں ڈاڑھی منڈوانے یا کٹوانے والے کے متعلق ہے کہ وہ مونچھ چوڑی رکھتا ہے، اس کو امامت کا حق حاصل ہے، لوگوں کے اس نے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور وہ واجب الاعادہ ہے، اس کو امام بنانے میں اس کی تائید ہے، اس نے اس کو امام بنانا چاہئے۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں ہے

حدیث سے ڈاڑھی کا چھوڑنا واجب ہونا ثابت ہے اور مونچھوں کا کترانا واجب ہے اور ڈاڑھی منڈوانا اور کترانا مثلہ ہے، ڈاڑھی ایک مشت سے زیادہ ہونا چاہئے۔

جو شخص ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھتا ہے یا منڈاتا ہے، وہ فاسق ہے اور فاسق

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

نماز ادا کرے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے پہلے نماز پڑھ لے پھر جماعت میں شریک ہو۔ اگر امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے یاد آیا کہ نماز نہیں پڑھی تو امام کے پیچھے پڑھتا رہے۔

تراویح سے متعلق ضروری مسائل

1. تراویح کی جماعت عشاء کی جماعت کے تابع ہے۔ لہٰذا عشاء کی جماعت سے پہلے یا اکیلے اور کسی مسجد میں عشاء کی جماعت نہیں ہوئی وہاں پڑھا ہوا تراویح کی جماعت سے پڑھا ہوا شمار نہیں ہوگا۔
2. جس شخص نے عشاء کی نماز پڑھ لی اور اس کا وضو باقی ہے اور اسے امید ہے کہ اس رات میں اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا تو وہ جس مسجد میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہے وہیں جا کر تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے۔
3. کوئی شخص کسی مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت ختم ہو چکی تھی تو اس نے جو پہلے فرض اور سنتیں پڑھی تھیں اس کے بعد تراویح میں شریک ہو اور چھوٹی ہوئی تراویح کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے۔ اور تراویح کے بعد وتر پڑھے اور وتر میں یا تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے۔
4. امام کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے کے پیچھے تراویح اور وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔
5. اگر کسی وجہ سے کوئی شخص عشاء کی نماز نہ پڑھ سکا ہو تو وہ امام کے ساتھ وتر پڑھ لے یا وتر پڑھنے کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا اس کا وہی حکم ہے جو امام کا ہے؟

❶ امام کے پیچھے مقتدی پر قرأت یا سورت کا پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں، ان کا تجزیہ کیا جائے۔

❷ اگر امام دوسری رکعت کے قعدہ میں بیٹھنا بھول جائے اور کھڑا ہو جائے تو اس کے پیچھے پیچھے مقتدی کا کیا حکم ہے؟ اس میں کوئی اختلاف ہے یا نہیں؟

❸ اگر مقتدی کو امام کے ساتھ کوئی سجدہ سہو کرنا پڑے تو کیا وہ بھی سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟ اگر کرے گا تو کیا قعدہ میں بھی سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں۔

❹ اگر مقتدی کو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا پڑے تو کیا وہ بھی قعدہ کرے گا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں۔

❺ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

❻ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

❼ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

❽ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

❾ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

❿ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

⓫ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

⓬ اگر کسی شخص کو یہ یاد آئے کہ ایک سجدہ سہو اس نے ایک نماز میں کیا تھا، لیکن یہ یاد نہیں کہ کون سی نماز میں کیا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

besturdubooks.wordpress.com

سلام پھیرے یا قعدہ نہ کرے (دو رکعت اگر اوّل کا شمار ہوگا)[1]

⑫ اگر امام نے دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا بھول کر چار پر جا کر قعدہ کیا یا قعدہ کرتی رہ گئی دو رکعت نماز ہوں گی[2]

⑬ بلند پڑھنا چاہئے سے آواز ادا ہو جائے گی مگر ثواب نصف ملے گا[3]

⑭ اگر امام کی قرأت سے پیچھے رہ جائے جب بھی مقتدیوں کو فاتحہ سے پہلے ثنا مستحب ہے[4]

⑮ قرأت کو ظاہر کرتے ۔ یا مکروہ ہے۔ کیوں کہ یہ اتنا بانے کی علامت ہے[5]

⑯ مستحب یہ ہے کہ رات کا نصف اوّل تہائی میں شریک ہو جائے[6]

⑰ نیت مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا (پڑھ کر یا سن کر) سنت ہے دوسری مرتبہ فضیلت ہے اور تین مرتبہ افضل ہے۔ بشرطیکہ جماعت میں تکلیف نہ ہو ورنہ ایک مرتبہ ختم ہو جائے گا اور تکلیفوں کو بھی کرنی ہوگی[7]

⑱ جو لوگ حافظ ہیں ان کے لیے فضیلت ہے کہ مسجد سے باہر آ کر بیس (۲۰) رکعت اور پڑھ کر ایک دو مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے[8]

⑲ ہر عشرے میں ایک ختم کرنا افضل ہے[9]

---

[1] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی صفۃ الصلوٰۃ، مکتبہ فاروقیہ کراچی، ص ۲۹۱ و ۲۹۲

[2] الدر المختار مع رد المحتار، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی سجود السہو، ۲/۵۸۸

[3] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی صفۃ الصلوٰۃ، ص ۲۹۲

[4] الدر المختار مع رد المحتار، باب صفۃ الصلوٰۃ، مطلب فی سنن الصلوٰۃ، ۲/۱۱۲

[5] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی صفۃ الصلوٰۃ، ص ۲۹۲

[6] الدر المختار مع رد المحتار، باب الوتر والنوافل، ۲/۴۵۸

[7] حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی صفۃ الصلوٰۃ، ص ۲۹۲

[8] الدر المختار مع رد المحتار، باب الوتر والنوافل، ۲/۴۵۸

besturdubooks.wordpress.com

۱۲۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

۱۳۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

۱۴۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

۱۵۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

۱۶۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

۱۷۔ [illegible] آیت پڑھنا [illegible] آیت پڑھنا [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اسی صورت میں فوراً اٹھ کر امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے۔[1]

❹ اگر کوئی شخص اپنے وقت آنے کا امام رکوع میں تھا، یہ فوراً تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں شریک ہوا، جب ہی امام نے رکوع سے سر اٹھایا، پس اگر سیدھا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع میں گیا تو اور رکوع میں پہنچنے سے پہلے اللہ اکبر کہہ چکا تھا اور کمر رکوع میں برابر کر لیا تھا اس کے بعد امام نے رکوع سے سر اٹھایا، تب تو رکعت مل گئی، تسبیح اگرچہ ایک مرتبہ بھی نہ کہی ہو اور اگر امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں کمر کو برابر نہیں کر سکا تو رکعت نہیں ملی اور اگر تکبیر سیدھے کھڑے ہو کر نہیں کہی، بل کہ جھکتے ہوئے کہی اور رکوع میں پہنچ کر ختم کی تو یہ شروع کرنا بھی صحیح نہ ہوگا۔[2]

❺ اگر رکوع میں امام کے ساتھ اگر شریک ہوا اور صرف ایک ہی تکبیر کہی تب بھی نماز صحیح ہوگی، اگرچہ اس تکبیر سے رکوع کی تکبیر کی نیت اور تکبیر تحریمہ کی نیت نہ کی ہو، اس نیت کا اعتبار نہ ہوگا شرط یہ کہ تکبیر کھڑے ہو کر کہی ہو اور رکوع میں نہ کہی ہو۔[3]

---

[1] الفتاوی العالمگیریۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ۱/۹۱

[2] المحیط البرہانی، کتاب الصلوٰۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی بیان حکم المسبوق واللاحق، ۲/۴۰۲

[3] فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضۃ، ۱/۴۴۷

besturdubooks.wordpress.com

کھانے پینے کی حلال اور حرام چیزیں

حرام سے بچنے اور حلال کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر مختلف عنوانات سے تاکیدیں فرمائی ہیں، ایک آیت میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ انسان کے عمل و اخلاق میں بہت بڑا دخل غذا کا ہے، اگر غذا کھانا پینا حلال نہیں تو اس سے اخلاق حمیدہ اور اعمال صالحہ کا صادر ہونا مشکل ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لیے دعا فرمادیجئے کہ میں مستجاب الدعوات ہوجایا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے سعد! اپنا کھانا حلال اور پاک بناؤ، تمہاری دعائیں قبول ہوں گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! بندہ جب اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، جس شخص کا گوشت حرام مال سے بڑھا ہو، اس کا گوشت جنت کے لیے تو جہنم ہی آگ سب سے لائق ہے۔"[1]

خنزیر حرام ہے

قرآن مجید کی رو سے خنزیر کھانا حرام ہے اور خنزیر کا حرام ہونا اس کے نجاست کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے ہے، اس کے تمام اجزاء گوشت، ہڈی، نسل، بال، پٹھے سب ہی حرام ہیں۔[2]

---

[1] الترغیب والترھیب عن جابر عن طریق الطبرانی ۳/۳۵۶ ... حدیث پیش کردہ ہے ۳/۳۵۶
[2] الاسماء ۱/۱۸۰ ... حدیث پیش کردہ ہے ۱/۱۸۰

besturdubooks.wordpress.com

حلال جانور کے علاوہ سب پیدا ہونے والی کائیں

[illegible] ہے جو نے [illegible] پنجے [illegible] پاؤں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

besturdubooks.wordpress.com

بات ہے کہ کچھ لوگ اس طرح کا گوشت خریدتے ہیں اور بعض اوقات ان سے بھی زیادہ اندھیر ہوتا ہے کہ دکان دار گوشت کو ذبح کرتا ہے یا نہیں، اگر ذبح کرتا ہے تو مسلمان ذبح کرتا ہے یا کافر، اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی، اور اس کا لحاظ بھی نہیں ہوتا، اور اگر مسلمان ہے تو کیا وہ نماز کا پابند ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر نماز کا پابند ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر بسم اللہ پڑھتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت حلق کے نیچے چھری پھیرتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر حلق کے نیچے چھری پھیرتا ہے تو کیا وہ رگیں کاٹتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر رگیں کاٹتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کرتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر قبلہ رخ کرتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر اللہ اکبر کہتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت چھری کو تیز کرتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر چھری کو تیز کرتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت جانور کو تکلیف نہیں دیتا، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر تکلیف نہیں دیتا تو کیا وہ ذبح کرتے وقت جانور کو لٹاتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر لٹاتا ہے تو کیا وہ ذبح کرتے وقت جانور کو بائیں طرف لٹاتا ہے یا نہیں، اس کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، اور اگر بائیں طرف

besturdubooks.wordpress.com

ہونا کیوں کر گوشت کے حلال ہونے کے متعلق غیر مسلم کا قول شرعاً معتبر نہیں ہوتا اگر وہ ذبح کسی مسلم کیلئے کا گوشت اور قرائن یہ شہادت دیں کہ طریقے نے حلال ذبح کرنے کا اہتمام کرتی ہو اور اس کی دینی تصدیق ہر گوشت کے ڈبوں پر ثبت ہو یا کسی ایسی غیر مسلم کمپنی کا گوشت اور قرائن اس کے بارے میں یہ تحقیق ہو جائے کہ وہ مسلمان یا اہل کتاب کے ذریعے حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح کرنے کا اہتمام کرتی ہے اور کوئی قابل بھروسہ مسلمان تنظیم اس کی تصدیق کر کے ڈبوں پر اپنی تصدیقی مہر لگا دے تو ایسے تصدیق شدہ کو خریدنا جائز ہے اور اس کا کھانا بھی حلال ہے، لیکن اگر غیر مسلم کمپنی کے ڈبوں پر نہ کورہ بالا طریقے سے کسی قابل اعتماد مسلم تنظیم کی تصدیق نہ ہو اور وہ غیر مسلم کمپنی ڈبوں پر اپنی طرف سے یہ لکھ بھی دے کہ یہ گوشت حلال اور اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے تو ایسا گوشت خریدنا جائز نہ ہوگا اور اس کا کھانا بھی حلال نہ ہوگا، کیوں کہ گوشت کے حلال ہونے کے بارے میں غیر مسلم کی بات قابل اعتماد نہیں ہے[1]

ہندوؤں میں کئی ہوئی پیک شدہ مرغیاں

غیر مسلم ممالک سے جو مرغیاں کٹی ہوئی یک جا ہوں ہندوؤں میں آتی ہیں، ان کا کھانا مسلمانوں کے لیے درست نہیں، خواہ ان ڈبوں پر اسلامی طریقے سے ذبح کیا ہوا لکھا ہو، کیوں کہ یہ جملہ بھی غیر مسلموں نے لکھا ہے جن کی بات دینی امور میں معتبر نہیں، نیز جب تک مسلمانوں ہی کے ذریعے سے اس بات کی تصدیق نہ ہو جائے کہ ان مرغیوں کو مسلمان یا اہل کتاب "بسم اللہ" پڑھ کر اس طرح ذبح کرتے ہیں کہ چاروں رگیں یا ان سے کم تین رگیں بھی کٹ جاتی ہیں

---

[1] ما جاء عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: "إن قوماً يأتوننا باللحم لا ندري أذكروا اسم الله عليه أم لا؟ فقال: سموا الله عليه وكلوه". رواه البخاري (٢٠٥٧)، ومسلم (١٩٤٣). وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ذكاة الجنين ذكاة أمه". رواه أبو داود (٢٨٢٧)، والترمذي (١٤٧٦)، وابن ماجه (٣١٩٩)، وأحمد (٧٥٠٤)، والدارمي (١٩٨٣). وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ذكاة الجنين ذكاة أمه". رواه أبو داود (٢٨٢٧)، والترمذي (١٤٧٦)، وابن ماجه (٣١٩٩)، وأحمد (١١٠٧٩)، والدارمي (١٩٨٣). وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ذكاة الجنين ذكاة أمه". رواه أبو داود (٢٨٢٧)، والترمذي (١٤٧٦)، وابن ماجه (٣١٩٩)، وأحمد (٧٥٠٤)، والدارمي (١٩٨٣). وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "ذكاة الجنين ذكاة أمه". رواه أبو داود (٢٨٢٧)، والترمذي (١٤٧٦)، وابن ماجه (٣١٩٩)، وأحمد (١١٠٧٩)، والدارمي (١٩٨٣).

besturdubooks.wordpress.com

اس وقت تک ان کا کھانا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے۔

فارمی مرغی حلال ہے

آج کل مرغی فارمی یعنی پرورش کے لیے لوگ گھروں میں فارم بناتے ہیں، جہاں مرغوں کی پرورش پاک اور پاک غذا سے ہوتی ہے اور شرعی اعتبار سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ جو جانور کبھی بھی پاک غذا میں کھانا نہ کھائیں، وہ حلال نہ ہوگا مثلاً کتا، بلی وغیرہ کا، لیکن کوئی شخص مرغی کی غذا میں پاک چیزوں کے ساتھ ناپاک چیزیں بھی شامل کرتے مرغی کو کھلائے تو اس سے مرغی کا گوشت ناپاک نہیں ہوگا۔ آپ نے پاک غذا میں مرغی کی نشوونما میں مشاہدہ کیا ہوگا کہ مرغیاں کیڑے مکوڑے بھی کھاتی ہیں اور گندگی سے بھی اپنا پیٹ بھرتی ہیں اس لیے ان ناپاک غذا میں کھانے سے مرغی کے گوشت میں کوئی بدبو پیدا نہیں ہوتی۔ جب کہ ناجائز ہونے کا اصل حادثہ بدبو ہے اور یہی خرابی کا تم حصہ ناپاک ہوتا ہے زیادہ تر اخراجات پاک ہوتے ہیں۔ اس لیے گوشت میں بدبو پیدا نہیں ہوتی۔ اس لیے فارمی مرغی حلال و باشبہ حلال ہے۔ البتہ احتیاط چاہیے کہ جب مرغی کھانے کے لائق ہو جائے تو اس کے بعد چند دن اس کو الگ رکھا جائے اور اس کو پاک غذا دی جائے، جس سے بالکل پاک غذا کھائی جائے۔ لیکن اگر کوئی اس طرح احتیاط نہ کرے تب بھی اس میں کوئی خلاف نہیں، مرغی بلاشبہ حلال ہے۔[1]

انڈوں کا حکم

اسی طرح فارمی مرغی شرعاً حلال ہے اسی طرح اس کا انڈا بھی بلاشبہ حلال

---

[1] فتاویٰ محمودیہ کتاب الحظر والاباحۃ ۱۹/۳۸۷ الاشکی رشیدیہ ۹/۳۸۷
امداد الفتاویٰ کتاب الحظر والاباحۃ ۴/۱۰۲ فتاویٰ احسن الفتاویٰ کتاب الحظر والاباحۃ ۸/۱۰۱

besturdubooks.wordpress.com

سے

مرغی یا کسی حلال پرند سے ذبح کرنے سے پہلے اس سے پیشاب کرانا ضروری ہے تاکہ حلال ہونے کے بعد اس کے پوٹوں یا دوسری جگہوں میں پیشاب نہ رہے اور نجاست نہ پھیلے اور جب اس کو پکایا جائے تو اس کا گوشت اور شوربہ پاک ہو اور اس کو کھانا جائز ہو۔ بعض احتیاط پسند لوگ اس میں یہ کرتے ہیں کہ ذبح کرنے کے بعد اس کو اتنا پانی میں رکھتے ہیں کہ اس کے پوٹوں یا پیٹ کی نجاست اس پانی میں آجائے اور آنتوں میں جو نجاست ہے وہ نہ آئے۔ اس کو استبراء کہتے ہیں۔ مرغی کو ذبح کرنے سے پہلے پیشاب کرانا یا ذبح کرنے کے بعد استبراء کرنا حلال ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے۔[1]

اشتے ہوئے پانی میں مرغی ڈال کر صاف کرنا

مرغی کو بہت جلد پانی میں ڈالنے کی غرض سے یہ تدبیر اختیار کی جاتی ہے کہ مرغی ذبح کرنے کے بعد اس کے پاؤں کو کھینچ کر اس کے کھولتے ہوئے پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کے پر اور بال آسانی سے صاف کئے جا سکیں۔ اگر مرغی کا حصہ نیچے گر اور آنت کسی طرح پھٹ جائے تو اس میں نجاست ہوتی ہے۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ آنتوں کو احتیاط سے نکالے بغیر مرغی کو پانی میں ڈال دیا جائے تو آیا پوری مرغی ناپاک ہو جائے گی؟

اس بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ مرغی کا پیٹ کھولنے سے پہلے اس کو اچھی طرح دھونا چاہیے کہ اس کا منہ سے بھی اچھی طرح دھو لیا جائے اور احتیاط اسی میں ہے کہ مرغی کی صفائی کا کام خود اپنے ہاتھ سے کیا جائے۔ اس پیشہ لوگوں سے صفائی نہ کرائی جائے اور اگر کسی پیشہ لوگوں سے صفائی کرانے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنے سامنے پوری احتیاط کے ساتھ صفائی کا کام کرایا جائے اور ان کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ اس کام کے بعد ہی مرغی

[1] عالمگیری، کتاب الذبائح، الباب الخامس فی الرجل والمرأۃ، ص ۲۲۰ ۔ ۔ ۔

besturdubooks.wordpress.com

کوا یہ پانی میں ڈال جائے اور آلودگی شدہ مرغی کو اس کے اندر کی آلائش سمیت اگلنے سے پہلے ہی پانی میں ڈال دیا جائے اور مرغی اور پانی میں مرغی کو رکھا جائے کہ اس کے پیٹ کی نجاست خلاصت وغیرہ کے جسم کے اندر سرایت کر جانے کا غالب گمان ہو اور اس کی وجہ سے مرغی کے گوشت کے حرام ہو جانے میں تبدیلی پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں مرغی پاک نہیں ہو جائے گی بلکہ اس کا کھانا حلال نہیں ہوگا اور اس کو پاک کرنے کا کوئی اور طریقہ بھی نہیں ہے اور اگر یہ پانی صاف کرنے والے آلہ سے گزارا جائے تو اس میں مرغی کو ذبح کرنے سے پہلے ہی ڈال کر اس کی آلائش کو نکال دیا جائے کیونکہ اس کی نجاست اس کے اندر ہی ہوتی ہے اور اس کے نکلنے کے بعد مرغی کے گوشت کے حرام ہونے میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوگی اور ایسی صورتوں میں ذبح کی ہوئی مرغی پاک نہیں ہوگی بلکہ پاک ہے نجس اور اس کا کھانا حلال نہ ہوگا۔

اگر ذبح کی ہوئی مرغی کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈالنے کے بعد اسے نوچنے پھاڑنے والوں میں دیکھا جائے تو ایسی مرغی کے بارے میں اس کا بھی تقریباً یہی حکم ہوتا ہے جو کہ پانی میں ڈالنے کا ہے اس سے پہلے جس طرح آلائش کو نکال دینا چاہیے کچھ ملتا جلتا چاہیے۔[1]

حلال جانور میں سات چیزوں کے نہ کھانے کا حکم

حلال جانور میں بھی ہر قسم کا خون مثلاً بہتا ہوا خون، نر اور مادہ کی شرمگاہ، پیشاب اور پاخانہ کھانا حرام ہے۔

حلال جانور کے پورے نہ کھایا جانے والا حصہ بھی ہر ایک کی ہے۔[2]

---

[1] وانظر تفصیلہ فی کتاب الطہارۃ، مصنف ابن ابی شیبۃ، ۱: ۳۳۱

[2] ہدایہ، مصالح، کتاب الذبائح، فصل واعلم ان ما یحرم اکلہ من الحیوان المحرم اکلہ، ۴: ۶۰

besturdubooks.wordpress.com

حرام مغز کا رسولی، جنگلی بلی وغیرہ کھانے کا حکم

ان مذکورہ حیوانات کے علاوہ تمام مخرمات حشرات کا مقتضا یہ ہے کہ ان کے کھانے سے پرہیز کیا جائے۔

حلال جانور کے مرنے سے پہلے جنگلی بلی اور کتے کی جس بوٹی کو کاٹ لیا جائے کھانا حلال ہے۔[1]

بھینگا مچھلی کھانے کا حکم

بھینگا کھانا جائز ہے۔[2]

مچھلی کی تین قسمیں ہیں مثلاً (۱) مچھلی (۲) مگرمچھ (۳) گھونگی مچھلی کے پیٹ سے نکلنے والی مچھلی اگر فوراً جیتے رہنے کی حالت میں ہو تو وہ بھی مچھلی کے حکم میں ہے پانی کی مچھلی اگر پانی سے باہر نکلنے والی مچھلی وہاں سے مرجانے والی بھی مچھلی کا کھانا حلال ہے۔

جو مچھلی پانی کے اندر ہی مچھلی موت سے مر جانے والی کا کھانا جائز نہیں اس کی خریدوفروخت بھی نہیں مچھلی موت مرنے کی علامت ظاہر ہو یہ ہے کہ مچھلی مرجانے کی صورت میں پیٹ پھول جائے اور اوپر تیرنے لگے۔[3]

خنزیر کے استعمال کا حکم

حلال جانور جو شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو اس کے پیٹ سے نکلا ہوا خون ناپاک ہے اور حلال جانور کے پیٹ سے نکلا ہوا خون پاک ہے۔[4]

قبر اسلامی ملک میں پائی جانے والی سؤر کی نسل سے ہے اس کا استعمال حرام ہے۔

---

[1] الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۵۳۰

[2] الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/۵۳۰

besturdubooks.wordpress.com

البتہ کھانا زیادہ بہتر ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جو انسان خنزیر کے پیٹ سے نکالے ہوئے دودھ سے تیار ہوتا ہے وہ بہرحال خراسان کا پاک ہے اور اس مسئلہ میں اگر یقین یا غالب گمان ہو کہ اس پنیر میں خنزیر کا کوئی جز شامل نہیں تو ایسی صورت میں اس کا کھانا جائز ہے محض احتمال کی وجہ پر اسے نہیں کہا جائے گا۔[1]

جیلاٹین کے استعمال کا حکم

جیلاٹین اگر ذبح کیے ہوئے جانور کی کھال سے لی گئی ہو تب بھی اس کے پاک ہونے میں شبہ نہیں ہوتا ہے البتہ جو جیلاٹین خنزیر کی کھال یا ہڈی سے بنائی گئی ہو اس کا حکم اس بات پر موقوف ہے کہ جیلاٹین بنانے کے عمل سے وہ بہت تبدیل ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر واقعی کیمیاوی عمل کے ذریعے اس سے تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کا استعمال جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔[2]

یورپی چیزوں کے کھانے کا حکم

امریکا اور یورپ کے دیگر ممالک سے تیار پنیر کی چیزیں آتی ہیں مثلاً: چیڈر، ایمنٹل، مائل ولی وغیرہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان میں مردار یا خنزیر کی چربی اور گوشت اجزاء مثلاً جیلاٹین اور رینٹس وغیرہ شامل ہوتے ہیں، ان چیزوں کے استعمال کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اب تک یقین سے یا غالب گمان سے یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں خنزیر کے اجزاء شامل ہیں یا نہیں اور ان کی ہیئت کسی کیمیاوی عمل کے ذریعے تبدیل کی گئی ہے یا نہیں، اس وقت تک ان میں سے کسی چیز کے بارے میں متعین کرنے کا جائز یا ناجائز ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ البتہ احتیاط اچھی بات ہے۔

---

[1] احسن الفتاوی، کتاب الحظر والاباحۃ، ۸: ۱۱۰۔ [2] آپ کے فقہی مسائل اور ان کا حل، ۱: ۸۸۔ [3] آپ کے فقہی مسائل اور ان کا حل، ۱: ۹۰۔

besturdubooks.wordpress.com

کرنا اس چیز کا حکم ہے جس کی بیع اس کے علاوہ دوسری چیز کی بیع کے ساتھ کی جائے۔ یہ بیع اس وقت ہوتی ہے جب ایک چیز کی بیع دوسری چیز کی بیع کے ساتھ معلق کر دی جائے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میں اپنا گھر تمہیں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنی گاڑی مجھے بیچ دو۔ اس طرح کی بیع کو بیع معلق کہتے ہیں۔ اس بیع کا حکم یہ ہے کہ جب تک دونوں چیزوں کی بیع ایک ساتھ نہ ہو جائے اس وقت تک دونوں میں سے کسی چیز کی بیع بھی نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں اپنا گھر تمہیں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنی گاڑی مجھے بیچ دو۔ اس کے جواب میں دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے گاڑی بیچ دی تو اس طرح کی بیع بھی نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ابھی گھر کی بیع نافذ نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر گھر کی بیع نافذ ہو گئی ہو تو گاڑی کی بیع نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ابھی گاڑی کی بیع معلق ہے۔ اس طرح کی بیع معلق کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ بیع نافذ نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ایک چیز کی بیع دوسری چیز کی بیع کے ساتھ معلق نہ کی جائے بلکہ دونوں چیزوں کی بیع الگ الگ کی جائے تو اس صورت میں بیع نافذ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی بیع کو بیع منجز کہتے ہیں۔

اس بیع کی دوسری قسم بیع مشروط ہے۔ اس بیع میں ایک چیز کی بیع دوسری چیز کی بیع کے ساتھ مشروط کر دی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میں اپنا گھر تمہیں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنی گاڑی مجھے بیچ دو۔ اس کے جواب میں دوسرا شخص کہے کہ میں نے گاڑی بیچ دی۔ اس طرح کی بیع بھی نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ابھی گھر کی بیع نافذ نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر گھر کی بیع نافذ ہو گئی ہو تو گاڑی کی بیع نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ابھی گاڑی کی بیع مشروط ہے۔ اس طرح کی بیع مشروط کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ بیع نافذ نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ایک چیز کی بیع دوسری چیز کی بیع کے ساتھ مشروط نہ کی جائے بلکہ دونوں چیزوں کی بیع الگ الگ کی جائے تو اس صورت میں بیع نافذ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی بیع کو بیع منجز کہتے ہیں۔

غیر حقیقی پکے ہوئے پھلوں کا حکم

اس چیز کے بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں جو پھل کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ایسی چیز کو پھل کے ساتھ ملحق کیا جائے گا اور اس کے بیچنے والے کو اس کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔ اس قول کے مطابق اگر کوئی شخص کسی باغ کو بیچے تو اس باغ میں موجود پکے ہوئے پھل بھی اس کے ساتھ بیچے ہوئے سمجھے جائیں گے۔ اس قول کے مطابق اگر کوئی شخص کسی باغ کو بیچے تو اس باغ میں موجود پکے ہوئے پھل بھی اس کے ساتھ بیچے ہوئے سمجھے جائیں گے۔ اس قول کے مطابق اگر کوئی شخص کسی باغ کو بیچے تو اس باغ میں موجود پکے ہوئے پھل بھی اس کے ساتھ بیچے ہوئے سمجھے جائیں گے۔

تیسری قسم: غیر کا حکم

تیسری قسم اس چیز کی ہے جس کا پھل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ بیع نافذ نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ابھی گاڑی کی بیع مشروط ہے۔ اس طرح کی بیع مشروط کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ بیع نافذ نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ایک چیز کی بیع دوسری چیز کی بیع کے ساتھ مشروط نہ کی جائے بلکہ دونوں چیزوں کی بیع الگ الگ کی جائے تو اس صورت میں بیع نافذ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی بیع کو بیع منجز کہتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ہونے کے بارے میں عمومی طور پر کچھ لکھنا چاہیے کہ کن چیزوں کے متعلق یہ طور پر معلوم نہ ہو یا مناسب گمان نہ ہو کہ ان میں نشہ ہو یا مردار کا شبہ ہو لیکن ماہیت بدلنے کا قائل نہ ہو کیونکہ تو ان چیزوں کے استعمال کی گنجائش ہے۔ البتہ اگر کوئی احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے تو یہ بہت اچھا ہے۔[1]

تمباکو، پان، حقہ، سگریٹ اور سگار کا حکم

حقہ پینا، سگریٹ پینا، تمباکو کھانا اور سونگھنا جائز ہے۔ البتہ مسجد میں بدبو دار چیز کھا کر نہ جانا چاہیے، خصوصاً جمعہ کے دن اور نماز کے وقت منہ سے بدبو صاف کرنا ضروری ہے، پان کھانا جائز ہے۔[2]

چربی اور انجن میں

انجن اور مشین کو استعمال نہ کرنے کی غرض سے چربی لگانا جس کو کوئی بیماری یا ناکارہ کسی بیماری کے علاج کے طور پر استعمال نہ کرے اور اس کے علاوہ اس مقصد کے لیے کوئی دوسری دوا فائدہ مند نہ ہو تو بوقت ضرورت علاج کی غرض سے ان کا استعمال ہو سکتا ہے۔[3]

کھڑے ہو کر اور بائیں ہاتھ سے کھانا پینا

کھڑے ہو کر کھانا پینا اور بائیں ہاتھ سے کھانا پینا سنت کے خلاف ہے۔[4]

میز کرسی پر کھانا

میز کرسی پر کھانا سنت کے خلاف ہے اور اس سے سنت کا ثواب نہیں ملے گا،

---

[1] حاشیہ پنج فتاوی رحیمیہ ۲۰۱/۱۰

[2] فتاوی رحیمیہ ۲۰۱/۱۰، احسن الفتاوی ۲۱۹/۱۰، حاشیہ پنج فتاوی رحیمیہ ۲۰۱/۱۰، فتاوی محمودیہ ۲۸۰/۱۹

[3] حاشیہ پنج فتاوی رحیمیہ ۲۰۱/۱۰

[4] شرح مسلم للنووی، باب آداب الطعام والشراب وغیرہا ۲۰۳/۲

besturdubooks.wordpress.com

اس لیے یہ کہنا کہ کھانا کھانے کا حکم نہیں دیا جانا چاہیے۔[1]

چمچے سے کھانا

چمچے سے کھانا سنت نہیں ہے لیکن چونکہ یہ آسان ہے اس لیے اس کا استعمال جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہاتھ سے کھانا کھانے کا تھا اس لیے اس نیت سے چمچے کے بجائے ہاتھ سے کھانا "ان شاء اللہ" باعث ثواب ہوگا۔[2]

رات دیر تک رہنے والی دعوت میں جانا

جس دعوت میں رات دیر تک رہنے کی وجہ سے فجر کی نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو ایسی دعوت میں جانا درست نہیں ہے۔[3]

کھانے سے پہلے یا بعد میں پانی پینا

کھانے کے دوران یا کھانے سے پہلے کھانے کے بعد پانی پینا ایسا کوئی فرض وقت نہیں کہ اس وقت پانی پیے بغیر نماز ہی نہ ہو۔ اس وقت پینے والی سنت سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد پانی نوش فرماتے تھے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت سے کھانے کے بعد پانی پیے تو باعث ثواب ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص کھانے کے دوران یا شروع میں پانی پیے تو اس نیت سے کہ ایسا کرنا باعث ثواب ہوگا۔ ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

---

[1] فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۰/۲۰۱

[2] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۸/۲۱۳

[3] فتاویٰ رحیمیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۰/۲۰۱

[4] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۸/۲۱۶

نوٹ: علمائے دیوبند کے فتاویٰ سے ہم نے کچھ فتاویٰ نقل کیے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بعض فتاویٰ ہیں جن میں کھانے کے بعد پانی پینے کو سنت کہا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک راجح یہی ہے کہ کھانے کے بعد پانی پینا سنت ہے۔ اور اس کو سنت سمجھ کر پینا باعث ثواب ہوگا۔

besturdubooks.wordpress.com

جس دعوت میں خلافِ شرع کام ہوں وہاں جانے کا حکم

جس دعوت میں خلافِ شرع امور ہوں مثلاً: باجے گاجے وغیرہ ہوں یا ڈیوڑھی، تصویر لگی ہو، یا وہاں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو یا مردوں کا عورتوں کی طرف نگاہ اور پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں یہ سب خرابیاں ہوں گی تو وہاں جانا جائز نہیں اور پہلے سے معلوم نہ ہو کہ وہاں یہ خلافِ شرع چیزیں ہوں گی، پہنچنے کے بعد معلوم ہوا تو اگر صورت ہو کہ ان کاموں سے اپنے کو روک سکے اور بیٹھنا مناسب معلوم ہو تو بیٹھ جائے اور اگر روکنے کی امید نہ ہو یا ایسا محسوس ہو کہ جس وقت سے محفل کو خلاف شرع چیزوں سے پاک کرنے کے لیے کہا جائے گا اس وقت سے کھانا ہی ٹھنڈا ہو جائے گا تو ایسی صورت میں بیٹھنا جائز ہے، اگر بیٹھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں بیٹھنا مناسب نہیں ہے تو اٹھ جانا چاہیے۔[1]

ایسی شرعی مجلس جس میں گانا بجانا ہو وہاں کچھ کھانے پینے کی نیت سے جانا جائز نہیں ہے اگر نیت یہ ہو کہ وہاں کھانے کی دعوت پیش کی جائے تو جلد سے جلد وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔[2]

دعوت کی دعوت

کسی نے کسی کو کھانے پر بلایا اور اس نے کہا: میں روزے سے ہوں تو اس کو اختیار ہے کہ دعوت کو جانے سے انکار کر دے یا جائے اور اپنی طبیعت کے مطابق کھائے یا نہ کھائے، ایسے ہی اگر کسی نے قسم کھائی ہو کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو اس کو بھی اختیار ہے کہ کھانے کے وقت جائے اور کھانے کے وقت سے پہلے یا بعد میں جائے تو بھی قسم نہ ٹوٹے گی۔[3]

---

[1] شامی، الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۰۷، مکتبہ زکریا دیوبند۔

[2] شامی، الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۰۷، مکتبہ زکریا دیوبند۔

[3] شامی، الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، کتاب الایمان، ۵/۴۸۷، مکتبہ زکریا دیوبند۔

besturdubooks.wordpress.com

ثابت ہوتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل سے سنت زندہ فرمائی
بعد میں یہ سنت ثابت ہے اس لیے اس پر عمل کرنا چاہیے۔[1]

لڑکی والوں کی طرف سے جانے کی دعوت کا حکم

لڑکی والوں کی طرف سے نکاح کے مسئلے پر ہونے والی دعوت کے بارے
میں دعوت دینے والے کی طرف سے کہلوا دیا جائے یا میں اس دعوت کو سنت سمجھ کر ادا کیا جائے
لیکن تمام ذمہ داری کو دعوت دینے والے پر ڈالنا درست نہیں۔ اب اگر لڑکے والے کسی وجہ سے
استطاعت نہ ہو تب بھی اگر محض دکھاوے کے طور پر کرنا اور لڑکے کی صورت میں
لڑکی والوں پر بوجھ ڈالنا ہو یا ایسا ہے اور ان کا کچھ نہ ہو اب ہے اور ایسی
دعوت میں شریک ہونا بھی درست نہیں۔ البتہ اگر کسی وقت لڑکی والوں نے یہاں
ان سے زیادہ تر دین رشتہ دار اور نیک لوگ جمع کیے ہوں۔ ان کے سامنے اپنا
اور اپنے خاندان کا درست ہے لڑکوں کے بھائی میں داخل ہے۔

بعد میں آنے والے مہمانوں کی حیثیت سے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے
جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عقیقہ کی دعوت کا حکم

عقیقہ کرنا مستحب ہے اور اس کی دعوت بھی جائز ہے۔ افضل یہی ہے کہ پیدائش
کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے۔ اگر ساتویں دن نہیں کیا تو بعد میں کرنے سے
بھی عقیقہ ادا ہو جائے گا اور ساتویں دن سے پہلے کرنا سے تب بھی ادا ہو جائے گا مگر مستحب
کے خلاف ہے اور اگر ساتویں دن سے بڑھ کر کرے تو اس میں بھی حرج نہیں ان کا خیال رکھنا
مستحب ہے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچے کی پیدائش ہوئی تھی اس

---

[1] عالمگیری کتاب الکراہیۃ الباب السادس عشر ۵/ ۳۳۶

besturdubooks.wordpress.com

سے ایک دن پہلے یا بعد میں ساتویں دن بچے کی پیدائش کے موقع سے ہو تو بہتر ہے کہ اس دن عقیقہ کر لیا جائے۔[1]

عقیقہ میں لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا افضل ہے، اگر لڑکے کے لیے دو بکرے کی گنجائش نہ ہو تو ایک بکرا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، جائز ہے اور اگر کسی نے ایک حصے والے جانور میں عقیقے کا حصہ والے تو لڑکی کے لیے ایک حصہ اور لڑکے کے لیے دو حصے ہوں گے اور اگر گنجائش نہ ہو تو لڑکے کے لیے ایک حصہ کا بھی جائز ہے۔

اگر کسی کا عقیقہ نہیں ہوا ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر عقیقہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، اللہ سے امید ہے کہ ان شاء اللہ عقیقہ کا ثواب ملے گا۔[2]

غیر مسلم کا پکایا ہوا کھانا کھانا

غیر مسلم خواہ عیسائی ہو یا یہودی یا کوئی اور دین کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا جائز ہے، مگر عیسائی اور یہودی نے مار دینے کی بھی غیر مسلم نے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں، البتہ عیسائی اور یہودی اگر شرعی طریقے کے مطابق ذبح کریں تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے۔[3]

غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

غیر مسلموں کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں اگر یہ معلوم نہ ہو کہ یہ پاک ہیں یا ناپاک تو ایسی صورت میں ان برتنوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ان کو دھو کر استعمال کرنا مکروہ ہے، اور اگر معلوم ہو کہ ان برتنوں میں سور کا گوشت یا چربی پکائی گئی ہے تو ایسی صورت میں ان برتنوں

[1] ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۶/۳۲۶۔ [2] ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۶/۳۲۶۔ [3] ردالمحتار، ۶/۳۲۶۔

besturdubooks.wordpress.com

کے لیے ضروری قرار دیا جائے گا۔

اس وقت ہمارے سامنے جو کتاب ہے اس میں مصنف نے اپنی ذاتی کاوش اور تحقیق کے ساتھ ساتھ دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان فرق کو واضح کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں مصنف نے اپنی رائے کو مسلط نہیں کیا بلکہ ہر مسئلہ میں مختلف آراء کو جمع کر کے ان میں سے راجح رائے کو اختیار کیا ہے۔

کفو اور آدمی والے کی حکومت کا حکم

امام آدمی اور اس کے علاوہ دیگر فقہاء نے کفو اور آدمی والے کی حکومت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1. آدمی کی تعریف میں فقہاء کرام نے جو کچھ لکھا ہے اس کی رو سے آدمی کی حکومت کا حکم ہے۔
2. آدمی کی حکومت کے بارے میں فقہاء کرام نے جو کچھ لکھا ہے اس کی رو سے آدمی کی حکومت کا حکم ہے۔
3. آدمی کی حکومت کے بارے میں فقہاء کرام نے جو کچھ لکھا ہے اس کی رو سے آدمی کی حکومت کا حکم ہے۔
4. آدمی کی حکومت کے بارے میں فقہاء کرام نے جو کچھ لکھا ہے اس کی رو سے آدمی کی حکومت کا حکم ہے۔

یہ چند اصول ہیں جو کہ کتاب میں مذکور ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں مصنف نے اپنی رائے کو بھی پیش کیا ہے۔ مصنف نے استدلال کرتے ہوئے قرآن و سنت کی نصوص کو بھی پیش کیا ہے۔

---

۱ فتاویٰ عالمگیری، کتاب الحظر والاباحۃ، الباب الثانی عشر فی الہدایا والضیافات، ۵/۳۴۱

۲ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۶/۳۴۰

۳ فتاویٰ عالمگیری، کتاب الحظر والاباحۃ، الباب الثانی عشر فی الہدایا والضیافات، ۵/۳۴۱

besturdubooks.wordpress.com

حرام آمدنی سے بیوی بچوں کو کھلانا

جن شوہروں کی آمدنی حرام ہے ان کی بیویوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے شوہروں سے جھگڑا کریں، واویلا و شور مچائیں، ان کی پروا نہ کریں، انہیں ان کی بخشش کے باوجود اگر وہ کاروبار وغیرہ کو نہ چھوڑیں تو پھر اگر ان بیویوں کے لیے جائز حد تک اپنے اخراجات برداشت کرنا ممکن ہو تو ان کے لیے اپنے شوہروں کے مال میں سے کچھ جائز نہیں، انہیں اگر یہ گمان ہو تو ان کے لیے اپنے شوہروں کے مال سے کھانا جائز ہے اور حرام کھانے کا گناہ ان کے شوہروں پر ہوگا، بالغ بچوں کا بھی یہی حکم ہے، حرام کھانے کا گناہ وہ بچے پر ہوگا جو بالغ اور اپنی ذمہ داری خود کر سکتے ہوں، نابالغ بچے کے مال سے نہ کھائیں۔[1]

جہاز کے ڈوبنے کے ڈر سے سامان کا حکم

سفر میں کشتی یا جہاز کے ڈوبنے کے بعد خشکی پر پہنچنے کے بعد جو سامان بچ جاتا ہے اس کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ اگر کشتی کے مالک نے کرایہ وصول کر لیا ہے تو یہ سامان اس کا ہے، اگر کرایہ وصول نہیں کیا تو یہ سامان اس کا ہے جس کا کرایہ طے ہوا تھا، اگر کرایہ طے نہیں ہوا تھا تو پھر یہ سامان اس کا ہے جس کا کرایہ مناسب ہو، اگر کشتی کے مالک نے کرایہ وصول کر لیا ہے تو پھر اس کے لیے اس سامان کا کچھ حصہ لینا جائز نہیں، اگر کرایہ وصول نہیں کیا تو اس کے لیے اس سامان کا کچھ حصہ لینا جائز ہے، اس کا اندازہ اس طرح کیا جائے گا کہ اس سامان کی قیمت کا کتنا حصہ بنتا ہے، اس حساب سے اس کے لیے اس سامان کا اتنا حصہ لینا جائز ہے۔[2]

غیر مسلم کمپنیوں کی مصنوعات استعمال کرنا

اگر غیر مسلم کمپنیوں کی مصنوعات کی آمدنی کا بڑا حصہ ان کی ان سے حاصل

---

[1] حاشیہ: بچے کی حلال روزی کا ذمہ دار کون ہے؟ (۱۰۱)

[2] حاشیہ: جہاز کے کنارے لگنے سے پہلے ڈوب جائے تو کیا حکم ہے؟ (۱۰۲)

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

کھڑے ہو کر کھانا

نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اگر بھول کر یا بے خبری میں کھڑے ہو کر کھا یا پی لیا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہو کر کھانے کی عادت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بیٹھ کر کھانے پینے کا معمول بنانا اور اس سے اجتناب کرنا جائز نہیں ہے۔

پاخانہ میں پانی ڈال کر پینا

کھانے کے بعد جب پیٹ خالی ہو جائے تو پاخانہ میں پانی ڈال کر اس پانی کو پینے کی عادت یا مستحب سمجھنا درست نہیں اگر کوئی یوں ہی بغیر عادت پی لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

ضیافت پر جا کر کھانا

اگر کسی نے کھانے کی دعوت دی ہو تو اس کی ضیافت کا بغیر [illegible] دعوت کھانے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ [illegible] کھانا کھا لیا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ [illegible] کھانا کھا لیا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

کرنے کے لئے کافی قرار دیئے گئے ہیں۔[1]

عورت کے لیے عورت کا جھوٹا کھانا

عورتوں نے بے باک عورتوں کے جھوٹا کھانے سے بچنے میں اگر فتنے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، یعنی نیک عورتوں کے لیے بھی ہے، البتہ خوبصورت اور نوجوان عورتوں کا جھوٹا کھانا اور محرم عورتوں کا جھوٹا کھانا بچنا ایک درجہ سے کے لیے ضروری نہیں ہے۔

صدقہ نافلہ کا کھانا

صدقہ نافلہ کھانا خواہ اصل ثواب سے ہے یا کسی اور مقصد کے لیے ہو، جس نے لیے ہے، خواہ جانے والا غریب ہو یا امیر، اس طرح میت کا وہ کھانا جس نے تناول فرمایا ہے اس کو بھی میں کھانے میں شریک کیا جا سکتا ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ صدقہ نافلہ کا کھانا فقراء و مساکین کو ہی دیا جائے، کیوں کہ ان کو کھلانے میں ثواب زیادہ ہے۔[2]

میت کو دفن کرنے کے بعد دعوت کھانا

میت کو دفن کرنے کے بعد عادت طریقہ یہ ہے کہ میت کے گھر والے کھانا تیار کرتے ہیں اور تجہیز و تکفین میں شریک لوگوں کو اپنے گھر پر بلاتے ہیں، اس میں مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ میت کے گھر والے بھی اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں، اس لیے ان کی طرف سے اہتمام کرنے اور بلانے سے تو یہ کام بہتر ہے کہ پڑوسی میت کے گھر والوں کی تسلی اور دلجوئی کے لیے ان کے لیے کھانا تیار کریں اور اس میں دونوں طرح کے لوگوں (یعنی قریب کے رشتہ داروں اور تمام لوگوں) کا ہونا ہی طرز ہے، میت کے گھر والوں کی طرف سے کھانا تیار کرنے اور بلانے کا

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

کھانے کے بعد کوئی میٹھی چیز کھانا

[illegible]

[illegible]

کھانے کی تعریف کرنا

[illegible]

اکٹھے کی ہوئی دعوتوں کا حکم

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہو تو اس کے بعد [illegible] ہے تو پھر اس کا [illegible] جائز نہیں، البتہ اگر [illegible] ہے تو اس کے علاوہ کوئی اور [illegible] ہے تو اس صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔ اسی طرح اگر [illegible] ہو تو اس میں ملانے کے بعد یہ پانی [illegible] رہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر [illegible] ہو جائے تو پھر اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔[1]

نماز کے شروع میں "بسم اللہ" یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا سنت ہے، اس کو بسملہ کہتے ہیں۔

اگر نماز کے شروع میں بسملہ بھول جائے تو پھر نماز کے [illegible] بسملہ پڑھ لے، اس سے نماز کا سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

اگر کسی شخص کا ہاتھ کٹا ہوا ہو یا کسی وجہ سے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

اگر کسی شخص کا ہاتھ کٹا ہوا ہو یا کسی وجہ سے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

1. اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟
2. اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟
3. اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟
4. اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟
5. اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی کسی کے وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نہ ہو تو وہ کیا کرے؟

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا منع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "تم لوگ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھر رہا ہے۔"[1]

تو یہ چیزیں سونے چاندی کے حکم میں ہیں۔

ہاتھ کے ذریعہ کھانے کی صورت میں کھانے دوسرے کھانے کی اسے اجازت دے۔

اگر کھانے کی کوئی چیز گر پڑے تو وہ خشک ہو تو اسے اٹھا کر کھا لے۔

کھانے سے درمیان دانتی نکلے آئے تو اس سے کھانے کے لیے چوسنا چاہیے۔

منہ کا نوالہ ہاتھ میں نکالے، اگر نوالہ طشت میں گر جائے جس سے چھڑانا مشکل ہو یا کراہت ہونے کی وجہ سے منہ صاف نہ ہو سکے تو نوالہ نکالنے کی اجازت ہے۔

بال یا کوئی چیز منہ سے نکال کر کوئی چیز کھانے کے برتن میں لوٹانا مکروہ ہے، اس سے طبیعت میں کراہت پیدا ہوتی ہے۔[2]

کھانے دسترخوان پر آجائے تو جو چیز سامنے رکھی ہو اسے کھا لے یا پلیٹ میں لے کر کھائے۔

کوئی خدمت گار وغیرہ کھڑا ہو تو کھانے پینے کی اجازت دے دے، وہ کھانے میں شریک ہو جائے تو کھانے میں برکت کم ہو جاتی ہے، اس سے بیماری کی قسم ہے۔[3]

فإن أبي طيبا خذ لقمة[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم استعمال اناء الذہب والفضۃ علی الکافر، ۲/۱۹۲

[2] عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب الثامن، ۵/۳۳۹، حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، ۴/۱۶۰

[3] صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی الاکل مع الصبیان، ۲/۷۶۲

[4] صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی الاکل مع الصبیان، ۲/۷۶۲

besturdubooks.wordpress.com

ہونے کے دوران صحابیوں نے صحابہ مناسب حال امور پائے جاتے ہیں
مختصب ہے۔ پاکیزگی نماز میں رہنا ضروری ہے۔ بعض قسم کے امور اور عوامل ہیں جو نماز کو
ختم کر دیتے ہیں

ہونے والی صفحہ پر ان کو زیادہ دیکھیے۔ یہ تجدید بہت سے طالب علم کے لیے
بہت زیادہ معلومات ہوتی ہے۔

وضو کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانی استعمال کرے۔ پانی کے ذریعہ
نجاست دور ہوتی ہے۔ نجاست دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو نظر آتی ہے
جسے

دوسری نجاست وہ ہے جو نظر نہیں آتی ہے لیکن اس کے بارے میں گمان ہوتا ہے کہ
یہ نجاست ہے۔ جیسے پیشاب کرنے کے بعد جو قطرات نکلتے ہیں وہ نظر نہیں آتے
لیکن

پیشاب کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرے۔ استنجا
کے معنی ہیں پانی کے ذریعہ نجاست کو دور کرنا۔

پانی کا استعمال کرنے سے پہلے ہاتھ کو تین مرتبہ دھونا چاہیے۔ اس کے بعد
نجاست والی جگہ کو پانی سے دھونا چاہیے۔ اس کے بعد ہاتھ کو صابن سے دھونا
چاہیے۔

---

۱ سورۃ المائدۃ، آیت ۶

۲ سورۃ النساء، آیت ۴۳

۳ سورۃ الانفال، آیت ۱۱

۴ سورۃ الفرقان، آیت ۴۸

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] پہلے کھانا کھایا جائے، اس کے بعد کھانے والے کھانے پر [illegible]
کھانے کی دعا یہ ہے

"الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا
مودع ولا مستغنى عنه ربنا"[1]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی بہت شکر ہے جو پاکیزہ اور برکت والی ہے، ہمارے
کھانے سے کفایت کی جا سکتی ہے، نہ اس کو چھوڑا جا سکتا ہے، نہ اس
سے بے پروا ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے
لیے ہیں۔"

کھانے سے فارغ ہونے کی دعا یہ ہے

"الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين"[2]

ترجمہ: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا اور
پینا دیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"

بڑی سادگی سے کھانا کھانا چاہیے، دسترخوان میں اسراف نہ کرے، کھانے کو ضائع نہ کرے
بچا ہوا کھانا دوسروں کو دے دیا جائے یا خود کھا لیا جائے۔

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے جائیں، پھر
کھانے کے بعد کلی کر لی جائے، پھر ہاتھ دھوئے جائیں، اس کے بعد پانی پیا جائے۔[3]
(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے بعد پانی پینے کا ثبوت ملتا ہے۔[4]
اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے، البتہ اگر کوئی اور آدمی دعوت
دے دے تو پہلے والی دعوت میں جانا ہو تو اس کی دعوت قبول کرنا چاہیے۔[5]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب ما یقول اذا فرغ من طعامه، رقم الحدیث: ۵۴۵۸
[2] سنن ابی داود، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم، رقم الحدیث: ۳۸۵۰
[3] عمدۃ الفقہ، کتاب الصلوٰۃ، آداب الطعام، ص: ۴۹۰
[4] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

پینے کی سنتیں

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]

   [illegible]

7. [illegible]

   "الحمد لله الذي سقانا عذبا فراتا برحمته ولم يجعله ملحا أجاجا بذنوبنا"[1]

   ترجمہ: [illegible]

8. [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سے دور رکھنے والی طرح یہ سے بیا شربت بھی پیش کرتی ہیں۔[1]

❹ دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ"[2]

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے لیے اس دودھ میں برکت دیں اور ہمیں مزید عطا فرمائیں۔"

❺ پانی بار بار نہ پئیں۔[3]

❻ آب زمزم بھی بیٹھ کر پئیں۔ مکمل طہارت میں ہے کہ آب زمزم وضو والے پانی کے ساتھ ہو کر پینا درست ہے۔[4]

❼ دھونے کپڑے یا پانی کھڑے ہو کر نہیں۔ اس میں یہ دونوں کے لیے شفا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "کل صبح دیا ہوا پانی پینا ہے، اس کا کچھ بچا کھچا اور شفا پانی ہے۔"[5]

❽ دونوں پانی کی مکمل کی دونوں بھی پانی پیتے کر نہیں، بلکہ آرام بیٹھنے کی جگہ دونوں جگہ صاف کر دیا جائے ہو گا سے کر پیو ہو جاتا ہے۔[6]

جانور ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ

ذبیحہ حلال ہونے کی تین شرائط ہیں

پہلی شرط: ذبح کرنے والا مکلف مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو۔

دوسری شرط: ذبیحہ حلال ہونے کے لیے تین شرائط ہیں

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ما یذکر فی الشراب والدواء فیہ، ۲/۸۵۱، رقم: ۵۶۰۱

[2] صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقول اذا شرب اللبن، ۱/۳۷۸، رقم: ۲۱۱

[3] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الاشراب، ۱/۳۴، رقم: ۱۵۳

[4] مدارج النبوۃ، باب دوم در ولادت، ۱/۱۰۱

[5] الدر المنثور، تحت قولہ تعالیٰ: وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا، ۸/۳۰۱

besturdubooks.wordpress.com

❶ ذبح کے لیے طریقہ ذبح اختیار کریں جو اسلام نے بتایا ہے۔

❷ ذبح کے وقت واقعی اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس وقت ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا نہ سنا جائے ورنہ ان کے وقت کوئی دوسرا نام لیا جائے تو کیا اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا نہ سنا جائے تو کیا ذبیحہ حلال ہوگا۔

❸ وہ واقعی جن کتاب میں سے اور کس کتاب سے ہمارا وہ مراد ہیں ہو اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی اور تورات و انجیل کو اللہ تعالیٰ کی کتاب مانتے ہیں اگر یہ انہوں نے اپنے دین میں بدل دیا ہے اور تورات و انجیل میں تحریف کر دی ہے آج کل یورپ میں جو لوگ اہل کتاب کہلاتے ہیں وہ ان کے ذبیحے حلال نہیں ہوتے ایک تو اس لیے کہ ان میں اکثریت اللہ اور اس کے رسول کی منکر ہے دوسرے اس لیے کہ یہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں نہ ان کے ہاں یہ ضروری ہے اور جو لوگ مذہبی تعصب کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کے قائل ہیں ان کے لیے تو یہ بات کفر کا قولی حکم رکھتی ہے کہ ذبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام نہ لیتے ہوں

ہاں اگر کوئی چینی یا جاپانی مثلاً ہمارے پاس آ کر ہم سے اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرنے کے طریقے پر ذبح کیا ہے تو اب اس کا کھانا حلال اور درست ہوگا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ہماری اصطلاح ہی استعمال کرے کوئی دوسرا لفظ بھی اس طرح کا بول دے اور اس کو اطمینان دلانے کے لیے کوئی بات کہہ دے تو اس پر عمل کر لینا درست ہے۔ بہرحال موجودہ حالات میں اہل یورپ اور عیسائی ممالک کے ذبیحے سے بچنا ہی احتیاط ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے کے وقت اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔ البتہ اگر کوئی شخص ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے بھول گیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔ اگر یاد آیا ایک دو سانس پڑھ لیں اور "بسم اللہ" پڑھ لیں ایک مرتبہ دل میں

besturdubooks.wordpress.com

نے کلمہ پڑھ کر چھری چلائی تو دونوں جانور حلال ہیں (۱) بسم اللہ پڑھنے کے بعد کیسے کلمہ کی آواز نکلی تو چھری چلا دی (۲) بسم اللہ پڑھے بغیر دوسری چھری اٹھ گئی تو دوسری چھری سے ذبح کی ہوئی ہے۔

اگر دو آدمیوں نے مل کر چھری پکڑ کر چلائی تو دونوں کے لیے "بسم اللہ" پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ اگر ایک نے چھری چلائی اور دوسرے نے چھری کی نالیوں کو دبوچ رکھا، چھری چلانے میں اتنا دخل نہ دیا، تو صرف چھری چلانے والے کے لیے "بسم اللہ" کا پڑھنا ضروری ہوگا، دوسرے کے لیے ضروری نہیں۔[۱]

ٹیپ ریکارڈ سے ذبح کرنے کا حکم

ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر" کے علاوہ ذبح کرنے والے شخص کی زبان سے ادا ہونا ضروری ہے۔ "بسم اللہ اللہ اکبر" کی آواز ٹیپ ریکارڈ سے یا کسی اور ذریعہ سے نکل کر ذبح ہوتے ہوئے جانور تک پہنچی اور اس طرح جانور کو ذبح کر دیا، تو وہ حلال نہیں ہوگا حرام ہوگا۔[۲]

قیمتی شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والے کے ذبح کرتے وقت اس کی زبان سے نکلی آواز اور خون کی روانی کاٹے جانے والی جگہ میں ان میں سے کم از کم تین نالیوں کو کاٹنا ضروری ہے۔[۳]

ایسے آدمی کا ذبیحہ جائز ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی دھار سے تیز جانور کی رگوں کو کاٹے، اور اگر کسی دھات سے بنے ہوئے دانوں والی چھری سے یا کسی اور چیز سے ذبح کرے، درست نہیں ہے۔[۴]

---

[۱] احسن الفتاوی، ج ۷، ص ۱۲۵، ایچ ایم سعید کمپنی
[۲] احسن الفتاوی، ج ۷، ص ۱۲۵، ایچ ایم سعید کمپنی
[۳] آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۴، ص ۱۷۱
[۴] صدر الافاضل، مفتی امجد علی اعظمی، ج ۱، ص ۲۱۹

besturdubooks.wordpress.com

ذبح کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کی رعایت کی جائے

"اس بات کا پورا اہتمام کرنا چاہیے کہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو، اس لیے چھری کو تیز کرلیا جائے، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے، جانور کے سامنے چھری تیز کی جائے، جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے، گردن کو پوری رگوں کو اچھی طرح کاٹا جائے، بسمل کو اس وقت تک چھوڑا جائے جب تک اس کی حرکت ختم نہ ہوجائے۔"[1]

"اگر حلق کی جانب سے ذبح کرتے وقت جانور کا سر کٹ کر الگ ہوجائے تو کوئی حرج نہیں، جان کو ایذا دینا مکروہ ہے اور اگر جانور کو گدی یا پشت کی طرف سے ذبح کیا جائے تو وہ کسی حال میں حلال نہیں، چاہے سر الگ ہوجائے یا نہ ہو، دونوں حالتوں میں یہی حکم ہے۔"[2]

"ذبح کرتے ہوئے قصداً رگ نہ کاٹی ہو، کیونکہ ایسی صورت میں جانور مردار ہوجاتا ہے، جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر کاٹنا یا نکالنا مکروہ ہے۔"[3]

مشینی ذبیحے کا حکم

مشین استعمال کرنے کے کئی مختلف طریقے ہیں

1. ایک طریقہ تو یہ ہے کہ مشین کا کام صرف جانور کو قابو میں لانے کا ہوتا ہے اور ذبح کوئی انسان اپنی چھری سے کرتا ہے، کچھ لوگ یہاں یہ ذکر کرنے کا کام بھی مشین کرتی ہے، ایسی صورت میں اگر ذبح کرنے والا مسلمان یا اہل کتاب ہو اور ضروری شرائط پائی جائیں اور وقت ذبح اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو وہ ذبیحہ حلال ہوگا۔
2. دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چھری کے ذریعے کسی مسلمان یا اہل کتاب کے ذبح

---

[1] احسن الفتاوی، کتاب الذبائح، ۷/۳۰۰

[2] جواہر الفقہ، مذکی (ذبح) کرنے کے بعد کا بیان، ۳/۳۷۳

[3] احسن الفتاوی، کتاب الذبائح، ۷/۳۰۱

besturdubooks.wordpress.com

کرنے کے بعد ایک مشین استعمال ہوتی ہے جس پر دو تین حجام بیک وقت کام کرتے ہیں۔ یہ پیشہ ور حجام کام کرتے ہیں جو چوتھائی گھنٹے کے اندر اندر آپ کا سر مشین کا نمبر دے کر جانور کی جلد کے قریب تک صاف کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھار کسی جانور کی جلد پر کٹ بھی لگ جاتا ہے۔ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر جانور کو ذبح کرنے سے پہلے مشین کا نمبر بڑا ہو تو جانور کا گوشت ضائع ہو گا اور حلال نہیں ہو گا۔ اس کے بعد اس جگہ سے جو جانور ذبح ہو گا وہ حلال ہو گا کیونکہ اس صورت میں جانور کے ذبح سے پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے۔ صرف مشین کے قریب کھڑے ہونے سے مشین کے نمبر کا علم نہیں ہو سکتا۔ مشین پر صاف لکھا ہوتا ہے کہ نمبر کتنے حلال ہوئے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص بڑا نمبر جانور پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے تو گوشت حلال ہو گا۔

❹ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان یا اہل کتاب کی بھیجی ہوئی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا ہوا پیک ریفریجریٹر میں محفوظ کر کے مشین میں لگا کر دیتے ہیں یا گوشت ایسے ریفریجریٹر مشین کے قریب رکھا جاتا ہے جو ذبح کرنے والی مشین چلانے کے پیسے دیکر کرایہ پر حاصل کیا جاتا ہے اس طرح مشین جانور کاٹتی رہتی ہے اور پیسے دیکر اسے بسم اللہ اللہ اکبر کی آواز گونجتی رہتی ہے اس طرح جو جانور ذبح ہو گا وہ حلال نہیں ہو گا۔

مچھلی کا شکار

مچھلی اسلامی کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بارے میں اتنا فرق ہے کہ مچھلی خود کسی جانور سے مرے ہوئے کے بغیر مرے اس کو کھانا جائز ہے

---

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ مچھلی کو کسی کانٹے یا جال سے مارا ہوا نہ کھائیں اور اگر اپنی موت سے مری ہوئی تو اس کو نہیں کھا سکتے۔

اگر مچھلی کو نکال کر پانی کے ٹب میں رکھا جائے اور مر گئی تو اس کو کھا سکتے ہیں، کیونکہ وہ پانی کی گندگی سے نہیں مری ہے۔ اسی طرح اگر اس کو پکا کر اور بھون کر پانی میں چھوڑ دیں اور وہ مر گئی تو اس کو کھا سکتے ہیں، کیونکہ وہ پکنے کے بعد مرنے کی وجہ سے مری ہے۔

جال پانی میں ہو اور مچھلی جال ہی میں مر جائے تو اگر جال ہی پر جانتے ہو کہ اس مچھلی اس میں سے نکل سکتی تھی تو کھانا جائز نہیں اور اگر نہیں نکل سکتی تھی تو کھانا جائز ہے۔

پانی سے نیا اور اوپر سے نیچے مچھلیوں کے مرنے کی تو اس کو کھا سکتے ہیں، وہ مچھلی سمندر یا دریا کی موج نے ساحل پر پھینک دی ہو اور وہ مر گئی ہو اس کو بھی کھا سکتے ہیں۔ ایک مچھلی ہے کہ آدھا حصہ پانی میں ہے اور آدھا خشکی پر ہے اور وہ مر گئی ہے۔ اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر حلال ہے اور اگر پانی میں ہو تو بدبو نہیں ہے اگر اچھا ہے اس سے تم نکلی ہیں ہو تو حلال نہیں ہے اور اگر اچھا ہے تو اگر خشکی میں ہو تو حلال ہے۔ پانی میں جھاگ کرنے سے جو مچھلیاں مر جاتی ہیں ان کو کھا سکتے ہیں۔[1]

بندوق کے شکار کا حکم

بندوق کے ذریعے جو جانور یا پرند شکار ہو جاتا ہے اس کے حلال ہونے میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ گولی کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ گولی ہے جو بھاری ہو اور نوک دار نہ ہو جیسے بندوق کی گولی یا گول چھرے والا کارتوس وغیرہ سے گرایا ہوا پرند حلال نہیں لہٰذا ایسے شکار کو اگر شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا جا سکے اور شکاری کے پہنچنے سے پہلے وہ مر جائے تو اس کے

[1] احسن الفتاوی، ج ۸، ص ۱۲۲، ۱۲۳، کراچی

besturdubooks.wordpress.com

کھانے سے بچنا چاہیے۔

دوسری قسم وہ مال ہے جو دوسرے ذرائع سے حاصل ہو، جیسے جس سود کا لین دین میں ہو، حقوق دبانے، غلط طریقے سے ترقی یا دولت حاصل کرنے، رشوت لینے یا دینے والا کاروبار اس سے آیا ہو، ان کا حکم علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (یہ تمام کمائیوں پر بحث کرنے کے بعد) ان کی تیسری قسم کے بیان کے بعد ان کے حکم کی بحث آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

حلال وحرام کے اصول

شریعت میں کسی چیز کے حلال ہونے یا حرام ہونے کی پہچان کے لیے کئی ایسے عمومی اصول بیان کیے گئے ہیں:

1. ناپاک ہونے کی وجہ سے حرام ہونا، جیسے مردار۔
2. نقصان دہ ہونے کی وجہ سے حرام ہونا، جیسے زہر۔
3. خبیث ہونے کی وجہ سے حرام ہونا، جیسے گوبر۔
4. ناشکرا ہونے کی وجہ سے حرام ہونا۔[1]

تنبیہ

ناپاک ہونے یا حلال چیز کے نقصان دہ ہونے کی وجہ سے حرام ہونے کا حکم

اور اگر حلال چیز کا نقصان کسی طرح جاتا رہے یا کم ہو جائے، جیسے نقصان دہ ہونے کی صورت میں اس کو پکانے سے، یا اس کے ساتھ کوئی چیز ملانے سے، یا کسی اور وجہ سے نقصان کم ہو جائے تو اس کا کھانا جائز ہو جاتا ہے۔ اور اگر نقصان نہ ہو تو بھی اس کے کھانے میں تھوڑی سی سہولت ہوتی ہے یا مثلاً اس کو ایسے کام کے لیے استعمال میں لایا جا رہا ہوتا ہے جو ضروری ہو، یا اس کو رکھنے سے کسی

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

سے نقصان ہو، پان میں چونہ زیادہ کھانا جو منہ کے چھالوں کو خراب کرے یا دانتوں کو نقصان کرے جائز نہیں، تھوڑی مقدار میں جائز ہے۔[1]

نباتات

نباتات سب پاک اور حلال ہیں مگر جو زہر ہو یا نشہ آور ہو، ضرر میں ممانعت کی وجہ ضرر ہے جب ضرر نہ ہے تو اس کے استعمال میں کچھ حرج بھی نہیں ہے جیسے ہوا کو دیکھا، خیال کہ ہوا میں بہت سے جانور ہیں ہوا کے استعمال سے رکنا جائز ہے۔[2]

حیوانات

ان جانوروں کا حرام ہونا قرآن کریم، حدیث سے ثابت ہے جیسے خنزیر، گدھا، وغیرہ وہ پاک حرام ہیں۔[3]

جن جانوروں میں خون بہتا نہیں، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، تلاری، بچھو، چیونٹی وغیرہ وہ سب حرام ہیں، البتہ ٹڈی یعنی ٹڈی دل کے بھی حلال ہے۔[4]

جو جانور مضرات ثلاثہ (کچلنے کھوڑنے) کی قسم سے ہیں جیسے چوہا، بچھو، سانپ، بھیڑیا وغیرہ وہ سب حرام ہیں۔

جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور وہیں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مینڈک، مگرمچھ، کچھوا اور دیگر پانی کے جانور مچھلی کو چھوڑ کر پانی سب حرام ہیں اور مچھلی اپنی تمام اقسام سمیت حلال ہے۔

جن جانوروں میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اور وہ گھر میں بچے وغیرہ رکھتے ہیں اور اپنے دانتوں سے زخم اور شکار نہیں کرتے، جیسے اونٹ، بیل، بھینس، ہرن،

---

[1] حلبی، ج۱، غنیۃ، ص۶۰۷

[2] حلبی، ج۱، غنیۃ، ص۶۰۷

[3] کھانے پینے کی حلال و حرام چیزیں، ص۱۱-۱۰

[4] کھانے پینے کی حلال و حرام چیزیں، ص۲۲

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

❹ جو قرض خواہ ہو اسے قید کرنے کے بعد کچھ زمانہ تک اس سے مطالبہ نہ کیا جائے اور اس کو اندیشہ ہو کہ اگر اس غرض سے اس کو قید کیے رہے گا تو اس کے مال میں نقصان ہو جائے گا یا اس کے بچے بھوکے مریں گے۔ یہ اس زمانہ میں ہے جب کہ مفلسی ثابت ہو جائے اور اس کا اعتبار کیا جائے۔ اور اگر مفلسی ثابت نہ ہو تو پھر نہ چھوڑے۔

❺ پانچویں صورت یہ ہے کہ قید کرنے کے بعد جس قدر مال یا قرض کا مطالبہ ہو اس کو ادا کر دے۔

قاضی کو یہ بھی اجازت ہے کہ جس کے خلاف دعویٰ کرنے سے یا مدعا علیہ پر تشدد سے یا تو اس کے مرنے کا یا اس کے اعضا ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں قسم نہ لے۔ اسی طرح اگر قسم کھانے کی وجہ سے اس کے دین میں نقص آنے کا اندیشہ ہو تو بھی قسم نہ لے۔ اسی طرح اگر مدعا علیہ کے بارے میں یہ گمان ہو کہ وہ جھوٹی قسم کھا لے گا تو بھی قسم نہ لے۔ ایسی صورت میں قاضی کو اختیار ہے کہ مدعی سے گواہ طلب کرے۔ اگر گواہ موجود ہوں تو ان کی گواہی پر فیصلہ کر دے۔ اگر گواہ موجود نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لے کر مقدمہ خارج کر دے۔

اگر مدعی اور مدعا علیہ دونوں ہی قسم کھانے پر تیار ہوں تو قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے اس سے قسم لی جائے۔ اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے۔ اگر مدعا علیہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے۔ اگر مدعا علیہ قسم کھا لے تو مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا جائے۔ اگر مدعی کے پاس گواہ موجود ہوں تو مدعا علیہ سے قسم نہ لی جائے۔ اگر مدعی کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے۔ اگر مدعا علیہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے۔ اگر مدعا علیہ قسم کھا لے تو مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا جائے۔

---

۱ سورۃ بقرہ، آیت ۲۸۲

۲ سورۃ النساء، آیت ۱۱

۳ سورۃ النساء، آیت ۱۱

۴ سورۃ النساء، آیت ۱۱

besturdubooks.wordpress.com

پرہیز کرنا چاہیے۔[1]

ربیع الاول، شب برات اور اسی طرح کے دیگر موقعوں پر جو بہت سے صحیح العقیدہ والے بھی کچھ پکا کر تقسیم کرتے ہیں تو اگر یہ وہ چیز حرام نہیں ہوتی، لیکن دن کی تخصیص کے بدعت ہونے کی وجہ سے اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔[2]

تصویر کے احکام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے: ''سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن تصویر بنانے والے ہوں گے۔''[3]

تصویر سے متعلق دو قسم کی چیزیں ہیں، ایک تصویر کشی، دوسری تصویر کا استعمال۔

تصویر کشی یعنی تصویر بنانا

تصویر کشی صرف اسی کو نہیں کہتے کہ قلم یا پنسل سے تصویر بنائی جائے، یہ پتھر وغیرہ کا بت تراش لیا جائے، بلکہ ہر وہ تمام صورتیں تصویر کشی میں داخل ہیں جن کے ذریعے تصویریں بنتی ہیں، خواہ وہ آلات قدیم کے ذریعے ہوں یا آلات جدیدہ یعنی فوٹو گرافی اور فلم، اسٹار اور ویڈیو وغیرہ سے ہوں۔ ویڈیو (Video) کے بارے میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ تصویر نہیں، کیوں کہ اس کی ٹیپ میں تو صرف لہریں محفوظ ہوتی ہیں تصویر بذات خود نہیں ہوتی اور جب اس کو آلہ (Player) سے چلاتے ہیں تو ٹی وی کی سکرین پر عکس آتا ہے، جو تصویر جاتا ہے، ان لوگوں کی یہ بات غلط ہے، کیوں کہ کسی چیز کا عکس (خواہ آئینہ میں) اس وقت بنتا ہے کہ جب وہ چیز سامنے سے ہٹ جائے تو وہ عکس جاتا رہتا ہے، محفوظ نہیں رہتا، جب کہ ویڈیو میں عکس کو لہروں کی شکل میں

---

[1] دیکھئے: فتاویٰ بینات، جلد ۱، ص ۱۰۴

[2] دیکھئے: فتاویٰ بینات، جلد ۱، ص ۲۵۲

[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین، ۱/۸۸۰

besturdubooks.wordpress.com

محفوظ کرلیا جاتا ہے اور جتنی دیر کے لیے چاہا جائے اس کی تصویر سامنے لائی جاسکتی ہے، حالاں کہ وہ چیز جس کی تصویر ہے، وہ سامنے موجود بھی نہیں ہوتی، لہٰذا ریڈیو بنانے پر تصویر کشی کے احکام جاری ہوں گے۔ جیسے قسم سے تصویر بنانا ناجائز ہے ایسے ہی فوٹو سے تصویر بنانا پردے پر چھاپنا یا سانچے اور مشین وغیرہ میں ڈھالنا، وڈیو بنانا یہ بھی ناجائز ہے۔[1]

تصویر کشی میں جان دار اور غیر جان دار کا فرق

غیر جان دار کی تصاویر بنانا جائز ہے البتہ جو تصاویر پوجی جاتی ہیں، ان کی تصویر بنانا جائز نہیں، اگرچہ وہ جان دار نہ ہوں، مثلاً صلیب کی تصویر پوجی جاتی ہے، اس لیے اس کی تصویر بنانا اور پاس رکھنا جائز نہیں ہے۔[2]

تصویر کشی کا حکم

کبھی کسی مکان یا باغ کا فوٹو لیتا ہے اور وہاں پر کثرت آمد و رفت کی بنا پر انسانوں اور جانوروں کو علاحدہ کرنا اختیار میں نہیں ہوتا تو مکان یا باغ کی تصویر کے ذیل میں کچھ انسانوں اور جانوروں کی تصویر بھی آجاتی ہے یا کسی نے اختیاط بھی کی اور سب کو علاحدہ بھی کرنا چاہا لیکن وقت فوٹو لیا جب کہ کوئی جان دار سامنے نہ تھا، لیکن فوٹو لیتے وقت کوئی انسان یا جانور سامنے آگیا تو ان صورتوں میں جان دار کی تصویر کشی کا گناہ تو نہ ہوگا لیکن ایسی تصویر کو باقی رکھنا بھی جائز نہ ہوگا۔

جانور کی شکل کے کھلونے اور گڑیاں بنانا بھی ناجائز ہے۔[3]

ناقص تصویر بنانا

وہ ناقص تصویر جس میں سر نہ ہو اور بقیہ جسم کسی قاشی اور عریانی کی وجہ سے نہ دینا

---

[1] فتاوی رحیمیہ، کتاب الحظر والاباحۃ: ۱۰/۱۲۱-۱۲۰

[2] مسائل بہشتی زیور، ماب تصویر و مصنیعہ کے احکام: ۶/۱۱۱

[3] فتاوی رحیمیہ، کتاب الحظر والاباحۃ: ۱۰/۱۲۲-۱۲۱

besturdubooks.wordpress.com

ہو تصویر کے حکم میں نہیں رکھتی اس کو قانون دانوں نے حکم میں رکھا ہے جو کسی کے
اندر کی تصویر بنا دیتا ہے۔

جو دانا اس کے وہ حصہ جس پر زندگی کا مدار ہو مثلاً پانچوں دماغ اگر کسی کا
فوٹو یا اس کی تصویر بنا لی گئی یا اس سے صرف یہی دو اعضا کٹے ہوئے یا ان کی صاف
تصویر لی گئی تو جائز ہے۔[1]

پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ کے لیے تصویر کا حکم

فوٹو کی پابندی کی وجہ سے اس زمانہ میں پاسپورٹ وغیرہ کی خاطر فوٹو کھنچوانے کی
گنجائش ہے لیکن اس
ضرورت کے لیے ایسی پابندی ہر قانون کا نہیں ہوتا۔[2]

تصاویر کا استعمال

جان دار کی تصویر میں شدید وعید کی تفصیل ہے۔

بہت چھوٹی تصویریں

جو تصویریں اس قدر چھوٹی ہوں کہ آدمی دیکھ نہ سکے اور اگر بڑی ہوں تو صاف
دیکھی جا سکیں تو ان کو اگر دیکھیے تو تصویر کے حصے کی شکلیں نظر آتی ہیں اور ایسی تصویر
کا حکم بھی بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا بھی وہی حکم ہو۔[3]

پالتو تصویریں

جو تصویریں ایسی چیز پر بنائی گئی ہوں جس کی توہین ہوتی ہو کہ وہ بستر پر اور
قالین
وغیرہ بچھی ہوئی ہوں یا پاؤں کے نیچے روندی جاتی ہوں تو ان کے متعلق بھی یہ

---

[1] تصویر کا یہ حکم [illegible] کے لیے ہے۔ [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

تصویر کی تجارت

[illegible]

تصویر کا کپڑے پر کھینچنا

[illegible]

تصویر والے کپڑے یا مکان میں نماز پڑھنا

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible]

تصویر کے حکم میں ہونے کی وجہ سے ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر بھی ناجائز ہے

فوٹو اور ویڈیو فلم کے بارے میں علماء کا فتویٰ

فوٹو اور ویڈیو فلم کے بارے میں علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ ان میں عکس کی حقیقت ہوتی ہے اور عکس کی حقیقت وہی ہے جو آئینہ میں ہوتی ہے، اس لئے فوٹو اور ویڈیو فلم بنانا اور دیکھنا دونوں ناجائز ہیں۔

لباس کے احکام

[illegible]

❶ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا جسم اور اپنے بال ایسے کپڑوں سے چھپائے جو نہ اتنے باریک ہوں کہ جسم کا رنگ نظر آئے اور نہ اتنے چست ہوں کہ جسم کی بناوٹ ظاہر ہو۔

❷ مرد کے لئے ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کا حصہ چھپانا ضروری ہے، اس کو ستر کہتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے۔

1. لباس میں عورتوں اور مردوں کی مشابہت سے اجتناب کرنا چاہیے۔
2. مرد و عورت کے لباس میں امتیاز ہونا چاہیے۔
3. ایسا لباس نہ پہنا جائے جو دیکھنے والے کو فتنے میں مبتلا کر دے۔
4. لباس ستر پوشی اور تکلف سے بچا ہوا ہونا چاہیے۔
5. لباس صاف ستھرا ہونا چاہیے۔
6. مردوں کے لیے ریشم پہننا حرام قرار دیا گیا ہے۔
7. اپنی آرائش اور زیبائش کی خاطر اور دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اسراف اور نمائش سے بچتے ہوئے اچھا لباس پہننا بھی پسندیدہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس

آپ کا لباس قمیص، ازار، چوغہ اور کبھی کبھی عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ شمائل کا تذکرہ بھی احادیث سے ثابت ہے بعض احادیث میں یہ بھی آتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں میں بہت پیوند لگے ہوئے تھے آپ کے کپڑے کبھی ٹخنوں سے اونچے اور کبھی نیچے ہوتے تھے آپ کی قمیص کبھی آستین والی ہوتی تھی اور کبھی بغیر آستین کی ہوتی تھی آپ کی قمیص کبھی کلائی تک ہوتی تھی اور کبھی نصف ساعد تک ہوتی تھی۔

---

besturdubooks.wordpress.com

پینٹ شرٹ پہننا

پینٹ شرٹ سابقین کا لباس نہیں ہے بل کہ کافروں کا چلایا ہوا لباس ہے اور اس کے پہننے سے انگریزوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت ہو جاتی ہے اس لیے اس کا پہننا ناپسندیدہ ہے لیکن حرام نہیں ہے۔[1]

اگر کسی کو تعلیم یا وزارت وغیرہ کی مجبوری کی وجہ سے اس کو پہننا پڑے اور دل میں اس کو اچھا نہ جانے تو اس وقت بوجہ مجبوری اس کے پہننے کی گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وہ پینٹ ڈھیلی ڈھالی ہو اور وہ پینٹ اتنی چست ہو کہ خصوصاً اعضا کی ساخت نمایاں ہوتی ہو پینٹ کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکے ہوئے ہوں تو پھر اس کا پہننا ناجائز ہے اور اس صورت میں نماز مکروہ ہوتی ہے۔[2]

ٹائی پہننے کا حکم

ٹائی کا پہننا بہت ناپسندیدہ ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ٹائی صلیب کی علامت ہے اور ان کی مذہبی شعار ہے، ٹائی یا عمامہ کفار سے مشابہت کے متراف ہے تو ایسی صورت میں ان سے مشابہت کی وجہ سے ٹائی پہننا بالکل ناجائز ہوگا۔ حدیث میں غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔[3]

کرتہ اور گول دامن قمیص پہننا

پوری آستین والی ڈھیلی ڈھالی گول دامن قمیص بالخصوص دامن کرتہ پہننا بلاشبہ جائز ہے۔[4]

---

[1] فتاوی محمودیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، جدید طباعت، ۱۹/۱۸۲

[2] فتاوی محمودیہ، کتاب الحظر والاباحۃ، جدید طباعت، الفصل الثانی، ۱۹/۱۸۶

[3] سنن ابی داؤد، باب فی لبس الشہرۃ، ۲/۲۰۳

[4] فتاوی محمودیہ، الملابس، باب الاشارۃ، ۱۹/۲۱

besturdubooks.wordpress.com

کا فرماں کے لئے ریشمی قمیص پہننا

[illegible] ریشمی قمیص پہننا حرام ہے [illegible] اس لئے ایسے [illegible] سے بچنا چاہیے اور ریشمی [illegible] سے [illegible] ریشمی قمیص پہننا بھی درست [illegible]

مردوں کے لئے اصلی ریشم کے استعمال میں تفصیل

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]

[illegible] ریشم کے بجائے [illegible] ریشمی قمیص [illegible] مردوں کے لئے [illegible] ریشمی [illegible] مردوں کے لئے [illegible] کے لئے [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

مردوں کے لیے جو رنگ پسند کیا گیا ہے اس سے مراد کپڑوں سے نکلنے والا رنگ ہے۔

زعفران یا ورس کی سے رنگے ہوئے کپڑے سے پہننا مکروہ ہے۔

تہ بند باندھنا

اگر کوئی شخص ازار جنت کی نیت سے تہ بند باندھے تو باعث ثواب ہے۔[1]

کندھے پر رومال رکھنا

آداب طہارت خانہ میں ذکر ہوا کہ حالت نماز میں بھی کندھے پر رومال رکھنا مکروہ ہے۔ اگر کندھے پر رومال رکھنا یا سر پر رومال باندھنا عادۃً ہو تو مکروہ نہیں ہے۔[2]

سونے کا بٹن استعمال کرنا

مردوں کے لیے خالص سونے کا بٹن استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔[3]

بٹن کھلا رکھنا

کوئی بھی کسی اور وجہ سے بھی کھلا رکھے تو یہ بٹن درست ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔[4]

گریبان ایک طرف رکھنا

گریبان مجھے کے نیچے سینے کے درمیان میں رکھنا چاہیے اس سے ہٹ کر سینے

---

[1] حسان، ابن حبان، باب ما جاء في لبسة الرجل، حدیث: ۵۴۷۰

[2] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب النہی عن القزع، حدیث: ۳۶۲۱

[3] ابن اثیر الجزری، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ۴/۱۱۰

[4] ابوداؤد، سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الازرار، حدیث: ۴۰۳۱

besturdubooks.wordpress.com

کے ایک طرف لٹکتا ہوا چھوڑنا مکروہ ہے۔[1]

ٹوپی اور پگڑی

پگڑی اور ٹوپی پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اس کا پہننا مستحب ہے اور یہ ہمارا شعار ہے۔

لیکن ہر جگہ پگڑی پہننا ضروری نہیں ہے، ہر جگہ ٹوپی یا خاص استعمال کرنا اسلامی لباس کا شعار ہے۔[2]

ٹوپی کے بغیر نماز پڑھنا

سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا افضل ہے تاہم اگر ٹوپی نہیں ہے یا کبھی اتفاق سے بغیر ٹوپی نماز پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن جس کے نماز پڑھنے کی عادت بنانا مکروہ تحریمی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر کسی عذر کے نماز پڑھنا ثابت نہیں، اس کے نماز پڑھنا کراہت کی علامت ہے۔[3]

پاکستان یا ہندوستان کی ٹوپی کا حکم

پاکستان یا ہندوستان کی ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ ان ٹوپیوں کا استعمال ہندو پاپیچ کرتے ہیں، اس لیے ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا ان کے ساتھ مشابہت ہے، لیکن اگر ان ٹوپیوں کا استعمال ہندو نہ کرتے ہوں تو ان ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، کیونکہ ان ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے ہندوؤں کے ساتھ مشابہت لازم نہیں آتی، اس لیے اپنی ٹوپی نہ ہونے کی صورت میں ان ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، لیکن اپنی ٹوپی ہونے کی صورت میں ان ٹوپیوں سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ ان ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ہندوؤں کے ساتھ مشابہت کی علامت ہے۔[4]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

نہیں بنانی چاہیے۔

ٹوپی کی کون سی قسم سنت ہے؟

حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹوپی گول ہونی چاہیے۔ بعض روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین طرح کی ٹوپیاں ہوتی تھیں:

1. سر کے ساتھ چپکی ہوئی۔
2. سر سے کسی قدر اونچی۔
3. ان دونوں سے اونچا اور بڑی مورتھلی۔ یہ بھی اس سے ڈھلک جاتے تھے۔ ان سب میں جو ٹوپیاں ملتی جاتی ہیں ان سب سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

قراقلی ٹوپی کی حقانی نہیں ملتا ہے یہاں وہ بھی ہیں ان سب کا استعمال جائز ہے اور ان سے ٹوپی پہننے کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔

عمامہ

عمامہ اس کی سنت ہے اتباع سنت کی نیت سے عمامہ باندھنا باعث ثواب ہے۔ باندھنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

بعض باندھنے کا یہ طریقہ بیان کیا ہے کہ اس کو سر پر رکھ کر ٹوپی پہنے اور پھر عمامہ باندھے اور پھر اس پر دوسرا عمامہ باندھے اور اس کے دونوں سرے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دے۔ [illegible] باندھنے کے بعد ٹوپی کا اوپر کا حصہ کھلا رہنے دے۔ [illegible] عمامہ کے نیچے سے اس کا کچھ حصہ دکھائی دے۔ اس طرح ٹوپی کبھی ادا ہو جاتی ہے۔

بعض ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا بھی بیان کیا ہے۔ ایسا کرنے سے بھی عمامہ باندھنا افضل

[illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ب

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس محبوب تھا اس لیے سفید عمامہ باندھنا افضل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر عمامہ باندھنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔

جس طرح بغیر ٹوپی کے نماز ہو جاتی ہے لیکن ٹوپی کے ساتھ نماز مکمل سمجھی جاتی ہے اور بغیر عمامہ کے نماز ہو جاتی ہے لیکن عمامہ کے ساتھ نماز مکمل سمجھی جاتی ہے اور بغیر عمامہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، یہ بات نہیں کہ عمامہ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کا ثواب بغیر عمامہ کے پڑھی جانے والی نماز سے زیادہ ہے۔[1]

عمامہ کے نیچے ٹوپی ہونا بہتر ہے، ٹوپی اور عمامہ کا رنگ ایک ہونا ضروری نہیں۔ عورتوں کا عمامہ باندھنے کے بارے میں شریعت کا حکم نہیں ملتا۔[2]

بالوں کے متعلق احکام

پورے سر پر بال رکھنا، مونڈنا یا کٹوانا تک یا کان کی لو تک یا کندھوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔[3] قینچی سے چھوٹے کرانا یا مونڈوانا ثابت نہیں ہوتا۔[4]

اگر بال مونڈوانے میں تو پورے سر کے مونڈوائیں، چوٹی جتنے کے مونڈوانا اور کچھ کے مونڈوانا منع ہے۔[5]

بالوں کی تشبیہ میں کافروں اور فاسقوں کی نقالی اور مشابہت اختیار نہ کی جائے۔ مرد عورتوں کی طرح کے اور عورتیں مردوں کی طرح کے بال نہ رکھیں۔

---

[1] فتاویٰ محمودیہ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۶/۲۱۶

[2] فتاویٰ عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع فی اللبس، ۵/۳۳۲، ۳۳۶، احسن الفتاویٰ، ۲/۳۱۰، ۳۱۱

[3] جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۹۲

[4] احسن الفتاویٰ، ۲/۳۱۰، ۳۱۱

besturdubooks.wordpress.com

بال بڑے رکھتے ہوں تو ان کو صاف ستھرا رکھیں۔ تیل لگایا کریں اور حسب ضرورت کنگھا بھی کریں۔ پریشان بال بکھرے ہوئے نہ ہوں۔ مگر بالوں کو ایسا مصنوعی بھی نہ بنائیں کہ دوسرے تکلف میں داخل ہو جائیں۔[1]

سر کے بالوں کے حق میں، نفلہ کا نام سر کا بال ہے عام صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر لمبے بال تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بالوں کے لمبا رکھنے کا حکم نہیں فرمایا تھا، اگر ضرورت سے زیادہ لمبے بال آگئے تو نکال لیتے تھے اور اگر کسی مہینے ضرورت کے موقع پر بال نہ نکلتے تو اس وقت تک نہ نکالتے جب تک دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی نکال لیتے۔[2]

اگر بال بہت بڑھا لیے تو عورت کی طرح بنانا درست نہیں۔[3]

کانوں کے بال کاٹنا

کانوں کے بال کاٹنا اور منڈانا دونوں درست ہیں۔

مونچھوں کے بارے میں حکم

مونچھوں کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اس قدر کتروانا کہ ہونٹ کے برابر ہو جائے، ظاہر یہ ہے [illegible] امام طحاوی رحمہ اللہ حدیث کی تطبیق کے مطابق [illegible] کتروانا اور زیادہ کاٹنا ہے، بعض علماء نے اس کو مثلہ لکھا ہے، بعض جائز کہتے ہیں اور بعض بدعت کہتے ہیں۔

[illegible]

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

موچھوں کے بال چونکہ دونوں طرف سے داڑھی سے متصل ہوتے ہیں اس لئے ان کو بھی داڑھی ہی میں شمار کیا جائے گا۔

ریش بچہ کا حکم

ہونٹ کے بالکل نیچے جو بال ہوتے ہیں اس کو ریش بچہ کہتے ہیں، اگر اس کو منڈا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

داڑھی کے احکام

داڑھی منڈانا، کٹانا، جلانا، نوچنا، اکھیڑنا، کھینچنا، کترنا، کاٹنا، بھوں کی طرح بنانا، یہ سب صورتیں حرام ہیں، ان میں سے کوئی صورت اختیار کرنا گناہ کبیرہ ہے، ایسے شخص کو فاسق کہا جائے گا۔

مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنا

ایک مشت یعنی مٹھی بھر داڑھی رکھنا واجب ہے، مٹھی سے زائد داڑھی کے بارے میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک ایک مشت سے زائد داڑھی جائز ہیں، بعض کے نزدیک ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹنا مباح ہے۔

رخسار اور حلق کے بال کا حکم

جو بال رخسار اور حلق پر ہوتے ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، ان کو چھوڑنا واجب ہے، ان کو منڈانا یا کترنا جائز نہیں ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

داڑھی اور بالوں میں خضاب لگانا

مرد اپنی داڑھی اور بالوں میں خضاب لگا سکتا ہے۔ اس کے لیے مہندی کا استعمال بہتر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب بھی لگایا جا سکتا ہے۔ البتہ سیاہ رنگ کا خضاب لگانا مکروہ ہے۔ اس کی ممانعت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث میں ہے کہ سیاہ خضاب لگانے والے کو جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ سیاہ خضاب لگانے والے کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ سیاہ خضاب لگانے والے کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ان احادیث کی بنا پر فقہاء نے سیاہ خضاب لگانے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ البتہ جہاد کے موقع پر دشمن کو مرعوب کرنے کے لیے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔ اسی طرح بیوی کے لیے شوہر کی خاطر سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو سیاہ خضاب لگانے کی عادت پڑ گئی ہو اور وہ اس عادت کو چھوڑنا چاہے تو اس کے لیے بھی سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ڈاڑھی منڈوانے یا کترانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

ڈاڑھی منڈوانا یا کترانا فسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اس لیے اپنے محلے کی مسجد کے امام کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی ایسا شخص امام بن جائے یا مسجد کی انتظامیہ اسے امام بنا دے جس کی داڑھی سنتِ نبوی کے مطابق نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ اس کے بارے میں علماء کا کہنا ہے کہ اگر کسی اور نیک صالح امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ہو تو اسے چاہیے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھے، لیکن اگر کسی اور نیک صالح امام کا موقع نہ ملے یا جماعت کا وقت نکل جائے اور دوسری جماعت کا انتظار کرنے میں یہ اندیشہ ہو کہ اس صورت میں گھر یا مسجد میں تنہا نماز پڑھنے کے بجائے اس کے پیچھے جماعت سے نماز ادا کرنا بہتر ہے۔

یہی حکم اس شخص کا ہے جو سامنے داڑھی کو حلق سے بہت کم کرتا ہے، لیکن شرعی طریقے سے مطابق داڑھی رکھنے والا کوئی حافظ قرآن مل جائے تو اس صالح امام کے پیچھے "اللہ غیر کلیف" سے تراویح پڑھنی چاہیے۔[1]

متفرق مسائل

بعض لوگ سنتِ سنیہ بال رکھنا کو سمجھتے ہیں، البتہ جو لوگ سر پر بہت زیادہ بال رکھتے ہیں، ان کے لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ

- بالوں کو کنگھا کرتے رہنا چاہیے، تاکہ بال الجھنے نہ پائیں۔
- بالوں کو وقتاً فوقتاً دھونا چاہیے، تاکہ بالوں میں میل کچیل نہ جمنے پائے۔

زیادہ بالوں کو سنبھالنے کے لیے اتنا وقت صرف کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ سے بعض لوگ نماز کے وقت کا خیال نہیں رکھتے، اور اپنا قیمتی وقت بالوں کی نذر کر دیتے ہیں، اس لیے بال اتنے رکھنے چاہئیں کہ

---

[1] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible

besturdubooks.wordpress.com

دوا کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔

عورت کے لیے سخت ہے کہ مچھلی یا پنیر سے دور رہے۔ ہمیشہ ہوتے ہیں لیکن اگر اس کے بجائے دودھ یا دہی استعمال کرے تو وہ بھی جائز ہے اس کے علاوہ تمام جانوروں کے بالوں کا موقلم اور مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔

ناخن کاٹنا

ناخن بڑھنے میں سنت یہ ہے کہ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ ناخن کاٹے جائیں اس سے کم ہو جائے تو پندرہ (۱۵) دن سے زیادہ نہ کاٹے چالیس دن سے زیادہ اس سے زیادہ ہو جائے تو گناہ ہوتا ہے۔ یا چالیس (۴۰) دن سے زیادہ ناخن نہ کاٹنے کی وجہ سے کسی ضرر کا خطرہ ہو یا ناخن کی صفائی اور پانی کے پانوں کی صفائی کا کوئی ہے اس سے زیادہ تاخیر کرنا اور لے ہے ناخن بڑھانا اور صفائی نہ کرنا جائز نہیں ہے

ہاتھ سے ناخن اس ترتیب سے کاٹنا شروع کرے داہنے ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے شروع کرے درمیان کی انگلی تک پھر ترتیب وار انگلیوں کے سرے کاٹتا ہوا چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سرے کاٹتا ہوا انگوٹھے پر ختم کرے۔ دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں داہنی چھنگلیا سے شروع کرے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔

یہ ترتیب اس لحاظ سے ہے کہ ہاتھ کے ہاتھ پانی صاف ہو جائے۔ ناخن صاف ہو جائیں۔

بعد کے دن بعد سے پہلے ناخن کاٹنا افضل ہے۔ رات کو ناخن کاٹنا جائز ہے۔

ناخن کاٹنے کے بعد ان کو مٹی میں دبا دینا افضل ہے۔ ناخن کو کھانا جائز نہیں ہے۔

---

۱ حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، ۲/۴۰۰

۲ عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع عشر، ۵/۴۱۳

۳ الفتاوی الہندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع عشر، ۵/۴۱۳

besturdubooks.wordpress.com

جائز ہے، بہتر دفن کردینا زیادہ بہتر ہے۔[1]

ناپاک یا گندی جگہ نہ ڈالے، اس سے بچا رہو جانے کا اندیشہ ہے، ناخن کا ذبح سے کاٹنا مکروہ ہے، اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے، حالت جنابت میں ناخن یا بال وغیرہ کاٹنا، زیر ناف بال وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔

بغل کے بالوں کو ہاتھ سے اکھیڑ کر صاف کرنا بہتر ہے استرا بلیڈ وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔

اپنے دانتوں سے کپڑے یا بٹلے ہاتھوں کو چھپانے کے لیے کسی دوسرے شخص کے انسانی بالوں کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔[2]

خوشبو استعمال کرنا

مردوں کے لیے خوشبو استعمال کرنا ثابت ہے، مرد ایسی خوشبو لگائیں جس سے کپڑے پر رنگ نہ لگے یا بہت سا رنگ نہ ہو، مگر خوشبو تیز ہو، ہو مگر اس تک پہنچ رہی ہو، مثلاً عطر گلاب، مشک، عنبر، لوبان کا دھواں وغیرہ۔[3]

پرفیوم استعمال کرنے کا حکم

بیرون ممالک کے بعض مختلف قسم کے بنے ہوئے "پرفیوم" نجاست اور اطراف میں آتے ہیں، جس میں الکحل بھی شامل ہوتا ہے، کھانے کی کھجور، انگور کی شراب سے بنا ہوتو وہ ناپاک ہے، اس کا استعمال ناجائز ہے اور اگر وہ کھجور یا انگور کے علاوہ کسی اور پاک چیز کی شراب سے بنا ہوا ہو تو وہ پاک ہے، اور اس کا خارجی استعمال شرعاً جائز ہے۔

---

[1] مسائل بہشتی زیور، حصہ ۲، ص ۲۲۸

[2] عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر ۵/۳۵۹، الحصکفی، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس ۶/۳۱۹

[3] مسائل بہشتی زیور، حصہ ۲، ص ۲۲۹

besturdubooks.wordpress.com

آج کل پرفروٹ کا جوس یا فروٹ کی شراب سے علاج کیا جاتا ہے، یہ بھی کئی لحاظ سے ٹھیک نہیں، اس میں اکثر چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ناپاک ہوتی ہیں، مثلاً: چربی، خنزیر سے بنا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ایسے انجکشن لگوانا جائز نہیں، اور اس کے لگانے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا، اس لیے نماز اس حال میں ہو جاتی ہے۔[1]

نماز سے متعلق نماز کے چند مسائل

نماز کے مراقبہ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ٹخنے کھلے رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ٹخنوں سے نیچا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا حرام ہے۔

آستین چڑھا کر نماز پڑھنا کہاں لکھا ہے؟

آستین چڑھانا کہاں لکھا ہے، کتابوں کا حوالہ دیں، مگر وضو کرنے کے لیے آستین چڑھانا ضروری ہے، اور اسی حالت میں نماز شروع کر دینی تو بہتر ہے کہ وضو میں ذرا سا حصہ (مثلاً: ایک ہاتھ) کے ذریعے دونوں آستین کھول دی جائیں اور پھر نیچے اترنے سے پہلے اوپر آستین چڑھا کر نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے۔

نماز میں آستین ہاتھ کے اوپر یا نیچے یا درمیان میں کہنی کو نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بتائیں۔

نماز کے لیے کس طرح کا لباس ہونا چاہیے، کس میں پڑھنا مکروہ سمجھا جاتا ہے، آدمی کے نماز کا خاطر پہنے کہ آستین اور کرتا اور تہبند پہنے کے ساتھ نماز پڑھے؟

کیا یہ بات صحیح ہے کہ نماز پڑھنا حرام ہے، اگر کوئی شخص ٹخنے کھلے رکھ کر نماز پڑھے؟

ٹخنے کھلے رکھ کر نماز پڑھنا حرام ہے، اگر کوئی شخص ٹخنے کھلے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہونے کا فتویٰ دیا جائ

besturdubooks.wordpress.com

البتہ شیروانی کے بٹن بالا نہ رکھے، کھلا رکھ کر نماز پڑھنے میں کراہت معلوم ہوتی ہے، کیوں کہ یہ لوگوں کی عام عادت کے خلاف ہے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ سے گھٹنے ضرور سے کر داخل کیے جائیں، ایسا کرنے سے نماز نہیں ٹوٹے گی، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ضرورت ہو جیسے بعض اوقات زخم یا سجدہ کی حالت میں گھٹنے سے خون سے چپک جاتے ہیں جس سے اعضائے شاس کی ہیئت خراب ہوتی ہے جو برا معلوم ہوتا ہے یا کپڑا کھینچ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کوہنی سے یا سجدہ سے اٹھ کر یا سجدہ کی طرف جاتے ہوئے کپڑا درست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور ان نماز اور ٹوپی گر جانے کی صورت میں کوئی ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا افضل ہے، لیکن اگر عمل کثیر کی ضرورت پڑے، مثلاً دونوں ہاتھ لگانے پڑے یا اٹھانا جھکنا پڑے تو پھر اس کو نہیں اٹھانا چاہیے۔[1]

زیورات اور سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کے احکام

عورتوں کے زیور پہننے کے چند مسائل

عورتوں کو کان چھدوانا اور اس میں زیور پہننا جائز ہے۔[2]

عورتوں کو ناک چھدوانے اور اس میں لونگ یعنی ناک کی کیل کے استعمال میں اختلاف ہے، استعمال کی گنجائش ہے، البتہ احتیاط بہتر ہے۔

---

[1] عالمگیری، کتاب الصلاۃ الباب الرابع ۔ الفقہ الحنفی ۱/۱۰۲

[2] فتاوی محمودیہ ۱۹/۲۹۲۔

[3] عورتوں کے خصوصی مسائل دیکھنے کے لیے بہشتی گوہر مؤلفہ حضرت تھانوی کا مطالعہ مفید ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ایسا زیور جس میں گھنگرو ہو پہننا مکروہ ہے[1] زیور عورت کو پہننا جائز ہے۔

عورتوں کے لیے انگوٹھی، کنگن، بازو بند، ہنسلی اور ہار کا بنانا اور زیور انگوٹھی کے علاوہ جائز ہے اور کنگن، بازو بند اور چوڑیوں، خلخال، جھانجھ، پازیب وغیرہ کے بنانے اور سونے کے تمام زیورات کا استعمال انگوٹھی سے بہتر ہے[2]

لڑکے کو چاندی کی انگوٹھی پہنا چاندی کا خاتم کیا ہے اور کہا کہ لوہا بالکل نکلنے نہ آئے تو ایسی انگوٹھی کا استعمال مرد اور عورت دونوں کے لیے جائز ہے[3]

مردوں کو سونا چاندی کا زیور پہننا

مردوں کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی اس وقت جائز ہے جب کہ وہ ساڑھے سات ماشے سے کم وزن کی ہو اور مرد اگر اس سے زیادہ وزن کی [illegible] پہن لیں تو عورتوں کے لیے ان کا استعمال جائز نہیں[4]

بٹن یا سونے یا چاندی کی انگوٹھی جس پر نگینہ وغیرہ نہ ہو استعمال کرنا اس سے بہتر ہے کہ بٹن استعمال کرے، اس کو بھی مکروہ کہا ہے اور ان کے لیے کوٹ سلی ہے تو چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال نہ کرنی چاہیے[5]

سونے چاندی کے برتنوں اور شیشا کا استعمال

سونے چاندی کے برتنوں اور شیشا کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سخت ناجائز ہے۔

برتن قلعی کرانے کی حد تک تو اور ضرورت ہو تو اس پر صرف سونے یا چاندی کا پانی چڑھا لینے سے استعمال جائز ہے لیکن بچنا چاہیے[6]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

[4] [illegible]

[5] [illegible]

[6] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے یا سونے کے ہوں اور باقی دوسری دھات کے ہوں تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر گھڑی کے کیس میں سونا چاندی ڈالا گیا ہو لیکن کم ہو تو اس کا استعمال جائز ہے۔

سونے چاندی کی کیلوں میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ ان پر ہاتھ نہ لگے، مثلاً دروازہ میں لگی ہونے کی صورت میں ان پر ہاتھ نہ لگے۔ سونے چاندی کی ایسی چیزیں جو محض سجاوٹ کے لیے ہوتی ہیں، استعمال کے لیے نہیں ہوتیں، ان کو رکھنا جائز ہے۔[1]

سونے چاندی کے اصف کی پیوندکاری

دانت ہلتا ہو تو اس کو سونے چاندی کے تار سے باندھنا یا اس پر سونے چاندی کا خول چڑھانا جائز ہے، اگر کھی اور چیر کے بیٹھے ہوئے دانت خراب ہو جائے ہوں تو سونے چاندی کے دانت بنوانا جائز ہے۔[2]

حجاب وستر کے مسائل

مرد کو ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک جان بوجھ کر چھپانا فرض ہے، مردوں سے بھی اور عورتوں سے بھی۔ اپنی بیوی سے کوئی عضو چھپانا ضروری نہیں، مگر بلا ضرورت بدن دکھانا بہتر نہیں۔[3]

علمائے فسادِ زمانہ کو دیکھ کر بعض محرموں کو مثلِ نامحرموں کے قرار دیا ہے بوجہ انتظام و احتیاط کے، جیسے جوان خسر اور جوان عورت کا داماد اور شوہر کا بیٹا اور اس کی دوسری بیوی اور دودھ شریک بھائی وغیرہ۔[4]

---

[1] الهندية، كتاب الكراهية، الباب العاشر: ۵/۳۳۶، ۳۳۷

[2] البحر الرائق، كتاب الكراهية: ۸/۲۱۰، مسائل بہشتی زیور، حصہ دوم، ص ۲۱۵

[3] عالمگیری، الكراهية، الباب العاشر: ۵/۳۱۷

[4] مسائل بہشتی زیور، حصہ دوم، ص ۲۱۹، ۲۲۰

besturdubooks.wordpress.com

جس عضو کا چھپانا فرض ہے اس کو دیکھنا بھی حرام ہے، اگر چہ شہوت سے نہ ہو، جس عضو کا ظاہر کرنا جائز ہے اس کو دیکھنے کی گنجائش اس وقت ہے، جب کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اور شہوت کا ہونا یا نہ ہونا بھی ہوتا، دیکھنا حرام ہے۔

لہٰذا جوان عورت جس کی طرف بالکل رغبت نہ ہو، اس کا چہرہ تو دیکھنا جائز ہوگا مگر اعادہ نظر دیکھنا جائز نہ ہوگا۔

جس عضو کا دیکھنا ناجائز ہے، اگر معالج کی ضرورت سے دیکھا جائے تو جائز ہے، بشرطیکہ نظر اس عضو سے زیادہ نہ اترے۔[1]

۸۔ جس شخص کو محرم، یا جس کا اور عورت کا گھیا کھانا میں ہونا حرام ہے، البتہ اگر اس عورت کا ولی محرم یا شوہر، اس مرد کی ولی محرم عورت یا بیوی بھی اس مکان میں ہو تو منع نہیں۔[2]

جس عضو کا دیکھنا جائز ہے اور چھونے میں اندیشہ شہوت کا ہے تو دیکھنا جائز ہوگا اور چھونا حرام ہوگا، البتہ عذر معالجہ کی ضرورت مستثنیٰ ہے، لیکن پھر بھی پورا احتیاط کرے کہ اپنے خیال کو ہرگز آلودہ نہ ہونے دے۔[3]

بعض لوگ کاروبار و آمد و رفت سے بچے ہوتے ہیں، بلا مجبوری ایسا کرنا حرام ہے۔ اہل معاملہ عورت کو اختیار کیا جائے، دو مرد ہوں تو کافر عورت کو اختیار کیا جائے، اگر تین مرد اور ایک عورت ہو تو تین چوتھائی مسلمان اور ایک کافر کو اختیار کیا جائے، اس کے بعد کافر کی طرف رجوع کیا جائے۔

۹۔ ہر مرد کو عورت کا ایک ہی سے یا دو عورتوں سے بات کرنا منع ہے اور ضرورت کے وقت بھی فحش نہ کرے۔ [illegible] عذاق کی اور بات کرے تو اپنے لہجے

---

[1] [illegible] ۲۲۸، ۲۲۹

[2] [illegible] ۲۲۸

[3] [illegible] ۲۳۰

besturdubooks.wordpress.com

کو نہ دیکھے۔[1]

عورت کے لئے بھی اجنبی مرد کو عورت کے لئے بھی اجنبی عورت کو دیکھنا منع ہے۔

مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے، اگرچہ اس کا مقصد صرف لذت حاصل کرنا ہو۔

اگر اجنبہ کا لباس، چہرہ یا کوئی عضو طبیعت میں ہیجان پیدا کرتا ہے تو اس کو بھی دیکھنا حرام ہے۔[2]

جو مرد نابالغ ہو اور اس کی طرف عورت کو شہوت ہوتی ہو، اس کا حکم بھی بالغ مرد کی طرح ہے۔

اسی طرح جو بچی بلوغت کے قریب ہو اس کی طرف نظر کرنا، اس کی آواز سننا، اس سے بات کرنا، اس کو چھونا حرام ہے، اسی طرح اس کا خیال دل میں لانا اور اس سے لذت پانا بھی حرام ہے اور زنا کا ذریعہ ہے۔[3]

اسی طرح محرم کا نامحرم کو دیکھنا یا اس کی آواز سننا یا اس سے بلا ضرورت بات کرنا یا خلوت میں ملنا ذریعے سے بھی بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں، یہ سب حرام ہے۔

جس طرح عورت کو اجازت نہیں کہ نامحرم عورت کو برہنہ دیکھے، اسی طرح عورت کو بھی اجازت نہیں کہ جان بوجھ کر نامحرم کو دیکھے۔

بلا ضرورت جس کی آواز نامحرم کے کان میں جانے پر فتنہ کا خوف ہو اس کی آواز نامحرم کے سامنے بلند نہ کرے، عورتوں کو جائز نہیں، یہ بھی بے پردگی میں داخل ہے اور جو زیور بجتا ہو اگر دوسری چیز سے لگ کر آواز آتا ہو ایسے زیور میں یہ احتیاط واجب ہے کہ پاؤں زمین پر آہستہ رکھے کہ زیور کی آواز نہ جائے۔ چھوٹی

---

[1] تاریخ مدینہ دمشق: ذکر من اسمہ عطر والاسماء، باب العطار ۴۰/۲۲۹

[2] سنن ابی داؤد، باب ما یؤمر بہ من غض البصر، حدیث ۲۱۴۹

[3] صحیح مسلم، باب قدر ما یؤمر بہ من غض البصر، قدیم صفحہ ۲۲۰/۲

besturdubooks.wordpress.com

ہوئی کوئی چیز ہو اور پوری پہنانا چاہیے۔

اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے کفن کا کپڑا نہ تو بہت باریک ہونا چاہیے کہ اس میں سے میت کا جسم نظر آئے اور نہ ہی اتنا موٹا ہو کہ میت کو لپیٹنا مشکل ہو جائے۔ اسی طرح کفن کا کپڑا ایسا بھی نہ ہو جو پہننے والے کے جسم پر چست ہو اور اس کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو۔ اسی طرح کفن کا کپڑا ایسا بھی نہ ہو جو پہننے والے کے جسم پر ڈھیلا ہو اور اس کے اعضاء کی ساخت نمایاں نہ ہو۔

کفن کا کپڑا ایسا ہونا چاہیے جو میت کے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لے اور اس کے اعضاء کی ساخت نمایاں نہ ہو۔

علاج معالجے کے احکام

تکلیف دہ امراض کو دور کرنے کے اسباب تین قسم کے ہیں

❶ قسمی اور شرعی

جیسے روزہ کی تکلیف دور کرنے کے لیے پانی، بھوک کی تکلیف دور کرنے کے لیے روٹی اور سردی کے اثرات دور کرنے کے لیے کپڑا پہننا وغیرہ۔ ان اسباب کو استعمال کرنا نہ تو توکل کے خلاف ہے، نہ ہی اس سے حقیقت و توکل میں کوئی کمی آتی ہے۔

❷ طبعی

مثلاً جب میں مریض معدے کے لیے اختیار کیے جانے والے علاج کے اسباب میں سے استعمال سے زیادہ سے زیادہ فائدے کی توقع ہوتی ہے، ان کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ ان اسباب کو اختیار نہ کرنا بھی جائز ہے۔ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

میں بعض حالات میں ان کا چھوڑنا افضل ہوتا ہے۔

(۳) وہمی

مثلاً پانی میں وانحا اور مختلف قسم کے کپڑے، بستر اور چمڑا استعمال کرنا جن سے نقاہت حاصل ہونے کا گمان غالب نہیں ہوتا، دل کا صرف وہم نے دور ہے میں خیال ہوتا ہے کہ شاید نقاہت حاصل ہو، خوفِ خلل کے لیے ان کا ترک کرنا شرط ہے۔[1]

علاجِ معالجے کے مسائل

کوئی شخص بیمار ہوا اور اس نے علاج نہیں کیا، یہاں تک کہ مر گیا تو گناہ گار نہ ہوگا۔

کسی حرام چیز کو بطورِ دوا صرف اسی صورت میں استعمال کرنے کی گنجائش ہے جب کوئی ماہر پرہیزگار مسلمان طبیب (ڈاکٹر) بتائے کہ یہ بیماری کا علاج صرف اسی حرام چیز سے ممکن ہے اور شفا میں حلال کوئی دوسری دوا ہرگز نہیں ہے۔[2]

بچوں کو کسی بیماری کی حالت میں انجکشن لگایا جانے تو جائز ہے۔

اگر کوئی دوا یا آلہ خاتونِ اول کے لیے علاج کے لیے مفید ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، اس میں پردہ وغیرہ کا حکم نہیں، مطلب یہ ہے کہ علاج کی چیز کو اس طرح بطورِ دوا استعمال کرنا جائز ہے۔

اس طرح پیشاب کی بیماری کی وجہ سے کوئی عجیب پیشاب دیکھا، تو اس دوسرے کے لیے پاخانہ سونگھنا جائز ہے، لیکن یہ حیا سے چھپانے کے لیے یا قدرتی طور پر پیدا ہونے والی چیزوں کو چھپانے کے لیے پاخانہ سونگھنا جائز نہیں۔

آج کل [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

جائز ہے، لیکن مقصود تعلیم کا استعمال حرام ہے۔[1]

عملیات اور تعویذ کا بیان

تعویذ اور عمل میں یہ تفصیل ہے:

1. اگر ان میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہو تو ہر حال میں حرام ہے، خواہ مقصود اچھا ہو یا برا ہو۔
2. اگر ان میں اسمائے الٰہیہ سے مدد لی جاتی ہو اور مقصود بھی جائز ہو جیسے حلال نوکری کے ملنے کے لیے پڑھے یا کوئی مفروض ہو، وہ ادائے قرض کے لیے عمل پڑھے تو جائز ہے، اور اگر مقصود ناجائز ہے، مثلاً کسی اجنبی عورت کو مسخر کرنے کے لیے پڑھا تو حرام ہے، کیوں کہ اگر بالنکاح ہی مسخر کرنا مقصود ہے، تب تو حرام ہے ہی اور اگر نکاح کے لیے مسخر کرنا ہے تو چوں کہ اس شخص سے نکاح اس عورت کے ذمہ واجب نہیں ہوتا تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔[2]

اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو، اس کو مسخر کرنے کے لیے عمل پڑھے تو جائز ہے، اسی طرح اگر کسی عورت کا شوہر خانم ہو، اس لیے عمل پڑھنا بھی جائز ہے۔

علوی عملیات میں بھی اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ الفاظ جائز ہوں اور قرآن مجید کے الفاظ کو بگاڑا نہ گیا ہو۔

تعویذ پانی میں گھول کر پلانا جائز ہے۔ جس پانی میں کوئی تعویذ ڈالا گیا ہو یا کچھ آیات پڑھ کر دم کیا گیا ہو، اس پانی کو اپنے جسم پر بہانا جائز ہے، البتہ یہ خیال رکھا جائے کہ وہ پانی عام نالیوں اور گٹر میں نہ جانے پائے، بل کہ کسی پاک جگہ میں ڈال دیا جائے۔

---

[1] عالمگیری، کتاب الکراهیة، الباب الثامن فی التداوی ۵/۴۱۲، ۳۵۷

[2] احسن الفتاوی، ج ۱، ص ۲۷۸

besturdubooks.wordpress.com

کپڑے میں پڑا ہو تعویذ گنڈے میں داخل ہوتے ہوئے اس کا بھی شمار نہیں ہے

عمل اور تعویذ میں اگر وہ چیزیں استعمال ہوں جن کا مطلب معلوم نہ ہو تو ان کو بھی استعمال کرنا جائز نہیں۔

جو تعویذات دیئے گئے لیے ہوئے ہیں ان پر ثواب نہیں ہوتا، ان میں ثواب کا عقیدہ رکھنا حرام ہے، ایسے تعویذات مسجد میں بیٹھ کر نہیں پڑھنا چاہئے۔

تعویذ لکھنے پر اجرت لینا جائز ہے، لیکن ایسے تعویذ مسجد میں بیٹھ کر نہ لکھنا چاہئے۔

حضرت تھانوی نے تعویذ کا مضمون یہ مرتب فرمایا ہے، اور عورتوں اور لڑکیوں کے لیے یہی تعویذ کافی ہے۔

جس کو کسی تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ ارادۃً اللہ جل شانہٗ

رشوت لینے دینے کا بیان

اس کی مختلف صورتیں ہیں

وہ مال جو لینے اور دینے والوں دونوں کے حق میں رشوت ہے:

- کسی سرکاری منصب کو حاصل کرنے کے لیے دیا جانے والا مال۔
- قاضی کو فیصلہ کرنے کے لیے دیا جانے والا مال، اگرچہ وہ فیصلہ حق کے مطابق ہی کرے۔ قاضی کا کوئی وکیل، نمائندہ یا اس کا کاتب یا اس کا کوئی مددگار رشوت لے تو اگر قاضی کے حکم یا رضامندی سے لے تو یہ بھی ایسا ہے جیسے قاضی

۱؎ مسائل بہشتی زیور، ص ۱۷۵

۲؎ امداد الفتاوی، مطبوعہ دار العلوم والاشاعت، ۴/۲۵۱

besturdubooks.wordpress.com

لے کر رشوت لی ہے

- نفس زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اپنے یا اپنے کارندوں کو مشروعیت سے زائد کام کرانے کے لئے متعلقہ سرکاری ملازموں کو پیسے دینے والا مال۔

یہ اس صورت میں ہے جب وہ فائدہ جو حاصل کرنا چاہتا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور اس کا حاصل ہونا شرعی نقطۂ نظر سے جائز ہے لیکن اگر وہ ناجائز فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے مثلاً ٹیکس چوری کرنا یا ٹیکس کی کاپیں کسی دوسرے کے نام پر ڈالنا تو اس میں رشوت کے علاوہ اور گناہ بھی ہوگا۔

- کسی ادارے یا حکومت کے ملازم کا کسی سودے میں کمیشن وصول کرنا۔
- کسی ادارے یا حکومت کے کسی عہدے کو دینے کے لئے کسی شخص پر کسی چیز کا مطالبہ کرنا دینے والے کے ساتھ پہلے سے آپس میں ہدیہ کا لین دین نہ ہو اور اگر کسی نے وہ تحفہ پہلے سے ہدیہ کا لین دین ہو تو اب ملازمت کے بعد اس سے زیادہ مقدار کا ہدیہ لینا بھی رشوت ہوگا۔

وہ مال جو لینے والے کے حق میں رشوت ہو، دینے والے کے حق میں رشوت نہ ہو

- جس حق کو حاصل کرنے کے لئے یا اپنے حق کو ثابت کرنے کے لئے مال دیا جائے۔
- جو مال وہ ظالم طلب کرے جس کے ظلم سے اپنی یا مملوک مکان کو محفوظ کرنے کے لئے مال دیا جائے۔
- جو مال کسی ظالم کو اس کے ظلم سے بچنے کے لئے دیا جائے مثلاً کسی کا ٹیکس چوری کا پتہ لگانے سے پہلے متعلقہ محکمہ والوں کو مال دیدیا جائے تو ان کے حق میں

besturdubooks.wordpress.com

رشوت دینے والے کے حق میں نہیں ہے۔[1]

رشوت کے مال کا حکم

قومی رشوت کے مال کا مالک نہیں بنتا بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ مال مالک کو واپس کرے۔[2]

جوئے کا بیان

یہ وہ معاملہ جو نفع و نقصان کے درمیان ہو کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ مال مل جائے یا وہ مال بھی اصل سے جائے اور کچھ ہو شریعت کی اصطلاح میں اس کو قمار اور میسر کہتے ہیں اور اردو زبان میں اس کو جوا کہا جاتا ہے مثلاً دو شخص آپس میں یہ لگائی بجھائیں کہ تم آگے بڑھو گے تو میں تم کو ایک روپیہ دوں گا اور پیچھے ہٹ گیا تو تم مجھے ایک روپیہ دینا یا اس طرح کہ کرکٹ یا فٹ بال ہو رہی تھی تو تم ایک شخص سے کہو کہ میرا یہ بھی ہے اور اگر ہار ہو گئی تو میں تم کو اتنا دوں گا یا یہ کہے کہ اگر تم یہ مقدمہ جیت گئے تو میں تم کو اتنا روپیہ دوں گا یہ سب قمار کہلاتے ہیں یا کسی چیز پر مثلاً کسی چیز میں اور کسی میں پچاس پیسے کی آواز لگا دی اب اس نے دینے والے سے کہا کہ اگر میرا نمبر نہ آئے تو میں تم کو اتنا دوں گا یہ سب قمار کی قسمیں ہیں اور اس کی خرید و فروخت بھی ناجائز و حرام ہے۔

جوئے کی چند صورتیں

1. تاش اور شطرنج میں جو کچھ بازی مال پر جوا بازی لگائی جاتی ہے وہ جوا ہے اور دینے لینے کی حرام ہے۔
2. انعامی سکیم جس میں عوام کے عنوان سے اخباروں اور رسالوں میں اشتہار یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو شخص اس کا ٹوپی کل کرتے جیسے اور اس کے ساتھ ہوتی ہیں اتنا

---

[1] رد المحتار، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوۃ، ۷/۴۱۰

[2] رد المحتار، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوۃ، ۷/۴۱۱

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنے اندر کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی ذات کا محاسبہ کرتا ہے۔

❹ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❺ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❻ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❼ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❽ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❾ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

❿ بعض لوگ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کوئی نہ کوئی ہنر سکھا دیتے ہیں۔ یہ عمل بہت اچھا ہے۔ اس سے بچوں کو بڑے ہو کر روزگار کے لیے بھٹکنا نہیں پڑتا۔

انشائیہ

انشائیہ کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ اس میں مصنف اپنی ذاتی رائے، تجربات اور مشاہدات کو بیان کرتا ہے۔ یہ ایک آزاد صنف ہے جس میں کوئی سخت اصول نہیں ہوتے۔

besturdubooks.wordpress.com

کہ اس نے اونٹ کی پیٹھ اتنے فاصلے تک نہیں دیکھی ہوتی، لیکن اس نے اونٹ کی تصویر دیکھی ہوتی ہے، اس تصویر سے خریداری کی جاسکتی ہے، اس صورت میں اس مجلس کو اس پر اتفاق کرلینا جائز ہے۔

گھوڑ دوڑ، اونٹوں کی دوڑ، پیدل کی دوڑ، نشانہ بازی اور تھیلی وغیرہ میں شرط لگانا

ان تمام معاملوں کی تین چار صورتوں ہی میں اجازت دی جاسکتی ہے:

1. اس کا مقصد محض عملی تمرین یا مہارت کو پرکھنا ہو، جوا اور جسمانی ورزش نہ ہو۔
2. جو انعام مقرر کیا جائے، وہ معلوم و متعین ہو، مجہول یا غیر متعین نہ ہو۔

دوڑ اور نشانہ بازی کی ناجائز صورتیں

1. دوڑ وغیرہ کی بازی محض تماشے یا روپیہ کمانے کے لیے ہو اور جہاد کی نیت نہ ہو۔
2. ریس کی جو پونجی لگائی گئی ہو، وہ کسی تماشائی اور کھیل کے فریق سے ہوئی ہے۔ دوڑنے والے جانور کی طرف سے سوار جس تھیلی کے مالک ہوتے ہیں اور دوسرے فریق جانوروں کے مالکوں پر اپنی رقم لگاتے ہیں، اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ اس تھیلی کا جانور آگے بڑھ جائے اس پر رقم لگانے والے کو جتنی رقم مل جاتی ہے، باقی سب لوگوں کی رقم ضبط ہو جاتی ہے۔

یہ صورت جوا ہے اور حرام ہے، پھر اس میں قوت جہاد یا جسمانی ورزش سے کوئی واسطہ نہیں، گھوڑوں کی ریس لگانے والے نہ تو گھوڑے رکھتے ہیں، نہ سواری کی مشق سے ان کو کچھ تعلق ہے۔[1]

---

[1] ... فتح الملهم، كتاب الجهاد، حكاية الفضلاء، ۳/۲۵۱

besturdubooks.wordpress.com

سلام و مصافحہ

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے گھر والے سے اجازت لینا ضروری ہے، اجازت ملنے کے بعد جب گھر میں داخل ہوں تو پہلے سلام کریں، ہاں اگر باہر کھڑے ہو کر سلام کرنے پر گھر والوں تک آواز پہنچتی ہو تو پہلے سلام کریں، پھر اندر آنے کی اجازت طلب کریں۔ احادیث میں بھی اسی طرح سلام، پھر اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔[1]

سلام کرنے والا ایک کو بھی سلام کرے تو السلام علیکم کہے، اسی طرح سلام کا جواب دینے والا ایک کو بھی جواب دے تو وعلیکم السلام کہے۔

سلام کرنے والے کے لیے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہنا افضل ہے اور جواب دینے والے کے لیے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہنا بہتر ہے، اسی طرح حدیث میں مذکور ہے۔[2]

اگر جماعت کے کسی ایک فرد نے بھی سلام کیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جانے کا اور اگر سب نے سلام کیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جانے کا اور اگر سب نے سلام کا جواب دیا تو یہ افضل ہے۔

مسئلہ: بعض بخاری نے اگر سلام لیا تو اس نے سلام کا جواب دیا، جب تک میں یہ اس کا مقصد سلام نہ ہو تو جواب واجب نہ ہوگا، اس کا سوال نہ ہونا ہوتا ہے۔[3]

سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ ہی سلام کیا تو اپنے اپنے ذمہ سے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثا، رقم الحدیث: ۶۲۴۵

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام، رقم الحدیث: ۵۱۹۵

[3] الہدایۃ، کتاب الکراہیۃ، فصل فی السلام، ج ۴، ص ۴۵۶

besturdubooks.wordpress.com

جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے اپنے گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہے

السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین [1]

جو لوگ مسجد میں حالت قرآن پڑھنے یا درس میں مشغول ہوں یا نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوں، انہیں سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان کے لیے جواب دینا واجب نہیں ہے [2]

کوئی شخص ایک مجمع کے پاس پہنچے جس میں کافر لوگ بھی ہیں تو اسے مسلمانوں کی نیت سے "السلام علیکم" کہنے کا اختیار ہے اور اگر چاہے تو یوں کہے

السلام علی من اتبع الھدی [3]

کسی کافر کو سلام کرنا چاہے تو یوں کہے السلام علی من اتبع الھدی اور اگر وہ سلام کرے تو جواب میں صرف وعلیکم کہے [4]

سلام کا جواب دینا اس وقت واجب ہوتا ہے جب کہ سلام کرنے والا سلام کا جواب سن رہا ہو، اگر اس نے سنا ہی نہیں ہے تو جواب واجب نہیں ہے [5]

اگر اشارے سے کسی عورت نے کسی مرد کو سلام کیا تو مرد کو بھی زبان کی آواز سے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عورت زبان سے سلام کرے تو مرد کو بھی زبان سے اس کا جواب دینا واجب ہے [6]

نماز میں مصروف ہونے کی وجہ سے نمازی کو سلام کا جواب دینا منع ہے [7]

---

[1] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ۲۲/۱۰۰

[2] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، مطلب فیمن یجب علیہ السلام ۶/۴۱۰

[3] الفتاوی الھندیۃ، الباب السابع عشر فی السلام ۵/۳۲۶

[4] الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین، مطلب فی السلام الأول ۶/۴۱۰

[5] الفتاوی الھندیۃ، الباب السابع عشر فی السلام ۵/۳۲۶

[6] فتاوی رحیمیہ، باب السلام ۱۰/۱۳۲

besturdubooks.wordpress.com

طرح گلوں میں خط کر لیجیا کی ... سے چھوڑ کر بھیجا اور ... طرح ... عورتوں کے لیے ... اور سلام کرنا بھی ممنوع ہے ... ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بننا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی بوڑھی عورت کو یا بڑھتے سے وہ سلام کرے تو مضائقہ نہیں۔[1]

جو شخص پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو اس کو سلام کرنا حرام ہے اور اس حالت میں اس کا جواب دینا بھی جائز نہیں۔[2]

اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کو سلام کرے اور ان لوگوں میں سے کسی نے السلام علیکم کہہ کر سلام کر دیا تو کہنے والے کو وہ لوگ جواب دے دیں تو وہ جواب نہ سمجھا جائے گا اور اس کے ذمہ جواب باقی رہے گا۔ اگر جواب نہ دے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن اس طرح سلام کرنا خلاف سنت ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ پوری جماعت کی نیت سے کہے السلام علیکم کہے۔[3]

... پیٹھ والے کو اور کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کو اور چلتا ہوا ... اور تھوڑے ... کثیر سے اور کم ... زیادہ کو سلام کرے۔ یہ کرنا افضل ہے ضروری نہیں۔[4]

... مسائل پر گفتگو کرتے ہوں، پڑھتے پڑھاتے ہوں یا ان میں سے ایک میں مشغول رہا ہو اور باقی تین ہوں تو ان کو سلام کرے۔ اگر کرے گا تو ثواب ... گا۔ اسی طرح تجہیز و تکفین کے وقت کفن یا ... کو سلام کرنا مکروہ ہے اور ان صورتوں میں سلام ... [5]

---

[1] عالمگیری، الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، ۵/۳۲۶

[2] ردالمحتار، الدر المختار، حظر و اباحة، ۶/۴۱۲

[3] عالمگیری، الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، ۵/۳۲۶

[4] بدائع الصنائع، کتاب الحظر والاباحة، ۵/۱۳۲

[5] ... ۱۰۰ ... ۱۰۰ ... ۱۰۰

besturdubooks.wordpress.com

مصافحہ، معانقہ یعنی گلے ملنے اور بوسہ دینے کا بیان

کسی کو بوسہ دینا مختلف اسباب سے ہوتا ہے یعنی "شہوانی محبت" کے ساتھ، "بزرگانہ شفقت" سے اور "تعظیم و تکریم" سے۔

مصافحہ اور بوسہ دینا "شہوت" سے ہو تو وہ باتفاق امت اپنی بیوی یا مملوکہ خریدہ باندی کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ اسی طرح جب اپنے نفس میں یا دوسری جانب میں شہوت پیدا ہو جانے کا خوف ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔[1]

جو مصافحہ یا بوسہ بچوں پر شفقت یا بزرگوں کی تعظیم و احترام کے لیے ہو تو وہ باتفاق جائز اور سنت سے ثابت ہے، بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی ناجائز کام شامل نہ ہو جائے۔

کسی بزرگ کی تعظیم کے طور پر اس کے ہاتھ پر بوسہ دینا جائز ہے، لیکن جس شخص کو ان باتوں سے اپنے نفس میں تکبر، غرور یا بڑائی پیدا ہو جانے کا خطرہ ہو تو وہ اس کو دوست نہیں کہ وہ اسے لوگوں کو سنت بتانے اور تعریف کا موقع دے۔[2]

بچوں پر شفقت کے طور پر ہاتھ سر یا پیشانی پر بوسہ دینا جائز ہے، خواہ وہ چھوٹا مرد ہو یا اپنی محرم عورت ہو۔

مصافحہ کے لیے ایک مرتبہ کافی ہے، تین مرتبہ کرنا ثابت نہیں۔

مصافحہ دو ہاتھوں سے کرنا چاہیے، مگر دائیں ہاتھ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔[3]

کھیل اور تفریح کا بیان

کھیل اور تفریح کی تین قسمیں ہیں

---

[1] حاشیۃ الطحطاوی، ۴/۱۵۹

[2] مسلم، کتاب الذکر، باب اباحۃ الثناء والحمد، ۲/۳۲۶

[3] بخاری مع الفتح، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۰/۴۳۲؛ مسلم، ۲/۳۲۶؛ ابوداؤد مع عون المعبود، کتاب الحظر والاباحۃ، ۱۳/۳۲۷-۳۲۸

besturdubooks.wordpress.com

پہلی قسم

موکل عمل پر تین قسم سے ہوتی ہیں اور ہر ایک کا فائدہ مختلف ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی پہچان یہ ہے

1. اول تو عامل کو بہت دیر تک عمل کرنے سے یہ موکل نظر آتی ہیں۔
2. یا عامل کو بہت سے ایسے ہم شکل نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔
3. یا عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔
4. یا عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔
5. یا عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

یہ پہلی قسم کی پہچان ہے۔

6. اگر عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔
7. یا عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔
8. یا عامل کو بہت سے ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

خاص کر قرآن کریم کا کھلا ہوا نسخہ نہیں کھینچا جاتا ہے۔

دوسری قسم

وہ تصاویر جن کو بلا ارادہ کھینچا گیا ہے یا کسی اور مقصد کے لئے کھینچی گئی ہیں اور پوسٹر وغیرہ میں ہیں۔

تیسری قسم

وہ تصاویر جو بچوں کے کھیل کود کے لئے بنائی جاتی ہیں مثلاً مٹی کی گڑیاں کپڑے کی گڑیاں وغیرہ جن کا سر دھڑ ہوتا ہے، ہاتھ پاؤں بھی ہوتے ہیں، کپڑے بھی پہناتے ہیں، بچیاں ان کو گود میں لیتی ہیں اور ان کی شادی بیاہ بھی کرتی ہیں، ان کے لئے جہیز بھی بناتی ہیں اور ان کو سلاتی ہیں، ان کو کھانا بھی کھلاتی ہیں، ان کے لئے کھانا بھی پکاتی ہیں، ان کو نہلاتی بھی ہیں، ان کے لئے کھیل کے برتن بھی ہوتے

besturdubooks.wordpress.com

نہیں ہے۔

کسی دوسرے کام کی شرعی حیثیت سے یہ بات ہے، جیسے سود کے معاملہ کو لیجئے، اس کا لینا دینا حرام ہے، تو جس کو یہ کام حلال معلوم ہوتا ہو، اس کے لئے یہ کام کرنے پر نوکری کرنا حرام ہے، اور اس کام پر رکھنے والے افسر کے لئے بھی حرام ہے، اگر ماتحت کو اس کام کے حلال ہونے سے اتفاق ہو، تب بھی یہ نوکری حرام ہے، کیوں کہ حرام کام پر عمال رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔[1]

دوسری بات یہ ہے کہ بعض کام جو شرعاً حرام ہیں، ان کی خدمت سے عرفاً مروت کا لحاظ کرتے ہوئے ملازمت کی اجازت دی جاتی ہے، جیسے ڈاکٹر عورتوں کے علاج کے لئے مرد ڈاکٹر کو بھی اجازت دی جاتی ہے، حالاں کہ عورت کے جسم کا بیشتر حصہ ستر میں داخل ہے، اور ستر کھولنا حرام ہے، لیکن اس کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ اس کے بغیر عورتوں کا علاج نہیں ہوسکتا، لہٰذا جو ڈاکٹر عورتوں کے علاج پر مامور ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کام کو حرام سمجھتے ہوئے ملازمت کرے، اس کے بغیر اس کی نوکری حلال نہیں ہوگی۔

اسی طرح جو ڈاکٹر عورتوں کے علاج پر مامور نہیں ہے، لیکن اس کے ماتحت کام کرنے والے ڈاکٹر عورتوں کے علاج پر مامور ہیں، اگر وہ ماتحت ڈاکٹر اپنے کام کو حرام سمجھتے ہوئے ملازمت کرتے ہوں، تو اس افسر کے لئے بھی ان کی نوکری حرام ہوگی، اور اگر ماتحت ڈاکٹر اپنے کام کو حلال سمجھتے ہوں، تو افسر کے لئے ان کی نوکری حلال ہوگی، اور اس کے لئے ان کو اس کام پر رکھنا بھی جائز ہوگا۔

ملازمت کی نوعیت کا معیار کیا ہونا چاہیے

فی زمانہ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ ملازمت کی جائز یا ناجائز ہونے کی بنیاد اس پر ہونی چاہیے کہ ملازمت کی نوعیت کیا ہے، یعنی اس ملازمت کے ذریعہ کوئی ایسا کام تو نہیں کیا جارہا ہے جو شرعاً ناجائز ہو، اگر ایسا کام نہیں کیا جارہا ہے، تو ملازمت جائز ہے، اور اگر ایسا کام کیا جارہا ہے، تو ملازمت ناجائز ہے، اس رائے کی بنیاد پر بہت سے لوگ بینک کی ملازمت کو جائز سمجھتے ہیں، کیونکہ بینک کی ملازمت میں بظاہر کوئی ایسا کام نہیں کیا جاتا ہے جو شرعاً ناجائز ہو، لیکن یہ رائے صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ ملازمت کے جائز ہونے کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ ملازمت کے ذریعہ کوئی ناجائز کام نہ کیا جارہا ہو، بلکہ ملازمت کے جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ملازمت کی نوعیت ایسی ہو کہ اس کے ذریعہ کسی ناجائز کام کا تعاون نہ ہوتا ہو، اور بینک کی ملازمت میں یہ بات نہیں پائی جاتی، اس لئے کہ بینک کی ملازمت میں بظاہر کوئی ناجائز کام نہیں کیا جاتا ہے، لیکن بینک کی ملازمت کی نوعیت ایسی ہے کہ اس کے ذریعہ سود کے لین دین میں تعاون ہوتا ہے، اس لئے بینک کی ملازمت ناجائز ہے۔

---

[1] تصحیح الفتاوی، دار الاشاعت کراچی ۲/ ۲۲۲

[2] فتاوی عثمانی، مکتبہ دار العلوم کراچی ۳/ ۲۲۲

besturdubooks.wordpress.com

کفایت کی بنیاد پر طے ہو یا کام کی نوعیت یا قربانی کی بنا پر طے ہو یا ان تینوں باتوں کا لحاظ کیا جائے، بہر حال مزدور کو خواہ وہ سرکاری ہو یا پرائیویٹ، اچھے ملازمین کی تنخواہ مقرر کرتے وقت تنگ دلی کا ظاہر نہیں کرنا چاہیے اور موجودہ حالات کا لحاظ بہر حال رکھنا چاہیے۔[1]

شریعت میں مدت کش کے لیے کم سے کم و زیادہ سے زیادہ کوئی تحدید مقرر نہیں، بل کہ مزدور اور مالک دونوں کی باہمی رضامندی سے جو مدت طے ہو وہی تحدید کہلائے گی اور مالک کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم ہوگا، اس سے کم و بیش یا بڑھا کر مطالبہ کرنا جائز نہیں ہوگا، البتہ اجرت طے کرتے وقت دونوں فریق کو اس بات کا خیال رکھنا لازم ہے کہ اجرت وقت کے تقاضے کے مطابق ہو، یعنی اس سے مزدور اپنی ضروریات پوری کر سکے اور ایک دوسرے کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے، اختلاف اگر مزدور مجبور ہے کہ اس کو مزدوری نہیں ملی تو مزدور رکھنے والے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کو کم اجرت پر مزدور رکھ لے یا کوئی مزدور رکھنے والے کو مزدور نہیں مل رہا ہو تو اس کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مزدور کو پیسے کم کرنا چاہیے کہ وہ اس کو زیادہ مزدوری دینے پر مجبور کرے۔[2]

اگر مزدور رکھنے والا مزدور یا متعلقہ مزدور کو طے شدہ مزدوری نہ دے تو مزدور کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت کے پاس اس کا مقدمہ دائر کرکے اپنا حق وصول کرے۔[3]

بینک ملازمت کا شرعی حکم

بینک کی ایسی ملازمت جس کا تعلق براہ راست سودی معاملات سے ہے جیسے

---

[1] فقہی مقالات، ج ۲، ص ۱۰۵

[2] مسائل بہشتی زیور، ص ۲۹۱

[3] مسائل بہشتی زیور، ص ۲۹۰

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

ادائی ملازمت بھی اختیار کی جا سکتی ہے۔[1]

اس صورت کے مقابل اگر بینک ملازم کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے سال بھر کے لیے کافی ہو تو ایسی صورت میں بینک کی ملازمت جائز ہے اور تنخواہ بھی حلال ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے سال بھر کے لیے کافی ہو لیکن وہ اس مال کو تجارت میں نہ لگائے اور نہ ہی اس سے کوئی اور کام کرے تو ایسی صورت میں بینک کی ملازمت جائز ہے اور تنخواہ بھی حلال ہے۔ اسی طرح اگر بینک کا ملازم اپنے بینک کی تنخواہ سے اپنے ذاتی ملازم کو اجرت دیتا ہے تو بینک ملازم کے پاس کافی مال ہونے کی وجہ سے اس کی یہ اجرت حرام نہیں۔ البتہ اگر بینک ملازم دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی زیادہ آمدنی سے اجرت دیتا ہے تو اس کے پاس جو کافی مال موجود ہے اور جو آمدنی سے اجرت لینا بھی درست ہے۔[2]

یہاں پر اگر بینک ملازم اپنے بچوں کے اخراجات کو اپنے مال سے نہیں بلکہ اپنے کفیل والد کے اور اہل مال سے اجرت لیتا ہے تو اس میں بھی اس کے پاس ملازمت کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی درست ہے اور اگر بینک کا ملازم اپنے بچوں کے اخراجات کو بینک کی تنخواہ سے اجرت دیتا ہے یا اس کی اولاد کی حلال آمدنی بھی ہے، لیکن اس بینک کی آمدنی سے مقابلہ نہیں کرتے تو ایسی صورت میں بینک ملازم کے پاس ملازمت کرنا بھی جائز نہیں ہے اور اجرت بھی حرام ہوگی۔ اور اگر بینک کی تنخواہ سے اضافہ کے طور پر دیتا ہے تو اب اسے بینک ملازم کو دینے کی ضرورت نہیں ہے اور بینک کے ملازم کے لیے واجب ہے کہ اضافہ کے طور پر جو کچھ اس نے بچوں کو دیا ہے اس کو بینک کی تنخواہ سے اجرت کی جو مال سے لیا ہے اس کو صدقہ کر دے۔ اس سے آخرت میں اجر ملے گا۔[3]

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

اس دوسری دلیل کے مطابق بینک کی مسجد میں امامت کرنا جائز ہے اور بینک کی طرف سے امام پر ملنے والی تنخواہ بھی امام کے لیے حلال ہے، اسی طرح مؤذن اور خادم وغیرہ کے لیے خدمات انجام دینا جائز ہے اور تنخواہ بھی حلال ہے۔[1]

بینک کے ذریعے تنخواہ لینے کا حکم

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح بینک کی ملازمت ناجائز ہے اسی طرح حکومت کے دوسرے اداروں میں ملازمت بھی ناجائز ہے، کیوں کہ سب ملازموں کی تنخواہ بینک سے دی جاتی ہے، لہٰذا سب کی تنخواہ حرام ہے، یہ بات درست نہیں، کیوں کہ بینک میں صرف رقم رکھنے کی وجہ سے رقم حرام نہیں ہوتی، رقم صرف حفاظت کے لیے بینک میں رکھی جاتی ہے اور دوسری جائز ملازمتوں کو بینک کی ملازمت پر قیاس کرنا بھی درست نہیں، کیوں کہ بینک کی ملازمت دو وجہ سے حرام ہے:

ایک وجہ یہ ہے کہ بینک میں سود کی نقل پڑھنے کا کام انجام دیا جاتا ہے جو کہ حرام ہے اور بھی حرام کا موکل، وزمت بھی حرام ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ بینک کی حرام آمدنی سے بینک کے ملازموں کو تنخواہیں دی جاتی ہیں، یہ بھی حرام ہے۔

بینک کے علاوہ دوسری جائز ملازمتوں میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں، لہٰذا دوسری جائز ملازمتوں کی تنخواہ محض اس بنا پر کہ وہ بینک کے توسط سے آتی ہے، ناجائز کہنا درست نہیں، کیوں کہ یہ تنخواہیں بینک کی آمدنی سے نہیں دی جاتیں، بل کہ حکومت کے مختلف شعبوں اور تدریجی وسائل کی آمدنی سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے جن میں اکثریت حلال کی ہوتی ہے، پھر حکومت کے خزانہ سے تنخواہیں چیکوں میں آتی ہیں اور سرکاری ملازموں کو دی جاتی ہیں، بینک کی آمدنی سے ان کی تنخواہ

---

[1] ... [illegible] کی جائز ہونے کی وجہ سے [illegible] اسلام، ص ۲۹

besturdubooks.wordpress.com

نہیں دی جاتی البتہ دوسری چار ملازمتوں کی تنخواہ میں کمپنی پابند ہے کہ وہ ان کو ادا کرے۔

انشورنس کی ملازمت کا حکم

جو انشورنس کمپنیاں ہر قسم کا انشورنس کرتی ہیں، ان میں ملازمت کرنا اور تنخواہ لینا جائز نہیں، کیوں کہ انشورنس کمپنی میں جب لوگ انشورنس کراتے ہیں تو اس میں یہ مضمر ہوتی ہے کہ وہ رقم جمع کراتے ہیں تو وہ رقم کمپنی میں جمع ہوتے ہی کمپنی کی ملکیت ہو جاتی ہے اور کمپنی کی طرف سے جو رقم ادا کی جاتی ہے وہ بطور سود اور جوا ہونے کے باوجود بھی وہ رقم اس لیے کمپنی کی مقبوضہ رقم کمپنی کے لیے حرام ہے، اسے بطور تنخواہ لینا جائز نہیں ہے۔

اور جو انشورنس کمپنیاں ہر قسم کا انشورنس نہیں کرتیں، بلکہ صرف لائف انشورنس کرتی ہیں، ان میں بھی یہ ہوتا ہے کہ یہ مضمر ہی رقم جمع کرنے سے وہ کمپنی کی ملک نہیں ہوتی، بلکہ کمپنی کے پاس بطور امانت رہتی ہے، اس کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو بینک میں ڈپازٹ کی ہوتی ہے، اس لیے ایسی کمپنی میں ملازمت کرنے اس سے تنخواہ لینا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے:

1. کمپنی صرف لائف انشورنس کرتی ہو۔
2. ملازمت ایسی ہو جس میں براہ راست انشورنس میں معاونت نہ کرنی پڑتی ہو جیسے ڈرائیوری، چوکیداری، الیکٹریشن وغیرہ کا کام۔
3. کمپنی ملازمین کو کچی آمدنی سے تنخواہ ادا کرتی ہو، مثلاً کمپنی نے ادا شدہ سرمایہ اور پریمیم کی رقم سے تنخواہ ادا کی ہو اور کمپنی کی ادا شدہ سرمایہ پر منافع کی رقم اور آمدنی مخلوط ہو اور وہ اس مخلوط رقم سے ملازمین کو تنخواہ ادا کرتی ہو تو ان صورت میں

---

[1] ... [illegible] کی ہوئی ہے [illegible] نے فتویٰ دیا ہے۔ صفحہ ۲۲۹

[2] ... [illegible] کتاب الحظر والاباحة فصل في البيع ۶/۴۰۷

besturdubooks.wordpress.com

مجموعی رقم میں حلال رقم غالب ہونی چاہیے، اگر وہ ذاتی خالص آمدنی کا تنخواہ دیتی ہے یا قلیل رقم سے تنخواہ دیتی ہے اور اس میں حرام غالب ہو تو اس صورت میں تنخواہ وصول کرنا جائز نہیں۔[1]

اشتہار بازی کی کمپنیوں میں ملازمت

اشتہار بازی کی کمپنی جس میں مختلف اداروں، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور رسائل کے لیے اشتہار بنائے جاتے ہیں، اشتہار کے لیے ایڈیٹنگ بھی بنائی جاتی ہیں جن میں جان دار کی تصاویر بھی ہوتی ہیں، ایسی کمپنیوں میں ملازمت کی دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ ایسی ملازمت کرنا جس میں بذات خود ملازم کا ناجائز کام کرنے پڑتے ہوں، ایسی صورت میں ملازمت بہر حال ناجائز ہے۔[2]

دوسری صورت یہ ہے کہ کمپنی میں یہ سب ناجائز کام ہوتے ہیں لیکن کوئی شخص اس کمپنی میں ایسے کاموں میں ملازمت اختیار کرے جن میں کوئی ناجائز کام کرنا اس کے ذمہ میں شامل نہ ہو، لیکن بذات خود کوئی ناجائز کام کرنا پڑے تو ایسی صورت میں اگرچہ ملازمت کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لیکن کراہت سے پھر بھی خالی نہیں۔ ایک تو اس لیے کہ اس میں ایک گونہ معاونت ہے جس سے احتراز اور اجتناب بہتر ہے اور دوسرے اس لیے کہ ایسے ادارے کی مشتبہ آمدنی سے تنخواہ لینا بھی درست نہیں، اس لیے اس سے بچنا ہی چاہیے۔[3]

ٹی وی اسٹیشن میں ملازمت

اکثر ٹی وی اسٹیشن میں ملازم کا کام ایسا ہوتا ہے جس کا تعلق ٹی وی پروگرام کرنے سے

---

[1] عمدۃ القاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السطح والخشب تحت الصلاۃ ۴/۶۱۰، ملازمت اور اس کی جائز و ناجائز صورتیں، ص ۱۵۰، ۱۵۱

[2] صحیح الأحادیث، کتاب الأحادیث والآثار، باب ۲۳۳/۲

[3] ملازمت اور اس کی جائز و ناجائز صورتیں، ص ۱۵۰

besturdubooks.wordpress.com

ہوتو چوں کہ فی زمانہ غالب استعمال گانے کے کام میں ہورہا ہے، اس لیے اس کی ملازمت چاہے نیک اور مفید کام ہی کی نیت میں داخل ہے۔

اَن نیکس کی وکالت

انکم ٹیکس کی وکالت میں چوں کہ اکثر مقدمہ پر جھوٹ، غلط بیانی اور رشوت کا لین دین کرنا پڑتا ہے اور یہ وہ اُمور ہیں جن پر جہنم میں لے جانے والی باتیں ہیں، اس لیے ان گناہوں کے ساتھ یہ وکالت درست نہیں اور اس پر ملنے والی اُجرت بھی حلال نہیں۔[1] البتہ اگر ان گناہوں کے بغیر اور دوسرے ناجائز کاموں سے بچتے ہوئے یہ وکالت ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا درست ہوگا اور اس کی اُجرت بھی حلال ہوگی۔[2]

سفیما نٹ ٹی وی میں ملازمت

آج کل سفیما نٹ ٹی وی کا غالب استعمال چوں کہ ناجائز اور حرام چیزوں میں ہوتا ہے، اس لیے ایسے کام کی نوعیت جس کا ہدف اس تخلیق سفیما نٹ پر حرام کے نشر کرنے سے ہو یا اس کی ترویج سے ہو یا اس کے دیکھنے والوں کے لیے مہیا کرنے سے ہو، وہ کام جائز نہیں اور اس کی اُجرت بھی حلال نہیں، البتہ اگر کوئی اپنا کام کرے اور اس کے نشر کرنے، دیکھنے یا مہیا کرنے سے متعلق نہ ہو تو اس کو حسابی لفظوں میں حرام تو نہیں کہہ سکتے، البتہ کراہت و تحریمی سے کم نہیں، چوں کہ یہ ایک واسطہ سے اس کو مہیا کرنے کا ذریعہ ہے۔[3]

محکمہ خاندانی منصوبہ بندی میں ملازمت

خاندانی منصوبہ بندی کی دو صورتیں پائی جاتی ہیں۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب القضاء، مطلب فی کلام علی الدر المختار ۵/۵۵۲

[2] الفقہ الاسلامی وادلتہ، المبحث الاول فی تعریف الامر بالمعروف ۶/۴۱۰

[3] المحیط البرہانی، کتاب الاجارات، الفصل ۱۷، ۱۰/۳۲۰

besturdubooks.wordpress.com

ایک صورت یہ ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے ہمیشہ کے لیے مرد عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی ایسی صورت اختیار کرنا یا وہ دوائی استعمال کرنا جس کی وجہ سے عمل تخمیر نہ ہو سکے۔

پہلی صورت ناجائز اور حرام ہے، البتہ سخت مجبوری کی حالت میں اس کی گنجائش ہے، مثلاً: عورت کی ہلاکت کا قوی امکان ہے یا سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔

دوسری صورت کی بھی خاص حالات میں وقتی طور پر گنجائش ہے، مثلاً: عورت اتنی کم زور ہے کہ حمل نہ کر سکتی ہو یا اس کا حاملہ ہونا اس کے لیے یا اس کی اولاد کے لیے مضر ہو یا، کسی ایسے مقام میں وہ جہاں قیام کا امکان نہیں یا کوئی خطرہ لاحق ہے وغیرہ وغیرہ تو ان حالات میں تو توالدی منصوبہ بندی کی ان صورتوں میں تدابیر بنانا اور دوائی وغیرہ دینا اس کی گنجائش ہے اور اس پر اجرت لینا بھی درست ہے۔

لیکن گھریلو خاندانی منصوبہ بندی کا طریقہ اختیار کرنے کی وجہ فقر و افلاس یا اقتصادی بدحالی کا خوف ہو یا اور کوئی ایسا اسلامی نظریہ کارفرما ہو تو یہ فعل ناجائز اور حرام ہے، اسی طرح اجتماعی طور پر توالدی منصوبہ بندی کی ترویج و ترقی کی کوششیں بھی شرعاً درست نہیں۔

لہٰذا ان ناجائز صورتوں میں ان کے متعلق تدابیر بنانا اور دوائی وغیرہ دینا جائز نہیں اور اس پر اجرت لینا بھی درست نہیں۔[1]

انکم ٹیکس کے ادارے میں ملازمت

حکومت کے جائز مصارف اگر جزیہ، خراج اور مال غنیمت وغیرہ سے پورے ہو پاتے ہوں تو حکومت کے لیے عوام پر کسی بھی قسم کا ٹیکس لگانا ناجائز نہیں ہے اور اگر

[1] حسن الفتاوی: کتاب الحظر والاباحة، ۱۷۰/۸؛ فتاوی رحیمیہ: کتاب الحظر والاباحة، ۱۸۰/۱۰

besturdubooks.wordpress.com

جائز مصارف ان مذکورہ چیزوں سے پورے نہیں ہوتے تو حکومت کے لیے ٹیکس لگانا جائز ہے اور عوام کے لیے اس کی پابندی لازم ہوگی، بشرطیکہ یہ ٹیکس بقدرِ ضرورت اور عوام کے لیے قابلِ برداشت ہو اور ٹیکس وصول کرنے کا جو طریقہ ہے وہ لوگوں کے لیے ایذا رسانی کا باعث نہ بنتا ہو، اگر ان شرائط کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ کام جائز ہے اور اس میں ملازمت بھی جائز ہوگی اور تنخواہ بھی حلال ہوگی اور اگر ٹیکس اکٹھا کرنے کی مذکورہ شرائط کا خیال نہ رکھا جائے اور غیر شرعی طور پر ٹیکس وصول کیا جائے اور اس پر سود بھی لگایا جائے تو یہ ٹیکس شمار نہ کیا جائے گا، یوں اس محکمہ کی ملازمت میں یہ کام کرنے بھی درست نہیں ہوں گے اور اس کام پر تنخواہ بھی حلال نہ ہوگی۔[1]

محکمہ کسٹم میں ملازمت

محکمہ کسٹم میں اگر رشوت اور دیگر غیر شرعی کام سے بچ کر کام کرے تو اس میں ملازمت جائز ہے اور اس کے عوض جو تنخواہ ملتی ہے وہ بھی حلال ہے، جب کہ یہ تنخواہ حکومت کے عام خزانے سے دی جاتی ہو، خاص کسٹم ڈیوٹی سے حاصل شدہ رقم سے نہ دی جاتی ہو۔

محکمۂ پولیس میں ملازمت

محکمۂ پولیس میں ملازمت اختیار کرنا اصل کے اعتبار سے جائز ہے، لیکن اگر یہ دیکھے کہ مظلوم کی دادرسی کم اور ظالم کو تحفظ زیادہ ہے، لوگوں کا تو یہ ملازمت بہت بڑے اجر کا ذریعہ بھی ہے، بشرطیکہ رشوت اور دوسرے گناہوں اور ناجائز کاموں سے پرہیز کرے۔

محکمۂ جیل میں ملازمت

بعض مقامات پر جیل کے نام سے عبرت کا گمان کیا جاتا ہے، یوں ملازمت

[1] ماخذہ فتاوی دار العلوم زکریا، کتاب المعاملات، ۳۲۷/۶، ۳۳۱

besturdubooks.wordpress.com

جاتا ہے اور گواہی کی سماعت ہے۔ بعض مقدمات پر قاضی نے ہاتھ سے لکھ دیا جاتا ہے جو عدالت کے لیے بطور ثبوت ہوتا ہے۔ قاضی فیصلہ سنانے کی جگہ ہے جہاں وہ دونوں فریق کے دلائل سنتا ہے اور عدالت کا ماحول اس کی اصولی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے۔ یہ ذمہ داری صورت میں اس مقدمہ کی سماعت جاری ہے اور گواہی بھی ہو رہی ہے لیکن اگر قاضی بطور مرد ہو اور مدعی کی گواہ عورت ہو اور اس نے مقدمہ لڑنے کا حلف بھی اٹھا رکھا ہو تو عدالت قائم ہو گی لیکن اس مقدمہ میں عدالت کی کارروائی جاری نہیں رہ سکتی۔

سماعت کی نظر ہو جانے کی ممانعت

سماعت کی ممانعت کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے کہ قاضی کو غصہ کی حالت میں اور بھوک یا پیاس کی شدت میں فیصلہ نہیں سنانا چاہیے۔ اسی طرح سے تھکاوٹ کی حالت میں بھی فیصلہ نہیں سنانا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حالتوں میں انسان کی توجہ مقدمہ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کسی ایسی حالت میں فیصلہ سنانا جس میں توجہ مقدمہ کی طرف نہ ہو سکے، ظلم ہے۔ اسی طرح سے ایسی حالت میں بھی فیصلہ سنانا ظلم ہے جس میں قاضی کی توجہ مقدمہ کی طرف نہ ہو سکے۔ مثلاً بہت زیادہ خوشی کی حالت میں بھی فیصلہ نہیں سنانا چاہیے۔ اس لیے کہ اس حالت میں بھی توجہ مقدمہ کی طرف نہیں ہو سکتی۔

فیصلہ کی تحریر

فیصلہ کی تحریر کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے کہ قاضی کو فیصلہ لکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ اس سے فیصلہ میں غلطی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ لکھنے سے فیصلہ کی نقل بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی نقل کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ لکھنے سے فیصلہ کی اشاعت بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی اشاعت بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ لکھنے سے فیصلہ کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ لکھنے سے فیصلہ کی تنفیذ بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی تنفیذ بھی ضروری ہے۔

فیصلہ پر گواہ بنانے کی ضرورت اور اس کے شرائط

فیصلہ پر گواہ بنانے کی ضرورت اور اس کے شرائط کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے کہ فیصلہ پر گواہ بنانا ضروری ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی تنفیذ کے لیے گواہ بنانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ پر گواہ بنانے سے فیصلہ کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ فیصلہ پر گواہ بنانے سے فیصلہ کی اشاعت بھی ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ فیصلہ کی اشاعت بھی ضروری ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

❶ مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے اور مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

❷ [illegible] مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

❸ مچھلی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

❹ [illegible] مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

❺ [illegible] مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

❻ [illegible] مچھلی کا اصل کام پانی میں رہ کر پانی کی آکسیجن کو استعمال کرنا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

❼ جنس اور قوت جدا جدا کھیلا جاتا ہے اور دیکھو، مثلاً کہ کروڑوں روپے کی مالیت ان میں باری اور بھتی جاتی ہیں۔[1]

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ فٹ بال کلب کی ملازمت اختیار کرنا اور اس کو کاروبار کا حصہ بنانا جائز نہیں، نیز اس میں کئی طرح سے گناہ کے کام اور خرابیاں پائی جاتی ہیں، البتہ اف بال کلب کے تیسرے درجہ کی غیر ریزرو فٹ بال ٹیم بھی جائز نہیں۔[2]

فلم انڈسٹری میں ملازمت

فلم انڈسٹری میں کام کرنا جائز نہیں اور اس میں کام کر کے جو آمدنی حاصل ہوتی اور جمع ہوتی اور اس حرام مال کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں، بلکہ یہ مال وہاں واپس کرنا ضروری ہے جہاں سے ملا ہے یا اصل مالک کی طرف سے مجھے نیت ثواب صدقہ کرنا واجب ہے۔[3]

بیوٹی پارلر میں ملازمت

بیوٹی پارلر کے نام سے عورتوں کے بناؤ سنگھار کے جو ادارے قائم ہیں ان میں بعض کام جائز کیے جاتے ہیں اور بعض ناجائز، ان میں جو کام جائز ہیں، مثلاً خواتین کے بال کاٹنے کر مردوں کے بالوں کی مشابہت اختیار کرنا اور ابرو کے بال بنوا کر باریک کی تغیر بنا کر بنوانے کی مشابہت اختیار کرنا یہ دونوں عمل ناجائز ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، اور ان کاموں میں ملازمت ناجائز ہے اور اجرت بھی حلال نہیں، البتہ بیوٹی پارلر کھولنے والی عورت کے لیے ضروری ہے کہ یہ دونوں کام نہ کرے۔ باقی جو کام جائز ہے مثلاً شرعی حدود میں رہتے ہوئے چہرہ وغیرہ کا میک اپ کرنا، بالوں کو کاٹنا یا رنگنا، ہیئت کی کاٹ چھانٹ سونچنا جو نقل آتی، تو اس کو

---

[1] رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۶/۴۰۳

[2] درر الحکام شرح مجلة الاحکام، مادہ نمبر ۳۶۰ تا ۳۶۲، ۱/۳۶۰

[3] المبسوط للسرخسی، کتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، ۱۵/۸۳

besturdubooks.wordpress.com

ساتھ کام کرنا، اس کے علاوہ عورتوں کی خوب صورتی سے بے پردگی وغیرہ میں بھی بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں، اس لیے عورتوں کو ملازمت پر لگانا یا ملازمت کرنے کی اجازت دینا اس پر بھی لگانے کے لیے بھی درست نہیں ہے۔

خواتین کے لیے ملازمت کا حکم

عورت کی ملازمت کرنے کی دو صورتیں ہیں

ایک یہ ہے کہ عورت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے ملازمت کی محتاج ہو، مثلاً کوئی عورت ایسی ہے کہ اس کی اخراجات کی ذمہ داری برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ اپنے دین و اخلاق کی حفاظت کے ساتھ باپردہ کام کاج کرسکتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اسے اس قسم کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مثلاً اس کے نام و نفقہ کا انتظام ہے، اس کے باوجود وہ ملازمت کرنا چاہتی ہے۔

پہلی صورت میں تو گنجائش ہے بشرطیکہ ملازمت کرنا درج ذیل شرائط پر کیا جائے، یعنی وہ درج ذیل شرائط کی پابندی کرے۔

1. مکمل شرعی پردے کے ساتھ باہر نکلے، نیز اس کی ملازمت عورتوں یا کم سن بچوں کے شعبہ میں ہو اور بالغ اجنبی مردوں سے اختلاط نہ ہو۔
2. زیب و زینت کرکے اور خوشبو لگا کر نہ جائے۔
3. راستے میں آتے جاتے ہوئے اور دوران ملازمت غیر محرم سے گفتگو نہ کرے۔
4. گھر اپنے ہوئے کوئی ذریعہ حاصل نہ ہو۔
5. اس کی ملازمت جائز کاموں سے متعلق ہو۔
6. اس کی وجہ سے اس کے گھریلو فرائض میں کوتاہی نہ ہو۔
7. اگر شادی شدہ ہو تو ملازمت اس کی [illegible] سے اور اگر شوہر شادی شدہ ہے تو

besturdubooks.wordpress.com

شوہر کی اجازت سے ہو، کیوں کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا جائز نہیں۔

دوسری صورت میں بھی آنے جانے والوں کی پابندی کے ساتھ ملازمت کی گنجائش ہے، تاہم پہلی صورت میں ملازمت نہ کرنے میں احتیاط ہے۔[1]

خاتون کو دکان میں ملازم رکھنا

مغربی ممالک میں بعض مسلمان تاجر بھی بیرونی اثرات میں دکانوں میں ملازم رکھ لیتے ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ خریداری کے لیے زیادہ تر عورتیں آتی ہیں، اس لیے ان عورتوں سے عورتوں کا معاملہ کرنا اچھا ہوتا ہے۔

اس بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ کسی عورت کو ملازمت کے طور پر رکھنے کی صورت میں کئی مفاسد ہیں، اس عورت سے میل جول بڑھ سکتا ہے، اس کے ساتھ خیانت کی نوبت آسکتی ہے جو کہ گناہ کبیرہ کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا کسی خاتون کو ملازم رکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور اگر ایسا کرتے ہیں تو نظر میں کجی کی آئی ہے تو اسے برداشت کر لینا چاہیے، کیوں کہ معمولی نفع کے مقابلے میں گناہ کا پہلو زیادہ ہے، لیکن اگر وہاں خریداری کرنے والوں میں اکثریت خواتین کی ہے تو پھر مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ کسی مسلمان خاتون کی ملازمت رکھنے کی گنجائش ہے، وہ شرائط یہ ہیں:

- خاتون ملازمہ کو پابند بنایا جائے کہ وہ ایسا لباس پہن کر آئے جس سے سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم چھپا ہو اور اسے اسکرٹ وغیرہ پہن کر آنے سے منع کیا جائے۔
- مردوں کے سامنے حتی الامکان نظریں نیچی رکھی جائیں اور صرف بقدر ضرورت بات کرتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

---

[1] ملازمت اور اس کی جائز و ناجائز صورتوں کے لیے فقہی احکام، ص ۱۵۱-۱۵۲

besturdubooks.wordpress.com

- تنہائی کا سوقع بالکل نہ آنے دیا جائے، وقفے کے ساتھ اور ڈانٹ کے ساتھ رکھے۔
- ملازم خاتون کے ساتھ کسی بھی ایسے تعلق سے بالکلیہ پرہیز کیا جائے جو زوجیت کا سبب بن سکتا ہو۔[1]

غیر مسلم کے پاس نوکری کرنا

غیر مسلم کے یہاں مسلمان کے لیے ملازمت کتنی جائز ہے، اس پر یہ کہنی جائز کام کی ملازمت ہو، ناجائز اور حرام کاموں کی ملازمت نہ ہو، جیسے شراب اور خنزیر فروخت کرنے کی ملازمت، اگر یہ مسلمان کے لیے ان چیزوں کی خرید و فروخت جائز نہیں، تو جو کام کی ملازمت ایسی ہو کہ اس سے مسلمان کی تحقیر لازم نہ ہوتی ہو، مثلاً کوئی ان کی خدمت کرنا یا ان کے گھر میں ان کے کپڑے دھونا وغیرہ اور اس کے گھر کی صفائی وغیرہ کرنا، ایسی ملازمت اگرچہ بہتر نہیں لیکن مسلمان کے لیے ذلت نہیں ہونے کی وجہ سے گھر والوں کی تنگ دستی کی وجہ سے جائز ہے۔

غیر مسلم کے یہاں ملازمت کرنے میں مندرجہ ذیل باتوں کی بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

- اگر غیر مسلم یہ چاہے کہ غیر مسلم سے کام لینے کے لیے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے، اس کا کوئی ارادہ نہ ہو تو غیر مسلموں سے زیادہ شدید ہے اس کے ساتھ مستقل نوعیت کے تعلقات قائم کرنا جائز نہیں۔
- اگر غیر مسلم کے یہاں ملازمت اختیار کرنے کی صورت میں اس کے اپنے مذہبی شعائر کا اہانت کا صدور ہوتا ہو، یا ملازمت کنندہ مسلمان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس غیر مسلم مذہب کی طرف مائل ہوں تو ایسے غیر مسلم کے

---

[1] احسن الفتاوی، ج ۷، ص ۱۸۸

besturdubooks.wordpress.com

ہاں نوکری کرنا جائز نہیں، بالخصوص جب کہ وہ اپنے کو مسلمان ظاہر کرتا ہو کیوں کہ اس سے بات کا خطرہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اس کے متعلقین کو اور واقف مسلمان اسلام کا حصہ سمجھ لیں۔[1]

رہائشی ہوٹل میں ملازمت کرنا

رہائشی ہوٹلوں کی نوکری میں اگر ملازمہ کے ذمہ شراب پیش کرنا نہ ہو تو دوسرا قوی حرام اور ناجائز کام یہ اس میں تعاون نہ ہو تو اپنے رہائشی ہوٹل میں نوکری کرنا جائز ہے، مگر اس کی تنخواہ بھی قلیل ہے، ورنہ نوکری کرو، درست نہیں اور آمدنی بھی حلال نہیں۔[2]

عمرے کے لیے جا کر سعودیہ میں نوکری کرنا

عمرے کے ویزے کی مدت ختم ہونے کے بعد غیر قانونی قیام نہیں کرنا چاہیے اگر کسی نے اس طرح کیا ہے تو اس کو تمام ہوگا تاہم اس دوران وہ جو کچھ حلال ذرائع سے مثلاً نوکری اور تجارت وغیرہ سے کمائے گا وہ اس کے لیے حلال ہوگا۔[3]

اپنی جگہ دوسرے کو تنخواہ پر رکھنا

امام صاحب نا بینوں پر جمعے کے وقت اپنے علاوہ کسی کو نائب مقرر کریں اور اسے اپنے سے تنخواہ دینے کا وعدہ کرنا اور خود حکومت یہ سمجھے کہ ان کو تنخواہ دیتا ہوں اور اپنے نائب کو جب وہ جمعہ پڑھا چکے تو کچھ دینا، اس سے ملنے کی کچھ دین بھی ہو رہا ہے بالخصوص جب کہ ان سے عہدگی انتظامیہ کی طرف سے اس کی ممانعت نہ ہو۔[4]

---

[1] بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، فصل و ما یظہر بہ الکراہۃ، ۱۰۹/۵

[2] بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، فصل و ما یظہر بہ الکراہۃ، ۱۰۹/۵

[3] درست ہے، ان پر (۱۰ دن) زائد ہونے کے قانونی الزام سمیت ۸۷/۷

[4] احسن الفتاوی، کتاب الاجارۃ، ۶۵/۷

besturdubooks.wordpress.com

اپنی ڈیوٹی پر دوسرے کو بھیجنا

کسی بھی ادارے میں تنخواہ وظیفہ کے لیے شرائط درج ہوتی ہیں کہ وہ شخص اپنی ڈیوٹی پر خود حاضر ہو اور اسے چاہئے کہ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی جگہ دوسرے شخص کو ڈیوٹی پر بھیج کر خود اپنے آپ کو فارغ کرلے اور تنخواہ والوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہم کو ڈیوٹی کا کوئی نفع نہیں پہنچا اس لئے ہمارے لیے جائز ہوگا کہ وہ کسی اور شخص کو اپنی جگہ مقرر کرلیں اور تنخواہ کا کچھ حصہ اس کو دے دیں اور باقی خود لے لیں جس طرح سے وہ اس کو اجرت دے رہے ہیں تنخواہ خود لے سکتے ہیں۔[1]

ڈیوٹی صحیح طریق ادا کرنا ضروری ہے

ملازم کو خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے ذمہ جو کام ہو اس کو صحیح طریقہ سے ادا کرے اور تنخواہ پوری لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں اور کوئی بھی تنخواہ لینا بھی حلال نہیں، البتہ تعوست کے ساتھ کچھ کام چھوٹ جائیں تو گنجائش ہے۔ اسی طرح چھٹیاں اسی طریقہ کے ساتھ مقرر ہیں کہ اس مقدار کے اندر اندر چھٹی کرنا ہے اور تنخواہ نہیں کٹتی تو اس حساب سے جتنی چھٹیاں زائد ہوں ان کی تنخواہ لینا جائز ہے، لیکن اگر ان مقررہ تعطیلات کے علاوہ چھٹی کرتا ہے تو اس کی تنخواہ کا کچھ حصہ لینا درست نہیں ہے۔ البتہ کسی افسر مجاز سے رخصت معاملے کے ساتھ منظور کرالے تو پھر اس کی تنخواہ لینا جائز ہے۔[2]

نقل کرکے یا جعلی ڈگری سے ڈگری کرنا

نقل کرکے ڈگری حاصل کرنا یا جعلی ڈگری حاصل کرنا جائز نہیں ہے اس سے بچنا واجب ہے۔ جس آدمی نے اس طرح یا جعلی طور پر کسی نے اس قسم کی ڈگری حاصل

[1] الجد الثاني، كتاب الاجارة، ص ۲۱۵

[2] ایضاً

besturdubooks.wordpress.com

کرلی اور اس سے ملازمت اختیار کرلی تو اگر اس شخص میں اس کام کی مطلوبہ صلاحیت موجود ہے اور وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ وہ کام انجام دیتا ہے تو ایسی صورت میں اس ملازمت سے حاصل شدہ کمائی حلال ہوگی، اور اگر اس میں مطلوبہ صلاحیت نہیں یا پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کام کو ادا نہیں کرتا تو اس صورت میں اس سے حاصل شدہ کمائی حرام ہوگی۔[1]

ہنڈی اور کرنسی کے کاروبار کرنے والے ادارے میں ملازمت

ہنڈی اور کرنسی نوٹوں کے کاروبار کرنے والے ادارے میں ملازمت کا حکم اس کاروبار کے جائز ہونے اور جائز نہ ہونے پر مبنی ہے۔

ہنڈی اور کرنسی نوٹوں کا کاروبار اس کے آپس میں تبادلے کا معاملہ تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے

1. بیس مجلس میں یہ معاملہ کیا جائے، یعنی ہنڈی کی مجلس میں دونوں فریق میں سے کوئی ایک شخص اپنی رقم پر قبضہ کرلے۔
2. مختلف جنس کی کرنسی اگر ادھار پر لی جائے تو اس میں سودا کا طے نہ کیا جائے، چنانچہ اس کی قیمت بازار میں رائج قیمت سے زیادہ نہ ہو۔
3. اس کاروبار پر کسی حکومت کی طرف سے قانوناً پابندی نہ ہو۔

اگر دوسری شرط میں خلل واقع ہو، یعنی شرطوں کا لحاظ نہ کیا گیا تو یہ کاروبار ناجائز ہے، اور تیسری شرط کا لحاظ نہ کیا گیا تو ملکی قانون کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔

جس صورت میں یہ کاروبار جائز ہے اس صورت میں اس میں نوکری بھی جائز ہے اور جس صورت میں یہ کاروبار جائز نہیں اس صورت میں وہاں نوکری بھی جائز نہیں۔[2]

---

[1] فتاویٰ حقانیہ، کتاب البیوع، ۲/۲۱۰

[2] فتاویٰ عثمانی، کتاب البیوع، ۳/۲۷۱

besturdubooks.wordpress.com

ملازمت کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں ایک اصولی بات

اگر ادارے کی طرف سے ملازم کے ذمے کئی کام ہیں، جن میں اکثر اگر جائز ہوں تو مجموعی اعتبار سے ایسی ملازمت جائز ہے، البتہ جتنے کام جائز ہوں گے اس کے بقدر تنخواہ لینا بھی حلال ہوگا اور جتنا کام ناجائز ہوگا اس کے بقدر تنخواہ بھی حرام ہوگی، لیکن ادارے کی طرف سے ملازم کے ذمے صرف ناجائز کام ہو یا اکثر ناجائز ہو تو ایسی ملازمت ناجائز ہے اور اس کی تنخواہ حرام ہے۔

ملازمت کے لیے ستر کھول کر ٹیسٹ کروانا

سرکاری ملازمت کے لیے یا ملازمت میں ترقی کے لیے ستر کھول کر دکھلانا جائز نہیں۔[1]

جعلی سرٹیفکیٹ سے ریٹائرمنٹ حاصل کرنا

واقعی بیماری کے بغیر محض بہتان کے لیے رشوت دے کر جعلی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا اور اس کے ذریعے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لینا جائز نہیں۔[2]

آفیسر کو کارالاؤنس کے نام سے ملنے والی رقم کا حکم

کمپنی جو رقم کارالاؤنس کے نام سے دیتی ہے اگر وہ ماہانہ یک مشت متعین طور پر نہیں دیتی، بل کہ تمام ماہ پٹرول اور کار وغیرہ کے بل اور رسیدیں جمع کرنے کے بعد ان کے مطابق رقم دیتی ہے تو اس صورت میں اگر کوئی آفیسر جعلی بل اور رسیدیں رکھا کر وہ رقم لے لے اور خود ہوں ہوں، ٹھیرہ میں سفر کرتا رہے تو یہ کذب اور حرام ہے اور اس میں جھوٹ کا گناہ ہے اور رقم بھی حرام ہے۔

اگر کمپنی کارالاؤنس فی رقم ماہانہ یک مشت دیتی ہے اور بل اور رسیدیں وغیرہ

---

[1] وفي الدر المختار: ولا بأس بكشف العورة للتداوي. (الدر المختار، ۶/۳۷۰)

[2] [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

[illegible] ہیں اور یہ بات ملازمت کی تنخواہ میں بھی داخل ہے، [illegible] داخل کے نام سے دی جائے اس سے کاروباری خریدو فروخت کی [illegible] ہوتے ہیں، ان سے بچنا ضروری اور لازمی ہے، اس صورت میں بھی اگر کوئی آفیسر وہ رقم لینا چاہے، لیکن خود اداروں اور کمپنی کی نیتوں میں شک ہے، اگر سفر کرنے والے اور کمپنی کی نیت کی بابت شک ہے، اس لئے بھی یہ رقم لینا جائز نہیں ہے۔

کرایہ کی یہ رقم جائز ہے، مشکل تو یہ ہے کہ اس پر بات ملازمت کی شرائط میں داخل نہیں ہے کہ یہ رقم ضرور ملے، یا نہ ملنے کی بنا پر اس کا مطالبہ کیا جائے گا، اس لئے ملازمت کی طلبیت کردی جاتی ہے اور اس کو اس رقم کے استحقاق کے لئے سفر خرچ کا اعلان کیا جائے تو اس صورت میں اگر کوئی آفیسر اس رقم کو لیتا رہے لیکن اس کو کاروباری خریداری یا چیزوں کو خرید و فروخت نہ کرے، بلکہ دوسرے معاملے میں خرچ کرے یا بچ کر رکھے تو اس کے لئے یہ رقم حرام نہیں ہوگی، لیکن یاد رکھیں کہ کمپنی کا منشا یہ ہے کہ ملازم یا تو رہائش سے سفر کرے، دو پوائنٹ نہیں ہوں، یا پھر اس سے اس میں کمی بیشی ہوگی۔

بعض اسلامی مہینوں سے متعلق احکام وفضائل

ماہِ محرم کا بیان

فضائل

محرم کا شرف اور فضیلت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

[illegible]

[illegible] Izzat e Hasan [illegible]

[illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا رمضان کے علاوہ تمام مہینوں کے روزوں سے زیادہ افضلیت رکھتا ہے۔"[2]

احکام

1. محرم کی دسویں تاریخ کے روزے کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھنا چاہیے۔ صرف ایک روزہ مکروہ تنزیہی ہے۔[3]
2. دسویں تاریخ کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے میں فراخی کرنے والے کے لیے سال بھر اکثر اوقات میں فراخی فرماتے ہیں۔[4]
3. تعزیہ بنانا، ڈھول تاشا اور ماتم کرنا سب ناجائز ہے۔[5]
4. جو پیسے محرم میں یہود اور اس کو ٹھیک سمجھنا اسی طرح کسی بھی مہینے میں شادی کرنے اور دوسری بھی محرم یا صفر یا کسی بھی مہینے کو منحوس سمجھنا سخت گناہ ہے۔[6]

ماہِ رجب کا بیان

ماہِ رجب ایک حرمت والا مہینہ ہے، اس مہینے میں

"رجب" کا مہینہ اللہ کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے رجب، ذیقعدہ اور محرم کو حرمت والے مہینے بنایا ہے۔ رجب اور شعبان میں اور آپس میں رمضان تک

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی صوم المحرم، ۱/۱۵۷

[2] مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ۱/۳۶۸

[3] مجمع الزوائد للہیثمی، باب فضل صوم المحرم، ۳/۱۷۲، الرقم: ۳۱۲۰

[4] ایضاً، ۳/۱۷۲، الرقم: ۳۱۲۱، وقال: رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط، وفیہ من لم اعرفہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، وقال الحافظ ابن حجر: ہذا حدیث حسن، فتح الباری، کتاب الصوم، ۴/۲۵۱، خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصوم، ۱/۵۵۰، وفتاوی عالمگیری، الباب الثالث فی صوم التطوع، ۱/۲۰۱

besturdubooks.wordpress.com

پہنچا دیجیے۔"[1]

اس مبارک ماہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معراج کا عظیم الشان رتبہ عطا فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پیغمبر کو نہیں ملا۔

اس مہینے میں واقعہ معراج کی نسبت سے بہت سے جلسے منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان میں بہت سی فضول خرچی اور بے جا رسومات اور چراغاں کیا جاتا ہے، شریعت میں ان امور کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اسی طرح آتش بازی، رنگ برنگ کی مٹھائیاں تقسیم کرنا اور روزہ رکھنے کا ثواب ایک ہزار روزوں کے برابر لکھا ہے، یہ تمام چیزیں بھی قطعاً بے اصل ہیں۔

ماہِ شعبان کا بیان

فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مفہوم ہے

شعبان کی پندرہویں رات کو اس سال میں پیدا ہونے والے اور اس سال میں مرنے والے لوگ لکھ لیے جاتے ہیں[2] اسی رات میں لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور اس سال میں ملنے والا رزق لکھ دیا جاتا ہے۔[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مفہوم ہے: پندرہویں شعبان کے دن روزہ رکھو اور رات کو عبادت کرو، اللہ کی اس شب میں اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت سے آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: "کوئی ہے جو مجھ

---

[1] مسند احمد، ۱/۲۱۷، رقم: ۱۷۶۱

[2] صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۱۲، رقم: ۲۱۰۶

[3] مسند احمد، مسند عائشۃ، رقم: ۲۴۹۰۱

besturdubooks.wordpress.com

سے مغفرت مانگے تاکہ میں اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی روزی مانگنے والا جس میں اسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کو عافیت دوں، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نوازنے کے لیے طلوع فجر تک رہ یافت فرماتے رہتے ہیں۔[1]

اس رات کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمام چھوٹے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

احکام

اس ماہ سے متعلق شریعت مقدسہ کے چند احکام ثابت ہیں

1. ماہ شعبان کے چاند کو دیکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
2. پندرہویں شب کو عبادت کرنا اور پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔
3. پندرہویں تاریخ کے بعد روزہ رکھنا خلاف اولیٰ ہے۔
4. یوم شک یعنی ۲۹، ۳۰ شعبان کا روزہ رکھنا منع ہے۔
5. پندرہویں شب میں صرف دو باتیں ثابت ہیں:
   - (۱) عبادت کرنا۔
   - (۲) قبرستان میں جا کر دعائے مغفرت کرنا، اس کے علاوہ شریعت میں کچھ اور ثابت نہیں ہوا، لہٰذا جو کچھ ہے بعد کی ایجادات ہیں جس سے بہت سا کثیر پیدا ہو گئے ہیں حتیٰ کہ اس رات کو ایصال ثواب کی بھی کوئی اصل نہیں۔ (یعنی ایصال ثواب صرف اس رات کے ساتھ خاص نہیں)
6. اس رات میں لوگوں کو مل جل عبادت کے لیے جمع کرنے کا اہتمام کرنا خلاف شریعت ہے۔
7. خاص خاص راتوں میں ضرورت سے زائد روشنی کا اہتمام کرنا اور آتش بازی اسراف کی وجہ سے ناجائز ہے۔

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی لیلۃ النصف ۱/۱۷۹

besturdubooks.wordpress.com

ماہِ شوال کا بیان

فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسے ہے گویا کہ اس نے ہمیشہ (یعنی سال بھر کے) روزے رکھے۔''[1]

حکم

شوال کے چھ روزوں کا عید کے فوراً بعد رکھنا ضروری نہیں، بل کہ مہینہ بھر میں جب چاہے رکھ سکتے ہیں، خواہ مسلسل خواہ چھوڑ چھوڑ کر، بہر حال ثواب ملے گا۔[2]

ماہِ ذی الحجہ کا بیان

فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مفہوم ہے: ''کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ پسند ہو۔''[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے:

''کوئی دن ایسا نہیں جس میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں عبادت کرنے سے زیادہ پسند ہو کہ ان میں سے ایک دن کا روزہ

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی صیام ستۃ ایام من شوال، ۱/۱۵۸

[2] ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی صوم الست من شوال، ۳/۴۱۸

[3] جامع الترمذی، الصوم، باب ماجاء فی العمل ... الخ، ۱/۱۷۶

besturdubooks.wordpress.com

ایک سال روزہ رکھنے سے برابر ہے اور برات کا جاگنا شب قدر میں جاگنے کے برابر ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے

"ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کا روزہ ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اس دن کا روزہ ۶۰ روزوں کے برابر ہے۔"[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے "جو شخص عیدین کی دونوں راتوں میں ثواب کی نیت سے بیدار رہا اس کا دل اس دن زندہ رہے گا جس دن سب کے دل مردہ ہو جائیں گے۔"[3]

احکام

1. ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک روزہ رکھنا اور اسویں تاریخ تک شب بیداری کرنا مستحب ہے۔
2. قربانی کرنا۔
3. نماز عید ادا کرنا۔
4. قربانی کے جانور کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرنا مستحب ہے، لہٰذا چند روز پہلے ہی قربانی کا جانور لے آنا چاہیے۔
5. جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ پہلی ذی الحجہ سے قربانی کا جانور ذبح کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ بنوائے، یہ اس کے لئے مستحب ہے۔
6. مستحب ہے کہ ذی الحجہ کی چاند رات ہی سے شب بیداری اور پہلی تاریخ ہی سے روزہ رکھا جائے۔

---

[1] جامع الترمذی، الصوم، باب ما جاء فی فضل شہر رجب، رقم ۷۴۵

[2] جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفۃ، رقم ۷۵۲

[3] سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام عرفۃ، رقم ۱۷۸۲

besturdubooks.wordpress.com

یوں تو اس تمام لشکر سے میں گیارہ ہزار کی تعداد پسند ہے لیکن لوگوں کی کثرت سے تیرہ ہزار کی مسلح تک پہنچ کر نعرے کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر کہنا واجب ہے۔[1]

شادی کا بیان

نکاح کی اہمیت اور اس کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے "جب بندہ نکاح کرلیتا ہے تو آدھا دین مکمل کرلیتا ہے، اب اس کو چاہیے کہ وہ باقی آدھے دین میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے

"اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص خانہ داری (اخراجات) کا بوجھ اٹھانے کی قدرت رکھتا ہو اس کو نکاح کرلینا چاہیے، کیوں کہ نکاح نگاہ کو پست رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے میں حائل ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے، کیوں کہ روزہ اس کے لیے خصی ہے۔"[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے "تم میں سے جو شخص نکاح کرنے کی وسعت رکھتا ہو پھر نکاح نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے

"نکاح سے اچھا بن ہے وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو، لوگوں نے عرض کیا" اور بے

---

[1] بخاری، مسلم، کتاب الجہاد، باب وجوب النفیر، ص ۱۰۴۱

[2] مستدرک الحاکم، کتاب الدعوات، ۱۷۸

[3] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، ۱۱۲۷

[4] کنز العمال، کتاب النکاح، ۱۵۴۳

besturdubooks.wordpress.com

دو بہت مال والا ہو تب بھی رخصت ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں، اگرچہ بہت مال والا ہو" پھر فرمایا "محتاج ہے، محتاج ہے وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو" لوگوں نے عرض کیا "اگرچہ بہت مال دار ہو تب بھی محتاج ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں، اگرچہ مال دار ہو، یوں کہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت اور بے فکری، اس سے محروم ہوتی ہے جس کی بیوی نہ ہو اور اس عورت کو مصیبت ہوتی ہے جس کا شوہر نہ ہو۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے:

"عورتوں سے نکاح کرو وہ شوہر کے لیے مال لائیں گی۔"[2]

مال لانے کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں کھلے دل اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں، ایسے کہ مالی حالت میں مرد تو یہ سمجھ کر کہ میرے زمہ اہل و عیال کا خرچ بڑھ گیا ہے، کمانے میں زیادہ کوشش کرے اور عورت ایسا انتظام کرے کہ جو مرد نہیں کر سکتا، اس حالت میں راحت اور بے فکری ہوتی ہے مال کا فائدہ یہی ہے بے فکری اور راحت ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک عورت سے دریافت فرمایا جس کا شوہر مر چکا تھا:

"اے بی بی! کیا تیری بیوی ہے؟"

اس نے عرض کیا "جی نہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تو مال دار اور وسعت والی ہے؟"

عرض کیا "جی ہاں، میں مال دار اور وسعت والی ہوں۔"

---

[1] مجمع الزوائد: ۴/۲۵۴، الرقم: ۶۶۲۱

[2] المعجم الصغیر: ۲/۱۷۲، الرقم: ۹۱۲

besturdubooks.wordpress.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اس حالت میں تو شیطان کے جال میں سے ہے، اگر تو نصاریٰ میں سے ہوتا تو ان کا راہب ہوتا۔ بلاشبہ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے، تم میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بے نکاح ہیں اور مرنے والوں میں سب سے بدتر وہ ہیں جو بے نکاح ہیں، کیا تم شیطان سے فکاح رکھتے ہو؟ شیطان کے پاس عورتوں سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں، جو دین دار ہیں کے سینے فاجر و فاسق مال دار عورتوں کے ذریعے کھیتے ہیں وقاء کرتا ہے، اُمّ ہوائوف نکاح کیے رہتے ہیں، یہ اوف بالکل پاکیزہ اور فواحش سے بری ہیں اسے مکاف اخیار اور صالحین نکاح کرتے رہے اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگا۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے

"چار چیزیں انبیاء کرام (صلوات اللہ وسلامہ علیہم) کی سنتوں میں سے ہیں

(۱) نکاح کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) شرم و حیا کرنا۔"[2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مفہوم ہے: "نکاح کرنا میری سنت ہے۔"[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"اپنی خوبیوں کی طرف محبت سے دیکھنے والے اور اپنی شوہر کی طرف محبت سے دیکھنے والی بیوی کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے

"ایسی عورت سے نکاح کرو جو شوہر سے بہت محبت کرنے والی ہو اور جو بہت بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔"[5]

---

[1] شعب الایمان، باب فضائل النکاح، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲۰، ۴۱۲۱، ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۵، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، ۴۱۲۸، ۴۱۲۹، ۴۱۳۰، ۴۱۳۱، ۴۱۳۲، ۴۱۳۳، ۴۱۳۴، ۴۱۳۵، ۴۱۳۶، ۴۱۳۷، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰، ۴۱۴۱، ۴۱۴۲، ۴۱۴۳، ۴۱۴۴، ۴۱۴۵، ۴۱۴۶، ۴۱۴۷، ۴۱۴۸، ۴۱۴۹، ۴۱۵۰، ۴۱۵۱، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵، ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸، ۴۱۵۹، ۴۱۶۰، ۴۱۶۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵، ۴۱۶۶، ۴۱۶۷، ۴۱۶۸، ۴۱۶۹، ۴۱۷۰، ۴۱۷۱، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، ۴۱۷۴، ۴۱۷۵، ۴۱۷۶، ۴۱۷۷، ۴۱۷۸، ۴۱۷۹، ۴۱۸۰، ۴۱۸۱، ۴۱۸۲، ۴۱۸۳، ۴۱۸۴، ۴۱۸۵، ۴۱۸۶، ۴۱۸۷، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹، ۴۱۹۰، ۴۱۹۱، ۴۱۹۲، ۴۱۹۳، ۴۱۹۴، ۴۱۹۵، ۴۱۹۶، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۰۲، ۴۲۰۳، ۴۲۰۴، ۴۲۰۵، ۴۲۰۶، ۴۲۰۷، ۴۲۰۸، ۴۲۰۹، ۴۲۱۰، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۴۲۱۴، ۴۲۱۵، ۴۲۱۶، ۴۲۱۷، ۴۲۱۸، ۴۲۱۹، ۴۲۲۰، ۴۲۲۱، ۴۲۲۲، ۴۲۲۳، ۴۲۲۴، ۴۲۲۵، ۴۲۲۶، ۴۲۲۷، ۴۲۲۸، ۴۲۲۹، ۴۲۳۰، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، ۴۲۳۳، ۴۲۳۴، ۴۲۳۵، ۴۲۳۶، ۴۲۳۷، ۴۲۳۸، ۴۲۳۹، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۴۲۴۲، ۴۲۴۳، ۴۲۴۴، ۴۲۴۵، ۴۲۴۶، ۴۲۴۷، ۴۲۴۸، ۴۲۴۹، ۴۲۵۰، ۴۲۵۱، ۴۲۵۲، ۴۲۵۳، ۴۲۵۴، ۴۲۵۵، ۴۲۵۶، ۴۲۵۷، ۴۲۵۸، ۴۲۵۹، ۴۲۶۰، ۴۲۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۳، ۴۲۶۴، ۴۲۶۵، ۴۲۶۶، ۴۲۶۷، ۴۲۶۸، ۴۲۶۹، ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، ۴۲۷۲، ۴۲۷۳، ۴۲۷۴، ۴۲۷۵، ۴۲۷۶، ۴۲۷۷، ۴۲۷۸، ۴۲۷۹، ۴۲۸۰، ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۸۳، ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۴۲۸۶، ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، ۴۲۸۹، ۴۲۹۰، ۴۲۹۱، ۴۲۹۲، ۴۲۹۳، ۴۲۹۴، ۴۲۹۵، ۴۲۹۶، ۴۲۹۷، ۴۲۹۸، ۴۲۹۹، ۴۳۰۰، ۴۳۰۱، ۴۳۰۲، ۴۳۰۳، ۴۳۰۴، ۴۳۰۵، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷، ۴۳۰۸، ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲، ۴۳۱۳، ۴۳۱۴، ۴۳۱۵، ۴۳۱۶، ۴۳۱۷، ۴۳۱۸، ۴۳۱۹، ۴۳۲۰، ۴۳۲۱، ۴۳۲۲، ۴۳۲۳، ۴۳۲۴، ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۲۸، ۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۵، ۴۳۳۶، ۴۳۳۷، ۴۳۳۸، ۴۳۳۹، ۴۳۴۰، ۴۳۴۱، ۴۳۴۲، ۴۳۴۳، ۴۳۴۴، ۴۳۴۵، ۴۳۴۶، ۴۳۴۷، ۴۳۴۸، ۴۳۴۹، ۴۳۵۰، ۴۳۵۱، ۴۳۵۲، ۴۳۵۳، ۴۳۵۴، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۴۳۵۸، ۴۳۵۹، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۴۳۶۳، ۴۳۶۴، ۴۳۶۵، ۴۳۶۶، ۴۳۶۷، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۴۳۷۰، ۴۳۷۱، ۴۳۷۲، ۴۳۷۳، ۴۳۷۴، ۴۳۷۵، ۴۳۷۶، ۴۳۷۷، ۴۳۷۸، ۴۳۷۹، ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، ۴۳۸۲، ۴۳۸۳، ۴۳۸۴، ۴۳۸۵، ۴۳۸۶، ۴۳۸۷، ۴۳۸۸، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۱، ۴۳۹۲، ۴۳۹۳، ۴۳۹۴، ۴۳۹۵، ۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸، ۴۳۹۹، ۴۴۰۰، ۴۴۰۱، ۴۴۰۲، ۴۴۰۳، ۴۴۰۴، ۴۴۰۵، ۴۴۰۶، ۴۴۰۷، ۴۴۰۸، ۴۴۰۹، ۴۴۱۰، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، ۴۴۱۳، ۴۴۱۴، ۴۴۱۵، ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۲۰، ۴۴۲۱، ۴۴۲۲، ۴۴۲۳، ۴۴۲۴، ۴۴۲۵، ۴۴۲۶، ۴۴۲۷، ۴۴۲۸، ۴۴۲۹، ۴۴۳۰، ۴۴۳۱، ۴۴۳۲، ۴۴۳۳، ۴۴۳۴، ۴۴۳۵، ۴۴۳۶، ۴۴۳۷، ۴۴۳۸، ۴۴۳۹، ۴۴۴۰، ۴۴۴۱، ۴۴۴۲، ۴۴۴۳، ۴۴۴۴، ۴۴۴۵، ۴۴۴۶، ۴۴۴۷، ۴۴۴۸، ۴۴۴۹، ۴۴۵۰، ۴۴۵۱، ۴۴۵۲، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۵، ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، ۴۴۵۸، ۴۴۵۹، ۴۴۶۰، ۴۴۶۱، ۴۴۶۲، ۴۴۶۳، ۴۴۶۴، ۴۴۶۵، ۴۴۶۶، ۴۴۶۷، ۴۴۶۸، ۴۴۶۹، ۴۴۷۰، ۴۴۷۱، ۴۴۷۲، ۴۴۷۳، ۴۴۷۴، ۴۴۷۵، ۴۴۷۶، ۴۴۷۷، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، ۴۴۸۰، ۴۴۸۱، ۴۴۸۲، ۴۴۸۳، ۴۴۸۴، ۴۴۸۵، ۴۴۸۶، ۴۴۸۷، ۴۴۸۸، ۴۴۸۹، ۴۴۹۰، ۴۴۹۱، ۴۴۹۲، ۴۴۹۳، ۴۴۹۴، ۴۴۹۵، ۴۴۹۶، ۴۴۹۷، ۴۴۹۸، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱، ۴۵۰۲، ۴۵۰۳، ۴۵۰۴، ۴۵۰۵، ۴۵۰۶، ۴۵۰۷، ۴۵۰۸، ۴۵۰۹، ۴۵۱۰، ۴۵۱۱، ۴۵۱۲، ۴۵۱۳، ۴۵۱۴، ۴۵۱۵، ۴۵۱۶، ۴۵۱۷، ۴۵۱۸، ۴۵۱۹، ۴۵۲۰، ۴۵۲۱، ۴۵۲۲، ۴۵۲۳، ۴۵۲۴، ۴۵۲۵، ۴۵۲۶، ۴۵۲۷، ۴۵۲۸، ۴۵۲۹، ۴۵۳۰، ۴۵۳۱، ۴۵۳۲، ۴۵۳۳، ۴۵۳۴، ۴۵۳۵، ۴۵۳۶، ۴۵۳۷، ۴۵۳۸، ۴۵۳۹، ۴۵۴۰، ۴۵۴۱، ۴۵۴۲، ۴۵۴۳، ۴۵۴۴، ۴۵۴۵، ۴۵۴۶، ۴۵۴۷، ۴۵۴۸، ۴۵۴۹، ۴۵۵۰، ۴۵۵۱، ۴۵۵۲، ۴۵۵۳، ۴۵۵۴، ۴۵۵۵، ۴۵۵۶، ۴۵۵۷، ۴۵۵۸، ۴۵۵۹، ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳، ۴۵۶۴، ۴۵۶۵، ۴۵۶۶، ۴۵۶۷، ۴۵۶۸، ۴۵۶۹، ۴۵۷۰، ۴۵۷۱، ۴۵۷۲، ۴۵۷۳، ۴۵۷۴، ۴۵۷۵، ۴۵۷۶، ۴۵۷۷، ۴۵۷۸، ۴۵۷۹، ۴۵۸۰، ۴۵۸۱، ۴۵۸۲، ۴۵۸۳، ۴۵۸۴، ۴۵۸۵، ۴۵۸۶، ۴۵۸۷، ۴۵۸۸، ۴۵۸۹، ۴۵۹۰، ۴۵۹۱، ۴۵۹۲، ۴۵۹۳، ۴۵۹۴، ۴۵۹۵، ۴۵۹۶، ۴۵۹۷، ۴۵۹۸، ۴۵۹۹، ۴۶۰۰، ۴۶۰۱، ۴۶۰۲، ۴۶۰۳، ۴۶۰۴، ۴۶۰۵، ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۴۶۰۹، ۴۶۱۰، ۴۶۱۱، ۴۶۱۲، ۴۶۱۳، ۴۶۱۴، ۴۶۱۵، ۴۶۱۶، ۴۶۱۷، ۴۶۱۸، ۴۶۱۹، ۴۶۲۰، ۴۶۲۱، ۴۶۲۲، ۴۶۲۳، ۴۶۲۴، ۴۶۲۵، ۴۶۲۶، ۴۶۲۷، ۴۶۲۸، ۴۶۲۹، ۴۶۳۰، ۴۶۳۱، ۴۶۳۲، ۴۶۳۳، ۴۶۳۴، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۴۶۳۷، ۴۶۳۸، ۴۶۳۹، ۴۶۴۰، ۴۶۴۱، ۴۶۴۲، ۴۶۴۳، ۴۶۴۴، ۴۶۴۵، ۴۶۴۶، ۴۶۴۷، ۴۶۴۸، ۴۶۴۹، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱، ۴۶۵۲، ۴۶۵۳، ۴۶۵۴، ۴۶۵۵، ۴۶۵۶، ۴۶۵۷، ۴۶۵۸، ۴۶۵۹، ۴۶۶۰، ۴۶۶۱، ۴۶۶۲، ۴۶۶۳، ۴۶۶۴، ۴۶۶۵، ۴۶۶۶، ۴۶۶۷، ۴۶۶۸، ۴۶۶۹، ۴۶۷۰، ۴۶۷۱، ۴۶۷۲، ۴۶۷۳، ۴۶۷۴، ۴۶۷۵، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۴۶۷۹، ۴۶۸۰، ۴۶۸۱، ۴۶۸۲، ۴۶۸۳، ۴۶۸۴، ۴۶۸۵، ۴۶۸۶، ۴۶۸۷، ۴۶۸۸، ۴۶۸۹، ۴۶۹۰، ۴۶۹۱، ۴۶۹۲، ۴۶۹۳، ۴۶۹۴، ۴۶۹۵، ۴۶۹۶، ۴۶۹۷، ۴۶۹۸، ۴۶۹۹، ۴۷۰۰، ۴۷۰۱، ۴۷۰۲، ۴۷۰۳، ۴۷۰۴، ۴۷۰۵، ۴۷۰۶، ۴۷۰۷، ۴۷۰۸، ۴۷۰۹، ۴۷۱۰، ۴۷۱۱، ۴۷۱۲، ۴۷۱۳، ۴۷۱۴، ۴۷۱۵، ۴۷۱۶، ۴۷۱۷، ۴۷۱۸، ۴۷۱۹، ۴۷۲۰، ۴۷۲۱، ۴۷۲۲، ۴۷۲۳، ۴۷۲۴، ۴۷۲۵، ۴۷۲۶، ۴۷۲۷، ۴۷۲۸، ۴۷۲۹، ۴۷۳۰، ۴۷۳۱، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۴۷۳۶، ۴۷۳۷، ۴۷۳۸، ۴۷۳۹، ۴۷۴۰، ۴۷۴۱، ۴۷۴۲، ۴۷۴۳، ۴۷۴۴، ۴۷۴۵، ۴۷۴۶، ۴۷۴۷، ۴۷۴۸، ۴۷۴۹، ۴۷۵۰، ۴۷۵۱، ۴۷۵۲، ۴۷۵۳، ۴۷۵۴، ۴۷۵۵، ۴۷۵۶، ۴۷۵۷، ۴۷۵۸، ۴۷۵۹، ۴۷۶۰، ۴۷۶۱، ۴۷۶۲، ۴۷۶۳، ۴۷۶۴، ۴۷۶۵، ۴۷۶۶، ۴۷۶۷، ۴۷۶۸، ۴۷۶۹، ۴۷۷۰، ۴۷۷۱، ۴۷۷۲، ۴۷۷۳، ۴۷۷۴، ۴۷۷۵، ۴۷۷۶، ۴۷۷۷، ۴۷۷۸، ۴۷۷۹، ۴۷۸۰، ۴۷۸۱، ۴۷۸۲، ۴۷۸۳، ۴۷۸۴، ۴۷۸۵، ۴۷۸۶، ۴۷۸۷، ۴۷۸۸، ۴۷۸۹، ۴۷۹۰، ۴۷۹۱، ۴۷۹۲، ۴۷۹۳، ۴۷۹۴، ۴۷۹۵، ۴۷۹۶، ۴۷۹۷، ۴۷۹۸، ۴۷۹۹، ۴۸۰۰، ۴۸۰۱، ۴۸۰۲، ۴۸۰۳، ۴۸۰۴، ۴۸۰۵، ۴۸۰۶، ۴۸۰۷، ۴۸۰۸، ۴۸۰۹، ۴۸۱۰، ۴۸۱۱، ۴۸۱۲، ۴۸۱۳، ۴۸۱۴، ۴۸۱۵، ۴۸۱۶، ۴۸۱۷، ۴۸۱۸، ۴۸۱۹، ۴۸۲۰، ۴۸۲۱، ۴۸۲۲، ۴۸۲۳، ۴۸۲۴، ۴۸۲۵، ۴۸۲۶، ۴۸۲۷، ۴۸۲۸، ۴۸۲۹، ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، ۴۸۳۲، ۴۸۳۳، ۴۸۳۴، ۴۸۳۵، ۴۸۳۶، ۴۸۳۷، ۴۸۳۸، ۴۸۳۹، ۴۸۴۰، ۴۸۴۱، ۴۸۴۲، ۴۸۴۳، ۴۸۴۴، ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۷، ۴۸۴۸، ۴۸۴۹، ۴۸۵۰، ۴۸۵۱، ۴۸۵۲، ۴۸۵۳، ۴۸۵۴، ۴۸۵۵، ۴۸۵۶، ۴۸۵۷، ۴۸۵۸، ۴۸۵۹، ۴۸۶۰، ۴۸۶۱، ۴۸۶۲، ۴۸۶۳، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵، ۴۸۶۶، ۴۸۶۷، ۴۸۶۸، ۴۸۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴، ۴۸۷۵، ۴۸۷۶، ۴۸۷۷، ۴۸۷۸، ۴۸۷۹، ۴۸۸۰، ۴۸۸۱، ۴۸۸۲، ۴۸۸۳، ۴۸۸۴، ۴۸۸۵، ۴۸۸۶، ۴۸۸۷، ۴۸۸۸، ۴۸۸۹، ۴۸۹۰، ۴۸۹۱، ۴۸۹۲، ۴۸۹۳، ۴۸۹۴، ۴۸۹۵، ۴۸۹۶، ۴۸۹۷، ۴۸۹۸، ۴۸۹۹، ۴۹۰۰، ۴۹۰۱، ۴۹۰۲، ۴۹۰۳، ۴۹۰۴، ۴۹۰۵، ۴۹۰۶، ۴۹۰۷، ۴۹۰۸، ۴۹۰۹، ۴۹۱۰، ۴۹۱۱، ۴۹۱۲، ۴۹۱۳، ۴۹۱۴، ۴۹۱۵، ۴۹۱۶، ۴۹۱۷، ۴۹۱۸، ۴۹۱۹، ۴۹۲۰، ۴۹۲۱، ۴۹۲۲، ۴۹۲۳، ۴۹۲۴، ۴۹۲۵، ۴۹۲۶، ۴۹۲۷، ۴۹۲۸، ۴۹۲۹، ۴۹۳۰، ۴۹۳۱، ۴۹۳۲، ۴۹۳۳، ۴۹۳۴، ۴۹۳۵، ۴۹۳۶، ۴۹۳۷، ۴۹۳۸، ۴۹۳۹، ۴۹۴۰، ۴۹۴۱، ۴۹۴۲، ۴۹۴۳، ۴۹۴۴، ۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۷، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹، ۴۹۵۰، ۴۹۵۱، ۴۹۵۲، ۴۹۵۳، ۴۹۵۴، ۴۹۵۵، ۴۹۵۶، ۴۹۵۷، ۴۹۵۸، ۴۹۵۹، ۴۹۶۰، ۴۹۶۱، ۴۹۶۲، ۴۹۶۳، ۴۹۶۴، ۴۹۶۵، ۴۹۶۶، ۴۹۶۷، ۴۹۶۸، ۴۹۶۹، ۴۹۷۰، ۴۹۷۱، ۴۹۷۲، ۴۹۷۳، ۴۹۷۴، ۴۹۷۵، ۴۹۷۶، ۴۹۷۷، ۴۹۷۸، ۴۹۷۹، ۴۹۸۰، ۴۹۸۱، ۴۹۸۲، ۴۹۸۳، ۴۹۸۴، ۴۹۸۵، ۴۹۸۶، ۴۹۸۷، ۴۹۸۸، ۴۹۸۹، ۴۹۹۰، ۴۹۹۱، ۴۹۹۲، ۴۹۹۳، ۴۹۹۴، ۴۹۹۵، ۴۹۹۶، ۴۹۹۷، ۴۹۹۸، ۴۹۹۹، ۵۰۰۰، ۵۰۰۱، ۵۰۰۲، ۵۰۰۳، ۵۰۰۴، ۵۰۰۵، ۵۰۰۶، ۵۰۰۷، ۵۰۰۸، ۵۰۰۹، ۵۰۱۰، ۵۰۱۱، ۵۰۱۲، ۵۰۱۳، ۵۰۱۴، ۵۰۱۵، ۵۰۱۶، ۵۰۱۷، ۵۰۱۸، ۵۰۱۹، ۵۰۲۰، ۵۰۲۱، ۵۰۲۲، ۵۰۲۳، ۵۰۲۴، ۵۰۲۵، ۵۰۲۶، ۵۰۲۷، ۵۰۲۸، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۳۱، ۵۰۳۲، ۵۰۳۳، ۵۰۳۴، ۵۰۳۵، ۵۰۳۶، ۵۰۳۷، ۵۰۳۸، ۵۰۳۹، ۵۰۴۰، ۵۰۴۱، ۵۰۴۲، ۵۰۴۳، ۵۰۴۴، ۵۰۴۵، ۵۰۴۶، ۵۰۴۷، ۵۰۴۸، ۵۰۴۹، ۵۰۵۰، ۵۰۵۱، ۵۰۵۲، ۵۰۵۳، ۵۰۵۴، ۵۰۵۵، ۵۰۵۶، ۵۰۵۷، ۵۰۵۸، ۵۰۵۹، ۵۰۶۰، ۵۰۶۱، ۵۰۶۲، ۵۰۶۳، ۵۰۶۴، ۵۰۶۵، ۵۰۶۶، ۵۰۶۷، ۵۰۶۸، ۵۰۶۹، ۵۰۷۰، ۵۰۷۱، ۵۰۷۲، ۵۰۷۳، ۵۰۷۴، ۵۰۷۵، ۵۰۷۶، ۵۰۷۷، ۵۰۷۸، ۵۰۷۹، ۵۰۸۰، ۵۰۸۱، ۵۰۸۲، ۵۰۸۳، ۵۰۸۴، ۵۰۸۵، ۵۰۸۶، ۵۰۸۷، ۵۰۸۸، ۵۰۸۹، ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، ۵۰۹۲، ۵۰۹۳، ۵۰۹۴، ۵۰۹۵، ۵۰۹۶، ۵۰۹۷، ۵۰۹۸، ۵۰۹۹، ۵۱۰۰، ۵۱۰۱، ۵۱۰۲، ۵۱۰۳، ۵۱۰۴، ۵۱۰۵، ۵۱۰۶، ۵۱۰۷، ۵۱۰۸، ۵۱۰۹، ۵۱۱۰، ۵۱۱۱، ۵۱۱۲، ۵۱۱۳، ۵۱۱۴، ۵۱۱۵، ۵۱۱۶، ۵۱۱۷، ۵۱۱۸، ۵۱۱۹، ۵۱۲۰، ۵۱۲۱، ۵۱۲۲، ۵۱۲۳، ۵۱۲۴، ۵۱۲۵، ۵۱۲۶، ۵۱۲۷، ۵۱۲۸، ۵۱۲۹، ۵۱۳۰، ۵۱۳۱، ۵۱۳۲، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴، ۵۱۳۵، ۵۱۳۶، ۵۱۳۷، ۵۱۳۸، ۵۱۳۹، ۵۱۴۰، ۵۱۴۱، ۵۱۴۲، ۵۱۴۳، ۵۱۴۴، ۵۱۴۵، ۵۱۴۶، ۵۱۴۷، ۵۱۴۸، ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ۵۱۵۴، ۵۱۵۵، ۵۱۵۶، ۵۱۵۷، ۵۱۵۸، ۵۱۵۹، ۵۱۶۰، ۵۱۶۱، ۵۱۶۲، ۵۱۶۳، ۵۱۶۴، ۵۱۶۵، ۵۱۶۶، ۵۱۶۷، ۵۱۶۸، ۵۱۶۹، ۵۱۷۰، ۵۱۷۱، ۵۱۷۲، ۵۱۷۳، ۵۱۷۴، ۵۱۷۵، ۵۱۷۶، ۵۱۷۷، ۵۱۷۸، ۵۱۷۹، ۵۱۸۰، ۵۱۸۱، ۵۱۸۲، ۵۱۸۳، ۵۱۸۴، ۵۱۸۵، ۵۱۸۶، ۵۱۸۷، ۵۱۸۸، ۵۱۸۹، ۵۱۹۰، ۵۱۹۱، ۵۱۹۲، ۵۱۹۳، ۵۱۹۴، ۵۱۹۵، ۵۱۹۶، ۵۱۹۷، ۵۱۹۸، ۵۱۹۹، ۵۲۰۰، ۵۲۰۱، ۵۲۰۲، ۵۲۰۳، ۵۲۰۴، ۵۲۰۵، ۵۲۰۶، ۵۲۰۷، ۵۲۰۸، ۵۲۰۹، ۵۲۱۰، ۵۲۱۱، ۵۲۱۲، ۵۲۱۳، ۵۲۱۴، ۵۲۱۵، ۵۲۱۶، ۵۲۱۷، ۵۲۱۸، ۵۲۱۹، ۵۲۲۰، ۵۲۲۱، ۵۲۲۲، ۵۲۲۳، ۵۲۲۴، ۵۲۲۵، ۵۲۲۶، ۵۲۲۷، ۵۲۲۸، ۵۲۲۹، ۵۲۳۰، ۵۲۳۱، ۵۲۳۲، ۵۲۳۳، ۵۲۳۴، ۵۲۳۵، ۵۲۳۶، ۵۲۳۷، ۵۲۳۸، ۵۲۳۹، ۵۲۴۰، ۵۲۴۱، ۵۲۴۲، ۵۲۴۳، ۵۲۴۴، ۵۲۴۵، ۵۲۴۶، ۵۲۴۷، ۵۲۴۸، ۵۲۴۹، ۵۲۵۰، ۵۲۵۱، ۵۲۵۲، ۵۲۵۳، ۵۲۵۴، ۵۲۵۵، ۵۲۵۶، ۵۲۵۷، ۵۲۵۸، ۵۲۵۹، ۵۲۶۰، ۵۲۶۱، ۵۲۶۲، ۵۲۶۳، ۵۲۶۴، ۵۲۶۵، ۵۲۶۶، ۵۲۶۷، ۵۲۶۸، ۵۲۶۹، ۵۲۷۰، ۵۲۷۱، ۵۲۷۲، ۵۲۷۳، ۵۲۷۴، ۵۲۷۵، ۵۲۷۶، ۵۲۷۷، ۵۲۷۸، ۵۲۷۹، ۵۲۸۰، ۵۲۸۱، ۵۲۸۲، ۵۲۸۳، ۵۲۸۴، ۵۲۸۵، ۵۲۸۶، ۵۲۸۷، ۵۲۸۸، ۵۲۸۹، ۵۲۹۰، ۵۲۹۱، ۵۲۹۲، ۵۲۹۳، ۵۲۹۴، ۵۲۹۵، ۵۲۹۶، ۵۲۹۷، ۵۲۹۸، ۵۲۹۹، ۵۳۰۰، ۵۳۰۱، ۵۳۰۲، ۵۳۰۳، ۵۳۰۴، ۵۳۰۵، ۵۳۰۶، ۵۳۰۷، ۵۳۰۸، ۵۳۰۹، ۵۳۱۰، ۵۳۱۱، ۵۳۱۲، ۵۳۱۳، ۵۳۱۴، ۵۳۱۵، ۵۳۱۶، ۵۳۱۷، ۵۳۱۸، ۵۳۱۹، ۵۳۲۰، ۵۳۲۱، ۵۳۲۲، ۵۳۲۳، ۵۳۲۴، ۵۳۲۵، ۵۳۲۶، ۵۳۲۷، ۵۳۲۸، ۵۳۲۹، ۵۳۳۰، ۵۳۳۱، ۵۳۳۲، ۵۳۳۳، ۵۳۳۴، ۵۳۳۵، ۵۳۳۶، ۵۳۳۷، ۵۳۳۸، ۵۳۳۹، ۵۳۴۰، ۵۳۴۱، ۵۳۴۲، ۵۳۴۳، ۵۳۴۴، ۵۳۴۵، ۵۳۴۶، ۵۳۴۷، ۵۳۴۸، ۵۳۴۹، ۵۳۵۰، ۵۳۵۱، ۵۳۵۲، ۵۳۵۳، ۵۳۵۴، ۵۳۵۵، ۵۳۵۶، ۵۳۵۷، ۵۳۵۸، ۵۳۵۹، ۵۳۶۰، ۵۳۶۱، ۵۳۶۲، ۵۳۶۳، ۵۳۶۴، ۵۳۶۵، ۵۳۶۶، ۵۳۶۷، ۵۳۶۸، ۵۳۶۹، ۵۳۷۰، ۵۳۷۱، ۵۳۷۲، ۵۳۷۳، ۵۳۷۴، ۵۳۷۵، ۵۳۷۶، ۵۳۷۷، ۵۳۷۸، ۵۳۷۹، ۵۳۸۰، ۵۳۸۱، ۵۳۸۲، ۵۳۸۳، ۵۳۸۴، ۵۳۸۵، ۵۳۸۶، ۵۳۸۷، ۵۳۸۸، ۵۳۸۹، ۵۳۹۰، ۵۳۹۱، ۵۳۹۲، ۵۳۹۳، ۵۳۹۴، ۵۳۹۵، ۵۳۹۶، ۵۳۹۷، ۵۳۹۸، ۵۳۹۹، ۵۴۰۰، ۵۴۰۱، ۵۴۰۲، ۵۴۰۳، ۵۴۰۴، ۵۴۰۵، ۵۴۰۶، ۵۴۰۷، ۵۴۰۸، ۵۴۰۹، ۵۴۱۰، ۵۴۱۱، ۵۴۱۲، ۵۴۱۳، ۵۴۱۴، ۵۴۱۵، ۵۴۱۶، ۵۴۱۷، ۵۴۱۸، ۵۴۱۹، ۵۴۲۰، ۵۴۲۱، ۵۴۲۲، ۵۴۲۳، ۵۴۲۴، ۵۴۲۵، ۵۴۲۶، ۵۴۲۷، ۵۴۲۸، ۵۴۲۹، ۵۴۳۰، ۵۴۳۱، ۵۴۳۲، ۵۴۳۳، ۵۴۳۴، ۵۴۳۵، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۸، ۵۴۳۹، ۵۴۴۰، ۵۴۴۱، ۵۴۴۲، ۵۴۴۳، ۵۴۴۴، ۵۴۴۵، ۵۴۴۶، ۵۴۴۷، ۵۴۴۸، ۵۴۴۹، ۵۴۵۰، ۵۴۵۱، ۵۴۵۲، ۵۴۵۳، ۵۴۵۴، ۵۴۵۵، ۵۴۵۶، ۵۴۵۷، ۵۴۵۸، ۵۴۵۹، ۵۴۶۰، ۵۴۶۱، ۵۴۶۲، ۵۴۶۳، ۵۴۶۴، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶، ۵۴۶۷، ۵۴۶۸، ۵۴۶۹، ۵۴۷۰، ۵۴۷۱، ۵۴۷۲، ۵۴۷۳، ۵۴۷۴، ۵۴۷۵، ۵۴۷۶، ۵۴۷۷، ۵۴۷۸، ۵۴۷۹، ۵۴۸۰، ۵۴۸۱، ۵۴۸۲، ۵۴۸۳، ۵۴۸۴، ۵۴۸۵، ۵۴۸۶، ۵۴۸۷، ۵۴۸۸، ۵۴۸۹، ۵۴۹۰، ۵۴۹۱، ۵۴۹۲، ۵۴۹۳، ۵۴۹۴

besturdubooks.wordpress.com

فکر کریں گی۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے:

"ایک شخص آخرت میں پہنچے گا تو اپنے لیے غیر معمولی اجر وثواب اور درجات دیکھے گا، وہ حیران ہوگا کہ میں نے تو اتنے نیک کام نہیں کیے تھے، میرے لیے یہ کہاں سے اتنے درجات اور اتنی نیکیاں آگئیں اور خالق توقع اتنے انعامات کہاں سے آئے! اس کو بتایا جائے گا کہ تمہارے انتقال کے بعد تمہاری اولاد تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی تھی۔ اس کی برکت یہ سب کچھ تمہیں ملا ہے۔"[2]

نکاح کا مسنون طریقہ

جس طرح نماز ایک عبادت ہے، روزہ ایک عبادت ہے، حج اور زکاۃ ایک عبادت ہے، ایسے ہی مسلمان مرد اور عورت کو نکاح کرنا ایک عبادت ہے۔ جس طرح نماز، روزہ، حج زکاۃ کا ایک طریقہ ہے جو شریعت سے ثابت ہے، اسی طرح سے نکاح کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے جو شریعت سے ثابت ہے۔

جو نکاح شریعت کے مطابق ہوگا، سنت کے موافق ہوگا وہ نکاح عبادت ہوگا اور باعث اجر وثواب ہوگا اور جو نکاح سنت سے کچھ پہلو، زکاۃ اور جو نکاح اور جو شادی یہ شریعت سے ہٹ کر ہوگا، سنت کے خلاف ہوگا تو چاہے نکاح منعقد ہو جائے، لیکن نکاح کی جو برکتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس میں دنیا و آخرت کے جو فائدے رکھے ہیں، وہ نکاح ان سے خالی رہ جائے گا، جیسے خلاف سنت نماز پڑھنے سے چاہے نماز کا فرض اتر جائے اور خلاف سنت حج و عمرہ کرنے سے چاہے حج و عمرہ کا ثواب نہ ہو جائے، لیکن سنت سے ہٹ کر ادا کرنے کی وجہ سے اور سنت کے خلاف عمل کرنے کی

---

[1] ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب فضل النکاح، حدیث ۱۸۴۷

[2] کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الاول، حدیث ۴۴۴۵۱

besturdubooks.wordpress.com

جب سے نکاح کی ولایت اور منصب ختم ہو جاتی ہے، نکاح صحیح اور مقبول نہیں ہوتا، اور نہ ہی نکاح کی اجازت دینے سے عورت مطلقہ ہو جاتی ہے۔

اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ جب ان سے ہاں نکاح کی ترتیب ہو تو اپنے ان نکاح کرانے والوں کو شریعت و سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کریں، جیسا کہ قرآن اس سنت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، نکاح، عمرہ اور حج وغیرہ جو بھی سنت کے مطابق ہوئی چاہیں اسی طرح نکاح بھی سنت کے مطابق ہونا چاہیے، جیسے نماز کا طریقہ، حج و عمرے کا طریقہ اور دیگر عبادات کے طریقے ہیں اسی اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئے ہیں، اسی طرح نکاح کرنے کا طریقہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور ثابت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سب سے بڑی تھیں تمام صاحبزادیوں کی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرایا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا واقعہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب سات سال چند ماہ کی ہوئیں تو سب سے پہلے حضرت اسید بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح کا پیغام دیا، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خواہش کو اس لیے رد کر دیا کہ ابھی وہ بہت کم سن ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ان سے زیادہ تھی۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ان کی چچا زاد بہن تھیں، انہوں نے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نعمت عظمیٰ کے حصول کی درخواست کی، ان کی درخواست کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پسند آیا کہ یہ

besturdubooks.wordpress.com

راستے سے گزرا جاتا ہے، وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعا سنی اور قبول فرمائی اور مقصد پورا ہوگیا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "اے انس! عباد اور بکر، عثمان، علی، زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور انصار میں ایک جماعت کو بلا کر لاؤ، جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو نبی آخر صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آئیں، یہ چار رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اور آپ عبادت میں مشغول ہو گئے۔ جبرائیل نے آکر عرض کیا، اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کر دیں، اس لئے کہ یہ بھی آپ کی اولاد ہیں۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، اے جبرائیل! میرے والد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میری شادی کسی اور سے کر دی ہے، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خود یہ بات نبی آخر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی تھی، جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ کی شادی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیں۔

اس کے بعد نبی آخر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مشورہ کرنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا

پانی لاؤ، وہ ایک پیالہ میں پانی لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تھوڑا سا پانی نوش فرمایا اور فرمایا "اپنے والد کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنے بھائی کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنے چچا کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنے ماموں کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنی والدہ کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنی خالہ کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنی بہن کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنی بیوی کو پلاؤ" انہوں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اپنی بیٹ

besturdubooks.wordpress.com

سلم نے پانی کا کٹورا لے کر اس میں لعاب مبارک ڈالا اور ان کے سر اور چہرہ پر پانی چھڑکا، لیکن پشت کی طرف دونوں شانوں کے درمیان نہیں چھڑکا، ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے کے لیے عطا فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر تشریف لے جانے کے بعد ایک پیالہ میں پانی لیا، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پانی پر دم کیا اور دونوں کے آگے پیچھے چھڑکا اور پینے کے لیے بھی فرمایا اور پھر فرمایا: تم اس سے وضو کرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک اور نصیب دار اور ہونے کی دعا دی اور اچھی اچھی پاکیزہ دعائیں عطا فرمائیں اور فرمایا: کہ خیر برکت کے ساتھ اور طہارت کے ساتھ رہے۔[1]

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند چیزیں عطا فرمائیں جن میں چار گدے، دو رضائی، ۱۰۰ چاندی کے بازو بند، ایک چادر، ایک قمیص، ایک پیالہ، ایک مشکیزہ اور ایک چکی آٹا پیسنے کے لیے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک چمڑا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا۔ یہ چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے جہیز میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر تشریف لے جانے کے بعد گھر کے اندر کے کاموں کے انجام دینے کی ذمہ داری حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کی صفائی، ستھرائی، کھانا پکانا، آٹا پیسنا، پانی بھرنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد فرمائی اور گھر سے باہر کے کاموں کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر ڈالی کہ گھر

---

[1] صحیح البخاری، کتاب المناقب، ۱/۵۲۷، الطبقات الکبری، ذکر بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۸/۱۷

besturdubooks.wordpress.com

سے باہر نکلنے کا عزم لیکر اٹھ جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری ہے۔[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

نکاح کے بعد دوسرے ان حضرات علی رضی اللہ عنہ قولی اللہ عنہ نے دو ارشاد فرمائے ہیں یہ چیزیں تین چار صفحات کی دو تین روایتوں میں ہیں ان سب کو جمع کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دو ارشاد فرمائے ہیں[2]

یہ مختصر سا طریقہ ہے اس نکاح کا جس کے کرنے والے دلوں جہاں کے سردار ہیں اور جس کا نکاح کیا ہوا ہے وہ جنت کی جو قوں کی سردار ہیں اور جس نے ساتھ ہو رہا ہے وہ چار سچے خلیفہ راشد ہیں وہ تمام نبیوں کے سردار اپنی بیٹی کا جس سادگی کے ساتھ اور جس انتظام کے ساتھ اور جس ہیبت اور آسانی کے ساتھ اور جتنے معمولی مہر پر اپنی بیٹی کا نکاح فرمایا ہے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سادگی کے ساتھ بکا پھکا ایجاب کرتے ہیں وہ بھی طریقہ ہے اور آل علی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

مذکورہ واقعے میں ہمارے لیے چند ہدایات

❶ جب لڑکیاں بالغ ہو جائیں نکاح کے قابل ہو جائیں اور مناسب رشتہ مل جائے تو پھر بغیر کسی معقول عذر کے ان کے نکاح میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ ہی نکاح کر دینا چاہیے، بالغ ہونے یا عذر کے یا لڑکی کو غیر نکاح کے رکھنا حلال نہیں رہتا گناہ کی مستقل بات ہے۔

دوسری حدیث میں بھی ہے کہ تین چیزیں ہیں جن کی تاخیر نہیں کرنی چاہیے جب ان کا وقت آجائے تو ان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے ان میں سے ایک نکاح

---

[1] مختصر الفقہ الاسلامی (۱۳۰۰)

[2] مسند احمد (۱۳۰۰) ابن ماجہ (۱۳۰۰)

besturdubooks.wordpress.com

بھی ہے، پھر جب مناسب رشتہ مل جائے تو تاخیر نہ کرو، اگر تم تاخیر کرو گے تو فساد و بگاڑ جائے گا، معاشرے میں تباہی اور بربادی رونما ہوگی اور اس کے اندر جو دینی اور دنیوی نقصانات ہیں۔ وہ ہر عاقل و بالغ کے اوپر واضح اور روشن ہیں۔

❶ نکاح کے اندر لڑکے اور لڑکی کی عمر میں کے درمیان تناسب ملحوظ رکھنا چاہیے، لڑکے کی عمر لڑکی سے کچھ زیادہ ہونی چاہیے، جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اکیس سال اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس وقت ساڑھے پندرہ سال تھی، تقریباً چھ یا پانچ سال کا فرق ہے تو معمولی سا فرق ہو، اس کے برعکس نہیں ہونا چاہیے کہ لڑکی بڑی عمر کی ہو اور لڑکا چھوٹی عمر کا ہو یا بہت زیادہ فرق ہو، یہ مناسب نہیں، اگر چہ تم زیادہ عمر کے ساتھ بھی نکاح جائز ہے۔

❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی کے نکاح کرنے کا وعدہ اور ان کی درخواست کس سادگی کے ساتھ قبول فرمائی۔ نہ خاندان تبع جوانہ برادری آئی، نہ تو مہ آئی اور نہ کوئی لینا دینا اور گنتا دھرنا ہوا، کس سادگی اور کس اختصار کے ساتھ ازدواجی زندگی میں یہ منسلک ہو گئے۔

❸ منگنی کی حقیقت اصل میں اتنی ہی ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں سے درخواست کرتے ہیں اور لڑکی والے اپنے اطمینان کے بعد درخواست قبول کر لیتے ہیں، منگنی اسی کا نام ہے۔ اس حد تک اگر کوئی منگنی کرے تو اس کے اندر نوائی خرچی نہیں، یہ بات لین دین اور خط و کتابت سے بھی طے ہو سکتی ہے، اگر دونوں گھرانے قریب ہیں تو آ کر اور بیٹھ کر بھی طے کر سکتے ہیں۔ اس کے سوا دوسرے لوازمات کچھ بھی نہیں۔

❹ نکاح کا پیغام لڑکے والوں کو دینا مناسب ہے کہ لڑکے والے لڑکی والوں کو پیغام دیں اور لڑکی والے ان کو قبول کریں، اگر پیغام کے برعکس بھی جائز ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں کو پیغام دیں۔

besturdubooks.wordpress.com

❼ نکاح کے موقعے پر اپنے بہت ہی قریبی اور خاص خاص احباب کو بلا لینا چاہیے اور ان کے بلانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اب وہ خاص چاہے رشتے کے اعتبار سے ہوں یا ان کی بیوی سے ہوں یا محبت اور تعلق کی بنا پر ہوں یا دوست احباب ہوں۔ اس میں بظاہر یہ مقصد ہوتا ہے کہ اس نکاح کا اعلان ہو جائے اور سب کے علم میں آ جائے۔ فلاں کا نکاح فلاں کے ساتھ ہو گیا ہے۔ یہ اس کا مقصود اصلی ہے۔ یہ نہیں کہ یہ دکھاوا ہو اور ہو بھی خوشی کا موقع ہے کہ اگر تم اس میں دس روپے کی تھیلی ڈالو گے تو اکیس کھجور کھاؤ گے اور وہ بھی نہ ہو۔ ان کو بتانا پڑے گا، لہٰذا اس موقعے پر ان کو بلانا ضروری ہے۔ ان کے بغیر تو نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ کوئی تصور نہیں، بلکہ صحیح تصور یہ ہے کہ یہ موقع تو نکاح کے اعلان کا ہے اور اس اعلان کی زیادہ مناسب صورت یہ ہے کہ خاص خاص لوگوں کو بلایا جائے جو ہم کے حاضر ہو سکتے اور وقت پر ان کو اطلاع بھی ہے اور ملتے جلتے رہتے ہیں تاکہ ان کے ذہن میں آ جائے کہ کس دن کا یہ پروگرام ہے اور ملتے جلتے رہنے سے ان کے علم میں آ جائے گا کہ کس دن کا یہ پروگرام ہے۔ اس لیے مسجد کے اعلان کرنا مناسب ہے کہ مسجد کے اندر اعلان زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا اپنے اپنے خاص خاص احباب کو بلانے میں ذہن کے سامنے رکھیں۔ یہ کوئی تکلیف دہ بوجھ شاق نہیں ہونا چاہیے۔

❽ ایجاب و قبول سے پہلے خطبہ پڑھا جائے۔ اس کے بعد نکاح کی تہنیت و مبارکباد دی جائے اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہم پر واجب ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینا سنت ہے۔

❾ اگر حاضرین میں کوئی چھوہارے تقسیم کر دے یا چاہیں تو اپنا چھابا ان سے خوشی کا اظہار ہونے پر نکاح کے وقت چھوہارے لانا جائز ہے۔

❿ بیٹی کی شادی کی دعوت، دعوت ولیمہ کی طرح سنت سمجھ کر نہ کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ فریضہ ہی ہے اور اس نے اپنی بیٹی کو رخصت کر کے کوئی بڑا کام کیا ہے، غلط ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے

besturdubooks.wordpress.com

دعوت حق سے دعوت کرنے کی حیثیت ہو یا یہ دعوت میں خلط ہے۔

❹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سورۃ الفلق" اور "سورۃ الناس" پڑھنے کا حکم فرمایا، ابتدا کی یہ تین کی تلاوت ہوئی ہو اور اس سے پہلے رکاوٹ ہے تلفظ میں جیسے ہوئی ہو یا نہ ہو ہوتے ہیں ہو یا نہ ہو ہوتے ہیں اور ہے تکاسل بھی ہوتی ہے تو اس موقع پر یہ سنت بھی ادا کرنی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا، یہ وقت کا عمل ہے اور ہر مسلمان کو مندرجہ ذیل ہونا ہے، اگر کسی نے دل و جان سے نہ کرنا ہو تو ہمیں بھی یہ عمل نہ کرنا چاہیے ہیں، "سورۃ الفلق" اور "سورۃ الناس" پانی پر پڑھ کر کے دونوں پی لیں اور جس قدر حصہ بھی اللہ علیہ وسلم نے پانی چھڑکا، اسی طرح چھڑکے اور بھی چھڑک دیں۔

مہر سے متعلق چند مسائل

مہر کی دو قسمیں مشہور ہیں "مہر معجل" اور "مہر مؤجل"۔

مہر معجل اس مہر کو کہتے ہیں جو نکاح ہوتے ہی فوراً دینے کا ہے لازم ہو جاتا ہے اور بیوی کا حق ہوتا ہے کہ یا تو نکاح کے وقت ہی وہ مہر دے دیا جائے یا اس کے بعد جتنی جلد ممکن ہو عورت کو جس وقت چاہے حاصل ہے کہ وہ جب چاہے اس کا مطالبہ کر سکے۔

مہر مؤجل اس مہر کو کہا جاتا ہے جس کی ادائیگی کے لیے فریقین نے کوئی مدت یا تاریخ متعین کر لی ہو، جو عرفاً اس طرح متعین کر لی جاتی ہے کہ اس سے پہلے ان کا ادا کیا جانا عورت کے لیے لازم نہیں ہوتا، اور جس کی ادائیگی سے پہلے طلاق ہو جائے تو اس سے پہلے مطالبہ کر سکتی ہے۔[1]

شوہر نے مہر کی جو رقم متعین کی ہو اس کی ادائیگی سے پہلے یا بعد میں شوہر کی موت واقع ہو جائے تو بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر کے ترکہ میں سے اپنا مہر وصول کر لے، یہ مشہور مسئلہ ہے اور اس پر اجماع ہے۔[2]

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۳، ص ۲۱۱

[2] عالمگیری، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۰۳

besturdubooks.wordpress.com

شریعت نے جو مہر کی کم سے کم مقدار پونے تین تولہ چاندی مقرر کی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اتنا مہر رکھنا شرعاً پسندیدہ ہے، بل کہ مطلب یہ ہے کہ اس سے کم مہر پر اگر خود عورت بھی راضی ہو جائے تو شریعت راضی نہیں ہے، کیوں کہ اس سے مہر کا مقصد، یعنی عورت کا اعزاز و اکرام پورا نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں اور صاحب زادیوں کا مہر بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ ایک روایت میں ساڑھے بارہ اوقیہ بھی ہیں، ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کے پانچ سو درہم بنتے ہیں، درہم چاندی کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ساڑھے تین ماشہ کے برابر ہوتا ہے، اس طرح پانچ سو درہم کا حساب تولہ ماشہ کے اعتبار سے ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ چاندی بنتی ہے۔ یہ وزن مہر مسنون ہے اور اسے مہر فاطمی بھی کہتے ہیں[1] بعض حضرات مہر فاطمی کی کو مہر شرعی کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں اور غالباً ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ شرعی اعتبار سے اس سے کم یا زیادہ مہر مقرر کرنا پسندیدہ نہیں، یہ تصور بھی صحیح نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر فریقین مہر فاطمی کے برابر مہر مقرر کریں اور نیت یہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کی ہوئی مقدار بابرکت اور معتدل ہوگی، نیز یہ کہ اس سے اتباع سنت کا اجر ملنے کی توقع ہے تو یقیناً یہ بہت مبارک اور مستحسن ہے، لیکن یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ یہ مقدار اس معنی میں مہر شرعی ہے کہ اس سے کم یا زیادہ مقرر کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہے، بل کہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے کم یا زیادہ مہر مقرر کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، ہاں یہ اصول مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ مہر اتنا ہو جس سے بیوی کا اعزاز و اکرام بھی ہو اور وہ شوہر کی استطاعت سے باہر بھی نہ

---

[1] سنن ابوداؤد، باب الصداق، الفصل الاول، ۲/۲۷۲، رقم الحدیث ۲۱۰۶؛ سنن ابن ماجہ، باب الصداق، ۱/۱۵۴؛ مہر فاطمی کا وزن شرعی چاندی کے ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ بنتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہو چاہے پیار و محبت مقصود نہ ہو اور اولاد کی نیت کبھی ہو اور کبھی مقاصد کی نیت نہ ہو تو زیادہ بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ ابتدا ان میں سے کوئی بات نہ ہو تو اچھا ہے۔

(۱) نکاح میں اختیار ہے جس عورت کو چاہیں نکاح کریں۔ چاہیں تو چار عورتوں کا نکاح دے دیں، لیکن چار سے تو اتنی مقدار پر عورتوں کو مہر میں دے دیں یا جو اس نکاح کا وقت مقرر ہو اس وقت چار عورتوں کی جو قیمت لگتی ہو وہ ادا کر دیں۔

(۲) نکاح میں نیت شرط ہے، بغیر نیت کرنے کا اعتبار نہیں، چاہے پڑھنے والے نے یا ولی نے یا گواہوں نے وقت عقد ادا کرنے کی نیت نہ کی تو عقد ادا نہ ہوگا۔

(۳) گواہوں کو عقد کے ادا کرنے کی دل میں نیت رکھنے، لفظ خواہ زبان سے بھی ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے اور خواہ طلاق یا موت کے بعد اس کے مہر وصول کرنے کی کوشش کریں یا نہ کریں، لیکن جو دل میں شوہر کی نیت ادا کی نہیں ہوتی، لوگوں کی نگاہ میں یہ نیابت عرفی ساقط ہے حتیٰ کہ عورتیں کی زیادتی میں کشمکش کے وقت بے اختیار کہہ دیتے ہیں "میاں کون لیتا ہے، کون دیتا ہے" یہ لوگ عرفاً اقرار کرتے ہیں کہ یہ محض رسمی کرنے کو ہوتا ہے، دینے لینے کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اس (۳) کو معمولی سمجھنا اور ادا کی نیت نہ رکھنا اتنی بڑی غلط بات ہے کہ حدیث میں اس پر بہت سخت وعید آئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے "کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ یہ عورت کچھ نہ کچھ کر اکر کے مہر میں سے اس کو دے دے گا یا اس کو پورا دے گا تو وہ زانی ہو کر مرے گا اور اللہ تعالیٰ

---

(۱) بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل المهر، ۲/ ۲۷۴

besturdubooks.wordpress.com

سے آسانی ہو گی۔[1]

مہر چوں کہ ایک طرح سے قرض ہے، اس لیے ایک حدیث کی رو سے مہر کی ادائیگی کی نیت نہ رکھنے والا خائن اور چور بھی ہے۔[2]

شوہر کو چاہیے کہ مہر کی ادائیگی کی پکی نیت رکھے اور یہ اس وقت ممکن ہے جب کہ مہر کی مقدار اپنی حیثیت سے زیادہ مقرر نہ کی جائے، جتنی آسانی سے مہر مقرر کریں گے جو آسانی سے ادا ہو سکے۔ چناں چہ احادیث میں مہر زیادہ مقرر کرنے کی ممانعت اور کمی کی ترغیب آئی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مہر میں زیادتی سے نہ کرو، یہاں تک کہ مہر یہ دنیا میں تقویٰ کی بات یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو سب سے زیادہ اس کے حق دار ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی کا اور نہ ہی کسی صاحب زادی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں ہوا، ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔[3]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت کا سب سے بڑا برکت والا ہونا یہ ہے کہ اس کا مہر آسان ہو۔"[4]

حدیث میں ہے: "مہر میں آسانی اختیار کرو۔"[5]

ایک حدیث میں ہے: "اچھا مہر وہ ہے جو آسان اور کم ہو۔"[6]

عورت سے مہر معاف کروانا اچھی بات نہیں ہے، اگر عورت کا مطالبہ نہ ہو یا صحیح ہے، لیکن شوہر کو معلوم ہو کہ بیوی نے شرم یا دباؤ کی وجہ سے معاف کیا ہے، تو ایسی صورت میں معاف کرنا صحیح نہیں ہے۔

---

[1] مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، الرقم: ۱۰۶۷۳

[2] ذکر فی مشکوٰۃ، کتاب النکاح، الفصل الثالث، تحت رقم: ۳۱۰۹، الرقم: ۳۳۰۰

[3] صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب الصداق، الرقم: ۴۰۴۲

[4] سنن البیہقی، کتاب النکاح، باب التخفیف فی الصداق، الرقم: ۱۳۹۰۰

[5] سنن البیہقی، کتاب النکاح، باب التخفیف فی الصداق، الرقم: ۱۳۹۱۱

besturdubooks.wordpress.com

خلاف ہے۔ خیر یہ تو خلاصہ تھی ہے کہ عورت کی مہر کی معافی کو قبول نہ کرنا اس کے حق میں بہتر ہے اور اس کے ساتھ احسان کرنا ہے اگر عورت معاف بھی کر دے پھر بھی مرد کو لینا چاہیے، کیوں کہ نیت کی پختگی سے وہ عورت کا احسان لے لے۔

اگر شوہر کے کہنے پر یا دل سے یا اس کے ڈرانے دھمکانے کی وجہ سے یا اس کے دھوکے میں آکر عورت نے مہر معاف کر دیا تو کسی معافی معتبر نہیں ہے اور معتبر نہیں، اس صورت میں یہ معاف کرنا مستورت داری کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

مہر کی کل یا کچھ ہے، اس کا ادائی کا تعلق ذاتی ہی سے ہے، وہ بالغ ہونے پر خود لے اور اس کی اجازت سے اس کا باپ بھی معاف کر سکتا ہے، نابالغ کی اجازت کے اور رضا مندی کے باپ کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

بعض لوگ اپنے نابالغ بچے نے وقت نابالغ بیوی سے مہر معاف کرا لیتے ہیں، یہ معتبر نہیں، نابالغہ کا معاف کرنا بھی اسی طرح ہے، اسی طرح نابالغ کے باپ یا چچا کو مہر معاف کرنے کی اجازت دینا بھی غیر معتبر ہے، لہٰذا باپ یا چچا کے منظور کرنے سے بھی نابالغہ بیوی کا مہر معاف نہیں ہو سکتا۔

اگر عورت اپنا مہر نہ بخشی ہے، نہ معاف کرتی ہے، ایسی صورت میں شوہر مہر کا مال بیوی کے سامنے اس طرح رکھ دے کہ اگر وہ اٹھانا چاہے تو اٹھا لے اور رکھ کر یہ نہ کہے کہ یہ تمہارا مہر ہے اور یہ کہہ کر اس مجلس سے ہٹ جائے تو مہر ادا ہو گیا، مہر معاف نہیں ہو جائے گا۔ پھر اگر وہ عورت نہ اٹھائے کی کوئی اور اٹھا لے گا تو اس عورت کا وہ پیسہ ضائع ہو گا، شوہر سے وہ مہر نہیں ہو جائے گا اور اگر ضائع ہونے کے خیال سے پھر شوہر نے اٹھا لیا تو وہ شوہر کے پاس امانت

ف الدر المختار مع رد المحتار، باب المهر، مطلب في مهر المثل ۳/۱۳۲

besturdubooks.wordpress.com

ہوگا شوہر پر مہر لازم ہوگا اس میں شوہر کو تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔[1]

شوہر کے مرض الموت میں عورت مہر معاف کردیتی ہے، اگر بخوشی سے معاف کردے تو معاف ہو جاتا ہے اور اگر عورتوں کی زبردستی سے معاف کرے تو معاف نہیں ہوتا اور بڑوں بزرگوں کو چاہیے کہ وہ عورت کو مہر معاف کرنے پر اس طرح مجبور نہ کریں۔[2]

شوہر کے انتقال کے بعد ورثاء کے کہنے پر عورت کا مہر معاف کرنا بظاہر تو بخوشی معلوم ہوتا ہے لیکن غور فکر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا افضل ہے، کیوں کہ شوہر کے ورثاء کے معاف چاہنے کی بنیاد خوف پر ہے جو کہ مذموم ہے اور معاف کرنا اس مذموم کی اعانت ہے۔

شوہر کے انتقال کے بعد بذات خود عورت کو مہر معاف کرنے پر کرنے میں اختلاف ہے، البتہ اگر مہر ادا کرنے میں لمبے وقت گزرا وقت کے بے کافی زیادہ ہو اور عورت اقرار مہر پر برداشت کرنے کی امید نہ ہو تو معاف نہ کرنا بہتر ہے۔

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے اور شوہر نے اس کا مہر ادا نہ کیا ہو تو اس مہر کی شرعی حیثیت مال وراثت کی ہوتی اور یوں کہ شوہر بھی زوجیت کی بنا پر وارث ہے، اس لیے مہر میں اس کا بھی یہ حق ثابت ہوگا، لہٰذا اگر بیوی کے اولاد (بیٹا یا بیٹی) موجود ہو تو اس صورت میں نصف کا حق دار ہوگا۔

یوں کہ شوہر کے انتقال کے وقت مہر معاف کردے تو شوہر کے لیے مہر میں سے جس حصہ معاف ہوگا عورت کی دی ہوئی چیز ہے اس کو لینے کا حق ہے باقی میں کے ذمہ دوسرے ورثاء کے لیے واجب ادا رہے گا۔[3]

---

[1] ردالمحتار، کتاب الحجر، باب القسمۃ، فصل فی حیل ۱۰/۳۷۶

[2] البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب المہر ۳/۳۱۲

[3] فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الکاح، سائل کے مسائل و احکام مہر ۸/۱۹۳

besturdubooks.wordpress.com

❷ میاں بیوی میں تنہائی میں صحبت نہیں ہوئی تھی کہ طلاق کی نوبت آگئی، ایسی صورت میں نصف مہر دینا ہوگا۔[1]

شادی سے متعلق دو رسمیں اور ان کا حکم

❶ شادی کی اطلاع کے لیے کارڈ چھپوانے کی بھی ضرورت نہیں، اگر ضروری ہو تو معمولی دینے کا کارڈ چھپوالیں، شادی کارڈ کے اندر لوگ بہت پیسے خرچ کرتے ہیں، بہت مہنگا بنواتے ہیں، ہزاروں نہیں لاکھ کہ لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں، حالانکہ اس کا حاصل صرف اطلاع دینا ہے، جس گھر میں بیاہ پڑا ہو اور ایک طرف رکھ دیں، بلانے والے تو یہ سمجھتے ہیں کہ یادگار رہے گا، لیکن ہزار میں کون یاد کرتا ہے، دوسرے دن جب ویسا ہی کارڈ سامنے کے سارے تو ردی میں ڈال دیے اور لاکھوں روپے ضائع ہو گئے۔

❷ بعض جگہ شادی کے موقع پر پیسے لینے دینے کی رسم یا نیگ لگانا جاتا ہے، جب اس کی یہ ہے کہ دینے والے کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ان لینے والوں کی طرف سے کسی موقعے پر جب مجھے پیسے دیے جائیں تو اس سے زیادہ دیے جائیں اور یہ صورت سودی قرض کی ہے جو کرنا جائز ہے۔

جہیز سے متعلق چند باتیں

جہیز حقیقت اپنی اولاد کے ساتھ صلہ رحمی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دے تو اپنی بیٹی کو خوب دینا چاہیں۔

جہیز میں ایسی چیزیں دی جائیں جس کی بیٹی کو ضرورت ہو، مثلاً: پلنگ، بستر، رضائی، بچھونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو ضرورت کی چیزیں جہیز میں مرحمت فرمائی تھیں جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] الهداية، كتاب الطلاق، باب المهر، ۲/۳۹۷

besturdubooks.wordpress.com

حقیقت کے مطابق ہو چاہے اس کا اظہار کسی بھی انداز میں کیا جائے۔

۲۔ نکاح کے لئے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی مجلس میں موجود ہونا ضروری ہے۔

بارات اور لڑکی والوں کی طرف سے دعوت کا حکم

آج کل شادی کے موقع پر بارات لے کر جانا اور لڑکی والوں کی طرف سے ولیمہ کی دعوت کا اہتمام ایک لازمی رسم بن چکا ہے، اور اس کے لئے لڑکی والوں پر طرح طرح کے دباؤ ڈالے جاتے ہیں، بعض اوقات اس کی وجہ سے لڑکی والوں کی کمر ٹوٹ جاتی ہے، اور وہ قرض لے کر یا اپنی جائیداد بیچ کر اس رسم کو پورا کرتے ہیں، اور بعض لوگ اس کی وجہ سے اپنی لڑکیوں کی شادی کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں، اس لئے یہ دونوں رسمیں شرعاً ناجائز ہیں۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر لڑکے کی طرف سے کھانا کھلانا سنت ہے، اور لڑکی والوں کی طرف سے ولیمہ کرنا سنت ہے، اس لئے ان کے ادا کرنے کے لئے بھی لوگوں کے دباؤ کو برداشت کرنا چاہئے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے، حدیث میں جو ولیمہ کی سنت بیان کی گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی نکاح کی تقریب کو پورا کرنے اور اظہار مسرت کرنے کی نیت سے ولیمہ کرے تو یہ سنت ادا ہو جاتی ہے، اور اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس موقع پر کھانا کھلائے، بلکہ اس کے لئے دوسرے طریقے بھی اختیار کئے جا سکتے ہیں، اور اس کی بہت سی مثالیں احادیث میں موجود ہیں۔

شادی سے متعلق بعض منکرات

اس موقع پر ایک اور بات کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، وہ یہ کہ آج کل شادی کے موقع پر لڑکے اور لڑکی کی تصویر کھینچنے کا رواج بہت عام ہو گیا ہے، اور اس کا اہتمام کرنے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دین داری کی وجہ سے تصویر کھینچنے کو ناجائز اور حرام سمجھتے ہیں، لیکن شادی کے موقع پر اس کی اجازت دے دیتے ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہے، حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی ہے،

---

besturdubooks.wordpress.com

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

دوسرا گناہ جو اکثر ہوتا ہے وہ گانا بجانے کا گناہ ہے۔ اس میں تین گناہ ہوتے ہیں، جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ① گانا بجانا ② باجے بجانے کے آلات کا استعمال کرنا ③ سننا۔

یہ گانا بجانا کتنی بڑی برائی ہے، جیسے تصویر کھینچنا گناہ ہے اس کے بارے میں بھی بڑی بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔

حدیث میں آتا ہے

''دو آوازیں ایسی ہیں کہ ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے: ایک خوشی کے موقع پر گانے بجانے کی آواز اور دوسرے کسی کے موقع پر رونے والے اور نوحہ کرنے کی آواز۔''[1]

ایک حدیث میں بڑی ہی خوفناک اور ہولناک وعید آئی ہے جس کا مفہوم ہے۔ کہ شخص دنیا کے اندر گانا سننے کا دیوانہ گانا سننے کے دن جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔[2] لہٰذا اس تقریب کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں تصویر کشی اور گانا بجانا ہوگا تو پھر اپنے اختیار سے وہاں نہیں جانا چاہیے اور اگر ان سے کوئی تعلق بھی ہے تو آدمی ایک دن پہلے یا ایک دن پہلے جا کر شادی کی مبارک باد دے سکتا ہے، اگر کوئی تحفہ دینا چاہیے تو تحفہ دے سکتا ہے، لیکن اس ناجائز مجلس میں وہاں جانے سے بچنا چاہیے۔

تیسرا گناہ جو عام طور پر شادی بیاہ کے موقع پر دیکھا جاتا ہے، وہ ان تقریبات کے اندر مخلوط اجتماع ہوتا ہے دلہن تقریب منعقد کرنا گناہ ہے اور ایسی تقریب

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب حذاء الصبیان، ح ۵۸۸۳

[2] صحیح الترغیب والترہیب، للمنذری، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۲۰۱، رقم ۳۰۱۰

[3] شعب الایمان للبیہقی ۴/۲۱۷، رقم ۴۹۲۴

besturdubooks.wordpress.com

میں شرکت کرنا بھی ثابت ہے۔ مگر دولہا کو شادی بیاہ کے موقع پر خصوصی اہتمام میں جتنی جلدی ہو سکے۔[1]

احکام مباشرت

شادی کی پہلی رات دولہا دلہن کے لئے بڑی اہم سمجھی جاتی ہے، اس رات کے بارے میں بعض لوگوں نے طرح طرح کے وہم پال رکھے ہیں، کہ شب اول کا دودھ پینا اور فلاں فلاں کام کرنا ضروری ہے، حالانکہ شریعت میں ان باتوں کی کوئی حیثیت نہیں، اس رات کے لئے بھی وہی حکم ہے جو دوسری راتوں کا ہے، البتہ اس رات کے لئے بعض خاص دعائیں ثابت ہیں، جو شوہر کو چاہئے کہ اس رات میں پڑھ لے، مثلاً:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔[2]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر مانگتا ہوں جس پر آپ نے اس کو پیدا فرمایا ہے اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جس پر آپ نے اس کی تخلیق فرمائی ہے۔

اور جس وقت بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔[3]

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو آپ ہم کو عطا فرمائے۔

---

[1] ... [illegible]

[2] ... [illegible]

[3] ... [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

ان کا بھی شیطان سے اور کرتے ہیں۔

بھی وہ کہتی ہے کہ مصیبت یہ ہے کہ بیوی بیچنے تیار نہیں ہے، دوسری دعائی ہر وقت یہ ہے کہ اگر اس بیوی کو صاف کر دوں تو شیطان نے نظر سے محفوظ رہے گی۔

اپنی سے بہت آسان پاکستانی لفظوں کے ساتھ مصیبت کرنا اور نیک اولاد پیدا ہونا بہت بڑی نعمت اور بیوی کے پاس بہت عبادت ہے۔

تو ہر بیوی کا آپس میں بھی جگہ کا پردہ نہیں ہے، دونوں کا ایک دوسرے کے سامنے سنا اپنی کھولنا درست ہے مگر بے شرمی ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔

اور بیوی کے وقت زبان سے ذکر کرنے کی ممانعت ہے، البتہ اگر قسم کی کسی جانب میں کچھ مزاحمت نہیں ہے۔

نکاح سے پہلے لڑکے اور لڑکی دونوں کا نکاح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی سے شرارت پوری کرے۔

دوسری بیوی کے دیکھتے ہوئے محبت کرنا بے حیائی ہے اور دوسری عورت کا پیش انگانا ہے، ایسے عورت کو دوسری عورت کا ننگا دیکھنا بھی گناہ ہے لہٰذا پلٹ کر ایسا نہ کرے۔

رخصت و ولیمہ

ولیمے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف اختصار کے ساتھ جس قدر ممکن ہو جائے اپنے خاص لوگوں کو کھلائے۔

ولیمہ ایک مستحب مسنون ہے جس کو اسلام نے متعین کر دیا ہے جس میں غرباء بھی ہوں اور اپنی حیثیت کے مطابق ہو، دعوتی قسم سے نہ کیا جائے، کھلاوے اور شہرت کے لیے نہ ہو اگر نیت سے یہ سب ہو اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔

۱؎ دیوبندی مسلک کا ایک فرقہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس سنت کی ادائیگی کے لیے ترجمانہ مہمانوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے، نہ کھانے کا کوئی معیار، بل کہ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق کر سکتا ہے۔ اس کے لیے قرض وادھار لینا شرعاً پسندیدہ نہیں ہے۔ البتہ اگر استطاعت ہو تو زیادہ مہمان بلانے اور اچھے کھانے کا اہتمام کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں۔

ولیمہ نکاح کے وقت سے لے کر رخصتی کے بعد تک کسی بھی وقت ہو سکتا ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ رخصتی کے بعد ہو، لہٰذا اگر میاں بیوی بھوکے ہوں تو کر پائے ہوں، تب بھی ولیمہ کی سنت ادا ہو جائے گی، بھوکے نہ ہونے سے ولیمہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

نکاح سے متعلق شرعی احکام

اللہ تعالیٰ نے نکاح کے رشتے کو بہت آسان بنایا ہے کہ صرف دو مرد و عورت موجود ہوں اور دو گواہ موجود ہوں اور وہ مرد و عورت ان گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کر لیں، بس نکاح ہو گیا، حتیٰ کہ خطبۂ نکاح پڑھنا بھی ضروری نہیں، البتہ خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

ہمارے ہاں شادیاں عموماً اس طرح ہوتی ہیں کہ دلہن خود نکاح کی مجلس میں موجود نہیں ہوتی، بل کہ دلہن کے گھر والوں میں سے کوئی نکاح سے پہلے اس سے اجازت لے لیتا ہے جو دلہن کی طرف سے وکیل کی حیثیت رکھتا ہے اور نکاح نامہ میں بھی اس کا نام وکیل کے خانے میں درج ہوتا ہے، جب یہ وکیل لڑکی سے اجازت لینے جاتا ہے تو نکاح کا ایجاب وقبول نہیں ہوتا، بل کہ فضل لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جاتی ہے۔ اس میں اجازت لینے والے کو لڑکی سے یہ کہنا چاہیے: "کہ میں شہباز نکاح فلاں الدخلاں سے اتنے مہر پر کرنا چاہتا ہوں، کیا تمہیں یہ منظور ہے؟"

besturdubooks.wordpress.com

اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کی زبان سے "منظور ہے" کہنا ضروری نہیں، بل کہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ انکار نہ کرے، البتہ زبان سے منظوری کا اظہار کردے تو اور اچھا ہے اور اگر صرف نکاح نامہ پر دستخط کردے تو بھی اجازت ہو جاتی ہے، البتہ اگر کوئی عورت پہلے شادی شدہ رہ چکی ہے اور اب یہ اس کی دوسری شادی ہے تو اس کا زبان سے منظوری کا اظہار ضروری ہے، علامت دیکھ کر اسے منظوری نہیں سمجھا جائے گا۔

جب کوئی شخص اس عورت کو نکاح میں لینا چاہے تو جس شخص نے اجازت لی ہے، وہ بحیثیت وکیل نکاح کرنے کا انتظام کرواں کرائے، یہ ہے اور پھر نکاح خواں جو الفاظ اپنے سامنے بتائے، وہ نکاح کا "ایجاب" ہے اور لڑکا جو جواب دیتا ہے، وہ "قبول" ہے اور ان دونوں کلمات سے نکاح کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

اب جس شخص کو یہ فکر ہو کہ وہ عورت کہیں ہو تو نکاح کرنا واجب ہے، اس کا ان کو نہ کرنے سے گناہ ہوگا۔

اگر عورت کے بے حد اصرار پر زیادہ سے زیادہ چار گواہوں کے سامنے نکاح کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں اگر اندیشہ ہے کہ اتنا پتہ چلنے سے نکاح کرنا فتنہ ہے، البتہ اگر ایسا اندیشہ نہ ہو، تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ لڑکی کے اعتماد کے دو آدمی اس کے پاس جائیں اور ان سے نکاح کرنے کی اجازت لیں۔

اگر عورت نے دو اور دو سے زیادہ مختلف شخصوں کو وکیل بنا کر نکاح کرنے کو کہا ہے تو ان میں سے ہر ایک کا نکاح کرنا درست ہے، لیکن بہتر صورت یہ ہے کہ نکاح کرنے کے لئے ایک ہی وکیل مقرر کرے اور بعض علماء نے تو ایک سے زیادہ وکیل مقرر کرنے کو ناجائز صورت کہا

besturdubooks.wordpress.com

اس نے دین کی حفاظت کے لیے نکاح کیا تھا، اس میں مقررہ بل ہونا تھا، اگر مخصوصیت کے لیے پہلے آرڈر ہو تو نہیں چل کر، ان لفظ کے لیے یا سیر کے لیے جہاں ہو فوراً لے جاتا ہے۔

اگر کسی نے ایک شخص نکاح کا پیغام بھیجا ہے تو جب تک اس کو جواب نہ مل جائے دوسرا شخص کچھ نہ دے اور نہ اپنا پیغام نکاح نہیں دینا چاہیے۔

اگر کوئی شخص اپنا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ولی (اولیاء) کو مناسب نہیں کہ شوہر سے ٹھکرائے کی پہلی منکوحہ (بیوی) کو طلاق دے دے تاکہ نکاح کیا جانے کا حدیث میں اس کی صریح ممانعت آئی ہے اپنی نفع پر قناعت کرنا چاہیے۔

میاں بیوی کے باہمی معاملات۔ محبت (خصوصی محبت نہ) ہونا بہت سے اسباب وسائل میں سے ہے اگر کسی سے اللہ تعالیٰ کو محبت پیدا کرنا ہے، اگر اس کی پروا نہیں کرتے۔

آرائش کے بارے میں کوئی مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اگر کوئی خرابی معلوم ہو تو ظاہر کر دی جائے، یہ غیبت حرام نہیں ہے، خیر خواہی کی نیت سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے تو اس کی اجازت ہے، اس کے مثل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی کو اپنا بھائی کہو یہ بات اپنی کو اپنا بھائی کہنے سے منع کرنے کا مطلب نہیں کہ اپنی کو اپنا بھائی کہنے کی اجازت ہے کہ اپنی کو اپنا بھائی کہہ لے۔

بہت سی عورتیں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں، بہتر تو یہی ہے کہ نکاح کا اب نہ کیا جائے اور نکاح کیا جائے تو بہت احتیاط سے۔ اس وقت

besturdubooks.wordpress.com

شمار ہوں گی یہ ۔۔۔

نکاح میں ایجاب وقبول جو شرعی حیثیت رکھتا ہے، یا جائیداد، نقد یہ وغیرہ سے دست برداری کا معاہدہ وغیرہ ہی حسب ذیل طرح لکھا جاتا ہے، یہ بھی ایک نمونہ ہے۔

کفاءت (برابری) کا حکم

شریعت نے برابری میں چند اوصاف کا اعتبار کیا ہے، ان میں نسب، اسلام، آزادی، زائد شرافت (خود دینی ہونا، دینداری) کمال اور پیشہ شامل ہیں[1]

بہتر یہی ہے کہ عورت اپنے ہی کفو کی لڑکی سے نکاح کرے، کیوں کہ غیر کفو سے اخلاقی و سماجی نکتہ اپنے موافق نہیں ہوتے جس کے نتیجہ میں عمر بھر آپس میں ناچاقی رہتی ہے۔

کفاءت نسب میں دادا کا اعتبار نہیں، باپ کا اعتبار ہے، چنانچہ جو ماں کے نسب میں کم درجہ ہو مگر باپ والا کفو ہو، یہ نکاح لازم ہوگا[2]

کفو کی رعایت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر کفو میں کوئی رشتہ نہ ملے تو یہ قسم کھائی جائے کہ اب زندگی بھر شادی نہیں ہوگی، دوسرے کفو کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خاص پیشہ والوں ہی میں رشتہ کیا جائے اور برابری کے بارے میں جو بھی رشتے آئیں، ان میں غیر کفو قرار دیا جائے۔ اس سلسلے میں حسب ذیل باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں، جنہیں نظر انداز کرنے سے بہت سے معاشرے میں پیدا شدہ الجھنیں پیدا ہوتی ہیں

● ۱۔ لڑکی کی اپنی کفو ہے، جو اپنے خاندانی حسب ونسب، دینداری اور پیشے کے لحاظ سے لڑکی اور اس کے خاندان کا تمام پیمانوں کے لحاظ سے ہم پلہ ہو، ایسے کفو میں ہونے کے لیے اپنی برابری کا لڑکا ڈھونڈنا ضروری نہیں، بلکہ ہر وہ شخص جس میں برابری کا

---

[1] الدر المختار، فصل فی الکفاءۃ، ص: ۳۰۱، ج: ۳

[2] فتاوی عالمگیری، الباب الخامس فی الکفاءۃ، ص: ۳۴۰، ج: ۱

besturdubooks.wordpress.com

ہے، لیکن اس کی برادری بھی لڑکی کی برادری کے ہم پلہ سمجھی جاتی ہے تو وہ بھی لڑکی کا کفو ہے، کفو سے باہر نہیں ہے، مثلاً سید، صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی وغیرہ کہ تمام قریشی برادریاں آپس میں ایک دوسرے کے لیے کفو ہیں، اسی طرح مختلف بھی برادریاں ہمارے ملک میں پائی جاتی ہیں، مثلاً راجپوت، خان وغیرہ وہ بھی آپس میں ایک دوسرے کے ہم پلہ سمجھی جاتی ہیں اور ایک دوسری کے لیے کفو ہیں۔[1]

- بعض احادیث و روایات میں یہ ترغیب ضرور دی گئی ہے کہ نکاح کفو میں کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ دونوں خاندانوں کے درمیان آپس میں میل جول رہے، لیکن یہ سمجھنا غلط ہے کہ کفو سے باہر نکاح کرنا شرعاً ناجائز ہے، حقیقت یہ ہے کہ اگر لڑکی اور اس کے اولیاء کفو سے باہر نکاح کرنے پر راضی ہوں تو کفو سے باہر کیا ہوا نکاح بھی شرعاً منعقد ہو جاتا ہے اور اس میں نہ کوئی کراہت ہے، نہ کوئی ناجائز بات۔[2]

لہٰذا اگر کسی لڑکی کا رشتہ کفو میں میسر نہ آ رہا ہو تو اور کفو سے ہم کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو وہاں شادی کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، کفو میں رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے لڑکی کو عمر بھر بغیر شادی کے بٹھائے رکھنا کسی طرح جائز نہیں۔

- شریعت نے یہ ہدایت ضرور دی ہے کہ لڑکی کو نکاح بغیر ولی کے نہیں کرنا چاہیے (خاص طور سے اگر کفو سے باہر نکاح کرتا ہو تو ایسا نکاح اکثر فقہاء کے نزدیک بغیر ولی کے درست نہیں ہوتا) لیکن ولی کو بھی یہ چاہیے کہ وہ کوئی شرط پر اتنا زور نہ دے جس کے نتیجے میں لڑکی عمر بھر شادی سے محروم ہو جائے اور برادری کی شرط پر اقرار دے دیا تو اور بھی زیادہ بے بنیاد اور خوفناک ہے جس کا کوئی

---

[1] ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الکفاءۃ، ۳/۸۶

[2] ردالمحتار، کتاب النکاح، باب الکفاءۃ، ۳/۸۶

besturdubooks.wordpress.com

ہوا نہیں ہے

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے۔

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد برپا ہو گا۔"[1]

❸ تیسرا شخص یہ غلط فہمی بھی بہت سے لوگوں میں عام ہے کہ سید لڑکی کا نکاح غیر سید گھرانے میں نہیں ہو سکتا، یہ بات بھی شرعی اعتبار سے درست نہیں ہے، دوسرے لفظ میں "سید" ان حضرات کو کہتے ہیں جن کا نسب نبی ہاشم سے ہو خلفاء راشدین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے بنو ہاشم کی خاندان سے کسی دوسری کی ایک بہت بڑا اعزاز ہے، لیکن شریعت نے کہیں کفو یا برابری نہیں لگائی کہ اس خاندان کی کسی لڑکی کا نکاح ہو نہیں ہو سکتا۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ غیر قریشی کفو کے دائرے میں شامل ہے، اعتبار سے سادات کے نقطہ نظر سے ان کے درمیان نکاح کا رشتہ قائم کرنے میں کوئی بڑی رکاوٹ نہیں ہے، قریشی کے قریشی سے ہو کے مانند دونوں میں بھی باہمی رضا مندی کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔

❹ کفو کا چوتھا پہلو تلاش بنانے میں برادری نے اقوام سے تعلق رکھنا ہے، شوافع ہو کہ حنفی دونوں کے اقوال ہے تو ایسا ہیں لیکن دوسری بعض صفات کے اعتبار سے دونوں نہیں ہیں، بعض دینی اقوال ہے تو ایسا ہیں لیکن ان کے اندر خاص بعض دینی امور نہیں ہیں، ان کو اپنی ضرورت میں چند باتیں تو رکھ لیا جائے اور رشتہ قائم کر لیا جائے

(۱) ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الاکفاء، حدیث نمبر ۱۹۶۷

[1] جامع الترمذی، ابواب النکاح، باب ما جاء اذا جاءکم من ترضون دینہ، ۱۰۸۴

[2] فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، الباب السادس فی الاکفاء، ۲۹۰/۱

besturdubooks.wordpress.com

④ اہل علم اور بزرگوں کا ادب کرتا ہو۔

⑤ نرم مزاج ہو۔

⑥ اپنے متعلقین کے حقوق ادا کرنے کی اس سے توقع ہو۔

⑦ بقدر ضرورت دینی تعلیم رکھتا ہو تو ضروری ہے۔

ہمیں لڑکے میں جیسے اوصاف پائے جائیں تو ایسے لڑکے کو قبول کر لیا جائے پھر جب تمدن، دولت، اور میل جول اور مناسبت ہوگی تو ایسے شخص سے جدا نہیں کریں گے دین کے معاملے میں بھی اس کی اصلاح ہو جائے۔

میاں بیوی کے آپس کے معاملات سے متعلق حکم

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دے، چنانچہ میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں بھی اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی طریقہ اختیار کیا کہ دونوں کو ان کے فرائض بتادیے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں کوئی بھی بات اچھی نہیں لگتی، جتنے میاں بیوی نے جھگڑے نا پسند ہیں۔ درحقیقت زندگی کی گاڑی اسی طرح چلتی ہے کہ دونوں اپنے فرائض کا احساس کریں اور دوسرے کے حقوق ادا کریں، اپنے حقوق حاصل کرنے کی اتنی فکر نہ ہو جتنی دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی فکر ہو، اگر یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو ازدواجی زندگی استوار ہو جاتی ہے۔

بیوی کے حقوق

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی ہی رات دولہا دولہن کو جو ابتدائی ہدایت دے بے خبر تھی، بیوی کے حقوق کا احساس دلایا کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو، ان کے ساتھ ہمیشہ معاشرت ہو، ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

"تم میں سے سب سے بہترین وہ لوگ ہیں، جو اپنی خواتین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔"[1]

سب سے آخر میں کی جانے والی بات یہ ہے کہ شوہر چاہتا ہے کہ بیچے میں خود دوں، اپنی بیوی بھی ایسی ہی چاہتا ہے اور یہ تمنا کی بات ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اوصاف مردوں کے لیے مقرر کیے ہیں اور کچھ عورتوں کے لیے، کچھ چیزیں جو مردوں کے لیے عیب ہیں، ان کو عورتوں کے لیے خوبی بنا دیا، جیسا کہ ریا نے معاملات سے نفاست مردوں کے لیے عیب ہے، جب کہ عورتوں کے لیے خوبی ہے کہ ان کو صرف اپنے فرائض کی حد تک محدود ہونا، اس کے علاوہ نہیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو نیچ سے تشبیہ دی، یہ درحقیقت عورت کے لیے عیب کی بات نہیں کہ جس طرح نیچ سے فائدہ اس کے توڑ دینے کی حالت میں ہے، اس نیچے عورت کی پرورش کو بیوقوفانہ کوشش کرنے میں نقصان تو ہے فائدہ وہ نہیں ہے، یہ بات جو نیچ عورت کی خلقت اور پرورش کے اعتبار سے واقعی عیب ہیں، ان کی اصلاح کی وہ سعی ہے۔

مرد کی اس بات کا مطلب بتایا گیا ہے کہ اگر دین کی کوئی بات قابل اصلاح یا بے جا پائی کی دیکھے تو اس کی اصلاح کی فکر کرے، سب سے پہلے تو نرمی، خوش اخلاقی اور محبت سے نصیحت کی جائے، یہ اصلاح کا پہلا درجہ ہے، اگر وعظ و نصیحت کا اثر نہ ہو تو پھر اصلاح کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ بستر الگ کر لیا جائے، اگر اصلاح کا یہ درجہ بھی کارگر (مفید) ثابت نہ ہو تو پھر تیسرا درجہ اختیار کیا

---

[1] جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجہا، ۱۱۶۲

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ۱۹۷۷

besturdubooks.wordpress.com

جائے اور وہ بے وقوف لیکن اس سے تکلیف دہ بات کہہ دے جو اس کے اطمینان کو متاثر کرے اس سے تکلیف دینے والی بات کہنے سے بچنا چاہیے جس سے نقصان ہو جائے۔

شوہر کے والدین کی خدمت عورت سے زیادہ نہیں، لہٰذا اگر بیوی کو اپنے والدین کی خدمت پر مجبور نہیں کر سکتا، البتہ عورت نے لیے مدارات کی بات ہے کہ وہ شوہر کے والدین کی خدمت کرے اور شوہر کے والدین کو بھی چاہیے کہ اس کی خدمت کا حسن سلوک کے ساتھ قدر دان رہیں اور دینے کی کوشش کریں۔

عورت کا مال تحفہ ہدیہ کے دائرے سے باہر نہیں کیا جائے اور کچھ اس کا انتظام کر دیا جائے، جس کو شوہر کے لیے ضروری سے کہ اس سے علاوہ بھی کچھ رقم بطور ہدیہ خرچ بیوی کو دے دیا کرے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

اصلاحِ معاشرہ اور نوجوان نسل کے لیے چند مفید کتب

(۱) درسی بہشتی زیور (للبنات)

(۲) [illegible] اصلاحی خطبات [illegible] اصلاحی خطبات [illegible] اصلاحی خطبات

besturdubooks.wordpress.com

(۵) رہن سہن کے آداب

(۶) رشتہ داری کا خیال رکھیے

besturdubooks.wordpress.com

(۳۳) قرآنی آیات میں معاملات سے متعلق ہدایات

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

(۳۴) موبائل فون کا غلط استعمال

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible]

besturdubooks.wordpress.com

آپ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں...

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کی قیمتی رائے کا منتظر ہوں گا۔

آپ اور آپ کی قیمتی رائے ہمارے لئے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ ہمیں اس کتاب سے متعلق اپنی قیمتی رائے سے نوازیں۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

شیخ آپ اس جملے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارے کی کتب مفید سے مفید تر بنانے میں ہماری مدد کریں گے۔

امید ہے کہ اس چند سطری پمفلٹ کی مدد سے آپ کتاب کے بارے میں اپنی رائے ہمیں لکھ بھیجیں گے۔

❶ کتاب کی کس کس کتاب کا آپ نے مطالعہ فرمایا؟ (براہ کرم نام لکھیں)

❷ کتاب کا سرورق کیسے ہے؟

❸ کیا آپ نے اپنے محلے کی مسجد / لائبریری / مدرسہ / اسکول میں اس کتاب سے واقف کرانے کی کوشش کی؟ اگر ہاں تو کہاں کہاں؟ کیا کتاب کے بارے میں آپ کو کوئی رائے ملی؟ اگر ملی تو اس کا بھی پتہ لکھ بھیجیں۔

❹ کتاب پڑھ کر آپ نے کیا محسوس کیا؟

❺ کتاب کی کون سی بات آپ کو سب سے اچھی لگی؟

ممتاز ☐ اچھی ☐ اوسط ☐

besturdubooks.wordpress.com

❸

❹

❺

ادارۂ تعلیم و تحقیق

Idara-e-Ilm